

رفوگر

قسط ۲۱

رات کے تین بجے کا وقت تھا۔ اس وقت وہ Lancaster شہر میں واقع اپنے پینٹ ہاؤس کے کمرے میں موجود پچھلے دو گھنٹے سے کروٹیں بدل رہا تھا۔ مگر نیند اسکی



یہ دو دن اتنے طویل کیسے ہو گئے تھے۔؟
جیسے وہ صدیاں گزر آئی تھی۔ ان دو دن
سے پہلے کا وقت اسے ماضی کیوں لگ رہا
تھا۔۔؟ یا اس شکست کے بعد اب اسے ہر
چیز ہر رشتہ دھنلا ماضی ہی نظر آرہا تھا۔
اس شخص نے اپنا استحقاق اس پر جتا کر
اسکی میں۔۔ اسکی پچھلی زندگی۔۔ اسکے خود
سے کیے وعدے۔۔ اسکے خواب سب روند
ڈالے تھے۔ اب وہ صرف براق آلیار کے
قدموں کی خاک تھی۔ کیا اسکے بعد بھی وہ



پہلی بار اس نے ایسی لڑکی کو چھوا تھا جو
اسے حقارت کی نگاہ سے دیکھتی تھی۔ مگر وہ
کیا کرتا وہ پھر بھی کسی مقناطیس کی طرح
اسی جانب کھنچا جا رہا تھا۔ آنکھوں کے بند
پردوں کے پیچھے اگر کچھ تھا تو بس اسکی
جھجک۔۔ اسکا گریز۔۔ اسکی آنکھیں۔۔ اسکے
بال۔۔ وہ کب سے کسی لڑکی کو اتنا نوٹس
کرنے لگا تھا۔۔؟ اور اپنی اسی کیفیت پر
جھنجھلاتا آنکھیں کھول لیتا۔ اس لڑکی کے بار
بار اپنے ذہن میں آنے پر اسکا دماغ خراب



ہوتا جا رہا تھا۔ وہ کیوں اسکے ذہن سے
غائب نہیں ہو رہی تھی۔ پچھلی دو راتوں
سے وہ اسی کیفیت میں تھا۔ برابر میں پکڑا
تکیہ اٹھاتا منہ پر رکھ گیا۔ اس نے زندگی
میں کئی عورتیں اپنی تنہائی کا حصہ بنائی
تھیں مگر کوئی بھی ایسی نہ تھی۔ جو اسکے
ذہن و دل پر اتنی گہری چھاپ چھوڑ جاتی۔
وہ رات کے بعد صبح انکی شکلوں کو بھی
بھول جاتا تھا۔ مگر منہا سنان بھی اپنے نام

۔ ۔ ۔ ۔



کی تھی۔ وہ دشمن تھی تو قاتل تھی۔۔ اور
بے نیاز تھی تو ظالم تھی۔

"کیا کر رہی ہے یہ لڑکی میرے ساتھ۔۔!!"
اسے مارنا پڑے گا۔۔ "انتہائی غصے کے عالم
میں کہتا اٹھ بیٹھا۔ سائیڈ ڈرار سے سگریٹ
کا پیکٹ نکال کر ایک سگریٹ سلگائی تھی۔
کمرے میں دھوئیں کے مرغولے بننے لگے۔
وہ اسی رات کو اپنا کمرہ۔۔ اپنا گھر۔۔ اپنا شہر



چھوڑ کر دور نکل آیا تھا۔ یا شاید اپنے اندر
بڑھتی بے چینی سے بھاگ رہا تھا۔ وہ عینا
مراط کو۔۔ نہیں بلکہ منہا سنان کو مارنا چاہتا
تھا۔۔ مگر عینا مراط کو حاصل کرنا چاہتا
تھا۔۔ اور عینا مراط کو حاصل تو کر چکا
تھا۔۔ اب منہا سنان کے مرنے کی باری
تھی۔

Kitab Chehra Novels

"ہاں اسکی موت کے بعد ہی یہ چیمپٹر کلوز
ہوگا۔۔۔ جب تک ڈیڈ کی موت کا بدلا



نہیں لوں گا۔۔ یہ کھٹن ختم نہیں
ہوگی۔۔ "گہرا کش بھرتا دو دن سے بڑھتی
فرسٹریشن کی اصل وجہ پر پہنچا تھا۔" اور
میں کیوں اپنا گھر چھوڑ کر آیا ہوں۔۔؟ وہ
گھر ہے میرا۔۔ میں جب چاہے جاؤں۔۔ اور
میں اسکی وجہ سے نہیں آیا یہاں۔۔ میرے
اپنے ہزار کام ہیں۔۔ "سگریٹ ایش ٹرے
میں ملتا کبل دور پھینک کر اٹھ کھڑا ہوا۔



"اور اس کے ڈرامے مجھ پر اثر کریں
گے۔۔ ہونہ۔۔ بڑی ریلیجیئس بنتی ہے یہ
نہیں پتہ جب تک اس کنٹریکٹ میں ہے
میرا حق ہے اس پر۔۔" تنفر سے بڑبڑاتا
سلائڈنگ ڈور کھول کر بالکنی میں نکل آیا۔
موبائل پاکٹ سے نکالتے اس نے عینا کی
پن ہوئی چیٹ آن کی تھی۔

Kitab Chehra Novels

"بتاتا ہوں اسے۔۔ یہ سمجھ رہی ہے میں
اسکی وجہ سے واپس آیا ہوں۔۔" اس سے



پہلے کہ وہ اسے کال ملاتا بد مزہ ہوتا اسکرین
آف کر گیا۔

"اس نے جان کر موبائل اب تک میرے
پاس چھوڑا ہوا ہے۔ تاکہ میں رابطہ نہ
کر سکوں۔۔ اس پر نظر نہ رکھ سکوں" اور
ایک بار پھر موبائل آن کرتا میکس کو کال
لگا گیا۔ مگر پہلی بیل پر اٹھایا نہ گیا۔ اس نے
پھر دوسری بار کال ملائی۔ اور اس بار ریسپو
کر لیا گیا تھا۔



"ہے۔۔ ہیلو بوس۔۔!" میکس کی نیند سے
بھری حواس باختہ آواز اسپیکر پر ابھری
تھی۔

"بہت نیند آرہی ہے تمہیں۔۔ اڑاؤں
تمہاری نیند۔۔!! اٹھو اور فوراً جیٹ ریڈی
کرواؤ۔۔ ہم ابھی واپس جارہے ہیں۔۔"

"اب۔۔ ابھی۔۔؟ بٹ بوس ہماری کل یہاں
کے تمام مینیجرز سے میننگ ہے۔۔"



"کیا کہہ رہا ہوں میں تم سے۔۔؟"

"او۔۔ او کے بوس۔۔ جو آپکا حکم۔۔!!" اسکا
فرسٹریڈ لہجہ میکس کو واقعی بوکھلا کر رکھ
گیا تھا۔

صبح کے چھ بج رہے تھے۔ وہ اپنے کواٹر
کے کمرے میں موجود بیڈ پر گھٹنوں پر سر
ٹکائے بیٹھی تھی۔ پوری رات میں اسکی



پوزیشن میں کوئی فرق نہ آیا تھا۔ نہ ہی
اسے اونگھ آئی تھی۔ وہ ساری رات ایک
پل نہیں سوئی تھی۔ بلکہ وہ تو پچھلے دو دن
سے چین کی نیند نہ لے سکی تھی۔ اسکی
آنکھوں کے گرد بے خوابی سے گہرے حلقے
پڑ چکے تھے۔ گندمی رنگت جو کچھ عرصہ
پہلے روشن ہوا کرتی تھی۔ مسلسل دو دن
سے کچھ نہ کھانے کے سبب زرد اور پھیکی
پڑ چکی تھی۔



یہ دو دن اتنے طویل کیسے ہو گئے تھے۔۔؟
جیسے وہ صدیاں گزار آئی تھی۔ ان دو دن
سے پہلے کا وقت اسے ماضی کیوں لگ رہا
تھا۔۔؟ یا اس شکست کے بعد اب اسے ہر
چیز ہر رشتہ دھنلا ماضی ہی نظر آ رہا تھا۔
اس شخص نے اپنا استحقاق اس پر جتا کر
اسکی میں۔۔ اسکی پچھلی زندگی۔۔ اسکے خود
سے کیے وعدے۔۔ اسکے خواب سب روند
ڈالے تھے۔ اب وہ صرف براق آلیار کے
قدموں کی خاک تھی۔ کیا اسکے بعد بھی وہ



اس شخص سے نظر اٹھا کر بات کر سکتی
تھی۔۔؟ کیا اب کچھ بچا تھا جس کی حفاظت
وہ اس درندے سے کرتی۔۔ آج سے دو
دن پہلے عینا مراٹھا ہار گئی تھی۔ اور منہا
سان۔۔!! اس نے باپ اور بہن کے
قاتلوں کے آگے گٹھنے ٹیک دیے تھے۔ یعنی
اب منہا سان کو موت ہی تو آنی رہ گئی
تھی۔۔!!

Kitab Chehra Novels



آنکھوں کے غم پیالے اٹھاتے اس نے اس
چھوٹے سے کمرے کو دیکھا تھا۔ اور آہستہ
سے اپنے دل کے مقام کو سہلایا۔ وہ درد جو
گزرے آٹھ سالوں میں کبھی نہیں جاگا تھا
اپنے باپ اور بہن کی لاشوں کو دیکھ کر
بھی نہیں۔۔ مگر اب ایسا لگ رہا تھا۔ اسکا
دل اور برداشت کے قابل نہ رہا تھا۔ ایسا
معلوم ہو رہا تھا جیسے ڈھیر ساری چیونٹیاں
اسکے دل پر رینگ رہی ہوں۔ ایک عجیب
سی بے چینی ایک گھبراہٹ اپنے اندر بڑھتی

۔۔۔



محسوس ہو رہی تھی۔ لب جھپٹتی دل کا مقام
سہلاتی واشروم کی جانب بڑھ گئی۔ وضو
کر کے نماز پڑھی مگر آج بے چینی کم نہیں
ہو رہی تھی۔ اس قدر ٹھنڈ میں بھی اسکے
ماتھے پر پسینے کی بوندیں چمک رہیں تھیں۔
جائے نماز سے اٹھتی کوارٹر سے ہی باہر
نکل آئی۔ دروازہ وا کرتے ہی ایک سرد ہوا
کے جھونکے نے اسکا استقبال کیا تھا۔ مگر
اسے بالکل بھی ناگوار نہ گزرا۔ ٹاپ اور اوئی
پاجامہ پر ایک ہلکا سا سویٹر اور چہرے کے



گرد لپٹا دوپٹے۔ اس مائنس میں جاتی ٹھنڈ
کے لیے کچھ بھی نہ تھا۔ مگر وہ اس پل پھر
بھی نہیں کانپ رہی تھی۔ قدم آگے بڑھاتی
اپنے کوارٹر کی بنی اسٹینپس پر آ بیٹھی۔ یہ
میشن کا عقبی حصہ تھا جہاں کچھ فاصلے پر
قطار میں بنے اور بھی کوارٹرز تھے۔ اور دور
دور تک پھیلی محملی گھاس۔ دونوں ہاتھ دل
پر رکھتی گھسٹوں پر ہر رکھ کر آسمان سے
طلوع ہوتا سورج دیکھنے لگی۔ صاف آسمان کا
خوبصورت منظر اسے اپنے اندر بڑھتی



تکلیف بھلا گیا تھا۔ وہ مسحور سی اس منظر
میں کھو گئی تھی۔ اسے پتہ ہی نہ چلا کتنا
وقت گزرا تھا۔ اس خوبصورت صبح کے
تروتازہ منظر نے اسکی تکلیف پر جیسے مرہم
رکھ دیا تھا۔ اور جب تکلیف ختم ہوئی۔ اسے
ٹھنڈ کا احساس ہونے لگا۔ ابھی وہ اٹھنے کا
سوچ ہی رہی تھی کہ اپنے پاس کسی کی
موجودگی کا احساس ہوا تھا۔ اس نے چونک
کر سر اٹھایا۔ سامنے ہی نیو بلو شرٹ اور
پینٹ میں ملبوس سیاہ لیدر کی جیکٹ پہنے۔



ایک ہاتھ پینٹ کی پاکٹ میں ڈالا 'وہ' اسے
ابھی نگاہوں سے دیکھ رہا تھا۔ عینا نے
بمشکل چند لمحے ہی اسکی الجھن بھری
نگاہوں میں دیکھا تھا۔ اور پھر واپس اپنی
سابقہ پوزیشن میں جاتی گھٹنوں پر سر رکھ
گئی۔ براق ٹھٹھا تھا۔!! اور اسکے گھٹنوں پر
رکھے سر کو دیکھا۔ اپنی نیند برباد کر کے وہ
تین گھنٹے کی فلائٹ کے بعد سیدھا یہاں
پہنچا تھا۔ اور اس لڑکی کے چہرے پر کوئی



تاثر ہی نہ تھا۔ خوشگوار تاثرات تو دور غصہ
یا نفرت بھی نہیں۔۔!

"اتنی جلدی بار گئیں۔۔؟ ابھی تو ایک لمبی
سزا جھیلنی ہے" قدم اٹھاتا قریب آکھڑا ہوا۔
عینا نے سر نہیں اٹھایا۔ جو اطلاع وہ دے
رہا تھا اس سے پہلے ہی آگاہ تھی۔ "آئی۔۔۔
ایم۔۔ ٹانگ۔۔ ٹو۔۔ یو۔۔ میری طرف
دیکھو۔۔" اسکے ناگوار لہجے پر عینا نے چہرہ
اٹھا کر اسکی سمت دیکھا تھا۔ اس بار وہ مزید



قریب آچکا تھا۔ پہلی سیڑھی پر۔ سورج براق
کے عقب میں چلا گیا تھا۔ اب اسے وہ
خوبصورت منظر نظر نہیں آرہا تھا۔

"تمہیں معلوم ہے جب تم میرے باپ کو
موت کے گھاٹ اتار کر چلی گئیں تھیں۔۔
اور میں ان کے پاس بیٹھا ان کی آخری
سانسیں گن رہا تھا۔۔" براق کے دل میں
عجیب سی لہر اٹھی تھی۔ سائیڈ پر لگی گریل
تھام گیا۔ "ان کی آنکھوں میں بھی ایسا ہی



احساس تھا جو ابھی تمہاری آنکھوں میں دیکھ
رہا ہوں۔۔۔" عینا نے نگاہیں پھیر لیں۔ وہ
اب اسے نہیں بلکہ گارڈن کی گھاس کو
گھور رہی تھی۔ اس نے یہ نگاہ شرمندگی
سے نہیں پھیری تھیں بلکہ اسے اس شخص
کی آنکھوں کا تاثر پسند نہیں آیا تھا۔ وہ اسے
گلٹ میں مبتلا دیکھنا چاہتا تھا۔

Kitab Chehra Novels

"میری۔۔۔ طرف۔۔۔ دیکھو۔۔۔!" براق کو
اس کا عمل بالکل بھی نہیں بھایا۔ اور اس نے



ہو انہیں ان آخری لمحوں میں بھی بس وہ
عورت یاد تھی۔!! "عینا اسکی سرخ
آنکھوں میں دیکھتی رہی۔ مگر بلا آخر قفل
ٹوٹ گیا۔

"تمہیں اتنی مہلت تو ملی کہ انہیں سینے
سے لگا لو۔۔ میں نے تو اپنے باپ اور بہن
کے جنازے بھی نہیں دیکھے۔" آہ۔۔ کیا
شکوہ تھا۔ کیا درد تھا ان زخم زخم آنکھوں
میں۔ براق تلخی سے مسکرا دیا۔

"اتنا ہی غم ہے اس بات کا تو میدان چھوڑ
کر کیوں بھاگی تھیں۔۔ میں نے تو دور نہیں
کیا تھا ان کے جنازوں سے تمہیں۔۔" براق
کے طنز پر وہ جلتی نگاہوں سے اسے دیکھتی
رہی۔

"اٹھو۔۔!!" اپنا دایاں ہاتھ اسکی سمت بڑھایا
تھا۔ عینا نے اسکی آنکھوں سے نظر ہٹاتے
اسکی چوڑی ہتھیلی دیکھی۔ کیا وہ 'اب' منع
کر سکتی تھی۔۔؟ مگر ذہن میں انکار کا سوال



ہی نہ اٹھا تھا۔ اور اسکا سرد ہاتھ براق کی
ہتھیلی پر جا ٹھہرا۔ منہا سنان خود کو بہت
پیچھے چھوڑ آئی تھی۔ اب اگر کچھ تھا تو وہ
قید تھی عمر بھر کی۔۔ یا موت۔۔!! براق
نے ہتھیلی بند کرتے اسکا برف ہاتھ اپنی
ہتھیلی میں قید کیا تھا۔ اور اس بار بھنویں
سکیرتے بغور اسکا حلیہ دیکھا۔ وہ اس ٹھٹھرا
دینے والی ٹھنڈ میں جب اس جیسا کر زیل
جوان تک لیدر کی موٹی جیکٹ پہنا تھا۔ وہ



اس کھلے آسمان کے نیچے صرف ایک ہلکے
سے سوئٹر میں بیٹھی تھی۔

"اگر تو تمہاری اس سردی سے مر کر مجھ
سے نجات کی خواہش ہے تو یاد رکھو میں
پوری نہیں ہونے دوں گا۔" ہلکا سا جھٹکا
دیتا اسے اپنے ساتھ لیے آگے بڑھنے لگا۔
عینا نے ایک نظر اسکی چوڑی پشت کو اور
پھر اسکی مضبوط گرفت میں موجود اپنے
ہاتھ کو دیکھا۔ ان پچھلے دو دن میں اس نے



مستقبل کے بارے میں ایک بار بھی نہ
سوچا تھا۔ وہ پچھلے دو دنوں سے کوارٹر میں
چھپی بیٹھی تھی۔ مینشن میں قدم بھی نہیں
رکھا تھا۔ مس سسلی نے ملازم کے ذریعے
اسکے بارے میں پچھوایا تھا مگر اس نے
آنے سے انکار کر دیا تھا۔ مس سسلی خود
نہیں آئیں تھیں۔ شاید انہیں بھی اسکی
حالت پر ترس آرہا تھا۔ اور اسے مزید
شرمندگی کے گڑھوں میں نہیں گرانا چاہتی



تھیں۔ مگر اس شخص نے دو دن اپنا چہرہ نہ دکھا کر سنبھلنے کا وقت ضرور دے دیا تھا۔

وہ اس سے قدم نہیں ملا پارہی تھی۔ اسکی لمبی ٹانگیں تیزی سے آگے بڑھ رہیں تھیں۔ اسے نہیں معلوم تھا وہ اسے کہاں لے کر جا رہا تھا۔ مگر براق کے قدم مینشن کی فرنٹ ونگ کی جانب بڑھتے دیکھ۔ اسکی گھبراہٹ بڑھنے لگی۔ اور جب نگاہ ڈیوٹی پر معمور ڈھیر سارے گارڈز اور اوپر گھر کی



طرف جاتی سیڑھیوں کے پاس کھڑے
مسٹر فلکس اور جی یونگ پر پڑی۔ اس نے
تیزی سے اپنا ہاتھ اسکی گرفت سے نکالنا
چاہا مگر گرفت مزید مضبوط ہوئی تھی۔ وہ
کسی شہنشاہ کی طرح قدم اٹھاتا سیڑھیوں کی
سمت بڑھ رہا تھا۔ عینا کا سر شرم سے جھکنے
لگا مگر اس سے پہلے اس نے مسٹر فلکس
اور جی یونگ کی نگاہیں اسکے اور براق کے
ہاتھوں پر کھینکتی دیکھیں تھیں۔ اس کا چہرہ
تپ اٹھا تھا۔ یہ سب کیا سوچ رہے ہوں



گے اسکے بارے میں۔۔؟ کہ وہ کون
تھی۔۔؟ وہ کس نظر سے اسے دیکھ رہے
ہوں گے۔۔؟

ان کا بادشاہ کی سی آن بان والا بوس ایک
فقیرنی جیسی عام لڑکی کا ہاتھ کیوں تھما ہوا
تھا۔۔؟ وہ جو یہ رشتہ رات کے اندھیرے
میں چھپا کر رکھنا چاہتی تھی۔ وہ دن کی
روشنی میں کھلم کھلا عیاں کر گیا تھا۔ اسکی
آنکھوں میں آنسو بھرنے لگے۔ پورے جسم



و جاں میں ذلت کا احساس سرایت کرنے
لگا تھا۔

"مسٹر فلکس۔۔!!"

"یس۔۔بوس۔۔" براق ان کے قریب آتا
ٹھہرا تھا۔ اور ایک نظر اپنے پہلو میں سر
جھکائے کھڑی عینا کو دیکھا۔

Kitab Chehra Novels

"میک شور۔۔ آج سے میرے تمام۔۔
کام۔۔۔ عینا کرے گی۔۔"



"او کے۔۔ بوس۔۔" براق انکی شکاڈ شکلیں
نظر انداز کرتا اسے لیے اندر کی سمت بڑھ
گیا۔ اور جیسے جیسے ملازمین کی نگاہیں ان پر
پڑتی جا رہی تھیں۔ حیرت سے دو چند ہوتی
جا رہیں تھیں۔ مگر کسی میں اتنی ہمت نہ
تھی کہ کوئی تبصرہ یا لفظ منہ سے نکال
دیتا۔ وہ دونوں براق کے کمرے کے پاس
پہنچے تو میکس ان کا منتظر کھڑا تھا۔ یہ واحد
شخص تھا جس کی آنکھوں میں حیرت کا
کوئی تاثر نہ تھا۔



"بوس یہ لیں۔۔" ایک درمیانے سائز کا
بیگ اسکی جانب بڑھایا تھا۔

"مس سسلی کو بولو۔۔ میں روم میں بریک
فاسٹ کروں گا۔" اتنا کہتا اسے کمرے
میں لایا۔ اور دروازہ بند کرتا عینا کو وہیں
دروازے سے لگا گیا۔

Kitab Chehra Novels

"کس بات کا غم ہے یہ۔۔؟ میرے ساتھ
یہاں تک چل کر آنے کا یا اپنی اچھی ایملج
خراب ہونے کا۔۔؟" اسکی آنکھوں میں



دیکھتا جلتے لہجے میں بولا۔ مگر وہ خاموش
کھڑی دھندلائی نگاہوں سے اس شیطان
صفت شخص کو دیکھتی رہی۔ وہ جانتی تھی یہ
شخص زخم دے کر اس پر نمک لگا رہا تھا۔

"نہیں بلکہ۔۔۔ یہ تو فخر کی بات ہوگی
تمہارے لیے۔۔۔ آخر براق آلیار نے ہاتھ
پکڑا ہے تم جیسی کا۔۔۔ یعنی یہ خوشی کے
آنسو ہیں۔۔۔!!" عینا کی نم آنکھیں تحیر سے



پھیلتی چلی گئیں۔ کیا کہا تھا اس نے۔۔؟ تم
جیسی۔۔!! کیا مقصد تھا اس بات کا۔؟

مگر زیادہ دیر نہ لگی تھی اسے اسکا جواب
ڈھونڈنے میں۔ یہی ناکہ ہر حال میں وہ
اس سے کئی گناہ اوپر تھا۔ کیا نہیں تھا اس
شخص کے پاس۔۔؟

Kitab Chehra Novels
دولت

پاور



وجاہت

اور کیا تھا اسکے پاس۔۔؟ کچھ بھی تو
نہیں۔۔!! نہ وہ اس جیسی طاقتور تھی۔۔ نہ
اتنا پیسہ تھا کہ اپنا قرض تک اتار پاتی۔۔ اور
نہ ہی اس شخص جیسا حسن۔۔!! وہ تو
لاکھوں میں منفرد نظر آنے والوں میں سے
تھا اور وہ پس منظر کا کوئی قصہ۔۔!! مگر
آج منہا سنان کو زندگی میں پہلی بار اپنے
پاس یہ حسن کی دولت نہ ہونے کی خوشی

-

-



ہوئی تھی۔ وہ مختلف تھی اس سے۔!! اس
نے گردن بالکل براق کے انداز میں ہلکی
سی ترچھی کی تھی۔ آنکھ میں موجود آنسو
رخسار پر گرا تھا۔ مگر لبوں پر ایک عجیب
سی مسکراہٹ ابھری تھی۔

"براق آلیار کو اپنی ذات اپنی شان و
شوکت پر اتنا ہی غرور ہے تو کیوں وہ
میری چوکھٹ پر کھڑا رہتا ہے۔۔؟ کیوں
میرے ارد گرد منڈلاتا ہے۔۔؟ کیا اسے اپنی



پاور۔۔ اپنی ریپوٹیشن کی بھی پرواہ نہیں جو
ایک معمولی ورکر کو اتنے ماہ سے اپنے سر
پر سوار کیا ہوا ہے۔۔؟" اور سو سونار کی
اور ایک لوہار کی کسے کہتے ہیں عینا نے
ایک ہی وار میں ثابت کر دیا تھا۔ براق کا
چہرہ اسکے سلگاتے الفاظ پر سیاہ ہونے کے
بعد متمتا اٹھا۔ ایک جھٹکے میں بائیں ہاتھ سے
اسکا حلق پکڑتا اونچا کر گیا۔

Kitab Chahna Novels

--



"تمہیں لگتا ہے تم میرے حواس پر سوار
ہو سکتی ہو۔۔ اتنی حیثیت کب سے ہو گئی
تمہاری۔۔" اسکے تحقیر آمیز لہجے پر بھی عینا
کے چہرے کی مسکراہٹ غائب نہ ہوئی
تھی۔ اپنا سرخ پڑتا چہرا لیے وہ اسی انداز
میں مسکرا رہی تھی۔ جیسے بے بس ہو کر بھی
اسکی بے بسی پر ہنس رہی ہو۔

Kitab Chehra Novels

"میں ابھی اسی پل تمہیں جان سے مار سکتا
ہوں کیا تمہیں اس بات کا خوف نہیں۔۔"



"تم۔۔ تم۔۔ تم نہیں۔۔ کر۔۔ کرو گے
ایسا۔۔" کیا انداز تھا اسکی گھٹتی سانسوں میں
بھی اتنا زعم تھا کہ براق ایک پل کے لیے
ششدر رہ گیا تھا۔ کیا وہ واقعی سچ کہہ رہی
تھی۔۔؟ کیا وہ واقعی نہیں مار سکتا تھا۔۔؟
اس نے لبو رنگ آنکھوں سے اسکی جانب
دیکھا جو دم گھٹنے کے باوجود بھی مزاحمت
نہیں کر رہی تھی۔ اسکے دونوں ہاتھ پہلو میں
ڈھیلے پڑے تھے۔ اور جب اسے احساس ہوا
اس لڑکی کا دم نکلنے والا ہے۔ وہ واقعی وہ



کام کر گیا تھا۔ جس کی پیشین گوئی منہا سنان
نے بڑے مغرور انداز میں ابھی کی تھی۔
اس نے جھٹکے سے اسے چھوڑا تھا۔ اور وہ
اب نیچے پڑی بری طرح کھانس رہی تھی۔
براق جڑے اور مٹھیاں بھینچے اسکے سر پر
کھڑا تھا۔ اس کے دماغ میں اس وقت شدید
قسم کے جکڑ چل رہے تھے۔ مگر جلتی پر
تیل کا کام کھانسی ہوئی عینا نے سر اٹھاتے
مسکرا کر کر دیا تھا۔



"کیوں نہیں مار سکے۔۔؟ اب تو مجھے
حاصل بھی کر لیا۔۔ پھر۔۔؟" وہ کھانستی ہوئی
دیوار کا سہارا لیتی اٹھ کھڑی ہوئی۔ براق کی
نگاہیں اسکی ہری آنکھوں پر تھیں جن سے
مسلل آنسو رس رہے تھے۔ مگر لب مسکرا
رہے تھے۔ یہ لڑکی پاگل ہو چکی تھی کیا۔۔؟

"ایک بات بتاؤ۔۔۔؟" ہاتھ کی پشت سے
آنسو رگڑتی وہ اس پل بڑی عجیب حرکت
کر گئی۔ ایک قدم اسکے نزدیک ہوئی تھی۔



اور اپنا ہاتھ اسکے سینے پر رکھ گئی۔ اور
براق۔۔۔!! اسے لگا اس پل جیسے سب
کچھ تھم چکا ہو۔۔ اس لڑکی کا ہاتھ اس کے
دل پر تھا۔۔ وہ پہلی بار اس کے نزدیک آئی
تھی۔ یہ کون تھی۔۔؟ یہ شعلہ تھی یا شبنم
تھی۔۔ مگر جو بھی تھا قیامت تھی اور
غضب کی تھی۔ وہ ایک عام سی شکلوں
صورت والی انتہائی عام سے لباس میں
کھڑی لڑکی صرف ایک ہاتھ اسکے سینے پر
رکھ کر اسے منجمد کر گئی تھی۔



"کہیں اپنے باپ کی قاتل سے عشق تو
نہیں کر بیٹھے۔؟" اسکا دلربا کھلتا لہجہ براق
آلیار پر کسی کوڑے کی طرح پڑا تھا۔ اور وہ
سر سے پیر تک جھنجھنا اٹھا۔ مگر یہ جھٹکا اتنا
شدید تھا کہ براق بڑی دیر میں اس سے
ٹکلا تھا۔ عینا اسے خاموش دیکھ پلٹ ہی
رہی تھی کہ وہ بازو سے تھامتا واپس
دروازے سے لگا گیا۔

Kitab Chehra Novels



"عشق۔۔؟ وہ بھی تم سے۔۔؟" ایک
ایک لفظ دانتوں تلے پیٹا اتنی زور سے
دھاڑا تھا کہ عینا جو اتنی دیر سے بہادر بننے
کی کوشش کر رہی تھی۔ اس پل لرز کر رہ
گئی تھی۔ "تم سوچ بھی نہیں سکتیں میں تم
سے۔۔ کتنی شدید نفرت۔۔ کرتا ہوں۔۔
ایک بات اپنے ذہن میں بٹھا لو۔۔" اس
نے عینا کی کنپٹی پر انگشت شہادت ماری
تھی۔۔ "مجھے میرا باپ مت سمجھنا۔۔ جو
ایک عورت کے عشق میں ڈوب کر



مر گیا۔۔۔" اسکی گرجدار آواز پر منہا نے
بے اختیار آنکھیں میچ لیں۔ اسے اس قدر
شدید رد عمل کی قطعاً توقع نہ تھی۔" میں
تمہیں وقت آنے پر اتنی بدترین موت
دوں گا کہ یہ ساری عشق کی خوش فہمیاں
نکل جائیں گی۔۔۔ سمجھ آئی

تمہاری۔۔۔" کمرے کے در و دیوار ہلاتا اسے
پرے دھکیل کر باہر نکل گیا۔ مگر باہر نکلنے
سے پہلے دروازہ اتنی زور سے بند کر کے
گیا تھا کہ عینا اپنی جگہ کانپ کر رہ گئی۔



اسکی نگاہیں بند دروازے پر تھیں جن میں
اس وقت صرف حیرت تھی اور کچھ بھی
نہیں۔۔!!

ٹیبیل پر تنہا بیٹھا وہ اس وقت رات کا کھانا
کھا رہا تھا۔ آج سارا دن انتہائی مصروف رہا
تھا۔ جسکی وجہ سے ایک لچ تک کی فرصت
نہ مل سکی تھی۔ اور آج مس سبیلی نے
اسکی پسند کے پرونز، کباب اور چائیز سوپ



بنایا تھا۔ اسی لیے وہ رغبت سے کھا رہا تھا۔
ایک ملازم نے قریب آتے گلاس میں
شیمپین بھرتے اسے پیش کی تھی۔ اور وہ
لبوں سے لگا ہی رہا تھا کہ یکدم ٹھٹھکا۔
ایک نظر گلاس میں بھرے مشروب کو
دیکھا۔ اور سیدھا اسکا خیال آیا جس کے
تصور سے بھی وہ پچھلے تین دن سے بھاگ
رہا تھا۔ ان دونوں کے بیچ تلخ کلامی ہوئے
تین دن ہو گئے تھے۔ اور وہ تین دن سے



اسے بری طرح غلط ثابت کرنے میں لگا
تھا۔

"عشق۔۔!! مائے فٹ۔۔!!" بڑبڑاتا گلاس
واپس ٹیبل پر پٹخ گیا۔ اس نے پچھلے تین
دن سے منہا سان کو دیکھا تک نہ تھا۔ 'وہ
جو سمجھتی ہے کہ میرے دماغ پر سوار ہے
اب تنہائی میں یقیناً مجھے سوچ رہی
ہوگی۔' مگر اسے پھر اپنی ہی سوچ پر غصہ
آیا وہ کیوں سوچ رہا تھا؟ اس نے ایک



"عشق۔۔؟ وہ بھی تم سے۔۔؟" ایک
ایک لفظ دانتوں تلے پیتا اتنی زور سے
دھاڑا تھا کہ عینا جو اتنی دیر سے بہادر بننے
کی کوشش کر رہی تھی۔ اس پل لرز کر رہ
گئی تھی۔ "تم سوچ بھی نہیں سکتیں میں تم
سے۔۔ کتنی شدید نفرت۔۔ کرتا ہوں۔۔
ایک بات اپنے ذہن میں بٹھا لو۔۔" اس
نے عینا کی کنپٹی پر انگشت شہادت ماری
تھی۔۔ "مجھے میرا باپ مت سمجھنا۔۔ جو
ایک عورت کے عشق میں ڈوب کر



دیہی اسے یقین نہیں آرہا تھا وہ اس چھوٹی
سی لڑکی کے ٹریپ میں آگیا تھا۔ منہا سنان
کی چالاکی پر اسکا روم روم سلگ چکا تھا۔ یہ
بات اس کے دماغ میں پہلے کیوں نہیں
آئی۔۔؟ آتی بھی کیسے اسکا دماغ تو بس اس
شاطر لڑکی کے ایک جملے پر اٹکا تھا۔ 'تمہارا
سکون تو میں برباد کروں گا۔'

Kitab Chehra Novels

"عینا کہاں ہے۔۔؟" اس کے اچانک سوال پر
قریب کھڑا ملازم سٹیٹا سا گیا۔



"س۔۔سر۔۔ان کی ابھی ڈیوٹی ختم ہوگئی
ہے۔۔اپنے کوارٹر۔۔" براق ہاتھ اٹھاتا روک
گیا۔

"بلا کر لاؤ فوراً۔۔" اسکے سخت لہجے پر ملازم
کسی چھلاوے کی طرح غائب ہوا تھا۔ اور وہ
کرسی کی پشت سے ٹیک لگا کر اپنے
شیمپین کے گلاس کو گھورنے لگا۔ اس وقت
اسے شراب کی شدید طلب ہو رہی تھی۔
مگر وہ ضبط کیے بیٹھا جگ سے پانی نکال کر



ایک جھٹکے میں سارا حلق میں اندیل گیا۔
اور یہ اس نے بخوبی نوٹس کیا تھا۔ اس لڑکی
کا خیال آتے ہی اسکی بھوک اڑ گئی تھی۔
ٹیبیل پر اپنا پسندیدہ کھانا ہونے کے باوجود
بھی وہ ہاتھ نہیں لگا رہا تھا۔ تقریباً تین سے
چار منٹ کے انتظار کے بعد لاؤنج کا
دروازہ ایک بار پھر وا ہوا تھا۔ اور آنکھوں
میں حیرت لیے اندر داخل ہوتی منہا کی
نگاہ سیدھی اس سے جا ملی۔ براق اسکی
آنکھوں میں موجود حیرت دیکھ کچھ اور



سلا۔ یعنی یہ واقعی سمجھ بیٹھی تھی کہ براق
اس کو کھلا چھوڑ گیا ہے۔

"سر آپ نے بلایا۔؟" اس نے قریب
آتے بڑے پروفیشنل انداز میں استفسار کیا
تھا۔ براق نے دانت پیستے تمام ملازم کو
غائب ہونے کا اشارہ کیا تھا۔ اور اب عینا
کے چہرے پر تفکر کے سائے ابھرے
تھے۔ وہ لوگوں کے بیچ تو اسے برداشت کر



سکتی تھی مگر تنہائی میں نہیں روک سکتی
تھی۔

"یہاں آؤ۔۔" عینا نے لب تر کیے اور
ٹیبیل کے قریب آتی دو کرسیاں دور رک
گئی۔ اس کے ڈرامے کو براق نے خاموشی
سے دیکھا تھا۔

Kitab Ghehra Novels
"تمہیں اٹھ کر بتاؤں۔۔ کیسے قریب آتے
ہیں۔۔؟"



"سر میری ڈیوٹی ختم ہو چکی آپکو جو بھی
کام۔۔"

"جو کام مجھے اپنی بیوی سے کروانے ہیں
کوئی اور کیسے کرے گا۔۔؟" اسکا معنی خیز
لہجہ عینا کی ریڑھ کی ہڈی تک سنسنی دوڑا
گیا۔ یعنی اس آزادی کی ویلیڈیٹی صرف
تین دن تھی۔۔؟" تم نے سنا
نہیں۔۔۔؟" اور وہ مرتی کیا نہ کرتی کی
مصدق مٹھیاں بھینچتی اسکی کرسی سے ذرا



فاصلے پر آرکی۔ براق نے ہاتھ بڑھاتے ایک
جست میں اسے اپنی چیئر کی آرم پر بٹھایا
تھا اور اسکے گرد حصار باندھ لیا۔ جبکہ عینا
حیرت سے کنگ مزاحمت بھی نہ کر پائی۔

"پرونز نکالو۔۔" باول اٹھا کر ایک نگاہ سرخ
رنگت لیے سن بیٹھی اپنی بیوی کو دیکھا۔
اسکے لبوں پر طنزیہ مسکراہٹ ابھری۔

"کہیں تمہیں تو عشق نہیں ہو گیا مجھ
سے۔۔ جو ذرا سی قربت پر سکتہ طاری



ہو گیا۔۔۔؟" عینا نے اس کے طنزیہ جملے پر نگاہ
موڑ کر بھی اسکی جانب نہ دیکھا تھا۔ بلکہ
باول میں سے اس کے لیے پرونز پلیٹ میں
نکالنے لگی۔ کانٹے کی مدد سے پرونز اور سلاڈ
کا ہاٹ لیتے اس کی نگاہیں مسلسل جبرے
سختی سے بھینچنی اس جادو گر نی پر تھیں۔ کوئی
اس معصوم شکل کو دیکھ کر کہہ سکتا تھا کہ
یہ ماضی میں ایک مافیا بوس کا قتل کر چکی
تھی اور دوسرے مافیا بوس کے ایک بیٹے
کی ٹانگ کھا چکی تھی۔۔۔؟



براق اب بھی اس بارے میں سوچتا تھا تو
اسے حیرت ہوتی تھی۔ کیا اس لڑکی نے
کہیں سے ٹرینگ لی تھی۔ مگر اس کا بھائی تو
لڑکا ہو کر بھی اتنا بہادر نہ تھا۔ اور اسکی
بڑی بہن۔۔!! وہ اتنی بزدل تھی کہ رومن
کا مقابلہ کرنے کے بجائے خودکشی کر بیٹھی
تھی۔

Kitab Chehra Novels

"کہاں سے سیکھی ہیں یہ
چالاکیاں۔۔؟" اسکے عجیب سے سوال پر عینا



نے چونک کر اسکی جانب دیکھا۔ کتنا قریب
تھا وہ اسکے۔!! تھوک لگتے اپنی بے
ترتیب ہوتی دھڑکن کو قابو کرنے کی ناکام
کوشش کی تھی۔

"اگک۔۔ کیا کہہ رہے ہو۔۔؟" اففف یہ
بے خبری۔۔!! یہ ہری جھیلیں تین دن اسکے
سامنے نہ ہو کر بھی منظر سے ایک پل
غائب نہیں ہوئیں تھیں۔ کبھی طلب۔۔ کبھی



انتقام۔۔۔ ابھی غضب کسی نہ کسی روپ میں
اسکے ذہن میں ابھرتی رہتی تھیں۔

"اس وقت شدت سے تمہارا قتل کرنے کا
دل چاہ رہا ہے۔۔۔" ایک مافیا بوس کے منہ
سے یہ جملہ کوئی سن لیتا تو تھر تھر کانپ
جاتا یا شاید سدھ بدھ کھو دیتا مگر عینا مراط
کو اس شخص کا گھمبیر لہجہ خوف زدہ کر رہا
تھا۔ اسے اسکی دھمکی نہیں بلکہ لہجہ ڈرا رہا
تھا۔ حالانکہ اب ان کے درمیان کوئی دیوار



کوئی پردہ نہ تھا۔ مگر وہ اس شخص کی پہنچ
سے دور بھاگنے کے لیے شاید آخر سانس
تک جدوجہد جاری رکھتی۔

"ایٹ۔۔!" عینا نے چونکتے کانٹے میں لگے
ادھ کھائے پروں کی جانب دیکھا۔

"مم۔۔ میں کھانا کھا چکی ہوں۔۔" مگر براق
نے کانٹا دور کرنے کے بجائے اسکے منہ
کے مزید نزدیک کیا۔۔ "آئی سیڈ۔۔۔"
ایٹ۔۔"



"ممیں۔۔ نہیں کھا سکتی۔۔ میں۔۔ سی فوڈ نہیں
کھاتی۔۔" اور نہ جانے کیوں یہ بتاتے سے
اسکا چہرہ سرخ پڑ گیا تھا۔ براق نے ابرو
اچکاتے کچھ تعجب سے اسے دیکھا۔ یہ نئی
اطلاع تھی اسکے لیے۔۔ مگر اسے بھلا پرواہ
تھی اس بات کی۔۔؟

"کھاؤ ورنہ یہ سامنے رکھی شیمپین کی
پوری بوتل تمہارے سامنے چڑھاؤں گا۔۔
اس کے بعد تمہیں اسکی اسمیل چاہے جتنی



بھی ناگوار گزرے۔۔" اور عینا کا روم روم
شرم و غصے اور ذلت سے سلگ اٹھا تھا۔
اس نے انتہائی نفرت سے براق کی سمت
دیکھا تھا۔ "ایسے مت دیکھو۔۔ اگر پی لیا
میں نے تو اسکا گناہ تم پر جائے گا۔"

"اللہ جانتا ہے میں نے تم سے نہیں کہا
کہ شراب پیو۔۔ یا زمانے بھر کے بدترین
گناہ کرتے پھرو۔۔" اسکے سلگنے پر براق اپنا
دلکش قمقمہ ضبط نہ کر سکا۔



"تو اپنے اللہ کو کیا جواب دو گی۔ شوہر کی
نافرمانی کی۔؟ وہ محبت سے اپنا نوالہ تمہیں
دے کر حرام نہ پینے کا وعدہ کر رہا تھا۔
اور تم۔۔ تم نے کیا۔۔" ابھی اس کا جملہ
بھی مکمل نہیں ہوا تھا عینا نے کانٹے میں
لگا پروں منہ میں اتار لیا۔ وہ خاموش ہوتا
بغور اسکی جلتی آنکھیں اور سرخ رنگت دیکھ
رہا تھا۔ ایسا لگ رہا تھا تین دن سے جو دل
و دماغ سلگ رہا تھا۔ اس پر شبہم کی چھٹیٹیں
پڑیں تھیں۔

--



"اس وقت سے ڈرو جب تمہیں احساس
ہوگا کہ اللہ تمہارا بھی ہے۔۔" جب اچانک
ہی لاؤنج میں براق کے موبائل کی رنگ
ٹون گونجی تھی۔ مگر وہ دلچسپی سے اسکی
پر جلال آنکھیں دیکھ رہا تھا۔ اسے اس پل
موبائل اٹھانے کا دل نہیں چاہا تھا۔ عینانے
ناگواری سے نظریں پھیرتے اسکے موبائل
کی جانب دیکھا تھا۔ براق کو یہ عمل قطعاً
پسند نہیں آیا۔ اسکے گرد حصار مضبوط کرتا
موبائل اٹھا گیا۔



"ہاں بولو۔۔!!"

"مرمس مراط سے ملنے ان کے بھائی اور
دوست آئے ہیں۔۔ بہت شور مچا رہے ہیں
دروازے کے باہر کھڑے۔۔" براق کی
آنکھیں ایک نقطے پر چھوٹی ہوئیں تھیں۔ مگر
پھر اس نے ناگوار تاثرات چہرے پر سجائی
عینا کو دیکھا۔ اسکے لبوں پر اچانک ہی کمیٹنگی
بھری مسکراہٹ ابھری تھیں۔



"ارے ان لاز آئے ہیں میرے۔۔" اس کے
جملے پر عینا کھٹکھی تھی۔ ان لاز۔۔!! اور
جب دماغ نے کلک کیا اس نے جھٹکے سے
رخ پھیرتے آنکھوں میں کمینگی لیے شخص
کو دیکھا۔ "باہر کیوں کھڑا کیا ہے۔۔ بھیج
دو اندر۔۔"

جاری ہے
Kitab Chehra Novels



رفوگر

قسط ۲۲

"ارے ان لاز آئے ہیں میرے۔۔" اسکے جملے پر عینا کھٹکھی تھی۔ ان لاز۔۔!! اور جب دماغ نے کلک کیا اس نے جھٹکے سے رخ پھیرتے آنکھوں میں کمینگی لیے شخص کو دیکھا۔ "باہر کیوں کھڑا کیا ہے۔۔ بھیج دو اندر۔۔"



"نہیں۔۔!" اسکا حصار توڑنے کی کوشش کرتی
تیزی سے سر نفی میں ہلا رہی تھی۔۔" پلیز ایسا
نہیں کرو۔۔"

"کیوں۔۔؟ کیوں نہیں کروں۔۔ اپنے بھائی اور
دوست سے ملنا نہیں ہے۔۔؟"

"نہیں۔۔ مجھے نہیں ملنا پلیز یہ نہیں کرو۔۔
ورنہ۔۔"

Kitab Chenra Novels



"ورنہ کیا۔۔؟ یا تم ان لوگوں کو پردے میں
رکھنا چاہتی ہو کہ بعد میں کبھی۔۔ میری قید سے
نکل بھاگو اور پھر سے نئی زندگی شروع
کردو۔۔" براق کی آنکھوں میں سرخی اترنے لگی
تھی۔۔ "کسی نئے نام کے ساتھ۔۔؟ کیونکہ ایک
مفرور ملزم اپنی اصل شناخت کے ساتھ کیسے رہ
سکتا۔۔؟"

Kitab Chehra Novels

"تم جو چاہتے تھے وہ ہو تو رہا ہے۔۔ پھر۔۔ پھر
کیوں مجھے میرے اپنوں کے سامنے تماشاً بنوا



رہے ہو۔۔" نم آنکھیں لیے چیخ اٹھی۔ مگر اگلے
ہی پل براق اسکی ٹھوڑی جکڑ گیا۔

"جو میں چاہتا تھا ابھی پوری طرح سے نہیں ہوا
سمجھ آئی۔۔ اور یہ آنسو اگر اب تمہاری آنکھ سے
نکلے۔۔ تم سوچ بھی نہیں سکتیں میں کس حد
تک جاؤں گا۔۔" اسکا تنہی لہجہ منہا کو واقعی
سہا گیا۔ اسکی آنکھ میں موجود آنسو ٹوٹ کر
رخسار پر گرے تھے۔ جنہیں براق نے اپنی
انگلیوں کی پوروں سے چن لیے تھے۔



"یاد رکھنا۔۔ تم وہی کرو گی جو میں چاہتا
ہوں۔۔!!" اسی پل لاؤنچ کا دروازہ کھلا تھا۔ اور
براق کی نرم گرفت دیکھ وہ تیزی سے اس سے
دور ہو گئی۔

"عینا۔۔!!!" کارڈز کے ساتھ فکر مند تاثرات
لیے اندر داخل ہوتے باسل نے اس پر نگاہ
پڑتے ہی بے اختیار پکارا تھا۔ اور اسکی جانب
بڑھنے لگا۔ اور منہا۔۔!! وہ تو جیسے اپنی جگہ سن
کھڑی رہ گئی تھی۔ اسکی نگاہیں بھائی کی ماتھے پر
لیٹی پٹی اور دائیں ہاتھ پر لگے پلاسٹر کو دیکھ



رہیں تھیں۔ وہ صرف اسکے خاطر اتنا زخمی ہوا
تھا۔؟ منہا دیوانہ وار تربیتی اسکی جانب لپکی
تھی۔

"عینا۔۔ میری جان۔۔ م۔۔ میں بہت پریشان
تھا۔۔ تم۔۔ تم ٹھیک ہونا۔۔؟" اسے گلے سے لگا
کر الگ کرتا بے چینی سے پوچھتا سر سے پیر تک
دیکھ رہا تھا۔ "مجھے معاف کر دو عین۔۔ میں تمہیں
وہیں چھوڑ آیا۔۔ مگر میں تمہیں کیا۔۔"



"اوزان۔۔!! تمہارا کوئی قصور نہیں۔۔ مجھ۔۔ مجھے
پتا ہے۔۔ سب۔۔" اسکے ہاتھ تھامتی بمشکل اپنے
آنسوؤں پر قابو رکھ پائی تھی۔ کہ اسکی نگاہ کچھ
فاصلے پر کھڑے سینڈرا اور ایکس تک گئی۔ اور
اس پل ایکس اسے جن بے تاب نگاہوں سے
دیکھ رہا تھا۔ ڈائمنگ ٹیبل پر بیٹھے براق سے بھلا
کیسے چھپ سکتا تھا۔۔؟

Kitab Chehra Novels

"تم یہاں کیا کر رہی ہو عینا۔۔ واپس گھر کیوں
نہیں آئیں۔۔؟" کب سے بے چین کھڑی سینڈرا
قریب آتی اسکا بازو تھام کر بغور دیکھ رہی



تھی۔ نہ جانے کیوں اسکی چھٹی حس اسے کوئی
اچھے سنگل نہیں دے رہی تھی۔ وہ عینا کو
سالوں سے جانتی تھی۔ اسکے چہرے کے بدلتے
رنگ بخوبی محسوس کر سکتی تھی۔ اور اس بل یہ
عینا 'اس' عینا سے بہت مختلف تھی۔ کیا تھا جو
بدل گیا تھا۔؟

"مم۔۔ میں۔۔" اس نے لفظ تلاشنے چاہے مگر
کچھ سمجھ ہی نہیں آرہا تھا کہ کیا کہتی۔ کس منہ
سے جواب دیتی۔ کیا اسکے بعد پھر اپنے بھائی اور
دوستوں سے نگاہیں ملانے کے قابل رہتی



ہوئی سیاہ داڑھی والا لمبا چوڑا شخص آنکھوں میں
 عجیب سرد تاثر لیے کھڑا، اسکی آنکھوں میں شدید
 ناگواری اتروا گیا تھا۔ اسے وہ الگ ہی مافیا کی دنیا
 کا لگا تھا۔ مگر عینا اتنے دن سے اسکے رحم و کرم
 پر کیوں تھی۔۔؟ وہ دونوں اسی شخص سے تو
 بھاگ رہے تھے پھر عینا یہاں اتنے آرام سے
 کیسے کھڑی تھی۔۔؟

Kitab Chehra Novels

"ڈارلنگ۔۔ اپنے گھر والوں کو بتایا نہیں تم
 نے۔۔؟" اسکے گھمبیر لہجے پر سب ہی اپنی اپنی



جلہ مٹھک گئے تھے۔ کیا کہہ کر مخاطب کیا تھا
ابھی اس شخص نے اسکی بہن کو۔۔!!

منہا بے اختیار اسکی سمت پلٹتی منت بھری
نگاہوں سے دیکھنے لگی۔ وہ اپنے بھائی کے سامنے
شرمندہ نہیں ہونا چاہتی تھی۔ وہ یہ ذلت
برداشت نہیں کر سکتی تھی۔ مگر اس پل براق
آلیار کی آنکھوں میں اسکے لیے کوئی رحم نہ
تھا۔ "یہ کیا بکواس کر رہا ہے عینا۔۔؟" باسل کی
آنکھوں میں اب خون اترنے لگا تھا۔ براق کے
جڑوں میں حرکت ہوئی تھی۔ اس نے عینا سے



نظریں ہٹاتے باسل کی جانب دیکھا۔ "عینا۔۔!!
وہ کون ہے۔۔؟ میرے سامنے تو منہا سنان
کھڑی ہے اس وقت۔۔" لاؤنج میں اس وقت
دس سے پندرہ لوگ موجود تھے مگر براق آلیار
نے جیسے ایک ساتھ ان تینوں کی قوتِ گویائی سلب
کر لی تھی۔ باسل متغیر رنگت کے ساتھ اپنی بہن
کو دیکھ رہا تھا۔ مگر وہ آنکھوں میں آنسو لیے بس
اس شخص کو دیکھ رہی تھی۔

Kitab Chehra Novels

"یہ۔۔ یہ کیا کہہ رہا ہے عینا۔۔ تم اتنی چپ
کیوں ہو۔۔؟" اسے اپنی سمت موڑتی تیز آواز

..



میں استفسار کر رہی تھی۔ سینڈرا کی برداشت سے
باہر ہوتی جا رہی تھی عینا کی خاموشی۔ مگر عینا کا
تو شرمندگی سے سر ہی نہیں اٹھ پارہا تھا۔ اس
نے اپنی اتنی پیاری دوست کو بھی تو دھوکا دیا
تھا۔ اتنے سال اپنی اصل شناخت چھپا کر رکھی
تھی۔ وہ یہی ڈیزو کرتی تھی۔

"عینا۔۔!" ایکس باسل کو شک کھڑا دیکھ قریب
چلا آیا۔ وہ بھی کب سے یہ تماشا دیکھ رہا تھا۔
اسکی سمجھ سے باہر تھا یہ ہو کیا رہا تھا یہ شخص
اتنا حق کیوں جتا رہا تھا عینا پر اور اسکا نام کیوں



الگ لے رہا تھا۔۔۔؟ جبکہ اسکے پکارنے پر براق
کی آنکھیں چھوٹی ہوتیں اب اس پر فوکس
تھیں۔ اور دل میں شدید ملال ابھرا تھا۔ کہ اس
چیونٹے کو اسی ریسٹورنٹ کے ساتھ توڑ دینا
چاہیے تھا۔

"ہم تمہارے ساتھ ہیں۔۔۔ چاہے یہ شخص جو
بھی کہے تمہارا جو بھی نام ہو اس سے اس
شخص کو سروکار نہیں ہونا چاہیے۔۔۔ تم چلو
بس۔۔۔" اور براق کی برداشت بھی بس یہیں

-



تک تھی۔ وہ سامنے کھڑا کیڑا اسکے سامنے اتنا
کیسے بول گیا تھا۔؟

"منہا۔۔!!" وہ جو بس خاموشی سے آنسو
بہا رہی تھی براق کی دبنگ آواز پر سہمی تھی۔
اور اسکی جانب دیکھا جو باسل سے زیادہ اس
وقت ایلکس کو گھور رہا تھا۔ "تم انہیں اپنی زبان
میں سمجھا رہی ہو یا میں سمجھاؤں۔؟"

"نہیں۔۔ تم کچھ نہیں۔۔" وہ ابھی لفظ تلاش ہی
رہی تھی جبھی باسل نے اسکا ہاتھ مضبوطی سے



تھام لیا۔

"گھر چلو۔۔ تمہیں کسی سے ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے منہا۔۔!!" براق کی سرخ آنکھوں میں آنکھیں ڈالا وہ بے خوف انداز میں بولا تھا۔ "میں تم سے ڈرتا نہیں ہوں براق آلیا۔۔!!" میں جان گیا ہوں تم کون ہو۔۔!! مگر اب میں اپنی ایک اور بہن تمہارے ہاتھوں مرنے نہیں دوں گا۔۔!!" وہ بھی غصے سے پاگل ہوتا دھاڑ اٹھا تھا۔ جبکہ سینڈرا اور ایکس ششدر کھڑے اب ان دونوں بہن بھائی کو دیکھ رہے تھے۔ مگر منہا



کی خوف زدہ نگاہیں اس وقت صرف براق پر
تھیں۔ جو لبوں پر خوفناک مسکراہٹ لیے باسل
کو دیکھ رہا تھا۔ اور اس کا مطلب کیا تھا صرف
منہا سنان ہی جانتی تھی۔ اس نے دیکھا تھا اس
شخص کا خوف ناک روپ۔۔! وہ جانتی تھی وہ
کیا کیا کر سکتا تھا۔ کن کن جرائم کا ارتکاب کر چکا
تھا۔ براق نے پیٹ کی پاکٹ میں ہاتھ ڈالتے
ایک قدم آگے بڑھایا ہی تھا کہ عینا اپنا بھائی۔۔
اپنے دوست۔۔ اپنے ہمدرد سب بھولتی بے اختیار
باسل کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ چھڑاتی براق کی
جانب لپکی تھی۔ اور دونوں ہاتھ اسکے سینے پر

رکتی روک گئی۔ براق کھٹکتا وہیں ٹھہر گیا۔ اس
نے نگاہ عینا کی جانب موڑی تھی۔ اور اسکے
ہاتھوں کو دیکھا جو اس وقت اسکے سینے پر موجود
تھے۔ "پلیز۔۔ نہیں۔۔ پلیز۔۔ جو۔۔ جو تم کہو گے
وہ کروں گی۔۔ مگر ان لوگوں کو کچھ مت
کرو۔۔" اس کی آواز اتنی مدھم تھی کہ صرف
وہ ہی سن سکا تھا۔ مگر یہ منظر ایلیکس۔۔ سینڈرا
اور باسل تینوں کو زلزلوں کی زد میں ڈال گیا۔
براق نے ہاتھ اٹھاتے اسکے رخسار پر بہتا آنسو
صاف کیا تھا۔ اور لبوں پر فاتحانہ مسکراہٹ لیے



پہلے ساکت کھڑے ایٹکس کو اور پھر باسل کو
دیکھا۔

"تو اپنے بھائی کو سمجھاؤ میں اپنے باپ کی طرح
بلکل بھی نرم دل نہیں ہوں۔۔ اگر میرا دماغ
گھوما میں کیا کروں گا اسکا اندازہ نہیں اسے
ابھی۔۔" مگر منہا کو اندازہ تھا۔ وہ مار سکتا تھا اور
اسکے سامنے کئی چہرے ابھرے تھے۔ اس نے
پلٹ کر شاؤڈ کھڑے بھائی کو دیکھا۔ اور اسے لگا
جیسے سب ختم ہو گیا ہو۔ وہ آنکھوں میں اتنی
تکلیف لیے کھڑا تھا کہ جس ہاتھ سے عینا نے



اپنا ہاتھ نکالا تھا۔ وہ اب بھی اسی طرح ہوا میں
معلق تھا۔

"باسل۔۔ باسل میری بات سنو۔۔"

"میرے ساتھ چلو۔۔"

"دیکھو پلیز باسل۔۔"

"میرے ساتھ چلو منہا۔۔ تمہیں مجھ پر یقین
نہیں ہے۔۔؟"



"مم۔۔ مجھے سن لو۔۔ مم۔۔ مجھے سم۔۔"

"منہا۔۔ کہیں۔۔ نہیں۔۔ جائے۔۔"

گی۔۔!!" اس بار براق نے اسکا ہاتھ تھامتے اپنے پہلو میں کھڑا کر لیا۔ یہ منظر دیکھ باسل کی آنکھوں میں خون اترنے لگا۔ اور یکدم ہی وہ آپے سے باہر ہوتا براق پر اٹیک کر گیا۔ "میں چھوڑوں گا نہیں تجھے۔۔۔" اسکا گریبان پکڑتا مکا مارنے ہی والا تھا مگر براق ڈاج دیتا اسکے چہرے پر ایک طاقتور تیج رسید کر گیا۔ عینا اور سینڈرا کی



چینیں نکل پڑی تھیں۔ براق غصے سے لال
 آنکھوں سے نیچے گرے ہاسل کی سمت ایک بار
 پھر بڑھ رہا تھا مگر عینا سسکتی بیچ میں
 آگئی۔ "نہیں۔۔۔ پلیز۔۔۔ نہیں۔۔۔" ارد گرد محاسبہ
 کرتے اسلحہ برداروں کو دیکھتے وہ ہاسل کی ڈھال
 بن گئی۔ ایکس کو دو تین گارڈز آگے بڑھنے سے
 روک رہے تھے۔

Kitab Chehra Novels

براق نے جبرے بھینپتے ایک پر جلال نگاہ نیچے
 فرش پر خون تھوکتے ہاسل پر ڈالی اور اپنا مضبوط
 ہاتھ عینا کی سمت بڑھایا تھا۔ "اٹھو۔۔!!" عینا



نے دھندلائی نگاہوں سے اسکے ہاتھ کو اور پھر
پلٹ کر بھائی کو دیکھا۔ جسے اس وقت سب سے
زیادہ اسکی ضرورت تھی۔

"منہا۔۔۔!" باسل نے بے حد مان سے اسے
پکارا تھا۔ وہ بھائی کو تکلیف میں دیکھ کیسے کسی اور
کو چن سکتی تھی۔؟

Kitab Chehra Novels

"مجھے۔۔۔ مجھے غلط مت سمجھنا باسل۔۔۔ تمہارے
علاوہ میرا کوئی نہیں۔۔۔" مدھم سرگوشی کرتی وہ
براق کے منتظر ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ گئی تھی۔



براق نے اپنی چوڑی ہتھیلی بند کرتے اسے جھٹکے
سے اٹھا کر باسل سے دور کیا تھا۔ جو اب بری
طرح چیختا براق کو برا بھلا کہہ رہا تھا۔ مگر گارڈز
ان تینوں کو زبردستی گھسیٹتے باہر لے جا رہے
تھے۔ عینا نے پلٹ کر سینڈرا کی جانب دیکھا
تھا۔ اس وقت وہ بھی رو رہی تھی۔ مگر اسکی
آنکھوں میں منہا کے لیے کوئی بدگمانی نہ تھی۔

Kitab Chehra Novels



"آدم۔۔!!" وہ سمن کے ساتھ اسکے کمرے
میں داخل ہوئی تو میوزک کے تیز شور نے اسکا
استقبال کیا تھا۔ اور اسکی بیٹی ہاتھ چھوڑتی I
wanna be your slave کے میوزک پر
ڈانس اسٹپس کرتی اپنے چاچو کی جانب بڑھ
گئی۔ جو اپنی پٹی لپٹی ٹانگ پر ٹانگ چڑھایا
آنکھیں بند کر کے میوزک انجوائے کر رہا تھا۔ لیلی
نے گھور کر بیٹی کو دیکھا تھا جو دھم کر کے آدم
کے سینے پر بیٹھ تھی۔ اس اچانک افتاد پر آدم
کراہتا آنکھیں کھول گیا۔ لیلی ساؤنڈ سسٹم کی
جانب بڑھتی میوزک بند کر گئی۔



"کیا عذاب ہے یار لیلی آپ سے ایک بیٹی نہیں
سنجھتی۔۔" اپنا سینہ سہلاتا وہ اب سمن کو گھور رہا
تھا۔

"یہ کیا تم نے شور مچایا ہوا ہے۔۔ یا خود چیختے
رہتے ہو یا یہ میوزک چلاتے رہتے ہو۔۔"

"تو اپنے شوہر سے کہیں زیادہ ابا بننے کی کوشش
نہ کرے اور مجھے میرے اپارٹمنٹ میں شفٹ
ہونے دیں۔۔" لیلی نے بغور اسکی ٹوٹی پھوٹی



حالت کا جائزہ لیا۔ "اس حالت میں مجھے ذرا نیچے
آکر دکھاؤ۔۔۔ وہ تو شکر کرو تمہارا بھائی ابھی چپ
ہے۔۔۔ ورنہ جس طرح تم نے اپنی جان خطرے
میں ڈالی تھی۔۔۔ وہ تمہیں کبھی نہیں
چھوڑتے۔۔۔" اس نے شرمندہ کرنا چاہا تھا۔

"ایڈی چلاؤ نا گانا۔۔۔" اس کا آئی پیڈ چھینتی سمن
اب اسکی سیننگ میں گھس چکی تھی۔

Kitab Chenra Novels

"تو اب کونسا چھوڑا ہوا ہے۔۔۔؟ ایک ہفتہ
لیلی۔۔۔ ایک ہفتے سے انہوں نے مجھے قید کر رکھا



ہے۔۔ نہ یونی نہ کوئی ایکٹیوٹی۔۔ یہ اچھا ہے۔۔
خاموش رہ کر پریشر الگ ڈالو اور پھر آزادی
بھی سلب کر لو۔۔ اور لے کر جائیں اپنے اس
چھوٹے تبریز کو۔۔" اس نے جھنجھلاتے سمن سے
آئی پیڈ چھینا۔۔ "ساری رات میرا جینا حرام
کر کے رکھا ہے اس نے اتنی لاتیں ماری ہیں
میری زخمی ٹانگ پر۔۔ بھائی کا ہی ایجنڈ ہے
یہ۔۔" سمن اسے گھورتی بیڈ پر کھڑی ہو گئی۔

Kitab Chehra Novels

"ماما ہی از لائننگ۔۔ ساری رات ایڈی نے کال
پر بات کی میں تو اتنی ڈسٹرب ہوئی۔۔" اسکے



میں نے انداز پر وہ کچھ اور سلگا۔ "او رئیس کی اولاد
تیرے باپ نے تجھے اتنا بڑا روم بنا کر دیا
ہے۔۔ میری کٹیا میں ضرور گھسنا ہے۔۔"

"اما آئی واز ورڈ آباؤٹ ہم۔۔"

"جھوٹ بول رہی ہے لیلی۔۔ میرے میک میں
گھس کر شورٹس دیکھ رہی تھی۔۔"

"انف۔۔!!" لیلی ہاتھ اومچا کرتی چیختی تھی۔ اور
گھور کر بیٹی کو دیکھا۔ "تمہیں تو میں بتاتی



ہوں۔۔ اب لگے کوئی موبائل تمہارے ہاتھ۔۔
اور تم یہ نہیں کہ رات کو ہی اس سے میک
چھینتے۔۔ اپنے چکروں میں لگے رہے۔۔ "سمن
اور آدم نے پہلو بدلتے آنکھیں چھوٹی کرتے
ایک دوسرے کو دیکھا تھا۔

"میں نے سوچا کیا اس وقت آپکو اور بھائی کو
ڈسٹرب کروں اس پودنے کے لیے۔۔" کان
کھاتے لیلی کو دیکھا جس نے کھینچ کر کشن اسکی
جانب مارا تھا۔



"بس بکواس میں ٹائم نکلاؤ دو۔۔ جس کام کے لیے
آئی تھی اسے بھلوا دیا۔۔ 'نیچے تمہارے یونی
فرینڈز کا گروپ آیا ہوا ہے۔۔ میں نے لاؤنج
میں بٹھا دیا۔۔ مل لو ان سے پڑھائی بھی کور
کروا دیں گے۔۔"

"او بھی معاف کرو۔۔ کون پڑھ رہا ہے ان
سے۔۔ اپنی بیٹ کے پیسے لینے آئے ہیں بس۔
ابھی چلتا کریں۔۔ میں عینا سے پڑھ لوں
گا۔۔" اسکے انکار پر وہ دروازے کی جانب بڑھ
ہی رہی تھی کہ لڑکی کے ذکر پر چونکتی پلٹی۔



"کون عینا۔۔؟"

"اووو۔۔ عینا۔۔ مجھے یاد ہیں وہ۔۔" سمن کو یاد آیا
تھا اور فوراً ایکسائینڈ ہوئی تھی۔ جبکہ آدم گڑبڑاتا
اسے کھینچ کر اپنے ساتھ بٹھا گیا۔ لیلیٰ نے بیٹی کو
اور پھر ناسمجھی سے اسے دیکھا۔

Kitab Chehra Novels

"کون ہے یہ لڑکی۔۔؟ اور سمن تم کیسے جانتی
ہو۔۔؟" آدم نے دانت پیتے سمن کو نظروں ہی



نظروں میں کچھ کہا تھا۔ مگر وہ اس سے شورٹس
والی بات پر اب بھی خفا تھی۔

"ماما۔۔ وہ انکل کے گھر میں۔۔"

"لیلیٰ وہ میری یونی فرینڈ ہے۔۔ شی از
جینیئس۔۔ وہ سمجھا دے گی مجھے۔۔" اس نے
تیزی سے کہتے سمین کی بات کاٹ دی تھی۔ اور
اب سمین اسے گھور رہی تھی۔ جبکہ لیلیٰ تو لفظ
'انکل کے گھر' پر انکل چکی تھی۔ اور قدم اٹھاتی
بیڈ کے پاس آگئی۔



"انکل کے گھر کب گئیں تم۔۔؟" ماں کے سخت انداز پر اب سمن بی بی کو احساس ہوا تھا کہ وہ کیا کر گئیں تھیں۔ گردن موڑتے چور نگاہوں سے اپنے چچا کو دیکھا۔ مگر وہ خفگی سے اسے دیکھتا بیڈ کراؤن سے ٹیک لگا گیا تھا۔ جیسے اسکی مدد کا اب کوئی موڈ نہیں تھا۔

Kitab Chehra Novels

"وہ ماما۔۔ آپ نا۔۔" انتہائی معصوم لہجے میں کہتی سر جھکا کر بیڈ پر کھڑی ہوتی دوسری جانب سے اتری تھی۔۔



"کیا۔۔ہاں۔۔؟"

"آپ نا۔۔۔ اسکا آنسر۔۔ ایڈی سے لیں۔۔" اتنا کہتی کسی چھٹاؤے کی طرح کمرے سے غائب ہو گئی۔ آدم کا اسکی چالاکی پر منہ کھل چکا تھا۔ جبکہ لیلیٰ اپنے پٹاخے کو آوازیں دیتی رہ گئی۔ پھر غصیلے انداز میں آدم کی سمت پلٹی۔

"دیکھ۔ دیکھیں لیلی۔۔"

-



"میں نے تمہیں منع کیا تھا نا کہ دور رکھنا اس شخص سے میری بیٹی کو۔"

"میری بات سنیں۔۔ ٹھنڈے دماغ سے۔"

"شٹ اپ۔۔ تمہارے لیے مذاق ہے یہ۔۔ جب میں نے کہہ دیا کہ میں اس شخص سے دور رکھنا چاہتی ہوں اپنی اولاد کو۔ تو تم کیوں گئے اسے لے کر۔؟"



"کیوں۔۔۔؟ کیوں دور رکھنا یا۔۔ کیا کیا ہے
انہوں نے۔۔ اتنا پیار کرتے ہیں اس سے۔۔ اور
آپ بتائیں اس سے پہلے کبھی کوئی نقصان پہنچایا
ہے انہوں نے سمن کو۔۔" اسے بھی تبریز کی
طرح سمن کو لے کر لیلیٰ کا یہ اوور پروٹیکٹو
انداز پسند نہیں تھا۔

"انف۔۔ تم اس جنگلی انسان کی طرفداری مت
کرو میرے سامنے۔۔ اسے انسان کی کھال سے
ٹکٹے میں بس چند لمحے لگیں گے۔۔ اور
وہ۔۔" غصے سے پھرتی یکدم اپنے لب بھینچ گئی۔



آدم نے تاسف سے اسکی سمت دیکھا تھا۔ مگر وہ مزید کوئی بحث کیے کمرے سے باہر نکل گئی۔

"سر یورٹی۔۔" دن کے دو بج رہے تھے۔ وہ بیڈ پر اوندھا پڑا آنکھیں موندے لیٹا تھا۔ وہ جاگ تو گیا تھا مگر کسلندی کے سبب اٹھنے کا کوئی موڑ نہ تھا۔ کل رات وہ پانچ بجے کے قریب گھر لوٹا تھا۔ دراصل کل رات ہوئے سین کے بعد اسے اپنے اندر بوس کی کال آئی تھی جس کی اطلاع



کے مطابق آدم پر حملہ کرنے والوں کا ماسٹر
مانڈ اسکی گینگ کے ہاتھ لگ گیا تھا۔ جسے
ٹھکانے لگانے کے لیے اسے اسی وقت نکلنا پڑا
تھا۔ یہ کام میکس اور اسکے وفادار بھی کر سکتے
تھے۔ مگر براق کو اس چھوٹی مچھلی کے ذریعے
ان گندی مچھلیوں تک پہنچنا تھا۔ جو اسکے سمندر
میں گھسنے میں لگیں تھیں۔ اور دوسری جانب
ایک ہفتے بعد آدم کی ان کی گینگ میں آفیشلی
تیسرے بوس کے طور پر شامل ہونے کی
تقریب تھی۔ جس میں اسکے تمام پارٹنرز اور ہر
شہر کے اس کے لیے کام کرنے والے انڈر



بوسز کو مدعو کیا گیا تھا۔ اور یہ تقریب اسی کے
گھر میں منعقد کی جانی تھی۔ ایسے میں ہر چھوٹے
سے چھوٹے دشمن پر نظر رکھ کر انہیں ٹھکانے
لگانا ضروری تھا۔

"عینا کہاں ہے۔۔۔؟" تکیے سے منہ اٹھاتے اس
نے ناگواری سے ملازم کو دیکھا۔ اسکے سارے
کام اب وہی کرتی تھی۔ اس لیے ملازم کی شکل
دیکھ اسکے چہرے کے تمام زاویے بگڑ چکے
تھے۔ اور وہ تھوک ٹگلتا وہیں ٹرائی کے پاس
منجمد رہ گیا۔



"کچھ۔۔ کچن میں۔۔"

"وہ کیوں نہیں آئی۔۔؟"

"س۔۔ سر۔۔"

"بلا کر لاؤ اسے فوراً۔۔" سخت لہجے میں کہتا
واپس منہ سیاہ رنگ کے آرام دہ تکیے میں دے
گیا۔ اسے نہیں معلوم تھا اسکے جانے کے بعد
کل رات اس لڑکی نے کیا کیا تھا۔ موبائل یا



دوسری کمیو سلیشن کی ڈیوائس اسکے پاس تھی
نہیں۔ یعنی کل رات اپنے کوارٹر میں ضرور
رونے کا سیشن ہی جاری رہا ہوگا۔ دروازہ ناک
کرتا وہی ملازم لوٹا تھا اس نے بے اختیار پلٹ
کر دیکھا مگر آنکھوں میں اب سرنخی ابھرنے
لگی۔ کیونکہ وہ اکیلا لوٹا تھا۔ اور اسکے تاثرات دیکھتا
مزید خوف زدہ ہو گیا۔

Kitab Chehra Novels
"کہاں ہے وہ۔۔؟"



"س۔۔سر۔ مس مراٹ نے آنے سے منع کر دیا ہے۔۔" اور یہ وہ ملازم ہی جانتا تھا کہ یہ جملہ کیسے مکمل کیا تھا۔ براق کے ماتھے پر ان گنت بل پڑنے لگے۔

"کیا۔۔۔ کہا۔۔؟" کفرٹر ہٹاتا وہ جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اسے لگا اسے سننے میں غلطی ہوئی تھی۔ وہ لڑکی ایک ملازم کے ذریعے اسے انکار سمجھوا رہی تھی۔۔۔؟ اسکے گھر میں اسی کے ملازم کے سامنے یہ حرکت کرنے کی ہمت صرف منہا سنان ہی کر سکتی تھی۔



"س۔۔ سر میں نے۔۔ میں نے ان سے کہا
بھی۔۔ آپ بلا رہے ہیں۔۔ مگر۔۔ مگر انہوں نے
صاف انکار کر دیا۔۔" براق نے ایک قہر آلود نگاہ
اس پر ڈالی تھی اور لمبے لمبے ڈگ بھرتا۔۔ محض
سوئیٹ پینٹس میں ملبوس کمرے سے باہر نکل
گیا۔ یہ لڑکی واقعی اسکا دماغ الٹ رہی تھی۔ نہیں
بلکہ الٹ چکی تھی۔ ٹیبل پر براق کا ناشتہ لگاتے
ملازمین اسے طیش میں نیچے اتار دیکھ اپنی اپنی
جگہ کھٹکتے ٹھہر گئے تھے۔ مگر وہ بغیر کسی بھی
جانب توجہ دیے سیرھیاں اترتا لاؤنج کراس



کر کے سامنے ونگ میں بنے کچن کی جانب بڑھ
گیا۔ کچن میں داخل ہوا تو اس وقت وہ سیاہ
پینٹ اور سیاہ ہی کوٹ میں ملبوس۔ اپنے بلیک
اینڈ براؤن بالوں کی پونی باندھی اسکی جانب سے
پشت کیے سینٹر میں رکھی ٹیبل کے پاس کھڑی
کام میں مصروف تھی۔ وہ تیزی سے اسکی جانب
لپکتا ایک جھٹکے میں اسکا رخ اپنی سمت کر گیا۔

Kitab Chehra Novels

"ہاؤ ڈیئر یو۔۔ اتنی ہمت تمہاری کہ مجھے ملازم
کے ذریعے انکار بگھواؤ۔۔" عینا جو بخار میں بھی
اپنی ڈیوٹی سرانجام دے رہی تھی۔ اس اچانک



افتاد پر ایک پل کے لیے بوکھلا کر رہ گئی۔ مگر
اس شخص کا چہرہ دیکھتے ہی اسکی بخار سے سرخ
ہوتی آنکھوں میں مزید سرخی اترنے لگی۔

"ہاں کیونکہ مجھے تمہاری شکل بھی نہیں
دیکھنی۔۔۔" وہ بھی اسی کے لہجے میں جواب
دیتی ہاتھ میں موجود چھری پر گرفت مزید
مضبوط کر گئی۔ کل رات جو اس نے کانٹوں پر
بسر کی تھی یہ وہی جانتی تھی۔ اس شخص نے
اسے اسکے بھائی کے سامنے کہیں کا نہیں چھوڑا



تھا۔ صرف اس شخص کی وجہ سے اس نے اپنے
بھائی کا سر جھکوا دیا تھا۔

"اچھا۔۔!!" براق اس کے انداز پر عجیب سا
مسکراتا بازو تھا۔ ایک قدم مزید قریب
ہوا۔ "اب تو موت تک یہی چہرہ دیکھنا ہے
ڈارلنگ۔۔ کیا بھول گئیں۔۔ کہ میں حاکم ہوں
اور تم محکوم۔۔ میں جو کہوں گا وہ تمہیں کرنا
ہوگا۔" اسے خود پر جھکتے دیکھ عینا نے چھری
سامنے کرتے اسکی نوک کا دباؤ اس کے سینے پر
بڑھا دیا۔ براق نے اسکی لبو رنگ نگاہوں سے



چھری تک کا سفر کیا تھا۔" یہ غصہ۔۔!! کس
لیے۔۔؟ اوہ۔۔ کل رات تمہیں تنہا چھوڑ کر چلا
گیا اس لیے خفا ہو۔۔؟"

"دور ہو۔۔!"

"بڑی تھا اس لی نہیں آسکس جان۔۔" عینا کا
چہرہ شرم سے دھک اٹھا تھا۔

"میں کہہ رہی ہوں دور ہو جاؤ۔۔ ورنہ۔۔"



"ورنہ۔۔۔!!"

"یہ چھری میں تمہارے اندر اتار دوں
گی۔۔" اسکی معنی خیز باتیں عینا کو صرف
وحشت کا شکار کر رہی تھیں۔ اسکا بس نہیں چل
رہا تھا۔ اسی چھری سے اسکی چیر پھاڑ کر دے۔
جبکہ اسکے چیلینج پر براق کی آنکھیں چمک
اٹھیں۔ جو غیض و غضب وہ کچھ دیر پہلے اپنے
اندراذات محسوس کر رہا تھا۔ اس وقت جیسے ایک
بلبلے کی مانند پھٹ کر ختم ہو گیا تھا۔ ٹیبل کی
دونوں اطراف ہاتھ رکھتا مزید اس پر جھکا تھا۔ نہ

جانے کیوں وہ جب بھی چہینچ کرتی تھی اسے
اپنے اندر اکسائمنٹ بڑھتی محسوس ہوتی تھی۔ اور
عینا آنکھوں میں خون لیے چھری اسی جگہ
جمائے کھڑی رہی۔ نوک براق کی اسکن کاٹتی
اسکے اندر داخل ہو چکی تھی مگر وہ پھر بھی جھک
رہا تھا۔ عینا کے دل میں بھی اس پل اس
درندے کے لیے کوئی رحم نہ ابھرا تھا۔

Kitab Chehra Novels

"میں بھی تو دیکھوں میری بیوی میں اب بھی
وہی حوصلہ ہے یا نہیں جس نے ایک شخص کو
لنگڑا کر دیا تھا اور میرے باپ کو تو۔۔ قبر میں



ہی اتار دیا۔۔" باپ کے ذکر پر عینا نے واضح اس شخص کی آنکھوں کا رنگ بدلتا دیکھا تھا۔ اور نگاہ پھیرتے چھری کی جانب دیکھا جس کی نوک براق کے جسم میں تھی۔ خون کی ایک لمبی سطر اسکے سینے سے بہتی نیچے جارہی تھی۔ اور بس۔۔!! عینا مراط کا حوصلہ یہیں تک تھا۔ اسکی چھری پر گرفت کمزور پڑی تھی اور ہاتھ سے پھسلتی نیچے گر گئی۔ جبکہ وہ اسکے خون کو وحشت بھری نگاہوں سے دیکھ رہی تھی۔ یہ اس نے کیا تھا۔۔؟ کیا وہ غصے میں پھر اتنی جنونی ہو گئی تھی۔۔؟ آج اسکے ہاتھوں ایک اور شخص کا خون



نکلا تھا۔۔! شکڈ نگاہیں اٹھاتے واپس براق کو
دیکھا۔ جو بغیر کوئی تاثر دیے اسے دیکھ رہا تھا۔
مگر اچانک اسکی آنکھوں میں الجھن کا رنگ
ابھرا تھا مگر صرف ایک پل کے لیے۔۔

"ہٹو میرے راستے تھے۔۔" اپنی بدلتی کیفیت پر
قابو پاتے وہاں سے نکلنا چاہ رہی تھی۔ اسے ڈر
اس بات کا بھی تھا کہ کوئی بھی یہاں کچن میں
آکر انہیں اس پوزیشن میں دیکھ سکتا تھا۔ وہ
ساری دنیا کے سامنے ایک بوس اور ورکر ہی
تھے ایسے میں براق کا وہ بھی اس حلیے میں



اسے حصار میں لینا کیا سمجھا جاتا۔؟ جب اسکی
نگاہ کچن میں داخل ہوتی مس سبلی پر پڑی۔
اور براق اپنی پشت پر بنے دروازے کی جانب
اسکی نگاہ کا ٹھٹھکنا محسوس کرتا پر اسرار انداز میں
مسکرایا تھا اور فاصلہ مٹاتا بے اختیار اسکی ٹھوڑی
پر جھک گیا۔ وہ جو مس سبلی کی جانب متوجہ
تھی اس بھیانک حرکت پر ایسا لگا اسکا پورا وجود
پتھر کا ہو گیا ہو۔ یہ اس شخص نے جان بوجھ کر
اسے ذلیل کروانے کے لیے کی تھی۔ یہ سزا تھی
اس حکم عدولی کی جو اس نے کی تھی۔ اور اس
وقت وہ شرم سے مرجانا چاہتی تھی۔ براق کے



دونوں ہاتھ اسکے چہرے کے گرد تھے مگر اسکے
اپنے ہاتھ پہلو میں بے جان گرے پڑے تھے۔
اسکا دماغ بالکل ایک خالی سلیٹ ہو چکا تھا۔

"آئندہ منہ پر آکر انکار کرنا۔۔ ملازمین کی اتنی
حیثیت نہیں کہ کسی کا انکار مجھ تک
لاکھیں۔۔" الگ ہوتے دونوں انگوٹھوں سے اسکے
رخسار پر بہتے آنسو صاف کیے تھے۔ عینا کی
شرمسار نگاہیں دروازے کی سمت اٹھی جہاں
اب کوئی نہ تھا۔ یقیناً مس سسلی یہ بے شرمی کا
منظر دیکھ کر چلی گئیں تھیں۔



"روم میں چلو بینڈج کرو۔ دیکھ رہی ہو زخم
آگیا ہے۔۔" اسے ساکت کھڑا دیکھ اپنے سینے
سے بہتی خون کی لکیر کی جانب اشارہ کیا۔

"کاش تم مر جاؤ۔۔"

"ایسا نہیں ہو سکتا نا جانم ابھی۔۔" ایک بار پھر
اسکا آنکھ سے ٹپکنے والا آنسو صاف کیا اور جب
اسے اندازہ ہوا۔ اسے بخار تھا۔ اسکی بھنویں
سکڑیں۔ "یہ بخار کس خوشی میں چڑھا لیا تم



نے۔۔" براق نے ماتھے پر ہاتھ رکھنا چاہا مگر عینا
جھٹک گئی۔

"تم چاہتے کیا ہو آخر۔۔؟" وہ اس بار چیخ اٹھی
تھی۔ برداشت کرتے کرتے اب پکنے لگی
تھی۔ "مجھے مار کر یہ قصہ ختم کیوں نہیں
کر دیتے۔۔؟ پلیز مجھے مار دو۔۔" وہ غصہ بھولی
بے بسی سے رونے لگی۔ براق نے بڑی ناگواری
سے یہ منظر دیکھا تھا۔



"آؤ یہ خواہش پوری کروں تمہاری۔" اسکا ہاتھ
 پکڑتا کچن سے باہر لے کر نکل گیا۔ جبکہ منہا
 حیرت میں مبتلا اسکے پیچھے پیچھے چل رہی تھی۔
 کیا واقعی وہ اتنی آسانی سے مان گیا تھا۔؟ اے
 تھامے سیڑھیاں طے کرتا اب اپنے شاندار
 کمرے کی جانب بڑھ رہا تھا۔ مگر نہ جانے کیوں
 منہا کو اس پر یقین نہ آیا۔ وہ واقعی اسکی بات پر
 عمل کر رہا تھا۔؟ مگر جب کمرے میں داخل ہو
 کر براق نے دروازہ لاک کیا تو عینا کو اپنے
 بیوقوف بنائے جانے پر اپنے اندر شرم و غصے کی
 شدید لہر اٹھتی محسوس ہوئی۔



"تم۔۔۔!!"

"کیوں کیا ہوا۔۔۔ جانم۔۔۔؟ میں تم پر مرتا ہوں۔۔۔
تم مجھ پر مر جانا۔۔۔ آخر میاں بیوی ایک دوسرے
پر اتنا حق تو رکھتے ہیں نا۔۔۔؟"

"ہٹو یہاں سے۔۔۔" اسکے سامنے سے بٹی ایک
جانب سے نکلنے لگی۔ "کہیں نہیں جاؤ گی ابھی
تم۔۔۔" کلائی تھامتا واپس سامنے لے آیا۔



"میں ڈیوٹی پر ہوں۔۔ کیا سوچیں گے سب
میرے بارے میں کہ کیا کر رہی ہوں تمہارے
کمرے میں ہاں۔۔؟ چھوڑو میرا ہاتھ۔۔" اسکا
بس نہیں چل رہا تھا جو ہاتھ اس نے تھاما ہوا
تھا وہی گھوما کر منہ پر مار دیتی۔

"اور میں تمہارا بوس ہوں۔۔ میں ڈسائیڈ کروں
گا کہ تم کیا کرو گی۔۔ مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا
میرا نوکر ہمارے بارے میں کیا سوچ رہا
ہے" اسکی کلائی پشت سے لگنا گھمبیر لہجے میں
بولا تھا۔



"کیونکہ تمہارے لیے یہ عام بات ہے۔۔ مگر
میرے لیے یہ مرنے کا مقام ہے۔۔ مجھے پڑتا
ہے فرق۔۔ میں برداشت نہیں کر سکتی ان کی
نگاہیں خود پر۔۔" اسکی بڑھتی قربت پر گجراہٹ
الگ بڑھ رہی تھی۔ وہ چاہے کتنی بھی نفرت
کرتی مگر اس وقت اسے معلوم تھا اس کا چہرہ
حیا سے سرخ ہو رہا تھا۔ براق نے بھنویں
سکیزتے اسکی جانب دیکھا۔

"کون دیکھتا ہے تمہیں۔۔؟" عینا نے چونک کر
اسکے سخت تاثرات دیکھے مگر جب سمجھ آیا دل
چاہا اپنا سر دیوار پر دے مارے۔ اسکی آنکھیں
غصے و بے بسی سے جلنے لگی تھیں۔

"مجھے یہاں تمہارے علاوہ اور کسی سے خطرہ
نہیں۔۔۔" تلخی سے کہتے اپنا آپ اس سے دور
کرنا چاہا مگر براق کی گرفت مضبوط تھی۔ جب
یکدم ہی براق کا ہاتھ اسکی سلکی پونی ٹیل جکڑ
گیا۔ "یہی ان کے حق میں بہتر ہے۔۔ ورنہ اپنی
موت سے پہلے بہت سی موتیں دیکھنی پڑ جائیں

..

..



گی تمہیں۔۔ اور یقیناً یہ شو تمہیں بالکل پسند
نہیں آئے گا" اسکے لہجے میں ایک عجیب سی سختی
اور سرد پن ابھر آیا تھا۔ اس نے طاقت لگاتے
اسے پرے دھکیلنا چاہا۔ مگر یہ ایک ناممکن عمل
تھا۔

"تم ایک پاگل انسان ہو۔۔ تمہارے لیے کسی کو
مارنا تو کوئی بات ہی نہیں۔۔ تمہیں یہ احساس
بھی نہیں وہ تمہارے وفادار ہیں۔۔"



"اب تک تو ایسی صورت حال کا سامنا نہیں ہوا کہ
اپنے وفاداروں کو ماروں۔" جھک کر اسکے رخسار
پر اپنا لمس چھوڑا تو عینا بے اختیار پیچھے ہوئی
تھی۔ اسکا دایاں رخسار جل اٹھا تھا۔ "مگر تم تو ہر
وہ کام کروا رہی ہو جو کبھی نہیں کیا۔" مزید
نزدیک ہوتا باقاعدہ آنکھوں میں دیکھ رہا
تھا۔ "آہستہ آہستہ دماغ الٹ رہی ہو سوچ رہا
ہوں کسی دن ایک چھوٹے سے پنجرے میں قید
کردوں تاکہ مجھے پھنسانے کی تمہاری اگلی ساری
چالیں ناکام ہو جائیں۔" عینا نے شدید ناگواری



سے اسکی سمت دیکھا۔ کتنی خوش فہمیاں تھیں
اس شخص کو خود کو لے کر۔

"اگر کبھی کوئی منصوبہ بنایا بھی تو تمہاری موت
کا بناؤں گی۔ جس کی تمہیں کان و کان خبر
بھی نہیں ہوگی۔" براق کے لبوں پر ایک
دلکش مسکراہٹ ابھری تھی۔ انتہائی نرمی سے
انگوٹھے کی مدد سے اسکا رخسار سہلاتا ہلکا سا اونچا
کر گیا۔



"تمہارا یہی جنون۔۔ یہی چیلنج تو پاگل کر رہا ہے
بس۔۔" اسکا بہکتا لہجہ اسے سر سے پیر تک سن
کر گیا۔ لبوں پر قفل چڑھائے فرار کی کوششوں
میں تھی۔ کہ براق اسکی پونی ایک جھٹکے میں
کھولتا فاصلے سمیٹ گیا۔

Kitab Chehra Novels
"بات ہوئی تیری اس سے۔۔؟"



"نہیں کمینہ کل شام ضد کر کے اپارٹمنٹ چلا
گیا تھا۔۔ میرا تو اسکی شکل دیکھنے کا دل نہیں
کر رہا۔" تبریز کی غصیلی آواز اسکے کانوں میں
ابھری تھی۔

"بکواس نہیں کر۔۔ وہ تجھ سے بھی بڑا ڈرامہ
ہے۔۔ میں نے بھی کل رات کو کال کی تھی تو
نمبر بند جا رہا تھا۔" تو لیا ناول اسٹینڈ پر ڈالتا کافی
کا گک اٹھا گیا۔



"ہاں تو دیکھ۔۔ کیا بچکانہ حرکتیں ہیں اسکی۔۔ تین دن بعد فنکشن ہے مجھے نہیں لگ رہا یہ انسان کا بچہ بنے گا۔"

"اسکے باپ کو بھی بننا پڑے گا۔"

"او کمینے وہ انسان ہی تھے۔"

"تو ایک ضدی چیونٹا پیدا نہیں کرنا چاہیے تھا
انہیں پھر۔۔"



"صحیح بات ہے اوپر گیا تو پوچھ لوں گا ان سے۔۔" تبریز نے اب دانت پیس ڈالے تھے۔۔

"مجھے آج وقت ملا تو اپارٹمنٹ کا چکر لگاؤں گا۔۔ ایک بار پھر اسے برین واشنگ کی ضرورت ہے۔۔"

"کس اڑیل گدھے سے انٹرویو کروا رہا تو ہمارے ساتھیوں کو۔۔ اب بھی وقت ہے سوچ لے۔۔"



"سوچنا کیسا۔۔ تو دیکھ نہیں رہا اب یہ ضروری
ہو چکا ہے۔۔ اس پر اٹیک ہو چکا ہے۔۔ ہم نے
ایک بار بچا لیا بار بار ایسا نہیں ہوگا۔"

"مگر اسے ہم سے ہمارے ساتھیوں سے دلچسپی
نہیں بلکہ یہ کہنا زیادہ بہتر ہے وہ ہمیں اور اپنے
اصل کو آن ہی نہیں کرنا چاہتا۔"

Kitab Chehra Novels

"اس سے حقیقت تو نہیں بدل سکتی نا۔۔؟ وہ
گینسگر کی اولاد ہے۔۔ اسکے اندر بھی ہمارے جیسا
ہی خون دوڑ رہا ہے۔۔ چاہے تیری بیوی کتنا ہی



اسکا برین واش کر دے رہے گا تو تیسرا بوس ہی
نا۔۔ ہمارے بعد وہ نہیں تو کون ہے بتا۔۔ سمن
کو لیڈی بوس کے طور پر کھڑا کرے گا۔۔؟"

"بکو اس بند کر۔۔ لیلیٰ نے سن لیا نا تو سمجھ آدم
کے ساتھ میرا آنا بھی کینسل۔۔" تبریز کلس کر
رہ گیا تھا۔

Kitab Chehra Novels

"ہاں جو رو کا غلام تو تو شروع سے ہے۔۔ اسی
لیے اب ان تین دن لیلیٰ کو اس کمینے سے دور
رکھنا تیری ذمہ داری ہے۔۔"



"ہاں سب مجھ پر ڈال دے۔۔ اور خود اپنی بیوی کے ساتھ تو ہنی مون منا رہا ہے۔۔۔ پچھلے دو دن سے کسینو کا چکر کیوں نہیں لگا رہا۔۔؟" براق چہرے پر اندنی دلکش مسکراہٹ نہ روک سکا۔ جب نگاہ یونیفارم میں دروازہ کھول کر اندر داخل ہوتی اس ہری آنکھوں والی چڑیل پر پڑی تھی۔

Kitab Chehra Novels

"کیا پتہ آج بھی نہ آؤں۔۔ سنا ہے۔۔ شادی کے شروع دنوں میں تو ایک املوائے کو بھی چھٹیاں



ملتی ہیں۔۔" وہ اسے نظر انداز کرتی سیدھا
کلوژیٹ کی جانب بڑھ گئی تھی۔

"ایسا کوئی سین نہیں ہے۔۔ منسٹر کا بیٹا ہمارے
ہی ویٹر کو جان سے مار کر دندناتا ہوا روز آرہا
ہے۔۔ میں نے مینجر کو ابھی خاموش رہنے کا کہا
ہے۔۔ یہ معاملہ تیرے ہی بس کا ہے۔۔" براق
کی آنکھوں میں ناگواری ابھری تھی۔ یہ بات
اسے سب سے زیادہ ناگوار گزرتی تھی۔ جو اسکے
محنت سے کام کرنے والے ورکرز کو تنگ
کرے اور یہاں تو معاملہ ہی بے جا قتل کا تھا۔



"چل ٹھیک ہے دیکھتا ہوں۔۔۔" اتنا کہہ کر
موبائل آف کرتا کافی کے سپ بھرنے لگا۔ جب
ایک بار پھر اسکی نگاہ منہا پر اٹھی تھی۔ جو
کلوزیٹ سے اسکا پہننے کا سوٹ لیے برآمد ہوئی
تھی۔ وہ بھی کافی ٹیبل پر رکھتا اسکی جانب بڑھ
آیا۔ آج کل وہ کہیں بھی ہوتا صرف اسی
جادوگرنی کی طرف بھاگ کر آنے کا دل کر رہا
تھا۔ عجیب ایڈکشن بن چکی تھی وہ۔ جتنا گہرا
نقصان وہ اسے پہنچا چکی تھی اتنی ہی لت لگا
رہی تھی۔۔۔ اور سب سے بڑھ کر اسکا اسے آنکھ



بھر کر بھی نہ دیکھنا۔ مزید اسکی طلب میں پاگل
کر رہا تھا۔

"کب سے بلوایا ہوا ہے۔۔۔ کچھ احساس
ہے۔۔۔؟" اسے صوفے پر کپڑے رکھتے دیکھ بلکل
عقب میں آکھڑا ہوا۔

"مس سبلی کے ساتھ ناشتہ بنواری
تھی۔۔۔" اسے اپنا ہاتھ پکڑتا دیکھ عینا نے پہلو
تہی کرنا چاہی مگر اگلے پل اسے حصار میں
تھی۔



"دماغ خراب ہو چکا ہے ہر تھوڑی دیر بعد کسی
نہ کسی کام کے لیے ملازموں سے تمہیں بلوا بلوا
کر۔۔ اب یہیں شفٹ ہو جانا چاہیے تمہیں تاکہ
ہم دونوں کا ہی وقت بچے۔۔" اس کے معنی خیز
انداز پر عینا جو لب بھینچے دوسری جانب دیکھ
رہی تھی۔ چونک کر اسکی سمت دیکھا مگر وہ بالکل
سنجیدہ تھا۔ اور اسکا ہاتھ اپنے بالوں کی جانب
بڑھتا دیکھ وہ فوراً پیچھے ہٹی تھی۔



"نہ۔۔ نہیں اسکی کیا ضرورت ہے۔۔ میں۔۔ میں
آ تو جاتی ہوں۔۔"

"کب جب میں لمبے انتظار کے بعد۔۔ تمہارے
ہجر میں تڑپنے لگتا ہوں۔۔" اسے اپنا چہرہ تھامتا
دیکھ اسکے چہرے پر ناگواری ابھرنے لگی۔ جتنے
ضبط اور برداشت کا مظاہرہ وہ اتنے دن کر چکی
تھی لگ رہا تھا اس پل بکھر جائے گا۔

Kitab Chehra Novels

"میں اب فوراً آ جایا کروں گی۔۔ تمہیں۔۔ تمہیں
شکایت کا موقع نہیں ملے گا۔۔" اتنا کہتی وہ اسکی



پہنچ سے دور ہو گئی۔ براق نے ناگواری سے اپنے ہاتھوں کی سمت دیکھا جو اب اسکے لمس سے خالی تھے۔ اور پھر اسکی جانب دیکھا۔ وہ اس سے ہر پل بھاگتی تھی۔ جبکہ معلوم تھا اسے پلٹ کر براق آلیار تک ہی آنا تھا۔

"گڈ۔۔! اگر ملا تو یقیناً تمہیں ہی اسکا ہر جانہ ادا کرنا ہے۔۔" سپاٹ لہجے میں کہتا کلوزرٹ کی جانب بڑھ گیا۔ اور واپس آیا تو اسکے ہاتھ میں وہی بلیک پیکٹ تھا جسے چند دن پہلے میکس نے اسے دیا تھا۔



"یہ لو۔۔" عینا نے کچھ الجھتے پیکٹ کو اور پھر
اسے دیکھا۔ "تمہارا موبائل اور لیپ ٹاپ
ہے۔۔۔" اس کی آنکھوں میں بے طرح حیرت
ابھر آئی۔ "کس لیے۔۔؟"

"دیکھنا چاہتا ہوں کتنے کنکشنز ملا سکتی ہو۔۔ مجھ
سے بھاگنے کے لیے۔۔" اسکے تمسخرانہ لہجے پر وہ
لب بھینچ گئی۔ "مجھے ضرورت نہیں اسکی۔۔
اب۔۔!!"



"آپشنز تو نہیں دیے میں نے۔۔" اسکے دو ٹوک انداز پر وہ پیکٹ لیتی ڈریسنگ پر رکھ گئی۔ براق کو یکدم ہی کچھ یاد آیا تھا۔ اور ڈرار سے اپنی کف لنکس نکالتی لڑکی کی جانب دیکھا۔ "کل رات کو ایک چیز نوٹس کی میں نے۔۔ بلکہ کافی دن سے میرے ذہن میں تھی۔۔" عینا کی ڈریسنگ مرر میں نگاہ اٹھی تھی اور اس سے جا ملی۔ براق قدم اٹھاتا اسکے پیچھے آکھڑا ہوا۔ اور اس سے پہلے کہ وہ یہاں سے بھی نکلتی اسکے گرد حصار باندھتا گردن کے قریب جھکا تھا۔



"تمہارے دل کے مقام پر یہ کس بات کے
اسٹیج کے نشان ہیں۔۔۔؟" اسکی گھمبیر سرگوشی
منہا سنان کے اندر اندھیرے اتار گئی۔ وہ اس پل
پلکیں تک نہ جھپک سکی تھی۔ براق نے اسکی
کان کی لو پر اپنا لمس چھوڑتے مرر میں شکل
دیکھی۔ جو سرخ ہونے کے بجائے بالکل زرد پڑ
چکی تھی۔ اس نے اسے اپنی سمت موڑا تھا۔ اور
بہنویں سکیزتے اسکی آنکھوں میں دیکھا۔ "کچھ
پوچھا ہے میں نے۔۔۔" اور عینا جیسے اپنے ماضی
سے نکل کر حال میں آئی تھی جہاں اسکی



بھیانک حقیقت کھڑی تھی۔۔ زبان پھیرتے اسکی
جانب دیکھا۔

"وہ۔۔ وہ۔۔ بچپن میں مجھ سے غلطی سے نائف
لگ گئی تھی۔۔ اسی۔۔ اسی کے نشان
ہیں۔۔" براق نے ایک ابرو اٹھائی تھی۔ "اپنے
چھری ماری تھی۔۔!! یعنی بچپن سے حملوں کا
شوق ہے۔۔" اسکے طنز پر بھی اسکے چہرے پر
کوئی تاثر نہ ابھرا۔ جب یکدم ہی براق کا موبائل
بج اٹھا۔ وہ جو اسکے چہرے کے تاثرات پڑھنے کی
کوشش کر رہا تھا۔ اسے چھوڑتا موبائل کی جانب

۔



بڑھ گیا اور عینا موقع کو غنیمت سمجھتی تیزی سے کمرے سے نکل گئی۔ وہ شاید اس پل موت قبول کر لیتی مگر اپنی کمزوری اس شخص کے ہاتھ نہیں لگنے دیتی۔ دروازہ بند ہونے کی آواز پر وہ بات کرتا پلٹا تھا۔ وہ کہیں نہیں تھی۔۔۔ کمرہ اسکے احساس سے خالی تھا۔ اسپیکر پر ابھرتی آواز پر سے اسکی توجہ ہٹ چکی تھی۔ اسکی آنکھوں کے سامنے منہا سنان کا کچھ دیر پہلے والا چہرہ تھا۔ حالانکہ یہ الگ بات تھی کہ اسے اسکی بے یقینی وضاحت پر یقین نہ آیا تھا۔



رفوکر

قسط ۲۳

"ہے۔۔ عینا۔۔!!" رات کی تاریکی میں وہ
ہوڈی اور پاجامہ میں ملبوس گاڑیو میں
کھڑی تھی۔ جب ڈرائیور وے کی جانب سے
آتے آدم نے اسے پکارا تھا۔ اس نے بغور



اسکی جانب دیکھا۔ اس وقت وہ ٹھیک ٹھاک
نظر آرہا تھا۔ کوئی زیادہ زخموں کے نشان
بھی نہ تھے۔

"کیسی ہو۔۔؟" قریب آتا اسکے ساتھ ہی
لکڑی کی رینگ سے لگ کر کھڑا ہو گیا۔

"میں ٹھیک ہوں۔۔ تم کیسے ہو۔۔؟"

Kitab Chehra Novels

"دیکھ لو۔۔ تمہارے سامنے ہوں۔۔"



"میں نے تمہارے ایکسڈنٹ کا سنا تھا۔
بہت برا ایکسڈنٹ ہوا تھا کیا۔؟" آدم فجل
سا ہوتا سر کھجا گیا۔ وہ جو بھی تھا ایکسڈنٹ
تو قطعاً نہیں تھا۔

"ارے نہیں۔۔ سب نے ہوا بنادیا تھا
بس۔۔ دیکھ نہیں رہیں کیا آئی ایم پر فیکٹلی
فائن۔۔ اور اپنا بتاؤ۔۔ گھر نہیں گئیں اب
تک۔۔؟" ارست وائچ میں ٹائم دیکھتے پوچھا۔
عینا نگاہیں اس پر سے ہٹاتی ہوڈی کی پائکس



میں ہاتھ پھنسا کر دور تک پھیلی گارڈن کی
گھاس گھورنے لگی۔

"میں یہیں رہتی ہوں اب۔۔" آدم کی
بھنویں سکڑیں تھیں۔ "کیا مطلب۔۔؟"

"یہیں کوارٹرز میں رہتی ہوں اب۔۔" آدم
کی نگاہیں اپنے چہرے پر محسوس کرتی وہ
واپس اسکی جانب متوجہ ہو گئی۔ وہ اسے یونہی
الجھن بھری نگاہوں سے دیکھتا رہا۔



"کیوں۔۔؟" اس کے کھوجتے لہجے پر عینا
کندھے اچکا گئی۔

"اپنے بگ برو سے پوچھو یہ تو۔۔"

"کیا مطلب۔۔ بھائی نے تمہیں یہاں
زبردستی رکھا ہوا ہے۔۔؟" اس کی آواز میں
ابھرتے شاک نے عینا کے لبوں پر تلخ
مسکراہٹ بکھیر دی۔

Kitab Chehra Novels



"چھوڑو یہ باتیں۔۔ یونیورسٹی جارہے
ہو۔۔؟"

"نہیں۔۔ کافی دن سے تو میں بھی نہیں
جارہا اپنے ایکسیڈنٹ کی وجہ سے۔۔ سوچا تھا
تم سے سمجھ لوں گا کلاسز کے حوالے
سے۔۔"

"میں پڑھائی چھوڑ چکی ہوں۔۔" اور اب
آدم کا دماغ اڑ گیا تھا۔ "کیا کہہ رہی ہو۔۔
کیوں چھوڑ دی۔۔"



"بس نہیں ہو پارہی۔۔ شاید اس لیے۔۔"

"تمہارا دماغ سیٹ ہے۔۔؟ فائنل ایئر چل

رہا ہے ہمارا۔۔ کچھ ماہ بعد ڈگری ہمارے

ہاتھ میں ہوگی۔۔ اور تم تو اسکولر شپ

اسٹوڈنٹ ہو ہر کوئی اتنا لکی نہیں ہوتا

عینا" اسکے ڈپٹ کر احساس دلانے والے

انداز پر پر عینا کی آنکھوں میں نمی ابھرنے

لگی جسے اندر اتارنے کے لیے اس نے گہری

سانس فضاء کے سپرد کی تھی۔



"میں کچھ بھی ہو سکتی ہوں مگر لکی
نہیں۔۔۔ بالکل بھی نہیں۔۔۔" اسکے چہرے پر
پھیلا حزن اور آنکھوں میں موجود نمی آدم
کو انتہائی دکھ اور غصے میں ڈال گیا تھا۔ اسے
اچھی طرح معلوم تھا یہ پڑھائی کی دیوانی
لڑکی کس کی وجہ سے یہ بات کہہ رہی
تھی۔ کس نے اس پر یہ قد غنیں لگائیں
تھیں۔ کون اسکے پیچھے پڑا تھا۔ پھر وہ مزید
اسکے پاس نہ رکی تھی۔ اور قدم اپنے کوارٹر
کی سمت بڑھا گئی۔ اسی پل مین گیٹ وا ہوا

"کیوں نہیں ہے۔۔ وہ دوست ہے میری۔۔
آپ نے پہلے اسے زبردستی جاب پر رکھا۔
پھر بلاوجہ اس مینشن میں قید کر دیا۔ اور
اب اس سے اسکے پڑھنے کا حق بھی چھین
لیا۔۔ میں پوچھتا ہوں کیوں۔۔" اسکے تیز
ہوتے لہجے پر براق کی آنکھوں میں سرخی
اترنے لگی۔ "تم شاید بھول رہے ہو اس
وقت کس سے بات کر رہے ہو۔۔"

"نہیں میں بالکل نہیں بھولا۔۔ دی گریٹ
مافیا بوس براق آلیا میرے سامنے بیٹھے

"مجھے بات کرنی ہے آپ سے۔۔" آدم کی آنکھوں میں موجود بے پناہ سنجیدگی نے براق کو صرف ایک پل کے لیے ٹھٹھکایا تھا۔ اپنے ساتھ لیے اندر کی سمت بڑھ گیا۔ اسٹڈی میں پہنچنے تک دونوں کے درمیان کوئی بات نہ ہوئی تھی۔

"آپ کیوں کر رہے ہیں اسکے ساتھ
ایسا۔۔؟" اسکے ڈائریکٹ سوال پر اپنا ڈارک
گرے کوٹ اتارتے براق نے نافہم نگاہوں
سے اسکی سمت دیکھا۔ "اتنے انجان نہیں ہیں



جتنا بن رہے ہیں۔۔" اور براق کو جیسے اسکے
شکایتی لہجے کی اصل وجہ سمجھ آگئی تھی۔

"یہ تمہارا معاملہ نہیں ہے آدم۔۔" کوٹ
صوفے پر ڈالتا سگریٹ سلگا کر سنجیدگی سے
بولا تھا۔

"بات معاملے کی نہیں نا انصافی کی ہے۔۔"

Kitab Chehra Novels

"یہ تمہاری جگہ نہیں۔۔ تم اس کے کچھ
نہیں لگتے۔۔" اسکا لہجہ دو ٹوک تھا۔



"کیوں نہیں ہے۔۔ وہ دوست ہے میری۔۔
آپ نے پہلے اسے زبردستی جاب پر رکھا۔۔
پھر بلاوجہ اس مینشن میں قید کر دیا۔۔ اور
اب اس سے اسکے پڑھنے کا حق بھی چھین
لیا۔۔ میں پوچھتا ہوں کیوں۔۔" اسکے تیز
ہوتے لہجے پر براق کی آنکھوں میں سرخی
اترنے لگی۔ "تم شاید بھول رہے ہو اس
وقت کس سے بات کر رہے ہو۔۔"

"نہیں میں بالکل نہیں بھولا۔۔ دی گریٹ
مافیا بوس براق آلیار میرے سامنے بیٹھے

ہیں۔۔ جن کی نگاہ ایک ایسی لڑکی پر پڑ گئی
ہے جسے آپ کی مراعت اور شان و
شوکت میں کوئی دلچسپی نہیں اور اب اسکو
توڑ مروڑ کر اپنی اتا۔۔"

"آدم۔۔۔!!!" سگریٹ پھینکتا جھٹکے سے اپنی
جگہ سے اٹھ کر وہ اتنی زور سے دھاڑا تھا۔
کہ آدم جس کی زبان بغیر کسی لحاظ کے
چل رہی تھی۔ یکدم تالو سے چپک
گئی۔ "آئندہ۔۔" اپنا لہو چھلکانا چہرہ لیے وہ
انتہائی سخت لہجے میں بولا تھا۔ "مجھ سے اس

لہجے میں بات نہیں کریں گے آپ۔۔" اور
اس آپ نے بھائیوں کی جگہ دونوں کے
درمیان گینگ کے بوس اور ایک وفادار کی
جگہ لے لی تھی۔" اور جس لڑکی کی حمایت
میں دوڑے چلے آئے ہو۔۔" اسکی سرد
نگاہیں آدم کے زرد چہرے پر
تھیں۔۔" بیوی ہے وہ میری۔۔!!" اور اس
پل اس کے زرد چہرے پر انتہائی بے یقینی
تاثرات ابھر آئے۔ وہ شکوہ کھڑا براق کو



دیکھ رہا تھا۔ ایسا لگ رہا تھا کسی نے اسکے سر پر اسٹڈی کی چھت گرا دی ہو۔

"کیا۔۔ کیا کہا آپ نے۔۔؟ کون ہے وہ آپ کی۔۔؟" شاید نہیں بلکہ یقیناً اسے سننے میں غلطی ہوئی تھی۔ ورنہ ایسا کیسے ہو سکتا تھا۔؟ براق آلیار اور شادی۔۔!! وہ بھی ایک عام سی سیدھی سادھی لڑکی سے۔۔!! اور یقیناً یہ شادی عینا کی مرضی سے تو قطعاً نہیں ہوئی تھی۔ کیونکہ وہ ابھی تھوڑی دیر پہلے اسکا حال دیکھ کر آ رہا تھا۔



"جس کی حملیت میں تم مجھ سے لڑنے
آئے تھے بد قسمتی سے بیوی ہے وہ
میری۔!!" اس کا انداز جتنا دو ٹوک تھا۔
آدم اس سے کہیں زیادہ صدمے سے دوچار
تھا۔ لب بھینچتے اسکی سرخ آنکھوں میں
دیکھا تھا۔

"سوری بوس۔!! میں لاعلم تھا اس بات
سے۔۔ مجھے آپ سے اس طرح سوال نہیں
کرنا چاہیے تھا۔" انتہائی سنجیدگی سے کہتا



واپس دروازے کی سمت پلٹ گیا۔ اب مزید
وہ کیا بات کرتا۔؟

"یہاں آؤ۔۔۔!!!" آدم دروازہ کھول کر
باہر نکلنے ہی والا تھا۔ اسکی آواز پر رکا تھا اور
پلٹ کر دیکھا۔ براق کی آنکھوں میں وہی
سنجیدگی تھی۔ وہ لب بکھینچتا دروازہ واپس
بند کر کے قریب چلا آیا۔ "بیٹھو۔۔۔" صوفے
پر اپنے برابر میں بیٹھنے کا اشارہ کیا تھا۔ مگر
آدم اپنی جگہ سے نہیں

ہلا۔ "آدم۔۔۔!!!" اس بار لہجے میں ایسی



وارنگ تھی کہ آدم اپنے قدم گھستا اسکے
برابر میں آ بیٹھا۔ مگر اس سے آئی کانٹیکٹ
نہیں کیا تھا۔

"اس سے شادی پر مسئلہ ہے یا اسکی قید
پر۔۔؟" آدم نے چونکتے اسکی سمت دیکھا مگر
اسکے تاثرات بالکل سپاٹ تھے۔

Kitah Chehra Novels
"وہ اس دنیا کی نہیں ہے بھائی۔۔"

"وہ تو تم بھی نہیں ہو۔۔ مگر کل آمیشلی
آرہے ہو نا۔۔"

"وہی کیوں۔۔ آپکو کمی تو نہیں۔۔ لوکا کی بہن
رونیکا ایک زمانے سے آپ کے پیچھے پاگل
ہے۔۔ پائنٹر کی بہن تھی۔۔ کئی سینٹس
ایک ساتھ اٹھا سکتے تھے۔ پھر عینا کو ہی
کیوں چنا۔۔؟" براق اسکے چہرے پر موجود
تجسس دیکھتا نگاہیں پھیر کر سگریٹ کی راکھ
ایش ٹرے میں جھاڑنے لگا۔



"میرے اپنے حساب کتاب ہیں۔۔ وہ لڑکی
ایسی کوئی خاص نہیں جس کے لیے میں اپنے
سینفیٹس چھوڑ دوں۔۔" اس نے آدم سے
زیادہ خود کو یہ بات سمجھائی تھی۔ اور
سگریٹ کے گہرے گہرے کش بھرنے لگا۔
اندر ایک عجیب سی گھٹن تھی جو مسلسل
بڑھ رہی تھی۔

Kitab Chehra Novels

"جب کچھ خاص نہیں تو جانے
دیں۔۔" براق نے آنکھوں میں شدید
ناگواری لیے اسے دیکھا۔ آدم کی نگاہوں



میں عجیب سا چیلنج تھا۔ جیسے کہہ رہا ہو قبول
کریں اپنے اندر کو۔!!

"میں تم سے پوچھ کر فیصلہ نہیں لوں
گا۔"

"تو پھر کیوں روکا مجھے۔۔ میں تو جا رہا
تھا۔" اسکی نادرا ضلکی پر براق نے گدی سے
پکڑ کر اسکا سر اونچا کیا تھا۔



"میرے لیے میرے بھائی اہم ہیں۔۔ یہ یاد رکھنا آدم۔۔ اور کل بہت خاص دن ہے مجھے شکایت نہ ملے۔۔" آدم اسکی سرخ آنکھوں میں دیکھتا رہا۔

"اسے یونی جانے کی اجازت دے دیں۔۔!!" براق کی بھنویں سکڑی تھیں۔ "میری یہ بات مان لیں۔۔ آپکو کوئی شکایت کا موقعہ نہیں ملے گا۔"

--



"تمہیں کیا وہ پڑھے یا کچھ بھی
کرے۔۔؟"

"آپ جانتے نہیں بھائی شاید۔۔ وہ
اسکولر شپ پر ہے۔۔ ایسی اپورچونیشیز سب کو
نہیں ملتیں۔۔"

"میں اگر چاہوں تو وہ پوری یونیورسٹی خرید
کر سب بگاڑ بھی سکتا ہوں اور شروع سے
بنا بھی سکتا ہوں۔۔" اس بار آدم کچھ نہ
بولتا تھا بلکہ اسکی نگاہوں سے نظریں ہٹا



گیا۔" وہ خود بھی تو مجھ سے یہ ڈیمانڈ کر سکتی ہے۔۔"

"آپ اسکی نہیں سنیں گے۔۔ اگر سنی ہوتی وہ یہاں ہوتی ہی نہیں۔۔" اس بار آدم نے براق کو خود کو گھورتے دیکھا تھا۔

"آپ اجازت دے رہے ہیں یا نہیں۔۔؟"

Kitab Chehra Novels

"بہت بڑی فیور مانگ رہے ہو۔۔ یاد رکھنا۔۔!!" آدم فاتحانہ مسکراہٹ لیے اٹھ



کھڑا ہوا تھا۔ مگر براق کی تیور پر بل تھے۔

وہ بیڈ پر بیٹھی ڈرار میں رکھے اپنے لپ
ٹاپ اور موبائل کو دیکھ رہی تھی۔ جواب
تک اسی حال میں پڑے تھے جیسے براق
نے اسے تھمائے تھے۔ وہ جانتی تھی اس نے
یہ چیزیں اسے واپس کیوں دیں تھیں۔ تاکہ
دیکھ سکے کہ وہ اپنی فرار کی کتنی کوششیں
کر سکتی ہے۔۔۔ کس حد تک جاسکتی ہے۔۔۔ اور

جب وہ کوئی کوشش کرے تو یہ شخص پہلے
سے کہیں زیادہ طاقت کے ساتھ اس پر
حاوی ہو جائے اور نئے سرے سے سزا
دے۔

مگر اگر وہ موبائل آن کر لیتی تو اپنی دوست
اپنے بھائی ان دونوں سے بات کر سکتی تھی۔
لیکن کیا باسل اب اس سے بات کرتا۔۔۔؟
اسکی آنکھوں کے سامنے ٹوٹے مان کی

کرچیاں لیے اسکا بھائی ایک بار پھر ابھرا
تھا۔ وہ شاید اب کبھی اس سے بات نہ کرتا



اسکی شکل بھی نہ دیکھا۔ اس شخص نے اس
سے اسکا واحد رشتہ بھی چھین لیا تھا۔ ڈرار
بند کرتی وہ بیڈ پر گرتی پھوٹ پھوٹ کر رو
پڑی۔ اس وقت شدت سے اسے سنان
صاحب اور مشال یاد آرہے تھے۔ انہیں
گزرے کئی برس بیت چکے تھے۔ مگر یہ ایسا
زخم تک جس پر کھرنٹ آتا تھا اور وہ خود
ہی نوچ دیتی تھی۔ اسے آلیا وانی کو قتل
کرنے کا کوئی پچھتوا نہ تھا اگر اسے دوبارہ
ایسا کرنے کا موقع ملتا وہ پھر اس شخص کو



ماری مگر اس بار پہلے وہ براق آلیار کے
سینے میں گولیاں اتراتی اسکے بعد اسکے باپ
کو ماری۔ کاش آٹھ سال پہلے اسکا نشانہ چوک
جاتا اور ایک گولی اس شخص کو بھی لگتی۔ مگر
ایسا نہیں ہوا تھا۔ وہ زندہ تھا اور اسکی زندگی
مختصر سے مختصر ترین کرتا جا رہا تھا۔

وہ رونے میں مصروف تھی جب کوارٹر کا
مین ڈور ان لاک ہونے کی آواز آئی تھی۔
اسکے آنسو ٹھٹھڑے تھے اور پورا وجود
الرٹ ہو گیا۔ تیر کی تیزی سے خود پر کمبل

ڈالتی سوتی بن گئی۔ اسے معلوم تھا اس
کو ارٹر کی دہلیز پر صرف ایک شخص ہی
آسکتا تھا۔ اسکے علاوہ کسی کو اجازت نہ تھی
یہاں کا رخ کرنے کی۔ کمبل میں چھپا اسکا
پورا وجود کان بن چکا تھا۔ جب اسے اپنے
کمرے کا دروازہ کھلنے کی آواز آئی تھی۔ اور
کچھ زیادہ ہی پریشہ کے ساتھ اسے بند کیا
گیا تھا۔ عینا کمبل کے اندر چھپی سختی سے
آنکھیں میچ گئی۔ آج کل وہ انتہائی مصروف
تھا کہ عینا کے پاس تو کیا گھر آنے کی

..



فرصت بھی نہ تھی۔ اسے سننے میں آیا تھا
مینشن میں کوئی بڑی تقریب ہونے والی
تھی۔ جب اسے اپنے برابر میں بیڈ دھنتا
محسوس ہوا مگر وہ بھی ساکت اسی انداز میں
پڑی رہی۔ کافی دیر تک اسے کوئی حرکت
محسوس نہ ہوئی تھی۔ شاید وہ اسکی نیند کا
خیال کر رہا تھا۔ مگر اگلے ہی لمحے اسے اپنے
چہرے سے کمبل ہٹا محسوس ہوا تھا۔ اور عینا
کو مزید ایکٹنگ کرنا مشکل ترین لگنے لگا تھا۔



براق نے اسکے بالوں سے پونی نکالتے کان
میں انتہائی مدھم سرگوشی کی تھی۔

"ضرور خواب میں بھی میں ہی نظر آرہا
ہوں جیسی یہ پلکیں اتنا لرز رہیں
ہیں۔۔" اور اسکا دل دھک سے رہ گیا۔ اسکا
سرخ پڑتا چہرہ مزید جل اٹھا تھا۔ اسے اپنے
گرد حصار باندھتا دیکھ منہا جھٹکے سے اٹھ
بیٹھی۔ براق کی نگاہیں لیمپ کی روشنی میں
اسکی ہری آنکھوں پر ٹھہر گئیں۔ جو اس

-



وقت بے تحاشہ سرخ ہو رہیں تھیں۔ یقیناً وہ
اپنے پسندیدہ کام میں مصروف تھی۔

"ادھر آؤ۔!!" اپنا دایاں بازو وا کرتے
اسے قریب آنے کا اشارہ کیا۔ عینا نے ایک
نگاہ اسکے بازو کو اور پھر اسے دیکھا۔ تراشیدہ
داڑھی اور گھنی مونچھوں تلے بھنچے لب اور
آنکھوں میں ہمیشہ کی طرح سرخی لیے اسے
کسی ایکسرے مشین کی طرح دیکھ رہا تھا۔ وہ
پشت اسکی سمت کرتی سر بازو کے کنارے
پر رکھ گئی۔ براق نے اسکی احتیاط دیکھی



تھی۔ اور اپنی تمسخرانہ مسکراہٹ ضبط کرتا
بازو اسکے گرد لپیٹ گیا۔ جس سے وہ اسکے
سینے سے آگلی تھی۔ عینا نے سختی سے
آنکھیں موند لیں۔ وہ اس شخص کی قربت
میں ہمیشہ کبوتر کی طرح آنکھیں بند کر لیتی
تھی۔ یا شاید اپنی آنکھوں میں موجود وحشت
اس پر ظاہر کر کے خود کو مزید اسکا کھلونا
نہیں بنانا چاہتی تھی۔

Kitab Chehra Novels

"تمہیں معلوم ہے کتنا مصروف ہوں آج
کل۔۔ اگر مجھے وقت نہیں مل رہا تم سے



ملنے کا۔۔ تم تو آسکتی ہو نا مجھ سے
ملنے۔۔ "اس نے یوں شکایت کی تھی۔ جیسے
بڑا پیپی کپل تھا ان دونوں کا۔ عینا کے
جڑے آپس میں بھنچے تھے مگر اس نے
آنکھیں نہیں کھولیں۔ براق کے پرفیوم کی
مخصوص صندل کی مہک اس کا الگ دماغ
خراب کر رہی تھی۔ "کل بھی شاید مجھے
وقت نہ ملے۔۔ آدم۔۔!! تمہارا دوست۔۔
تمہارا ہمدرد۔۔ کل آفیشلی میری گینگ میں
شامل ہو رہا ہے۔۔ بتایا نہیں اس نے

-



تمہیں۔۔؟" اس نے باقاعدہ دانت پیسے
تھے۔ مگر جب منہا کی سمت دیکھا مزید
سلگ گیا۔ وہ ایسے آنکھیں میچی لیٹی تھی۔ کہ
بس کسی بھی پل دھماکہ ہوگا اور یہ جگہ اڑ
جائے گی۔

"ادھر دیکھو۔۔!!"

"میں تم سے کہہ رہا ہوں۔ عینا۔۔!!" اور

منہا نے سر اٹھا کر اسکی سمت دیکھا وہ
خشمگین نگاہوں سے اسے گھور رہا تھا۔ فوراً



نظریں پھیرتی سامنے لگی کمرے کی کھڑکی پر
جما گئی۔ براق نے جھٹکے سے رخ بدلا تھا۔
اب عینا کا حواس باختہ چہرہ اسکے سامنے
تھا۔

"تمہیں اور باقی سب کو لگتا ہے تمہارے
آنے کے بعد میری زندگی میں کوئی چینیج آیا
ہے۔۔؟" اسکی عجیب سی بات پر اسکی
آنکھوں میں نا سہجی ابھری تھی۔ "تمہیں لگتا
ہے تم مجھے بدل دو گی۔۔؟" اسکی چھوٹی
ہوتی آنکھیں دیکھتے اس نے ایک جانب سے

اٹھنا چاہا۔ "مج۔۔ مجھے نہیں پتہ تم کیا کہہ
رہے ہو۔۔" براق اسے واپس تکیے پر پھینک
گیا۔

"تم سمجھ رہی ہو تم بہت خاص ہو۔۔؟ میں
تمہارے قریب آرہا ہوں تو تم خود کو
اسپیشل سمجھ رہی ہو۔۔؟" اس کے جلتے لہجے
نے منہا کو سر سے پیر تک سن کر دیا۔ یہ
کیا خوش فہمیاں پال کر بیٹھا تھا یہ شخص۔



"میری قربت پا کر مجھے ہی اپنے اشاروں پر
نچاؤ گی۔۔؟"

"ایشل۔۔؟؟" وہ طاقت لگا کر اسے پیچھے
کرنے کی کوشش کرتی اٹھ بیٹھی۔ "تم تصور
بھی نہیں کر سکتے مجھے اپنے وجود سے کتنی
گھن آتی ہے۔۔ کیونکہ تم نے اسے چھوا
ہے۔۔ تم اسکے قریب آنے کا حق رکھتے ہو
میرے لیے اس سے بڑھ کر مرنے کا مقام
اور کیا ہوگا۔۔" اسے احساس ہی نہ ہوا تھا
کہ وہ اپنے اندر پکتا لاوا اس پر انڈیل چکی
یہ



تھی۔ "تم ہزاروں لڑکیوں پر منہ مارنے
والے۔۔ تمہیں چھو کر کون اسپیشل محسوس
کرے گا۔۔؟ میری خواہش ہے تمہارا دل
مجھ سے بھرے اور تم اپنی اسی روش پر
چلتے رہو اور میری صورت پلٹ کر نہ۔۔۔"

"شٹ اپ۔۔۔۔۔ یو۔۔۔۔۔" پوری قوت سے
دھاڑتا سختی سے اسکی ٹھوڑی جکڑ گیا۔ اور
عینا۔۔۔!! اسے لگا کسی نے ٹھنڈا رخ پانی
اس پر ڈال کر ہوش کی دنیا میں بیٹھ دیا ہو۔
یہ کیا کہہ گئی تھی وہ۔۔؟ اس وقت براق



کی آنکھوں میں اتنا قہر تھا کہ اسے لگا اب
سب کچھ تمہیں نہیں ہو جائے گا۔ اسکی
نادانستگی میں لگائی آگ میں اب وہ اسے ہی
راکھ کر دے گا۔

"بر۔۔ براق۔۔"

"اب میں تمہیں بتاؤں گا میں تمہارے
ساتھ ہو کر بھی اسی روش پر چل سکتا ہوں
اور جانتی ہو کیا ہوگا۔۔ ان میں اور تم میں
کوئی فرق نہیں ہوگا کیونکہ اس بار تم نے



مجھے ان لڑکیوں کی جانب راغب کیا
ہے۔۔۔" وہ سن بیٹھی اسے غصے سے کف
اڑاتا دیکھ رہی تھی۔ "دین کا ڈھونگ کرنے
والی بنی پھرتی ہو۔۔۔ پھر اپنے اللہ کو جا کر
جواب دینا کہ میں خود سے دور کرنے
کے لیے اپنے شوہر کو حرام کی جانب راغب
کرتی تھی۔۔۔" اسکی ٹھوڑی کو جھٹکے سے
چھوڑا تھا۔

Kitab Chehra Novels

"ت۔۔۔ تم پہلے سے یہ گناہ کرتے ہو۔۔۔ مجھ
پر اپنے گناہوں کا بار نہیں ڈال سکتے۔۔۔"



"نہیں میں نہیں ڈال رہا۔ میں تو جانتا
ہوں جہنم کی سب سے لگژری جگہ میری
ہے۔۔ مگر میرے ساتھ تم بھی جلو گی۔۔
کیونکہ ایک نافرمان حقوق پورے نہ کرنے
والی بیوی کی سزا تو میں بھی دوں گا اور
تمہارا اللہ بھی۔۔" براق جھٹکے سے بیڈ سے
اٹھا تھا اور شرٹ کے بٹن بند کرنے لگا۔ وہ
چاہتا تو اپنے طریقے سے بھی اسکی زبان
درازی کی سزا دے سکتا تھا۔ مگر اس سے
اسکے اندر مزید اکڑ اور بغاوت کے سوا اور



کچھ پیدا نہ ہوتا جبکہ دین کی جانب سے
ایموشنلی اور مینٹلی ٹارچر کرنے کا یہ طریقہ
اسے زیادہ پسند آیا تھا۔ اور اب بھی وہ
آنکھوں میں آنسو لیے جلتی نگاہوں سے
اسے دیکھ رہی تھی۔ اسے امید تھی وہ آج
رات تو ہر گز اسے اپنے کمرے سے جانے
نہیں دے گی۔ اور وہ یہی چاہتا تھا کہ منہا
سنان اسے خود روکے۔ اسکے آگے جھکے اور
اپنا آپ وار دے۔۔ اور یہ سوچ آتے ہی
شوز پہنتے اسکے لبوں پر ایک کمینگی بھری

مسکراہٹ ابھری تھی۔ کوٹ اٹھاتے اسکی
سمت دیکھا وہ اب بھی اسی طرح بیٹھی
بے آواز آنسو بہا رہی تھی۔ ماتھے پر بل ڈالتا
پوری قوت سے کمرے کا دروازہ بند کرتا
باہر نکل گیا۔ یقیناً اگر وہ سوچوں میں بھی
ہوگی تو اب تک نکل چکی ہوگی۔ وہ قدم
اٹھاتا کوارٹر سے باہر نکل گیا۔ یقیناً اب دوڑتی
ہوئی کمرے سے نکلے گی۔ اور چند لمحوں میں
کوارٹر سے باہر آتی نظر آئے گی۔ اسٹینپس
اترنے کے بعد اس نے چند لمحوں انتظار کیا



مگر نہ کمرے کا دروازہ کھلنے کی آواز آئی
تھی۔ نہ کوئی حرکت ہوتی محسوس ہوئی۔
کوارٹر کے دروازے کو پلٹ کر دیکھا جو
اب بند تھا۔ اور وہ نہ جانے کتنے لمحے وہیں
کھڑا رہا۔ مگر وہ نہ کھلا تھا۔ اسکی آنکھوں میں
شدید اشتعال ابھرنے لگا تھا۔ اپنی ذات کی
نفی نے کسی انگارے کی طرح پورے وجود
میں آگ پھیلا دی۔ منہا سنان نے ایک
رات کے سکون کے لیے گناہ خریدنا منافع کا
سودا سمجھا تھا۔ ایک آخری نگاہ کوارٹر کے بند



دروازے پر ڈالتا لمبے لمبے ڈگ بھر کر
ڈرائیو وے پر آگیا۔

"کیز دو۔۔" کار کا دروازہ کھولے کھڑے
ڈرائیور پر دھاڑا تھا۔ "بب۔۔ بوس۔۔"

"یو۔۔" اسے گریبان سے پکڑتا کیز چھین
گیا۔ کبھی سالوں میں بھی براق کار ڈرائیو نہ
کرتا تھا۔ ایسے میں اتنے شدید غصے میں وہ
ڈرائیو کرتا تو یقیناً بڑا نقصان ہوتا۔۔ کار میں
بیٹھتا اشارٹ کر کے تیزی سے مین گیٹ



سے باہر دوڑا گیا۔ میکس اور باقی گارڈز
دوسری کاروں میں بھاگتے ہوئے اسکے پیچھے
نکلے تھے۔ اسکا رخ کلب کی جانب تھا۔ جو
گھر سے زیادہ فاصلے پر نہ تھا۔ رات کے دو
بج رہے تھے۔ کلب کے سامنے ایک جھٹکے
سے کار روکتا۔ اندر کی سمت بڑھ گیا۔ اس
وقت شہر کے مشہور کلب میں دن نکلا تھا۔

Kitab Chehra Novels

"گڈ ایوننگ بوس۔۔!!" اسے دیکھتے ہی میجر
اور باؤنسرز تیزی سے اسکی سمت لپکے تھے۔
مگر براق کی سرخ نگاہیں پورے بار کو



اسلین کر رہیں تھیں۔ جہاں نوجوانوں کا ایک
ہجوم جمع شراب و شباب سے لطف اندوز
ہوتا تیز بیٹ پر رقص کر رہا تھا۔ پاس سے
گزرتے ویٹر کی ٹرے سے وسکی کا گلاس
اٹھاتے اسکی نگاہ بلاآخر ایک وجود پر ٹھہر گئی
تھی۔ بلیک اینڈ براؤں کمر تک کھلے بالوں
میں رقص کرتی وہ کوئی گندمی رنگت والی
لڑکی تھی۔ اس نے بھی براق کی نگاہ خود پر
ٹھہرتی محسوس کر لی تھی۔ اور اب ایک دلربا
مسکراہٹ لیے آہستہ آہستہ میوزک پر موو

کر رہی تھی۔ براق نے اسکی جانب دیکھتے
پاس کھڑے مینجر کے کان میں کچھ کہا تھا۔
وہ تیزی سے سر اثبات میں ہلا رہا تھا۔ گلاس
میں موجود مشروب حلق میں اندیلتا اوپر
جاتی سیڑھیوں کی جانب بڑھ گیا۔

مینشن میں اس وقت شام میں ہونے والی
تقریب کی تیاریاں تقریباً مکمل ہو چکیں
تھیں۔ پورے مینشن کی رینویشن سیاہ پھولوں



سے کی گئی تھی۔ ایسا معلوم ہو رہا تھا۔ کوئی
فنکشن نہیں بلکہ سوگ منایا جانے والا ہے۔
اس ڈارک تھیم کا مقصد اسے سمجھ نہیں آیا
تھا۔ ارد گرد کا جائزہ لیتی وہ گھر کے اندر کی
سمت بڑھ گئی تھی۔ ملازمین کی افرا تفری
اسے براق کی غیر موجودگی کی اطلاع دے
رہی تھی۔ اور اچانک ہی اسکے دماغ میں کل
رات کے وہ تمام منظر گھوم گئے۔ جنہوں
نے ایک پل بھی اسے چین سے سونے
نہیں دیا تھا۔



"ہونہ۔۔ دنیا جہاں کے گناہ سمیٹنے کے بعد
اب مجھ پر ان کا بلیم ڈال کر یہ شخص کس
کو بیوقوف بنا رہا ہے۔۔" ناگواری سے سوچتی
وہ یونہی گھر کی سجاوٹ دیکھنے کچن کے
بجائے اوپر سیڑھیوں کی سمت بڑھ گئی۔ اللہ
نے اس شخص کو اتنی پاور کیوں دی ہے۔۔
کاش یہ غریب ہوتا۔۔ پھر اسے احساس ہوتا
رشتوں کی اہمیت اور دو وقت کی روٹی
کا۔۔ گھر کے کونے کونے میں بہایا گیا پیسا
اسکا دل خراب کر رہا تھا۔ اسے کبھی بھی اتنی

لگژری زندگی کی خواہش نہیں رہی تھی۔ اس
کا بس اتنا سا خواب تھا کہ باسل اور وہ اپنی
اپنی زندگیوں میں سیٹل ہو جائیں۔ ایک
چھوٹا سا گھر ہو اور ایک پرسکون زندگی
گزاریں۔

"تم سوچ بھی نہیں سکتے رات کو بوس کس
قدر اشتعال میں گھر سے نکلے تھے۔" اس کے
قدم ٹھٹھکے تھے اور کچھ فاصلے پر کھڑے
گارڈز کو دیکھا جو انتظامات کا جائزہ لیتے گفتگو



کر رہے تھے۔ ان کی عینا کی جانب پشت
تھی۔

"میں نے سنا ہے خود ڈرائیو کر کے گئے
تھے۔۔ بہت کم ایسے منظر مجھے یاد ہیں جب
وہ خود کار ڈرائیو کریں۔۔"

"ہاں نا۔۔ جورج بتا رہا تھا کوارٹر کی جانب
سے بڑے غصے میں آئے تھے۔۔ ہونا ہو
اسی لڑکی کا ہی ہاتھ لگتا ہے



مجھے۔۔" دوسرے گارڈ کی بات پر پہلے گارڈ
نے سر اثبات میں ہلایا۔

"ویسے بوس کو اس لڑکی میں اتنی دلچسپی
کیوں ہے۔۔؟ میں نے آج تک بوس کو کسی
لڑکی کے ساتھ ون نائٹ اسٹینڈ سے زیادہ
نہیں دیکھا۔۔" عینا کو شرمندگی سے اپنے
چہرے پر سرخی دوڑتی محسوس ہوئی۔ وہ مزید
پلر کی اوٹ میں ہو گئی۔



"آگے تو سنو جورج نے کل کا قصہ کیا بتایا
ہے۔۔" اپنی ہنسی ضبط کرتے گارڈ نے
دوسرے گارڈ کو متجسس کیا۔ اور عینا کو
احساس بھی نہ ہوا۔ وہ بھی اسکی گوسپ میں
دلچسپی لے رہی تھی۔ وہ جانتی تھی کل وہ
کس قدر اشتعال میں نکلا تھا۔ یقیناً کسی غلط
جگہ ہی گیا ہوگا۔

Kitab Chehra Novels

"جیسے غصے میں نکلے تھے۔۔ دو تین بندے
تو ضرور ٹپکائے ہوں گے۔۔"



"سن تو۔۔ کل تو وہ یہاں سے سیدھا کلب
گئے تھے۔۔ اور تو بھول رہا ہے اپنا غصہ وہ
صرف شراب اور شباب سے ہی اتارتے
ہیں۔۔ اور پھر وہاں پہنچ کر ایسی زبردست
لڑکی اپنے روم میں بلوائی۔۔ "عینا کے دل
کی دھڑکن نہ جانے کیوں ست پڑنے لگی
تھی۔ اسکی ٹانگیں اتنی بے جان کیوں ہو رہیں
تھیں۔۔؟

Kitab Chehra Novels

"یار ایک بات ہے بوس کے پاس دولت
ہے تو حسن بھی ہے۔۔ دیکھا نہیں کس



طرح لڑکیاں بچھی جاتی ہیں۔۔ مجھے تو رشتک
کے ساتھ حسد بھی ہوتی ہے۔۔ "عینا کو لگا
اگر وہ مزید یہاں کھڑی رہی تو اسکا دماغ
بالکل الٹ جائے گا۔ ابھی وہ یہاں سے نکلنے
کا سوچ ہی رہی تھی کہ گارڈ کی اگلی بات
نے پھر اسکے قدم جما دیے۔

"آگے تو سن ہوا کیا اسکے بعد۔۔"

Kitab Chehra Novels

"کیا ہوا ہوگا۔۔ سب کو معلوم ہے بوس نے
مزے کیے ہوں گے۔۔ اور کیا۔۔" پہلا گارڈ



دوسرے والے کے کندھے پر ہاتھ مارتا
قبضہ لگا گیا۔ اسکی طیش کے سبب مٹھیاں
بھنچ گئیں تھیں۔ اسے اپنے وجود اور اس
شخص سے اس پل شدید نفرت محسوس
ہو رہی تھی۔ اللہ نے ایک ایسا غلیظ شخص اس
پر مسلط کر دیا تھا جس میں زمانے بھر کی ہر
برائی تھی۔ جو قتل سے لے کر زینہ تک ہر
کام کرنے کا شوق رکھتا تھا۔ اسکی آنکھوں
میں آنسو چمک اٹھے تھے۔



"ابے نہیں یاد۔۔ بوس کے پاس گئے اس
حسینہ کو پانچ سے دس منٹ بھی نہیں
ہوئے تھے کہ وہ بالکل پہلی رنگت اور
آنکھوں میں آنسو لیے واپس آگئی۔۔"

"کیا کہہ رہا ہے۔۔ ایسا کیسے ہو سکتا
ہے۔۔؟"

"ہاں نا۔۔ بس بوس کا دماغ گھوما ہوا تھا۔۔
انہیں پسند نہیں آئی شاید لڑکی کی
خدمت۔۔"



"اچھا پھر اسکی جگہ کسی اور کو تو بلوایا ہوگا
نا۔؟"

"نہیں۔۔ بوس نے میکس اور اپنے مینجر کو
روم میں بلوا لیا تھا۔ اچھا اب تو چھوڑ یہ
باتیں۔۔ جا کر دیکھ باہر ڈرائیو وے مسٹر
فلکس کچھ چینجنگز کروا رہے تھے۔۔" وہ

دونوں اب اپنی باتوں میں لگ چکے تھے۔
جبکہ پلر کے پاس کھڑی عینا کو نہ جانے
کیوں اپنے اندر ایک عجیب سا سکون اترتا
محسوس ہوتا۔ اسے احساس ہی نہ ہوا تھا کہ



یہ چھوٹی سی وضاحت اس کے وجود سے
نکلتی جان میں واپس توانائی بھر گئی۔

"لیکن میں کیوں اس شخص کے ایک رات
گناہ نہ کرنے پر اتنی پرسکون ہو رہی
ہوں۔۔؟ میری بلا سے وہ جہنم میں
جائے۔۔" تنفر سے سوچتی وہاں سے نکل
گئی۔ جب اسکی نگاہ سیکنڈ فلور سے نیچے آتے
تین ڈاکٹرز پر اور مس سکیلی پر پڑی جو
نیچے جاتیں ان سے ڈسکشن کر رہیں تھیں۔ یہ
ڈاکٹرز کس کے لیے آئے تھے آخر۔۔؟ اس



نے حیرت سے سیکنڈ فلور کی سمت دیکھا تھا
جہاں وہ آج تک نہیں گئی تھی۔

شام اپنے عروج پر تھی۔ مینشن میں اس
وقت سیکڑوں افراد جمع آدم ضمیر کی حلف
برداری دیکھنے آئے تھے۔ ان سب کا تعلق
مافیا سے تھا۔ جس میں نوے فیصد براق کے
اپنے انڈر بوسرز اور جو نیئر وفادار تھے۔ جبکہ
دس فیصد مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے



والے پارٹنرز تھے۔ اس چہل پہل سے ہٹ
کر کچھ پرسکون گوشے میں وہ سیاہ تھری
پیس میں ملبوس بیٹھا۔ ارد گرد کا جائزہ لے
رہا تھا۔ آدم اسے بڑے سپاٹ چہرے کے
ساتھ ابھی کچھ دیر پہلے سیڑھیوں کی سمت
بڑھتا نظر آیا تھا۔ وہ جانتا تھا آدم کو آج
اس فنکشن میں کوئی دلچسپی نہ تھی۔ وہ اس
دنیا کا حصہ ہی نہیں بننا چاہتا تھا۔ مگر وہ
جانتا نہیں تھا اسکے اور تبریز کی طرح اسکا
بھی یہی مقدر تھا۔ آگے جا کر کسی نہ کسی

موڑ پر ان کی جگہ لینی تھی۔ اور سب سے
بڑی بات وہ اسے دشمنوں کے لیے کھلا نہیں
چھوڑ سکتا تھا اس نے زندگی میں اگر کسی کو
سب سے بڑھ کر چاہا تھا تو وہ صرف تبریز
اور آدم تھے۔ اسے ماں باپ کے لیے بھی
کبھی وہ جذبہ محسوس نہ ہوا تھا جو ان
دونوں بھائیوں کے لیے ہوتا تھا۔ کیونکہ وہ
اسکے اکیلے پن اور تنہائی کے واحد ساتھی
تھی۔ جب اسکے والدین تنہا اسے چھوڑ کر
نکل جاتے تھے۔ وہ دونوں ہمیشہ اسکے آس

پاس رہتے۔ آدم اس سے عمر میں گیارہ سال
چھوٹا تھا جبکہ تبریز میں اور اس میں عمروں
کا زیادہ فرق نہ تھا۔ وہ تقریباً ہم عمر تھے۔
اس لیے براق کی اور اسکی بونڈنگ بے مثال
تھی۔ ایسے میں آدم ان کا بگڑا لاڈلا بن چکا
تھا۔

سوئڈ بوئڈ چلتے پھرتے شراب سے لطف
اندوز ہوتے چہروں سے نظر ہٹانا اپنے
مشروب پر جما گیا۔ اسکے گارڈز اس سے چند
انچ کے فاصلے پر اسکی جانب سے رخ



موڑے کھڑے تھے۔ وہ نہ بھی کھڑے
ہوتے تو کسی کی اسکے نزدیک آنے کی ہمت
نہ تھی۔ اسکا اپنی دنیا میں اتنا رعب اور دبدبا
تھا کہ اسکے وفادار بھی بس اہم کام کے
سلسلے میں اسکے قریب آنے کی ہمت کرتے
تھے۔ یا زیادہ تر تبریز سے رابطہ رکھتے تھے۔

پچھلے دس منٹ سے ہاتھ میں موجود گلاس
کو لبوں سے لگا ہی رہا تھا کہ اچانک رکتا
وہیں ٹیبل پر پٹخ گیا۔ اسکے جڑے سختی سے
آپس میں بھنچے ہوئے تھے۔ وہ کل رات



سے ایک لمحہ چین کا نہ کاٹ سکا تھا۔ منہا
سنان کے پاس سے جانے کے بعد وہ اپنی
فرسٹریشن نکالنے اپنی مخصوص جگہ پہنچا تھا۔
اور اپنے مطلب کی لڑکی بھی اپنے پاس
بلوائی تھی۔ مگر نہ جانے اس جادو گرئی نے
اس پر کیا منتر پھونکا تھا۔ کہ وہ ہوشربا حسن
کی مالک جو اپنی دلربا اداؤں اور مسحور کن
پرفیوم سے کسی بھی عابد و زاہد کو پاگل
کردیتیں۔ اس کو مدہوش نہیں کر پائیں
تھیں۔۔۔ وہ سارا وقت اس ہوشربا میں منہا



سان کو ڈھونڈتا رہا مگر نہ اس لڑکی کی
آنکھیں منہا سان جیسی تھیں۔۔۔ نہ بال۔۔۔ نہ
خوشبو۔۔۔!! ہاں خوشبو۔۔۔!! اسے منہا سان
جیسی خوشبو نہیں مل رہی تھی۔ جو خمار منہا
سان اس پر بغیر کسی نشے کے طاری کرتی
تھی وہ شراب کے کئی گلاسوں کے بعد بھی
اس پر نہیں چڑھ رہا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ
کل اس ہوشر با کی چند لمبے کی قربت اسے
اکتاہٹ کا شکار کر گئی تھی۔ اور اپنی اس
کیفیت نے اسے کل رات سے غصے اور

فرسٹریشن کا شکار کر رکھا تھا۔ وہ اس لڑکی کی
شکل بھی نہیں دیکھنا چاہتا۔ مگر اسکا سامنے نہ
آنا اسے مزید جھنجھلاہٹ کا شکار کر رہا تھا۔

"کہاں ہے یہ آدم۔۔۔؟ تیری بات ہوئی
اس سے۔۔۔" رائل بلو تھری پیس میں ملبوس
تبریز اسکے برابر میں رکھے صوفے پر آکر
بیٹھا تھا۔

Kitab Chehra Novels

"اوپر گیا ہے ابھی۔۔۔" اس نے اپنا جھکا سر
نہیں اٹھایا تھا۔



"جا کر بات کروں میں۔۔ پتہ چلا پھر کوئی
ڈرامہ کرنے بیٹھ جائے۔۔" براق نے سر ہلکا
ساتر چھا کرتے اپنی سرخ ہوتی آنکھوں سے
اسے دیکھا۔ "اب ایسا نہیں کرے گا وہ۔۔"

"کیوں۔۔؟ تو نے سیدھا کیا ہے کیا۔۔؟"

"نہیں۔۔ بس ایک شرط رکھی تھی اس نے

اور میں مان گیا۔۔" تبریز کی بھنویں سکڑ

گئیں۔۔ "کیسی شرط۔۔؟"



"چھوڑ۔۔ یہ کافی نہیں تیرے لیے کہ وہ
اڑیل گھوڑا یہاں موجود ہے۔۔" تبریز ماتھا
مستلر ریلیکس ہو کر بیٹھ گیا۔ واقعی صحیح تو کہہ
رہا تھا وہ۔

"یہ تیری آنکھوں کو کیا ہوا اس قدر ریڈ
کیوں ہو رہی ہیں۔۔؟"

"سویا نہیں ہوں کل ساری رات۔۔" گلاس
ایک بار پھر ہاتھ میں لیا تھا۔ مگر نہ جانے
کیوں لبوں تک نہیں لے کر جا رہا تھا۔ اس



مشروب کو پی لینے کا مقصد تھا کہ وہ
جادوگرنی قریب نہیں آنے دے گی۔۔ اور
اسکا ابھی اسکی شکل بھی دیکھنے کا دل نہیں
چاہ رہا تھا مگر یہ مشروب حلق میں اندیلنا
بھی نہیں چاہتا تھا۔

"کیوں کیا شراب کا اسٹاک ختم ہو گیا تھا
تیرے پاس۔۔؟" اسکے مزاحیہ انداز پر براق
نے ناگواری سے اسکی جانب دیکھا۔ تبریز
بھی لبوں پر معنی خیز مسکراہٹ لیے اسے
دیکھ رہا تھا۔



"سچ بتا تیری یہ بیوی ہانٹ تو نہیں کر رہی
تجھے۔۔؟"

"وہ۔۔!! اور مجھے۔۔ شاید تو بھول رہا ہے
میں اس کا ہارر ڈریم ہوں۔۔" سر جھٹکتا
انتہائی غصیلے لہجے میں بولا تھا۔ مگر تبریز کے
لبوں پر اب بھی وہی مسکراہٹ تھی۔

Kitab Chelra Novels



"ارے۔۔ تم یہاں کیسے۔۔" ڈارک گرے
تھری پیس میں ملبوس آدم اسٹڈی میں
داخل ہوا تو عینا پہلے ہی وہاں موجود کسی
کتاب کی ورق گردانی کر رہی تھی۔ "ارے
بیٹھو یا۔۔ اٹھ کیوں رہی ہو۔۔؟"

"وہ۔۔ اصل میں۔۔ مس سسلی اور مسٹر
فلکس نے مجھے اسی فلور پر رہنے کو کہا تھا
کہ کوئی غیر ضروری اس فلور پر نہ
آئے۔۔" بک واپس ٹیبل پر رکھتے وضاحت
دی تھی۔ "لیکن پھر میکس نے کہا کہ گارڈز



اور وہ سنبھال لیں گے۔۔ اس لیے میں فری
تھی۔۔"

"اچھا۔۔ تو اپنی بکس ہی کھول لیتیں۔۔ اس
فلاسفی کو پڑھ کر دماغ ہی خالی ہوگا
بس۔۔" قریب آتے اس نے مشورہ دیا۔ مگر
عینا کے چہرے کے بدلتے رنگ دیکھ یکدم
سنبھلا۔

Kitab Chehra Novels

"بھائی نے اب تک نہیں بتایا تمہیں۔۔؟"



"کیا۔۔؟" اس نے چونک کر اسکی جانب
دیکھا۔ آدم کھل کر مسکرایا تھا۔

"ارے لڑکی۔۔ تمہارے ہزبینڈ نے یونی
جانے کی پر میشن دے دی ہے
تمہیں۔۔" اور عینا کی آنکھوں بے یقینی سی
ابھری آئی۔ یہ کیا کہہ رہا تھا۔۔؟ ہزبینڈ۔۔!!
کیا براق نے اسے سچ بتا دیا تھا۔۔؟ اسکا
رنگ مزید پھیکا پڑا تھا۔



"سچ کہہ رہا ہوں یار۔۔ میری کل رات کو
بھائی سے بات ہوئی تھی اس بارے
میں۔۔"

"کلیا کہا تھا تم نے۔۔؟"

"یہی کہ تمہیں واپس یونی بھیجیں کیوں گھر
میں قید کر رکھا ہے۔۔" اس کے اکڑ کر کہنے پر
عینا کی آنکھیں مزید بڑی ہو گئیں۔



"تم۔۔ تم نے یہ بات اس سے
کی۔۔؟" اسکی دھڑکن ست پڑنے لگی تھی۔
آنکھوں کے سامنے کل رات کا ایک ایک
منظر گھوم رہا تھا۔ 'وہ تو اتنے غصے میں تھا
کل پھر کیسے۔۔؟'

"کیا سوچ میں پڑ گئیں۔۔ کوئی خوشی نہیں
تمہیں۔۔ یار میں تو سمجھ رہا تھا

Kitab Chehra Novels

تم کوئی ایک ادھ ٹریٹ ہی دے دو
گی۔۔" عینا نے اپنے تاثرات پر قابو پاتے



نہایت مشکور نگاہوں سے اسکی جانب دیکھا
تھا۔ یہ صرف دوستی کے نام پر اس کے
لیے اتنا بڑا قدم اٹھا گیا تھا ورنہ اس شخص
کے آگے کس کی چل سکتی تھی۔ اور آدم
بخوبی اسکی آنکھوں میں ابھرتے جذبات دیکھ
سکتا تھا۔

"یہ بالکل تمہارے لیے نہیں کیا میں نے۔۔
بس مجھے ایک ٹیوٹر کی ضرورت تھی۔۔"



"تم۔۔ تم نہیں جانتے تم نے میرے لیے
کیا کیا ہے۔۔" جیسی دروازے پر دستک ہوئی
تھی۔ اور میکس کمرے میں داخل ہو گیا۔

"سر۔۔ گارڈن میں بوس ویٹ کر رہے ہیں
آپ کا۔۔" میکس نے بس ایک نظر عینا پر
ڈالی تھی اور اپنے مخصوص مشینی انداز میں
آدم سے مخاطب ہوا تھا۔ اسکے چہرے پر
یکدم سنجیدگی ابھر آئی۔



"تم چلو میں آرہا ہوں۔۔" عینا نے بغور
اسکی جانب دیکھا۔ اس وقت اسکے چہرے پر
ناگواری چھا چکی تھی۔ اسے اچھے سے معلوم
تھا آج یہ سارا فنکشن آدم کے لیے ہی
منعقد کیا گیا تھا۔ کل رات براق نے بھی
اسے یہی بتایا تھا۔ اور اسکا خیال آتے نہ
جانے کیوں اسکے چہرے پر گلابی ابھر آئی۔

Kitab Chehra Novels

"میں نے سنا ہے اسپیشل ڈے ہے آج
تمہارا۔۔؟" میکس کے جانے کے بعد عینا



نے اس سے پوچھا تھا۔ اور آدم سر جھٹک
گیا۔

"اسپیشل۔۔!! حصہ بنا رہے ہیں اپنی اس
اندھیری دنیا کا۔۔!!"

"تو تم نہیں بننا چاہتے۔۔؟"

"میری مرضی نہیں قسمت ہے یار
یہ۔۔" اداسی سے مسکراتے اسکی جانب
دیکھا۔ "دیکھو گی میری بلی کی تقریب۔۔؟"



"میں۔۔؟ میں کیا کروں گی۔۔؟"

"یار انجوائے کر لینا۔۔ یہیں اسی اسٹڈی کی بالکنی سے کھڑے ہو کر دیکھنا۔۔" اسکے اسرار پر عینا کشمکش کا شکار ہو گئی۔ کیونکہ متجسس تو وہ بھی تھی کہ یہ کس قسم کی بھیڑ تھی۔۔

"یہاں سے دیکھنا پرفیکٹ ویو آئے گا۔" مزاحیہ انداز میں کہتا اسے گریل کے پاس چھوڑ بالکنی سے نکل گیا۔ اپنے گرد ہاتھ لپیٹتی نیچے کھڑے تمام اشخاص کو واضح دیکھ



سکتی تھی۔ تقریباً سب ہی تھری پیس سوئس
میں ملبوس تھے۔ مگر اسکی نگاہ گازیو کی
سیڑھیوں کے پاس لوگوں کے پیچوں بیچ
کھڑے براق پر ٹھہر گئی۔ سیاہ تھری پیس
میں ملبوس چہرے پر زمانے بھر کی سختی لیے
کسی حاکم کی طرح کھڑا برابر میں کھڑے
تبریز کی بات سن رہا تھا۔ اور پھر اسکی نگاہ
براق کے پیچھے کچھ فاصلے پر سیاہ رنگ کے
گاؤن میں ملبوس سب سے الگ نظر آتی
اس ہوشر با پر کھٹکی تھی۔ بھائی کے پہلو

میں کھڑی اسکے نام نہاد شوہر کو کسی
پوجارن کی طرح دیکھ رہی تھی۔

"آج سے یہ بات واضح ہو جائے۔۔" براق
کی دہنگ آواز نے اسے واپس اپنی سمت
متوجہ کیا تھا۔ جو ایک جانب آدم اور
دوسری جانب تبریز کو کسی کنگ کی طرح
لیے کھڑا تھا۔

Kitab Chehra Novels

"میں تبریز اور آدم۔۔!! ہم تینوں ایک
جان ہیں اور رہیں گے۔۔ میں نہیں



رہا۔۔۔" براق نے ایک طائرانہ نگاہ پورے
گارڈن میں کھڑے اپنے ساتھیوں پر ڈالی
تھی۔ جو سانس روکے اسے سن رہے تھے۔
اور واپس پلٹتی نگاہ لاشعوری طور پر فرسٹ
فلور کی سمت اٹھی تھی۔ جہاں بالکنی کی
گرل سے لگی 'وہ' کھڑی تھی۔ "تو تبریز۔۔
اور تبریز نہ رہا تو آدم۔۔ اور اگر ہم تینوں
نہ رہے تو تم لوگ فیوچر ہو۔" وہ عینا کی
جانب سے نگاہیں پھیر گیا تھا۔ مگر چہرے
کے تاثرات کچھ اور سرد ہو چکے تھے۔ "مگر



ایک بات یاد رکھنا۔۔ میں صرف وفاداروں
کو ساتھ رکھتا ہوں اور صرف وفاداری ہی
یاد رکھتا ہوں۔ جب تک یہ چیز ہمارے
درمیان ہے ہم ساتھ ہیں۔۔ ورنہ جس پل
ہمارے درمیان یہ چیز ختم ہوئی موت ہمیں
الگ کر دے گی۔۔ مجھے امید ہے۔۔ میرے
وفادار یہ بات ہمیشہ یاد رکھیں گے لیکن جو
میری پیٹھ پیچھے منصوبے بنانے کے لیے گدھ
بیٹھے ہیں وہ بھی سنبھل جائیں۔۔ اور تبریز
اور میری طرح میرے بھائی کو بھی ہر



صورت اپنا لیڈر قبول کریں۔۔" براق نے
بات ختم کرتے آدم کو نزدیک کیا تھا اور
تبریز سے ایک ڈائمنڈ بروچ لیتے جس
پر 'واہی' کھدا تھا۔ آدم کے سینے پر دائیں
جانب لگا گیا۔

"مجھے امید ہے تم اپنے بھائیوں اور ساتھیوں
لیے ایک بہتر فیصلہ ثابت ہو گے۔۔۔" وہ
دونوں ایک دوسرے کو چند لمحے سنجیدگی
سے دیکھتے رہے تھے۔ پھر آدم قدم بڑھاتا
اسکے سینے سے لگ گیا۔ اور اسکے بعد بھائی



کی جانب بڑھا تھا اس نے بھی براق کی
طرح ہی اسکی پیٹھ تھکی تھی۔ میکس نے
قریب آتے۔ آدم کی جانب ایک چھماتی گن
بڑھائی تھی۔ جسے لب بھینچتے آدم نے بس
ایک پل کے لیے دیکھا تھا اور پھر اٹھتا۔۔
آسمان کی جانب کر گیا۔۔

"آخری سانس تک۔۔۔!!!" اتنا کہتا فضاء
میں فائر کھول گیا۔ یکدم ہی پھر تمام افراد
کے قہقے اور شور مچ اٹھا۔ سب اکٹھا ہوتے
یک زبان ہو کر یہ جملہ دہراتے اپنی اپنی



گنز آسمان کی جانب کر کے آدم سے بھی
وعدہ کر رہے تھے۔ اور پھر ایک ساتھ
سیکڑوں گولیوں کی آوازیں فضاء میں ابھری
تھیں۔ وہ پھٹی پھٹی آنکھوں سے یہ اوسان
خطا کرنے والا منظر دیکھ رہی تھی۔ کون
تھے یہ لوگ۔۔۔؟ کیا جنگل کا قانون تھا
یہ۔۔۔!! اور نیچے گازیو کی سیڑھیوں پر کھڑا
'وہ' اس شور شرابے سے بے نیاز اسے دیکھ
رہا تھا جو وحشت زدہ ہوتی واپس پلٹ گئی
تھی۔



"یہ لو۔۔ یہ جو س پیو بہتر محسوس کرو گی۔۔" وہ کاؤنٹر سے لگی اپنا سینہ سہلا رہی تھی۔ جہاں اس وقت اسے عجیب ٹیمپس سی اٹھتی محسوس ہو رہی تھیں۔ یہاں آنے کے بعد جو دوائیاں وہ کھاتی تھی بالکل بند ہو چکیں تھیں۔ ان گزرے آٹھ سالوں میں وہ کوئی بہت زیادہ یا لگاتار دوائیاں نہیں کھاتی تھی۔ مگر جب بھی اسے اپنے اندر بے چینی بڑھتی محسوس ہوتی وہ احتیاطی طور

پر ضرور کھا لیتی تھی۔ کیونکہ یہ بے چینی
آگے چل کر اس کے لیے بڑا مسئلہ بھی
بن سکتی تھی۔ مگر آج ابھی جو منظر دیکھ کر
آئی تھی اسکا دل مزید خراب کر گیا تھا۔

اتم میرے کس گناہ کی بات کرتے ہو۔۔۔ تم
تو خود سر سے پیر تک اس دلدل میں
دھنسنے ہو۔۔۔ اس کے دل میں اس وقت
شدید نفرت و غصے کے ابال اس شخص
کے لیے اٹھ رہے تھے۔ وہ اس مافیا کی کتنی
بڑی اور گہرے پانی کی مچھلی تھا اس بات کا



اندازہ آج ہوا تھا۔ یہاں موجود ہر شخص
اسے اپنا بادشاہ سمجھتا تھا۔ اسکے لیے کسی کی
جان لینا یا کسی کو تباہ و برباد کرنا کوئی بڑی
بات نہ تھی۔

"تھینک یو مس سیلی۔۔" گلاس لبوں سے
لگاتی چیئر پر بیٹھ گئی۔ اس وقت واقعی اسے
ایز جی کی سخت ضرورت تھی۔ اس نے ان
کی نگاہیں خود پر محسوس کرتے سر اٹھایا تھا۔
مگر وہ بغیر کچھ کہے اپنے کام میں مصروف
ہو چکیں تھیں۔ آج کے ڈنر کا انتظام براق



کے اپنے ہوٹل کی جانب سے کیا گیا تھا۔
اس لیے انہیں کرنے کے لیے کوئی خاص
کام بھی نہ تھا۔

"ایک۔۔ ایک بات پوچھوں۔۔؟" عینا نے
جھجھکتے ہوئے انہیں مخاطب کیا تھا۔

"کیا۔۔؟"

Kitab Chehra Novels

"یہ دوپہر میں اتنے سارے ڈاکٹرز کس
کے لیے آئے تھے جن سے آپ بات

..



کر رہیں تھیں۔۔؟" مس سسلی نے چونک کر اسکی جانب دیکھا۔ مگر اگلے پل فوراً خود کو سنبھال گئیں۔

"ایک گارڈ کام کرواتے ہوئے بہت بری طرح انجرڈ ہو گیا تھا۔۔۔ سر نے اس وقت کسی کو بھی مینشن سے نکلنے سے منع کیا تھا اسلئے گھر میں ٹریینٹ کے لیے بلوایا تھا۔" ان کی اتنی بڑی وضاحت پر جہاں وہ حیرت کا شکار ہوئی تھی وہیں کھٹکھی بھی تھی۔ دوسرے فلور پر جب کوئی کام ہی



نہیں ہوتا تھا۔ تو گارڈ وہاں کیسے انجرڈ ہو گیا تھا۔؟ مگر وہ مزید کچھ نہ بولی۔ اسی پل کچن میں داخل ہونے والی ہستی نے انہیں اپنی جانب متوجہ کر لیا تھا۔

"ارے مس اینٹونیو۔ آپ یہاں ہمیں بلوا لیا ہوتا۔" مس سسبلی تیزی سے سیاہ گاؤن میں ملبوس اس ہوشربا کی جانب لپکی تھیں۔ جس نے ایک ادا سے اپنے لمبے بال اکٹھے کرتے دائیں کندھے پر ڈالے تھے۔ تاکہ اسکا خوبصورت بدن مزید نمایاں ہو سکے۔ اور

رونیکا کی نگاہیں خود پر ٹھہرتی دیکھ عینا بھی
اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

"اٹس اوکے۔۔ آپ تو جانتی ہی ہیں۔۔ میں
پارٹیز میں خاص کر اس قسم کی پارٹیز میں
ڈرنک بالکل نہیں کرتی جہاں زیادہ رش
ہو۔۔"

Kitab Chehra Novels
"یس مس اینٹونیو۔۔ آئی نو ویٹ۔۔"



"بس پھر ایسا کریں میری اسپیشل ڈرنک
آپ۔۔ کیا نام ہے تمہارا۔۔" اس نے کچھ
الجھتے عینا کو مخاطب کیا۔

"عینا۔۔!!"

"ہاں عینا۔۔" ہلکا سا ہنسی تھی۔۔ "بس اسی
کے ہاتھوں بھجوا دیجیے گا۔۔ اور کسی پر
بھروسہ نہیں مجھے۔۔ آپ تو جانتی ہیں
نا۔۔" مس سسلی نے ایک نظر حیران کھڑی
عینا کو دیکھا تھا۔

"اوکے۔۔ جیسا آپ مناسب سمجھیں۔۔ میں
پانچ منٹ میں آپ کی ڈرنک بھجوا رہی
ہوں۔۔" عینا نے اسی انداز میں مس سسلی
کو دیکھا تھا۔ وہ کیوں دے کر آتی۔۔ یہ اسکی
ذمہ داری نہیں تھی۔ رونیکا نرم مسکراہٹ
لیے واپس پلٹ گئی تھی۔

"لیکن میں کیوں دے کر آؤں
گی۔۔؟" مس سسلی نے ایک نظر کچن کے
دروازے کی سمت دیکھا تھا۔ اور پھر عینا کی
جانب متوجہ ہو گئیں۔



"میری خود سمجھ سے باہر ہے۔۔۔ یہ پہلے خود
کچن تک آئیں اور یوں آرڈر دے کر گئیں
ہیں۔۔۔ اور اگر اب ان کے حکم کی تعمیل
نہیں کی تو تم نہیں جانتی یہ کتنا اشو بنائیں
گی۔۔۔" عینا کے ماتھے پر بل پڑے تھے۔

"تو میرے ہاتھوں سے کیوں۔۔۔ باہر اتنے
لوگ ہیں مس سسلی۔۔۔!!"

Kitab Chehra Novels

"اچھا۔۔۔ پھر تم یہیں رہو میں۔۔۔ کسی ورکر کو
بلوا لوں گی۔۔۔" وہ کچھ الجھتیں کام میں لگ



کنیں۔ انہیں بھی عینا کو اس طرح ٹرے
لے کر بھیجنا صحیح نہیں لگا تھا۔ کیونکہ وجہ
کوئی بھی ہو تھی تو وہ ان کے بوس کی
بیوی نا۔!!

"رہنے دیں۔۔ وہ پھر آپ سے بد تمیزی
کرے گی۔" مس سلی نے پلٹ کر اسکی
سمت دیکھا۔ جو لب بھینچے ٹیک لگائی کھڑی
تھی۔



"نہیں عینا یہ صحیح نہیں ہے۔۔ تم ہمارے
بوس کی۔۔"

"میں کچھ نہیں ہوں۔۔ صرف ایک ورکر
ہوں اور یہ میرا کام ہے مس
سیلی۔۔" اس نے سختی سے انکی بات مکمل
ہونے سے پہلے ہی کاٹ دی تھی۔ وہ مرکر
بھی نہیں چاہتی تھی کہ اس حوالے سے
پچانی جائے۔ مس سیلی خاموش ہوتیں کام
میں لگ گئیں تھیں۔ لیکن انہیں بھی سمجھ
نہیں آیا تھا کہ رونیکا عینا پر نظریں جمائے



کیوں رکھتی تھی۔ حالانکہ اسے حقیقت کا علم
بھی نہ تھا۔

جاری ہے

Kitab Chehra Novels



رقم کر

قسط ۲۳

پلر سے ٹیک لگاتے اس نے سامنے بار کے
پاس بیٹھے اس بے نیاز شخص کو دیکھا۔ آنکھوں
میں دنیا جہاں کی سنجیدگی لیے وہ اس وقت
اپنے کسی پارٹنر اور اسکی بیوی سے بات کر رہا
تھا۔ وہ یونہی کھڑی اسے کسی دیوانی کی طرح



دیلیختی رہی۔ اسے نہیں معلوم تھا کہ وہ کتنے
سالوں سے اس شخص کے پیچھے اندھا دھند
بھاگ رہی تھی۔ اب تو شمار بھی چھوڑ دیا تھا۔
اسے معلوم تھا یہ شخص ہر نئی لڑکی کے
ساتھ اپنی راتیں رنگین کرتا تھا مگر کبھی اسے
یہ اعزاز نہ بخشا تھا۔ وہ دل و جاں سے اس
پر قربان ہونے کو تیار تھی۔ مگر ایک یہ شخص
تھا۔!! کیا وہ خوبصورت نہیں تھی۔؟ کیا
اس میں کوئی کمی تھی جو یہ شخص اس پر اس
قدر عام سی نگاہ ڈالتا تھا جیسے اسکی کوئی
حیثیت ہی نہ ہو۔ وہ روزیکا اینڈونیو تھی اٹلی



کے ایک بڑے مافیا بوس کی بہن۔۔ ایک دنیا
اس پر فدا تھی۔ ایک سے ایک لڑکا وہ جب
چاہتی سامنے کھڑا ہو سکتا تھا مگر یہ
شخص۔۔!!

"تمہیں پتا ہے۔۔ میرا دل کتنی شدت سے
یہاں آنے کے لیے تڑپتا ہے۔۔" اسے تنہا
دیکھ فوراً قریب چلی آئی۔ براق نے نگاہ ہلکی
سی ترچھی کرتے اسے دیکھا تھا اور پھر واپس
موبائل اسکرین پر مرکوز کر گیا۔۔



نگاہوں کا سرد تاثر اسکا دل چل کر رکھ گیا۔
وہ براق کے ہر انداز پر فدا تھی۔

"علاج نہ کرو۔۔ مگر حال تو پوچھ لو۔۔ کیا
تمہیں میری تڑپ نظر نہیں آتی۔۔؟" اس کے
بے تاب لہجے پر براق کے ماتھے پر تیوریاں
چڑھی تھیں۔ اور کاؤنٹر پر رکھے اپنے ہاتھ پر
موجود اس کے سرخ نیل پینٹ لگے ہاتھ کو

دیکھا۔
Kitab Chehra Novels



"یور ڈرنک۔۔ میم!!" براق نے اس آواز پر
کھٹکتے گردن موڑ کر اس آواز کی مالک کو
دیکھا۔ اور جیسے یہی وہ منظر تھا جسے وہ دیکھنا
چاہتا تھا۔ اسکی بے تاب نگاہیں صرف اسی
جادوگرنی کی تلاش میں تھیں۔ مگر اگلے پل
اسکے جبرؤں میں حرکت ہوئی تھی۔ وہ کیوں
اسکے لیے بے تاب ہوگا۔!!

ٹرے میں وائٹ اپیل جوس لیے کھڑی منہا
نے ان دو لو برڈز کو دیکھا جو اسکی مداخلت
پر کچھ خوش نظر نہیں آئے تھے۔ اور جب



نگاہ کاؤنٹر پر رکھے ان ہاتھوں پر پڑی۔ اسکی آنکھوں میں نہ جانے کیوں ناگواری ابھر آئی تھی۔ اور نگاہ بے ساختہ ہی براق سے جا ملی جو اب اسے ہی دیکھ رہا تھا مگر رونیکا کا اپنے ہاتھ پر رکھا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے چکا تھا۔

"اوہ۔۔" رونیکا کے لبوں پر مسکراہٹ کھل اٹھی۔ اور ہاتھ بڑھاتی جو اس اٹھا گئی تھی۔ عینا نے ایک آخری نگاہ براق کے شراب سے بھرے گلاس پر ڈالی تھی۔ جو بھرا ہوا تھا۔ اور واپس براق کی جانب دیکھا مگر اسکی آنکھیں



بس اسے گھور رہیں تھیں۔ لیکن اب عینا کی
آنکھوں میں نفرت و حقارت کے جذبات
بڑے واضح ابھرے تھے۔ جب وہ ایک نیم
عریاں لڑکی کو باہوں میں لے سکتا تھا تو
شراب تو بہت عام بات تھی۔

"اپنی تھنگ ایلز میم۔۔؟"

"نو۔۔" سرشاری میں جھومتی رونیکا نے دوبارہ
نگاہ بھی اس پر نہ ڈالی تھی۔ وہ تو بس اس
سامنے بیٹھے یونانی دیوتا کو دیکھ رہی تھی۔ جس



نے بس اسکا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا تھا اور وہ
خود کو ہواؤں میں تصور کر رہی تھی۔

"گڈ ایوننگ۔۔۔ میں نے دیر تو نہیں کی آنے
میں۔۔۔" اس سے پہلے کہ وہ پلٹتی اپنے عقب
سے آتی آواز نے جیسے اسکے جسم سے روح
کھینچ لی تھی۔ یہ آواز۔۔۔!! یہ بھیانک
آواز۔۔۔!! جس نے کئی سال بھیانک خواب
دکھائے تھے اسے۔۔۔ اپنی جہن کی موت کا
منظر بھولنے نہ دیا تھا۔



اچھ۔۔اچھ۔۔دیر کردی آنے میں۔۔۔'براق کی
نگاہیں اسکے زرد چہرے سے ہوتیں اسکے
عقب میں گئیں۔ اور لبوں پر ایک تمسخر
بھری مسکراہٹ ابھری تھی۔

'بڑی نہ سہی چوٹی سہی۔۔'ماضی کے بھیانک
جملے اسکے کانوں میں گونج رہے تھے۔ اور وہ
بلاخر پلٹی تھی۔ سفید کوٹ پینٹ میں ملبوس
گریبان کے اوپری تین بن کھولے۔ کٹی ہوئی
بجنو اور گردن پر سانپ والے ٹیڈو والا شخص
کوئی اور نہیں بلکہ وہی تھا۔ اور اس کی نگاہ

سب سے آخر میں نیچے جھکی تھی۔ جہاں
چمچماتے جوتوں کے ساتھ ایک اسٹک بھی
تھی۔ اسٹک۔۔۔!!

"رونن۔۔۔!!" براق نے محض سر کے
اشارے سے جواب دیا تھا۔ "آدم یہاں نہیں
ہے۔۔ اور اسے ڈھونڈنے کے لیے تمہیں اپنی
اسٹک کو تھوڑی تکلیف دینی پڑے
گی۔" اس کے سر دلچھ منہا کے کانوں میں
ابھرا تھا۔ اور جیسے وہ ہوش میں آئی تھی۔
رونن کے یکدم ہوتے پتھر یلے تاثرات دیکھے



بغیر اس کی ایک جانب سے نکلنا چاہا مگر
گھبراہٹ میں اسی سے ٹکرا گئی۔ جس کے
سبب ہاتھ میں موجود ٹرے ٹھن کی آواز کے
ساتھ زمین پر گری تھی۔

"واٹ دا۔" رونن نے ورکر کی حرکت پر
ابھی ردِ عمل بھی نہ دیا تھا کہ بہن نے
نگاہوں سے کچھ اشارہ کیا تھا۔ اور اس نے
الجھ کر جھک کر ٹرے اٹھاتی لڑکی کو دیکھا۔
براق کی نگاہیں بھی اسی پر تھیں۔ اس سے
پہلے کہ وہ ایکسیوز کرتی نکلتی رونن بھنویں



سکیرتا اسکے راستے میں آگیا۔ اور بغور اسے
اوپر سے نیچے تک دیکھا۔

"ون سیکنڈ۔!! اف آئی ایم نوٹ روئنگ
میں نے تو سنا تھا 'وائفیر' کے مینشن میں
صرف مرد کام کرتے تھے۔ کیا رولز چینج
ہو گئے ہیں۔؟" عینا کے بھنچے جبروں سے
ہوتی اسکی نگاہیں براق کے ضبط سے سرخ
ہوتے چہرے تک گئیں تمہیں جو اب انتہائی
سخت نگاہوں سے اسے دیکھ رہا تھا۔



"ایلیسیوز می۔۔" عینا نے بغیر اسکی بات پر
توجہ دیے دوسری جانب سے نکلنا چاہا مگر وہ
اپنی اسٹک لاتا پھر روک گیا۔ اور ایک طائرانہ
نگاہ پورے حال میں ڈالی مگر اسے مرد
سروینٹس ہی نظر آئے۔

"اور کوئی ویٹریس بھی نہیں۔۔" دراصل
اسے کوئی غرض نہ تھی براق کچھ بھی کرتا
مگر اسکی بہن نے اس لڑکی کو پوائنٹ آؤٹ
کیا تھا تو یقیناً کوئی بات تو ضرور



ہو گئی۔۔" براق۔۔!! کہیں یہ تمہاری اسپیشل
سروس تو نہیں۔۔"

"میں تمہارا منہ توڑ دوں گی۔۔" بھینچی ہوئی
آواز میں بولتی نم مگر قبر آلود نگاہوں سے
اسے گھور رہی تھی۔ اس کا ضبط جواب دے
چکا تھا۔ مزید ذلت اٹھانے سے بہتر تھا وہ اس
شخص کو منہ توڑ جواب دے کر موت کو
گلے لگا لیتی۔ اس کی حقیقت کھلنی تھی تو کھل
جاتی۔ جبکہ اسکے اس رد عمل پر وہ دونوں بہن
بھائی ایک پل کے لیے بلینک ہو گئے۔ انہیں

--



یقین نہ آیا تھا کہ اس معمولی ورکر نے ابھی
ابھی کہا کیا تھا۔ اور براق۔۔!! وہ بھی ایک
پل کے لیے حیرت میں مبتلا ہوا تھا مگر اب
اس لمحے سے نکل چکا تھا۔

"عینا۔۔!! جاؤ یہاں سے۔۔" اسکے گھمبیر
لہجے پر رونن نے لہو رنگ ہوتی آنکھوں سے
عینا کو دیکھا تھا۔

Kitab Chehra Novels

"یو۔۔!!"



"ہاؤ ڈیز یو ٹاک ٹو ہم لائک دیٹ۔۔" رونیکا
بھی پھنکارتی ہوئی قریب آئی تھی۔ "براق
اس سے کہو۔۔ میرے بھائی سے معافی
مانگے۔۔" عینا نے رونن کی سرخ نگاہوں سے
نگاہیں ہٹاتے پلٹ کر رونیکا کو اور پھر براق
کو دیکھا جو اپنے سابقہ بے پرواہ انداز میں
بیٹھا تھا۔ یعنی اسے فرق ہی نہیں پڑتا تھا یا
شاید اس سے بھی بڑے تماشے کا منتظر تھا۔
اسکی آنکھوں کی جلن بڑھنے لگی تھی۔



"جاؤ۔۔ یہاں۔۔ سے۔۔" براق کے دو ٹوک
انداز پر دونوں بہن نے بھائی کنگ ہوتے
اسے دیکھا تھا۔

"واٹ آر یو سینگ۔۔!!" رونیکا نے مداخلت
کرنی چاہی مگر براق کی ایک سرد نگاہ نے
اسکے باقی الفاظ منہ میں ہی روک دیے۔ عینا
موقع غنیمت جانتی سائیڈ سے نکل گئی۔ اس
بار روشن نے اسکا راستہ نہیں روکا تھا۔ وہ بس
براق کو لہو رنگ آنکھوں سے گھور رہا تھا۔



"تم نے مجھے یہاں ایک معمولی ورکر سے
بے عزت کروانے کے لیے بلایا تھا۔؟" اسکا
آگ اگلتا لہجہ براق پر کوئی اثر نہ کر سکا۔

"تمہیں اس کے منہ نہیں لگنا چاہیے تھا۔ انسان
کا اپنا اسٹینڈرڈ ہوتا ہے۔۔ تمہیں خود خیال
نہیں تو مجھ سے اپنی عزت کی حفاظت کی
توقع مت کرو۔" اتنا کہتا وہ پیٹھ موڑ کر

کاؤنٹر پر دونوں کرسیاں لٹکانا موبائل کی جانب
متوجہ ہو گیا۔ اور اس پل دونوں بہن بھائیوں
کا چہرہ ہتک سے سیاہ پڑھ چکا تھا۔ رونن نے

..



ایک سرخ نگاہ براق کی پیٹھ پر ڈالی تھی اور
پھر سر گھوماتے اس لڑکی کو دیکھا جو اس
وقت بیچ لاؤنج تک ہی پہنچی تھی۔ اور وہ
ذلت سے نیل و نیل ہوتا اسٹک کے سہارے
سے تیز تیز چلتا اس جانب بڑھ گیا۔ رونیکا
نے ایک بے چین نگاہ براق کی پشت پر اور
پھر بھائی پر ڈالی۔ مگر اس نے روکنے کی کوئی
کوشش نہ کی تھی۔ وہ بھی اس لڑکی کا دماغ
ٹھکانے لگانا چاہتی تھی۔



"اے لڑکی۔۔" اسکے قریب پہنچتا آس پاس
کھڑے لوگوں کی پرواہ کیے بغیر بازو سے
تھام گیا۔ عینا نے اسکے جھٹکے پر پلٹتے دنگ
نگاہوں سے اسے اور اسکے ہاتھ میں موجود
اپنے بازو کو دیکھا۔ سب لوگ دھیرے
دھیرے ان کی جانب متوجہ ہونے لگے
تھے۔

"کیا کہا تھا ابھی تو نے۔۔؟" رون نے غصے
سے پاگل ہوتے اسے جھنجھوڑ ڈالا تھا۔ اس نے
حواس باختہ ہوتے ایک نظر براق کی جانب



دیکھا۔ جو زیادہ دور نہ تھا۔ نہ جانے کیوں اس
بھیڑ اور بھیڑے کے سامنے ایک وہی شخص
اسے شناسا لگا تھا۔ 'میں کس سے توقع لگا رہی
ہو۔۔ یہ شخص براق آلیار کا ہی تو ساتھی
ہے۔۔ کیا پتہ اسی کے کہنے پر یہاں تمہیں
بے عزت کرنے آیا ہو۔۔' اور یہ خیال اسکے
جسم سے روح نکال گیا تھا۔ وہ ساکت کھڑی
اس درندے کو دیکھ رہی تھی۔

Kitab Chenra Novels

"کیا کہا تھا میرا منہ توڑے گی۔۔ اب دیکھ
میں کیا کرتا ہوں۔۔" اسکی آہنی گرفت اسے



سکے پر مجبور کر گئی۔ مگر نہ جانے کیوں اس
پل دل میں ایک انتہائی قدم اٹھانے کا خیال
ابھرا تھا۔

"ہاتھ چھوڑو میرا۔۔۔!!"

"ورنہ۔۔۔؟ بول نا ورنہ۔۔۔" وہ تو تھا ہی اوباش
اسے ارد گرد کھڑے لوگوں کی پرواہ نہیں
تھی۔ مگر تماشا تو منہا سنان کا بن رہا تھا
نا۔۔۔!!



"شاید تم بھول رہے ہو۔۔ میں جب تمہاری
 ٹانگ توڑ سکتی ہوں۔۔ تو منہ کیا چیز ہے۔۔؟
 یہ اسٹک میری ہی دین ہے۔۔ کیا بھول
 گئے۔۔؟ آٹھ سال کا عرصہ اتنا طویل تو نہیں
 ہوتا۔۔!!" اسکی آنکھوں میں موجود سرخی اور
 لہجے میں موجود جنونیت نے پہلے رون کو
 الجھن میں مبتلا کیا مگر جب سمجھ آیا اس پر
 سکتہ طاری ہو چکا تھا۔ عینا نے گرفت ڈھیلی
 پڑتی دیکھ فوراً اپنا بازو اسکی گرفت سے نکالا
 تھا۔ جبکہ رون تو جیسے شاک سے فریز ہو چکا

..



تھا۔ بھلا اسے کب توقع تھی ایک معمولی
ورکر سے اس قسم کی۔۔!!

"کیا آٹھ سال پہلے کا وہ منظر بھول گئے۔۔
منہا سنان ہوں میں۔۔ جس نے اپنی چھری
تمہارے غلیظ وجود۔۔۔"

"آہ۔۔!!" وہ پوری قوت سے دھاڑتا ہجوم
کے سامنے اسے حلق سے پکڑ گیا۔ "کینی
سالوں سے ڈھونڈ رہا تھا میں تجھے۔۔" اچانک
ہی لاؤنچ کا ماحول بدلا تھا۔ سب چہ لگوئیاں



کرنا شروع ہو چکے تھے۔ اور اب اس شور پر
وہاں جمع ہو رہے تھے۔ براق نے بھی اس
ہلچل پر گردن گھوما کر دیکھا۔ مگر جو منظر
اسکی آنکھوں کو نظر آیا تھا اسکے بعد جیسے ہر
شے سرخ ہو چکی تھی۔ آس پاس کا ہر شخص
دھندلا ہو چکا تھا۔ اسکی نگاہوں کا فوکس عینا
تھی جو اس وقت رونن کی گرفت میں تڑپتی
سانس لینے کی کوششوں میں تھی مگر وہ اسے
زمین سے اٹھا چکا تھا۔ براق کو نہیں معلوم تھا
وہ کس طرح راستے میں آتے لوگوں کو



پرے دھکیلتا چیتے کی رفتار سے ان دونوں
تک پہنچا تھا۔

"چھوڑ۔۔۔ اے۔۔۔!!!" اس کے منہ سے بس
اتنا نکلا تھا مگر رون الگ ہی جنون میں کھڑا
تھا۔ اس نے اس کی سنی ہی نہیں تھی جیسے۔ اور
براق کے ہاتھ مٹھیوں میں جکڑ گئے۔ بس یہ
لمحوں کا کھیل تھا جب اسکا دائیں ہاتھ پنج کی
صورت اڑتا ہوا رون اینونیو کے جبرے سے

لمکرایا اور اسے جھٹکے سے دور گرا گیا۔ عینا
بھی جھٹکے کے زور سے فرش پر گرتی بری

~



طرح کھانسنے لگی۔ تبریز، آدم اور لوکا ایک
ایک کر کے آتے تمام افراد نے یہ بھیانک
منظر اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا اور ایک پل
کے لیے ششدر رہ گئے تھے۔

"اے اے اے اے اے اے اے" رون

ہوش میں آتا پوری قوت سے دھاڑا تھا اور
کوٹ سے گن نکال کر براق کی جانب کر
گیا۔ اسکی حرکت دیکھ ہال میں موجود ہر آدمی
اپنی گن نکالتا رون پر تان گیا۔ تبریز اور لوکا

ماحول کی سنگینی بھانپتے تیزی سے ان کی
جانب لپکے تھے۔

"براق۔۔۔ جے آٹھ سال سے ہم ڈھونڈ رہے
ہیں یہ وہی کمینی ہے۔۔۔۔"

"شٹ۔۔۔۔۔اپ۔۔۔۔۔!!!" اسکی دھاڑ لاؤنج
میں خاموشی طاری کرنے کے ساتھ سسکتے
ہوئے پیچھے ہٹتی منہا کا دل بھی حلق میں
لے آئی۔ وہ جانتی تھی یہ اسکی موت کے



لمحے تھے۔۔ اس کے بعد وہ ایک پل سانس نہیں
لے پائے گی۔

"بیوی۔۔۔ ہے۔۔۔ اب۔۔۔ میری۔۔۔!! اگر
اس کے قریب بھی آیا تیرے بچے کچے پارٹس
کاٹ کر میں کتوں کو ڈالوں گا۔۔۔ یہ وعدہ
ہے میرا۔۔۔!!" اور عینا کو لگا ہوا میں یکدم
ہی آکسیجن ختم ہو گیا ہو۔۔۔ وہ اپنی کھانسی بھولی
آنکھیں پھاڑے اس اشتعال میں کھڑے کو
دیکھ رہی تھی۔ صرف وہی نہیں بلکہ پورا
لاؤنج ہی اس کیفیت کا شکار تھا۔ سب حیران



کھڑے سر اچک اچک کر اسکی جانب دیکھ
رہے تھے۔ اور اسکا دل چاہا زمین پھٹے اور وہ
اس میں کہیں جا کر چھپ جائے۔

"کیا کہا۔۔؟" رومن شاہک سے نکلتا اسٹک کے
سہارے سے جھٹکے سے اٹھا تھا۔ مگر براق نے
ایک کے بعد دوبارہ اس پر نگاہ نہ ڈالی۔ وہ
نگاہیں گھوماتا لاؤنج میں کھڑے مردوں کے
جھوم کو دیکھ رہا تھا۔

Kitab Chehra Novels



"یہ لڑکی بیوی ہے میری۔!! اور تم سب
کی لیڈی۔ اس سے جو بھی معاملہ ہے وہ
میرا ہے۔ مگر تم میں سے کسی نے بھی اسے
نگاہ اٹھا کر دیکھنے یا نقصان پہنچانے کی کوشش
کی۔" بلند بھاری آواز میں وہ پورے لاؤنج
پر سکتہ طاری کر گیا تھا۔ "تو میرے قبر سے
خود کو بچا نہیں پائے گا۔"

"آدم۔!!" اسکی گرجدار پکار پر آدم رش
کو چیرتا قریب آیا تھا۔



"جی بھائی۔۔"

"عینا کو میرے روم میں چھوڑ کر آ۔۔" آدم
تیزی سے فرش پر پڑی عینا کی جانب لپکا
تھا۔ "آدم۔۔!" اس نے نم نگاہوں سے اسکی
جانب دیکھا تھا مگر وہ ابھی خاموش رہنے کا
اشارہ کرتا کھڑے ہونے میں مدد دینے لگا۔
اس نے اپنے سن ہوتے اعصاب کے ساتھ
براق کی سمت دیکھا مگر اس نے ایک نگاہ
بھی اسکی جانب نہ ڈالی تھی۔ لیکن اسکا غیض
وغضب سے سرخ ہوتا چہرہ وہ بخوبی دیکھ سکتی

..



تھی۔ کچھ فاصلے پر کھڑا روشن خون آشام
نگاہوں سے اسے دیکھ رہا مگر اس بار اسے
اپنے اندر کوئی خوف اڈتا محسوس نہ ہوا تھا۔
اور مڑنے سے پہلے اسکی آخری نگاہ روینکا پر
گئی تھی جو کسی پتھر کی مورت کی طرح
کھڑی بس براق کو دیکھ رہی تھی۔

Kitab Chehra Novels

رات کے بارہ بج رہے تھے۔ وہ اس وقت
شدید فرسٹریشن میں اپنی اسٹڈی میں موجود



سگریٹ پر سگریٹ پھونک رہا تھا۔ اس کا دماغ
الٹ چکا تھا۔ اسے خود سمجھ نہیں آ رہا تھا وہ
کہہ کیا آیا تھا۔ اپنے کیے گئے عمل کی
وضاحت اسکے پاس تھی ہی نہیں۔ وہ اپنے
وفاداروں اور دوست کے روپ میں چھپے
مخالفوں کے سامنے اس لڑکی کو ادون کر آیا
تھا جو نہ صرف اسکے باپ کی قاتل تھی بلکہ
اسکے لیے بھی ناپسندیدہ ترین شخصیت تھی۔

Kitab Chehra Novels

اسکا دماغ سوچ سوچ کر تھک چکا تھا کہ اس
نے آخر اتنا انتہائی قدم کیوں اٹھایا تھا۔ روشن



کی حرکت پر یا منہا سنان کی بے بسی پر۔۔۔ یا
اپنی ملکیت کو کسی دوسرے کے ہاتھ میں
بے بس دیکھ کر۔ حالانکہ دیکھا جاتا تو رون
حق بجانب تھا وہ لوگ جس لڑکی کو آٹھ
سال سے ڈھونڈ رہے تھے وہ اب ان کے
سامنے تھی۔ اور رون اپنا انتقام اب پورا کرنا
چاہتا تھا بالکل اس کی طرح جیسے وہ باپ کی
موت کا بدلہ چاہتا تھا پھر یہ ہوا کیا تھا۔۔۔؟

Kitab Chehra Novels

"بیوی۔۔ ہے۔۔ اب۔۔ میری۔۔!!"



"واٹ دا۔۔۔" واز اٹھاتا پوری قوت سے
دیوار پر مار گیا۔ یہ ایک ہی جملہ تھا جو پچھلے
ایک گھنٹے سے اسے پاگل کر رہا تھا۔ وہ باپ
کی قاتل کو دنیا کے سامنے بیوی قبول کر آیا
تھا۔ یہ سراسر غداری تھی اپنے باپ سے جس
نے اسکے بازوؤں میں دم توڑا تھا صرف اس
لڑکی کی وجہ سے۔۔!

"میں جانتا ہوں تم نے یہ سب جان کر کیا
ہے۔۔ اگر تم رونن کو اپنی حقیقت نہ
بتاتیں۔۔ یہ سب کبھی نہ ہوتا۔۔" ایک زوردار



لات چیسز پر ماری تھی جو لڑھکتی ہوئی دور جا
گری۔ براق نے اس قاتلہ کے لیے اپنے
بہترین سالوں پرانے ساتھیوں کو اپنے خلاف
کر لیا تھا۔ لوکا کئی سال سے ان کے ساتھ کام
کر رہا تھا۔ لوکا سے پہلے اس کا باپ اینونو
آلیار وافی کا بہترین پارٹنر تھا اور اسی نے
اپنے ساتھی اور چھوٹے بیٹے کو فرانس بھیج کر
آلیار وافی کے لیے جیولز اور سنان احمد کا پتہ
نکلوایا تھا۔ مگر اب لگ رہا تھا یہ سالوں پرانی
دوستی اختتام پر تھی۔



"نیور۔۔!! یہ میری جڑیں کمزور کرنا چاہتی
ہے۔۔ اور میں ایسا ہونے نہیں دوں
گا۔" دیوار پر لگی شیلفز میں سے ایک شراب
کی بوتل نکال کر کھولتا سیدھا منہ سے لگا
گیا۔ اس وقت شدت سے وہ تمام کام کرنے
کا دل چاہ رہا تھا جو اس لڑکی کو ناپسند تھے۔
وہ ہر گز بھی خود کو اسکے سامنے جھکتے نہیں
دیکھ سکتا تھا۔ وہ آلیار وافی کا بیٹا براق آلیار
تھا۔ اور وہ سنان احمد اس ہوم ریکر کی بیٹی اور
اسکے باپ کی قاتل منہا سنان تھی۔ پھر وہ
کیسے جیت سکتی تھی اس سے۔؟



اسٹڈی کا دروازہ کھلنے پر اس نے پلٹ کر نہ
دیکھا۔ شراب حلق میں اٹارتا وہ کھڑکی سے
باہر گارڈن کا پچھلا حصہ گھور رہا تھا۔ جبکہ
اسٹڈی میں داخل ہوتے تبریز نے ایک
ناقدانہ نگاہ کمرے میں بکھری اشیاء اور شیشے
کے ٹکڑوں پر ڈالی تھی۔

"کیا ہوا بس۔۔۔؟ اتنے سے میں دل بھر
گیا۔۔۔؟" کمرے کے حال پر طنز کرتا وہ
قریب چلا آیا۔ براق نے موڑ کر نہیں
دیکھا۔ "میں تو سمجھ رہا تھا آج تیرے



وفاداروں میں سے کوئی ایک نہ ایک تو اپنی
جان ضرور دے گا۔۔ آخر دی بوس کو غصہ
آیا ہوا ہے۔۔ "براق آنکھوں میں جلال لیے
اسکی سمت پلٹا۔

"میرے منہ مت لگ۔۔!"

"اور کوئی حکم وہ بھی بتادیں۔۔!" اسکے انداز
پر براق جڑے بھینچ گیا۔

"تبریز۔۔!!"



"بکواس بند کر۔۔۔!! بتا کیا تھا یہ
سب۔۔۔؟" وہ بھی اسے چپ کروا گیا۔ اس کا
خود دماغ خراب ہو چکا تھا آج کے واقعے کے
بعد۔۔۔!!

"تجھے معلوم ہے لوکا اور رونن کس انداز میں
گھر سے نکلے ہیں۔۔۔؟ اٹلی سے ڈیکنگ اب
ختم سمجھ مجھے نہیں لگتا۔۔۔ وہ اب ہمارے
ساتھیوں کی لسٹ میں رہیں گے۔۔۔"

"ایسا کچھ نہیں ہوگا۔ لوکا بھی اپنا نقصان
نہیں کرے گا جتنا فائدہ ہم ان سے اٹھاتے
ہیں اس سے کئی گنا زیادہ وہ ہم سے ہمارے
شہر سے اٹھا رہے ہیں۔" تبریز نے دانت
پیسے اسکی سمت دیکھا۔

"ہاں تجھے اسی بات کا تو گھمنڈ ہے کہ بغیر
سوچے سمجھے بھرے مجمعے میں مافیا بوس کے
بھائی کو رگڑ ڈالا۔" براق نے اس بار کچھ نہ
کہا اور جبرے بھینچتا اپنے ہاتھ کو دیکھنے لگا
جس سے رونن کے منہ پر تیج مارا تھا۔



"وہ حد پار کر رہا تھا۔۔ اور جو مجھ سے ہوا وہ
بس ایک ری ایکشن تھا۔۔ اور کچھ
نہیں" تبریز نے بھنویں سکڑتے اسکی جانب
دیکھا تھا۔

"کچھ نہیں تھا وہ۔۔!! ابھی تھوڑی دیر پہلے
تو سب کے سامنے ایک لڑکی جسے رونن نہ
جانے کس وجہ سے مارنے پر تلا تھا اسے
بیوی کہہ آیا یہ تیرے لیے کوئی بات ہی
نہیں۔۔!!! اور تو تو کہہ رہا تھا اس لڑکی
سے سیریس نہیں پھر کیا ہے یہ۔۔؟"



"کچھ۔۔۔ نہیں۔۔۔ وہ۔۔۔ میری۔۔۔ سمجھا۔۔۔
تو۔۔۔" وہ بھی غرایا تھا مگر تبریز کے تاثرات
میں کوئی فرق نہیں آیا۔

"تو ختم کر یہ سب۔۔۔ اس سے اپنا رشتہ ختم
کر اور رونن کے حوالے کر دے۔۔۔"

"تبریز۔۔۔!!" پوری قوت سے دھاڑتا دونوں
ہاتھوں سے اسکا کالر تھام گیا۔ اس پل اسکی
آنکھوں سمیت چہرے تک پر خون اتر آیا
تھا۔



"کیا۔۔؟ ہاں بول۔۔!!" تبریز نے خود کو
چھڑانے یا بچاؤ کی کوئی کوشش نہ کی۔ براق
جبرے بھینپتا جھٹکے سے چھوڑ گیا۔

"میں اسے تب تک نہیں چھوڑوں گا جب
تک اپنے ہاتھوں سے قتل نہ کر دوں۔۔ اور وہ
مرے گی تو میرے ہاتھوں مرے گی یہ
بات اپنے دماغ میں اور اس حرام
زادے۔۔" اسکے ذکر پر ہی براق نے جبرے
پیس ڈالے تھے۔۔ "رون کو سمجھا
دے۔۔!!"



"کیا بکواس ہے۔۔ ایک طرف تو اسے سب سے بچانے میں لگا ہے دوسری طرف خود مارنا چاہتا ہے۔۔ اور تو یہ بتا تو کیوں مارے گا اسے۔۔؟ کیا اس معصوم سے زبردستی شادی کر کے بھی تیرا دل ٹھنڈا نہیں ہوا۔۔" تبریز اسکی عجیب منطق پر ہتے سے اکھڑ چکا تھا۔ براق کے لبوں پر زہر خند مسکراہٹ ابھری تھی۔ "معصوم۔۔!! کیوں ابھی تو تو کہہ رہا تھا میں اسے آزاد کروں اور روشن کو دے دوں۔۔ جبکہ ایک زمانے میں تو خود روشن کے خون کا پیاسہ بنا پھر رہا تھا۔ اور آج اس



پارٹنرشپ کی فکر پڑی ہے۔۔" اسکے طنز پر
تبریز کی رنگت دہک اٹھی۔

"تو بھول رہا ہے کہ میں کیوں رون کی
جان لینا چاہتا تھا۔۔ مگر تو مجھے روک گیا
تھا۔۔ مجھے تو آج بھی موقع ملے تو اسے قتل
کردوں مگر اس طرح نہیں۔۔ اور عینا کی
جان کا دشمن نہیں ہوں میں وہ لڑکی
بے ضرر ہے تو اگر اسے چھوڑے گا تو میں
کسی محفوظ مقام پر منتقل کروادوں گا اسے۔۔
ان بھیڑیوں کے آگے نہیں چھوڑوں گا۔"



"تو میری بھی سن لے۔۔ میں اپنی یا اسکی
موت تک اسے نہیں چھوڑوں گا۔۔ رہی کہیں
محفوظ مقام پر منتقل کروانے کی بات تو میری
زندگی میں تو یہ ممکن نہیں کیونکہ یہ میرا گھر
ہی اسکی آخری جائے پناہ ہے سنا تو نے۔۔ اور
آخر بات بھی سن لے۔۔ وہ کوئی اور نہیں
میرے باپ کی قاتل منہا سنان ہے۔۔ جسے
پچھلے آٹھ سال سے میں ڈھونڈ رہا تھا۔۔ اور
اس بات کو تو اپنے اندر دفن کر لے آج
ابھی اسی جگہ۔۔ ورنہ میں سب تباہ کردوں
گا۔۔ سب کچھ۔۔" اپنے مخصوص تنبیہی لہجے



میں کہتا وہ تبریز کو سائوں میں کھڑا چھوڑ۔
غصے سے کف اڑتا اسڈی سے نکل گیا تھا۔

اسکی آنکھ دروازے کی دستک پر کھلی تھی۔
موندی موندی آنکھوں سے ارد گرد دیکھا۔ یہ
مانوس کمر تھا۔ اپنے ٹھنڈ سے اکڑے وجود کو
حرکت دیتی اٹھ بیٹھی۔ اس وقت وہ براق
کے کمرے میں رکھے صوفے پر موجود تھی۔
ساری رات سکڑ سمٹ کر سونے کے سبب



اسکا وجود اکڑ چکا تھا۔ کمرے کا ہیٹر آن تھا
مگر بغیر کچھ اوڑھے سونے کا نتیجہ تھا یہ۔
دروازے پر ایک بار پھر دستک ہوئی تھی۔ اور
وہ جگہ سے اٹھتی دروازے کی سمت بڑھ
گئی۔

"گڈ مارنگ۔۔ میڈم۔۔!!" دروازہ کھلنے پر
ملازم نے مودب انداز میں اسے مخاطب کیا
تھا۔ اور عینا کی آنکھیں حیرت سے کھل
گئیں۔ 'میڈم۔۔؟'



"نیچے آدم سر آپ کا ویٹ کر رہے ہیں۔۔
ان کا کہنا ہے آپ جلدی آجائیں ورنہ
یونیورسٹی کے لیے لیٹ ہو جائیں گی
آپ۔۔" اور اس بار اسکا منہ بھی کھل گیا۔ یہ
سب کیا ہو رہا تھا۔ ملازم اپنا پیغام دیتا پلٹ گیا
تھا مگر وہ اب تک اسی جگہ سن کھڑی تھی۔
کل ساری رات وہ ایک لمحہ نہ سو سکی تھی۔
جس وقت آدم اسے کمرے میں چھوڑ کر گیا
تھا۔ وہ باقاعدہ خوف سے کانپ رہی تھی۔
کیونکہ جو وہ کر آئی تھی اسکی سنگینی کا احساس
اسے اب ہو رہا تھا۔ یہ عام لوگ نہیں تھے۔



یہ سب لینکسٹرز تھے۔ وہ شخص بھی جو اسے
بیچ مجھے میں کھڑا مارنے پر تلا تھا اور وہ بھی
جس نے اسے سرعام بیوی تسلیم کیا تھا۔ مگر
اصل مسئلہ یہ تھا کہ اسے قتل کرنے والے
سے زیادہ بیوی تسلیم کرنے والے سے ڈر
لگ رہا تھا۔ کیونکہ وہ جانتی تھی یہ شخص کچھ
بھی کر سکتا تھا سوائے اسکے حق میں بھلے
کے۔!!

Kitab Chehra Novels

اور یہی وجہ تھی کہ کل ساری رات وہ اسکی
منتظر رہی تھی۔ کہ کب کمرے کا دروازہ کھلتا

۵



اور کب وہ شخص آکر اسے مشقِ ستم بناتا۔
کیونکہ وہ اسے اتنے بڑے بلندڑ کے بعد
چھوڑنے والا نہیں تھا۔ مگر ساری رات گزر
گئی تھی اور وہ نہیں آیا تھا۔ ایک نگاہ سیاہ
رنگ کی لگژری والکلک پر ڈالی جو آٹھ بج
رہی تھی۔ لب چباتی واشروم کی سمت بڑھ
گئی۔ اپنے دوچار کپڑے جو براق کی کلوزیٹ
میں پڑے تھے۔ ان میں سے ایک منتخب کرتی
جینز اور ٹاپ پر اپنی مخصوص ہوڈی پہنی نیچے
آگئی۔ آدم لاؤنج میں بیٹھا اسکا منتظر تھا۔



"یار کتنی دیر کرنی ہے تمہیں
اور۔۔؟" موبائل سے نظر ہٹاتے قریب آتی
منہا کی جانب متوجہ ہو گیا۔ مگر اسکے چہرے
پر پھیلے حواس باختہ تاثرات اسکی بھنویں سکڑ
وا گئے۔

"کیا ہوا۔۔ سب خیریت۔۔؟"

"آدم۔۔ مجھے۔۔ مجھے نہیں لگتا کہ میرا اس
طرح یونی جانا صحیح ہوگا۔۔"



"تو کیا مطلب اور کس طرح جانا چاہتی
ہو۔۔ بھائی کے ساتھ۔۔" ایک ابرو اچکاتے
بغور اسکے زرد پڑتے چہرے کو دیکھا۔ مگر اگلے
پل اسے پچھتاوا ہی ہوا تھا۔

"نہیں۔۔ میں یہ تو نہیں کہہ رہی مگر کل جو
ہوا۔۔"

"کل جو ہوا اسکا تمہارے یونی جانے سے
کوئی لینا دینا نہیں۔۔ بھائی کا ری ایکشن ایک
الگ مسئلہ ہے اور تمہارا یونی جانا الگ۔۔"



میری پہلے بات ہو چکی بھائی سے اس بارے
میں اس لیے وہ پھر نہیں سکتے۔۔" اس کے
دلاسے پر بھی وہ عجیب گوگو کیفیت میں
تھیں۔

"مگر آدم۔۔"

"بھائی نے تم سے کچھ کہا ہے اس بارے
میں۔۔؟"

"نہیں۔۔ میری اس مسئلے پر تو کیا کسی بھی
سلسلے میں اس سے بات نہیں ہوئی۔۔" اور



یہی بات اسے زیادہ اندیشوں میں ڈال رہی تھی۔ کیونکہ یہ خاموشی یقیناً طوفان آنے سے پہلے کی تھی۔

"تو پھر کس بات سے خوف زدہ ہو رہی ہو۔۔ اور بھائی تو شاید ابھی شہر میں بھی نہیں ہیں۔۔ کل کی بات پر اگر غصہ ہوا بھی تو واپسی تک ختم ہو جائے گا۔" اسکے چٹکیوں میں بات اڑانے پر عینا نے حیرت سے اسے دیکھا تھا۔



"سچ کہہ رہے ہو۔۔؟" اسکا دل یکدم ہی جیسے
بلیوں اچھلنے لگا تھا۔ وہ شخص گھر کیا شہر میں
بھی نہیں تھا۔ یعنی اسکی واپسی تک تو وہ کھل
کر سانس لے سکتی تھی اور یونیورسٹی بھی آ
جا سکتی تھی۔

"مگر ایک بات یاد رکھنا عینا۔۔" اسکے لہجے
میں اچانک ابھر آتی سنجیدگی نے اسے چونکایا
تھا۔ "یہ سمجھ لو آخری موقع ہے تمہارے
پاس اپنی ڈگری کا خواب پورا کرنے کا۔۔ اگر
تم نے اب بھائی کو اپنے اگینسٹ کیا تو میں



بھی کچھ نہیں کر پاؤں گا۔" آدم نے ایک طرح سے جیسے اسے وارننگ دی تھی۔ وہ الگ بات تھی کہ آدم کو ان دونوں کے درمیان چلتی جنگ کی اصل وجہ نہیں معلوم تھی مگر وہ پھر بھی جانتا تھا براق کس قدر سخت تھا اسکی جانب سے۔

"آئی نو۔۔ مجھے اندازہ ہے تم نے کتنا بڑا اسٹیپ لیا ہے میرے لیے۔" اپنی سلیپرز گھورتی وہ بے حد احسان مند لہجے میں بولی



تھی۔" اور میں تمہیں شرمندہ نہیں کروں
گی۔"

"ارے یہ تو بہت اچھی بات ہے۔۔ اب جاؤ
اپنا بیگ لے کر آؤ تب تک میں دیکھ لوں
مس سسلی نے کیا بنایا ہے ناشتے میں۔۔" وہ
مسکراتی گھر سے باہر نکلتی اپنے کوارٹر کی
جانب بڑھ گئی جہاں اسکا سامان تھا۔ الماری
سے اپنا بیگ نکالتے اس ڈرار تک نگاہ گئی
جہاں اس کا موبائل اور لیپ ٹاپ تھا۔ اور



آگے بڑھتی دونوں چیزیں دراز سے نکالتی
کمرے سے باہر نکل گئی۔

"کل جو ہوا وہ کسی کے لیے بھی ایکسیکینڈ
نہیں تھا۔ خاص کر تمہاری شادی۔۔۔!!" وہ
پورٹ پر کھڑا اسٹریلیا سے آنے والی شپمنٹس
دیکھ رہا تھا کہ لوکا کی کال آگئی۔ جس پر اسے
بلکل بھی حیرت نہ تھی۔ لوکا سے اسکی الگ
طرح کی بونڈنگ تھی۔ وہ ایک میچیور اور



سینسیبل پارٹنر تھا۔ اور بھائی کی بیوقوفی پر کم
از کم اس سے تو بات ہر گز خراب نہ کرتا۔
اور سب سے بڑھ کر مزاج آشنا تھا وہ جانتا
تھا براق کس قسم کے مزاج کا مالک تھا۔ یہی
وجہ تھی کہ یہ پارٹنر شپ اب تک چل رہی
تھی۔ کیونکہ لوکا ہمیشہ آکر خود ہاتھ ملا لیتا
تھا۔ اور براق کو اس شخص کی عادت بے حد
پسند تھی۔ اس لیے وہ لوکا کو تو بالکل اسکے
بہن بھائی کی لسٹ میں شامل نہیں کرتا تھا۔

'یہ تو میرے لیے بھی ایلیپسیکڈ نہیں تھا۔' یہ بات وہ صرف دل میں سوچ سکا تھا۔ "ایسے معجزے اچانک ہی ہوتے ہیں۔" اسکا لہجہ بڑا سپاٹ تھا۔ مگر دوسری جانب سے لوکا کی مسکراتی آواز ابھری تھی۔

"پھر کب کھلا رہے ہو اس معجزے کی دعوت۔۔؟"

Kitab Chehra Novels

"دعوت۔۔!! پہلے اپنے گھر کے معرکوں سے نمٹ لو۔ ابھی تمہارا بھائی میرے اور میری

..



نئی نویلی دلہن کے قتل کے منصوبے بنا رہا
ہوگا۔"

"یہ تمہارے لیے غیر متوقع نہیں ہے۔۔ میں
اپنے طور پر اسے جتنا سنبھال سکتا ہوں
سنبھالوں گا مگر وہ اس وقت انتقامی کیفیت
میں ہے۔۔" اس بار لوکا کا لہجہ سنجیدگی اختیار
کر چکا تھا۔ وہ چاہ کر بھی اپنی بہن کے حوالے
سے شکوہ نہ کر سکا تھا۔ جو کل رات سے بالکل
آپے میں نہ تھی۔ اور یہ وہی جانتا تھا اس
نے کس طرح روینکا کو سنبھالا تھا۔ اور وہ



براق سے کس حوالے سے شکوہ کرتا۔۔۔؟
ایک تو وہ غیرت مند اٹیلیمن تھا۔ دوسرا
براق نے کبھی اسکی بہن کی اس حوالے سے
حوصلہ افزائی کی ہی نہیں تھی کہ اب اسکا
گریبان پکڑا جاتا۔

"مجھے یقین ہے۔۔۔ اسکی بیوقوفیوں سے ہماری
پارٹنرشپ کو کوئی فرق نہیں پڑے گا۔"

Kitab Chehra Novels

"میں بھی یہی امید رکھتا ہوں۔۔۔ ہاں اتنا
ضرور ہے۔۔۔ دعوت نامہ بہت جلد میری

-



جانب سے تمہیں موصول ہوگا۔" اتنا کہتا کار
میں بیٹھ کر کال ڈسکنیٹ کر گیا۔

"روشن پر نظر رکھو۔۔۔" اپنا سامنے بیٹھے
میکس سے مخاطب ہوتا واپس موبائل کی
جانب متوجہ ہو گیا۔

"آدم آفس آیا۔۔؟" ایک نظر موبائل میں
دوپہر کے بارہ بجتے دیکھ اس سے استفسار
کیا۔ میکس میک بند کرتا گلا کھنکھار گیا۔



"نہیں بوس۔۔ وہ اور میڈم یونیورسٹی میں ہیں
ابھی۔۔" میڈم۔۔!! اس نے بھنویں
سکیرتے ابھی نگاہوں سے اسکی جانب دیکھا
مگر اگلے ہی پل اسکے جڑے بھنچ گئے۔

"یہ تمہاری 'میڈم' کس کی پرمیشن سے گھر
سے نکلی ہیں۔۔؟" اسکا انداز بڑا جلا کٹا تھا۔
میکس نے بے اختیار پہلو بدلا۔

Kitab Chehra Novels

"آدم سر صبح گھر آئے تھے اور انہیں اپنے
ساتھ لے کر گئے ہیں۔۔"



"آدم۔۔!!" اس نے دانتوں تلے اسکے نام کو
پیس ڈالا تھا۔ وہ اسکی اجازت کے بغیر اسکی
غیر موجودگی کے باوجود اتنا بڑا قدم اٹھا گیا
تھا۔ مگر براق اسکی گردن نہیں پکڑ سکتا تھا
کیونکہ وہ کل مانا ہی اس شرط پر تھا۔ لیکن
منہا سان۔۔!! وہ اسکی گردن پکڑ سکتا تھا۔
اور ویسے بھی دو دن سے اس لڑکی کی بیڈ
ڈیڈز میں اضافہ ہوتا چلا جا رہا تھا۔ جن کی سزا
اب اس پر واجب ہو چکی تھی۔

"یونیورسٹی چلو۔۔"

"بٹ سر۔۔ ہماری میٹنگ ہے آدھے گھنٹے
میں۔۔۔" براق نے ایک تیز نگاہ اسکی سمت
ڈالی۔

"کیا کہہ رہا ہوں میں تم سے۔۔؟" وہ یکدم
بھیگی بلی بنتا سیدھا ہو گیا۔ براق نے موبائل
میں منہا کی چیٹ آپن کی۔ جہاں اسکے کئی
ہفتے پہلے بھیجے گئے میسجز سین ہو چکے تھے۔
یعنی اس نے اپنا نمبر آن کر لیا تھا۔ براق نے
بغیر کچھ سوچے اسے کال لگا دی۔ دوسری
جانب نیل جا رہی تھی مگر وہ اٹھا نہیں رہی



تھی۔ اسکے ماتھے پر موجود شکنوں میں مزید
اضافہ ہوا تھا۔ یعنی اب بھی اس لڑکی میں
عقل نہیں آئی تھی۔ کال کاٹا دھاڑا تھا۔

"تیز چلاؤ۔۔۔!"

جاری ہے |
Kitab Chehra Novels



رقم

قسط ۲۵

وہ اپنی کلاس میں بیٹھی سیکڑوں اسٹوڈینٹ
کے ساتھ پروفیسر کا لیکچر سن رہی تھی۔
مگر ایسا لگ رہا تھا سب سر پر سے گزر رہا
ہو۔ اتنے دن بعد دوبارہ کلاس کے ساتھ



جڑنا ایک مشکل ترین مرحلہ تھا نہ جانے
کون سے ٹاپک کا مڈ چل رہا تھا۔ اسکا پریویس
ورک بھی کمپیٹ نہ تھا۔ اینڈینس بھی اتنی
کم ہو چکی تھی۔ کتنے بہانے اور منتیں اسے
ہر ٹیچر کے پاس جا کر کرنی تھیں۔ اور ان
کے کام بھی مکمل کرنے تھے۔ اسے ٹیچرز
کو منانا اتنا بڑا مسئلہ نہیں لگ رہا تھا۔

کیونکہ وہ ایک ذہین اسٹوڈینٹ تھی۔ کوئی
بھی ٹیچر ہلکی پھلکی ڈانٹ سے زیادہ کچھ نہ
کہتا۔ مگر جو اسائنمنٹس کی لاٹ اسکی نازک



کمر پر پڑنے والی تھی اسے وہ ٹینشن میں مبتلا کر رہی تھی۔

"اتنی ٹینشن مت لو۔۔ میرا تم سے زیادہ
لوس ہوا ہے۔۔" نا نگلیں لمبی کر کے بیٹھا
آدم جو کافی دیر سے موبائل میں لگا تھا۔
اسکی حواس باختہ شکل دیکھ کر تسلی دے
گیا۔ اور عینا نے رشک سے اسے دیکھا تھا۔
وہ ذہین تو تھا مگر اسکے اسائنمنٹ کرنے



کے لیے دس لڑکیاں بخوشی حاضر ہوتی
تھیں۔

"تم تو اپنی فینز سے کروالو گے
اسائنمنٹ۔۔ میں کیا کروں گی۔۔؟ یہاں
آکر نئے لیکچر لوں گی۔۔ پھر گھر جا کر الگ
لیکچر لوں گی۔۔" اور گھر کے لیکچر کا سوچ
کر ہی اسکا بی پی مزید لوہونے لگا تھا۔ یونی
آتے وقت اس نے موبائل آن کیا تو
سینڈرا۔۔ باسل۔۔ اور ایلکس کے انٹ



میسجز آئے ہوئے تھے۔ مگر براق کے آج
سے بیس دن پہلے کیے میسجز اسکا دل مزید
خراب کر گئے تھے۔ مگر اصل تکلیف وہ
بات یہ تھی کہ جب سے باسل اس سے
مل کر گیا تھا۔ اس نے ایک بار بھی اسکی
خیریت نہیں پوچھی تھی۔ جتنے بھی میسجز
تھے اسکے مینشن آنے سے پہلے کے تھے۔
اسکے بعد اس نے پوچھا بھی نہ تھا۔ یعنی وہ
خفا تھا اس سے۔۔ اور کیوں نہ ہوتا۔ اس
نے اپنے بھائی کو چھوڑ کر اس شیطان کا



ساتھ دیا تھا۔ پھر وہ کیسے اور کیوں اس
سے بات کرتا۔؟

"تو اس سے تو دماغ تیز ہوگا۔۔ بھائی اپنے
زمانے کے جینیئس رہ چکے ہیں۔۔" آدم
نے بھی حض اٹھایا تھا حالانکہ اسے بات کا
اصل مفہوم معلوم تھا۔

Kitab Chehra Novels

"تم لوگوں کو پڑھائی کی کیا ضرورت۔۔؟
گن پروفیسر کی کنپٹی پر رکھو۔۔ وہ ایسے ہی
پاس کر دیں گے۔۔" آواز مدھم رکھتی۔ وہ



سخت چڑچڑے انداز میں بولی تھی۔ کیونکہ
پروفیسر جو بول رہا تھا سمجھ تو آ نہیں رہا
تھا۔ اور یہ زندگی میں پہلی بار ہو رہا تھا
اسکے ساتھ کہ کلاس چل رہی ہو اور اسکے
کچھ پلے نہ پڑ رہا ہو۔

"ویسے تم چاہو تو اس فارمولے پر عمل
کر سکتی ہو۔ ایک مہینے کا سلیبس بھی کور
ہو جائے گا۔" مزاحیہ انداز میں آنکھ مارتے
اسے چھیڑا تھا۔ مگر وہ ناگواری سے دیکھتی



پروفیسر کی سمت متوجہ ہو گئی۔ کیونکہ وہ دو
بار بڑی سخت نگاہوں سے ان دونوں کی
جانب دیکھ چکے تھے۔ ناچار آدم کو بھی
متوجہ ہونا پڑا تھا۔

"ایکسیوز می۔۔!!" دو سیاہ سوٹ میں ملبوس
گارڈز دروازہ کھولتے اندر داخل ہوئے
تھے۔ اور پروفیسر سمیت پوری کلاس ان کی
جانب متوجہ ہوئی۔



"کیا بات ہے۔۔؟" اپنا لیلچر روکے جانے
پر پروفیسر نے بڑی ناگواری سے انہیں
مخاطب کیا تھا۔ جبکہ عینا نے ایک بے چین
نگاہ آدم پر ڈالی جو بڑے ریلیکس انداز میں
بیٹھا تھا۔ کیونکہ وہ دونوں ہی جانتے تھے یہ
اسکے شوہر کے گارڈز تھے۔ گارڈز کی
متلاشتی نگاہیں ہال کمرے میں گھومتی دیکھ
وہ سر ہلکے جھکا گئی۔

Kitab Chehra Novels



"وی آر ہیئر فور آر میڈم 'مسز عینا
براق'۔!! اٹس ایئر جنسی" گارڈز کی آواز
اسکے کانوں تک بھی پہنچ گئی تھی۔ اور اسے
لگا پورے جسم کا خون سمٹ کر اسکے
چہرے پر آگیا ہو۔ جبکہ آدم کے چہرے پر
بڑی دلچسپ مسکراہٹ تھی۔ مسز۔!! اور
ایک ابرو اچکاتے سر گود میں گھسائی عینا
کو دیکھا۔

Kitab Chehra Novels



"ہو از عینا براق اسٹینڈ اپ۔۔! جلدی
کھڑی ہوں آپ کی وجہ سے پوری کلاس
ڈسٹرب ہو رہی ہے۔۔" پروفیسر کی سخت
آواز پر اسٹوڈنٹس نے متحس ہوتے ارد گرد
دیکھنا شروع کر دیا تھا۔ یہ کوئی عام بات تو
نہ تھی کہ اتنے بڑے پروفیسر کی کلاس
میں کسی آدمی کے گارڈز مداخلت کرنے
آجائیں۔ عینا نے منت بھری نگاہوں سے
آدم کو دیکھا تھا۔ مگر وہ انجان بنتا کتاب
میں منہ دے گیا۔ یہ سراسر اسکے بھائی اور



اسکی بیوی کا معاملہ تھا اور یقیناً براق اس
وقت خوشگوار موڈ میں تو بالکل نہیں ہوگا
کہ گارڈز کو بھجوائے۔

"مسز براق۔۔ اس لاسٹ چانس۔۔ ورنہ
آج کا لیکچر کینسل کردوں گا
میں۔۔" پروفیسر صاحب کی دہنگ آواز پر
عینا نے اپنا نچلا لب سختی سے دانتوں میں
لیا تھا اور جگہ سے اٹھتی سامان بیگ میں
ڈالنے لگی۔ جبکہ پورا ہال اب اسے کسی



عجوبے کی طرح آنکھیں پھاڑے دیکھ رہا
تھا۔ اور آج بلاآخر سب کو یہ بات سمجھ
آگئی تھی کہ یہ لڑکی سب سے الگ تھلگ
کیوں رہتی تھی۔ سب کی نظریں خود پر
محسوس کرتی وہ سر جھکائے سیڑھیاں اترتی
کنگ کھڑے پروفیسر کے پاس آرکی۔

"آئی ایم سوری پروفیسر۔۔۔" آنکھوں کی نمی
حلق میں اتارتی بے شکل بولی تھی۔



"عینا۔۔ تم۔۔!! نیور مائنڈ ہم بعد میں
بات کریں گے اس سلسلے میں۔۔" اپنی
حیرت پر قابو پاتے اسے جانے کا اشارہ
کر گئے۔ عینا مراٹھ ایک اسکولر شپ بیروز
اسٹوڈینٹ تھی اسے ہر پروفیسر بخوبی جانتا
تھا۔ ایسے میں اسکے اچانک شادی شدہ
ہونے کی خبر ملنا وہ بھی ڈگری کے اینڈ پر
کسی کے لیے بھی شاکنگ ہو سکتا تھا۔ مگر
اس وقت انہیں بات کرنا مناسب نہ لگا
تھا۔



"میڈم بیگ۔۔" کلاس سے نکلتے وقت گارڈ
نے بیگ لینا چاہا تھا۔ عینا نے ایک تیز
خونخوار نگاہ اسکی سمت ڈالی۔

"ہاتھ نہیں ٹوٹے ابھی میرے۔۔" بھنجی
ہوئی آواز میں غراتی تیز تیز قدم اٹھا کر
آگے بڑھ گئی۔

Kitab Chehra Novels



اپنی رولز روائز میں بیٹھا وہ فون پر
مصروف تھا۔ ساتھ ہی 'اس' کا منتظر بھی
تھا جسے اسکے گارڈز کچھ دیر پہلے لینے گئے
تھے۔ گفتگو کرتے نگاہ وندو سے باہر ڈالی
جہاں اسکے گارڈز کے ساتھ جینز اور اوور
سائز ہوڈی میں ملبوس پانچ فٹ تین انچ کا
وہ فٹنا کیمپس سے باہر آتا نظر آیا تھا۔ جس
نے اسکی زندگی مکمل طور پر اپ سائیڈ
ڈاؤن کر کے رکھ دی تھی۔



اسکی نگاہیں اسکے سفید اسٹیکرز سے ہوتیں
جینز اور پھر گرے رنگ کی ہوڈی سے
جھلکتے بلو رنگ کے ٹاپ پر گئیں۔ پھر بلاآخر
چہرے پر آٹھہریں جو کسی بھی میک اپ
سے بالکل پاک تھا۔ اپنی قیامت خیز زلفوں
کو بے حد لاپرواہی سے جوڑے کی شکل
میں لپیٹا ہوا تھا۔ یہ لڑکی خود سے اتنی
بے پرواہ کیوں تھی۔؟ کیا اسے معاشرے
کی ہر دوسری لڑکی کی طرح خواہش نہ
تھی کہ دوسروں کو متاثر کرتی۔ ان کی



نگاہیں خود پر ٹھہرانے کے لیے ابھی خود
کو سنوارتی۔ یا شاید بہت مغرور تھی وہ کہ
اسے ان مصنوعی چیزوں کی ضرورت ہی نہ
تھی۔ وہ ایسے ہی لوگوں کو اپنے سحر میں
جکڑنا جانتی تھی۔ وہ اس عجیب سوچ میں
ایسا الجھا تھا کہ وہ قریب آتی کار کا دروازہ
تک کھول گئی تھی۔ وہ چونکا تھا۔!! اور
چہرے پر پھر وہی ناگواری چھا گئی جو اسکے
آنے سے پہلے تھی۔ عینا جو بڑی تن فن
کرتیں کیمپس سے نکلیں تھیں۔ اب اس

ۛ



تخص کی شکل دیکھ کر اپنی ساری طراری
ہوا میں تحلیل ہوتی محسوس ہو رہی تھی۔
کار میں بیٹھتے اس نے نوٹس کیا براق نے
پروٹیکٹو اسکرین پہلے ہی آن کر رکھی تھی۔
جس سے ڈرائیور اور ان کے درمیان ایک
پردہ حائل ہو چکا تھا۔

"اور کتنے معرکے سر کرو گی ایک ہی دن
میں۔۔؟" اور منہا سنان کے احتساب کا
وقت بلاخر آن پہنچا تھا۔ بیگ گود میں



رکھتے بس ایک نظر انتہائی ریلکس انداز میں
اپنے بڑے سے وجود کو لیے پھیل کر بیٹھے
شخص کو دیکھا تھا۔

"اب۔۔ کیا کیا میں نے۔۔؟" حالانکہ اسے
شروع سے آخر تک ان تین دنوں کے
اپنے تمام جرائم اچھی طرح سے یاد تھے۔

"اب اور کیا کرنا چاہ رہی ہو۔۔ مجھ سے
سب کے سامنے خود کو بیوی اگلو لیا۔۔
آدم کا کارڈ کھیل کر یونی آگئیں۔۔ اس کے



بعد بھی کچھ بچا ہے۔۔؟" اس کے سلگتے لہجے پر عینا نے لب تر کرتے اس کی سمت دیکھا۔

"پہلی بات میں نے تم سے نہیں کہا تھا کہ رونن سے مجھے بچانے آؤ۔۔ میں اس سے اپنا حساب کتاب پورا کرنا اچھے سے جانتی تھی۔۔" براق نے ایک ابرو اچکاتے اس کی سمت دیکھا۔ "وہ کونسا حساب کتاب تھا۔۔؟ میرے شکار کو قتل کرنے والا تھا وہ تو۔۔"



"تو یہ تمہارا مسئلہ تھا۔۔ ورنہ میں تو اس سے اپنا معاملہ نبٹا رہی تھی۔۔" عینا نے ناگواری سے سر جھٹکا۔

"تم چاہتی ہو میں بھی سرعام تمہارا گلا پکڑ کر اپنا معاملہ نبٹاؤں۔۔ اور یہ قصہ تمام کر دوں۔۔؟" اسکے آنچ دیتے لہجے پر عینا نے بے اختیار سر اٹھا کر اسکی سرد آنکھوں میں دیکھا تھا۔



"تم نہیں کر سکتے یہ کام۔۔ مگر وہ کر دے
گا اتنا تو انسانوں کو پڑھنا مجھے بھی آتا
ہے۔۔" اس پل براق نے اس کے چہرے پر
پھیلتی تلخی بغور دیکھی تھی۔ مگر وہ اسے
چیلنج کر رہی تھی کہ وہ اسے نہیں مار سکتا
تھا مگر رونن کر سکتا تھا یہ۔ اور اچانک ہی
اس کے دماغ میں کچھ اور بھی کلک ہوا تھا۔
یعنی اس نے رونن کو اپنی حقیقت اسی
لیے بتائی تھی کہ وہ اسے قتل کر دے۔



"یو۔۔ آر۔۔ سو۔۔ ویکٹ۔۔ منہا
سنان۔۔" براق اپنے دانت پیسا اسکی سمت
جھکا تھا۔ مگر وہ اسی پوزیشن میں بیٹھی
رہی۔ "مگر مجھے بھی قسم ہے۔۔ شکار تو تم
میری ہی ہو۔۔ کسی اور کے ہاتھوں تو ہرگز
نہیں چڑھنے دوں گا۔ اس لیے تمہاری یہ
چھوٹی سے چال تو شروع ہوتے ہی ختم
ہوگئی۔" وہ اس وقت منہا کے بہت
نزدیک تھا کہ اسکے مخصوص چیری شیمپو
اور اسکے وجود کی نیچرل مہک جنہیں تین



دن سے دوسری عورت میں تلاش کرنے
کی کوشش کر رہا تھا وہ کہیں نہیں بلکہ اسی
جادوگرنی اس قاتلہ کے پاس تھی۔ وہ
سکون وہ ٹھنڈ جو اسے کہیں نہیں مل رہی
تھی صرف اسکی ذرا سی۔۔ صرف ذرا سی
قربت نے عطا کردی تھی۔ یہ کیا تھی۔۔؟
یہ کون تھی وہ جادوگرنی کیوں نہ کہتا
اسے۔۔!!

Kitab Chehra Novels



اپنی گردن کے خم پر اسکا لمس محسوس
کرتی وہ بدکی تھی۔ اور سرخ نگاہوں سے
اسے دیکھا۔ مگر براق ایک انچ بھی نہ ہلا۔

"موبائل نکالو۔" اسکے بالوں سے کیچر
نکالتے حکمیہ لہجے میں بولا۔ عینا کی سرخ
ڈوروں بھری آنکھوں میں نا سمجھی ابھری
تھی۔ اور میکا کی انداز میں بیگ کی فرنٹ
پوکت سے موبائل نکال گئی مگر اسکرین
آن کرتے ہی اسے وجہ سمجھ آگئی تھی



جہاں اسکی مسڈ کالز کے نوٹیفکیشن چمک
رہے تھے۔ اس نے ایک چور نگاہ براق کی
سمت ڈالی۔

"مم۔۔ مجھے پتہ۔۔ نہیں چل سکا فون
سالمینٹ پر تھا" اپنے خشک پڑتے لب تر
کیے تھے۔

"تمہیں تو کچھ پتہ ہی نہیں۔۔ اس بات کا
بھی پتہ نہیں کہ میری بغیر اجازت یونی
آنے کا کیا انجام ہوگا۔۔" وہ اسکے بالوں



میں انگلیاں پھیر رہا تھا۔ جبکہ چہرہ بالکل
سپاٹ تھا۔ اسکی آنکھوں کی زمین نم ہونے
لگی۔

"مم۔۔ میں نہیں آنا چاہتی تھی۔۔ مگ۔۔
مگر آدم نے کہا وہ تم سے بات کر چکا
ہے۔۔ تم اسے پر میشن"

"مگر تم نے مجھ سے تو پر میشن نہیں
لی۔۔"



"مم۔۔ میں لیتی۔۔ میں نے۔۔ کل ساری
رات تمہارے کمرے میں تمہارا ویٹ
کیا۔۔ مگ۔۔ مگر تم نہیں آئے۔۔" اور عینا
نے اپنی اس وضاحت پر براق کے چہرے
کا رنگ بدلتا دیکھا تھا۔ مگر اگلے پل بھنویں
سکڑ گئیں تھیں۔

"تم مجھے نئے جال میں پھنسانا چاہتی
ہو۔۔" اسے اپنی بدلتی کیفیت پر نہ جانے
کیوں غصہ آنے لگا تھا۔ "آج سے دو دن



پرانی حرکت میں ابھی تک بھولا نہیں
ہوں۔ اس لیے جو بول رہی ہو سوچ سمجھ
کر اور ناپ تول کر بولو ورنہ ایک فریبی
جملہ بھی جان مشکل میں ڈال سکتا
ہے۔" اس کے حوالے پر عینا کے چہرے
پر سرخی دوڑ گئی مگر اس نے اپنے لب بند
ہی رکھے اور نظریں پھیر گئی۔ براق نے
ٹھوڑی پکڑتے اسے واپس اپنی سمت متوجہ
کیا۔ نہ جانے کیوں ایسا لگ رہا تھا وہ دو
دن سے نہیں بلکہ کئی برسوں سے اس



سے دور تھا۔ یہ لڑکی اسکی عادت بنتی جا رہی
تھی۔ یا میڈیسن جس کا ایک ڈوز بھی مس
ہوا تو وہ کسی عادی نشئی جیسی کیفیت میں
چلا جائے گا۔

"تمہارا موبائل آئندہ کبھی سائیلیٹ پر
نہیں ہوگا۔"

"مم۔ مگر۔۔ میں کلاس میں کیسے۔۔"



"یہ میرا مسئلہ نہیں ہے۔۔" اسکے پریشان
تاثرات نظر انداز کرتا ٹھوڑی پر جھک کر
تمام راستے مسدود کر گیا تھا۔ عینا انتہائی سختی
سے بیگ کو مٹھیوں میں بھینچ گئی تھی۔
اسے اس شخص کا لمس پسند نہیں تھا۔ اس
کا قریب آنا پسند نہیں تھا۔ اسے پورا کا
پورا براق آلیار ہی پسند نہیں تھا۔ مگر وہ
اس شخص کو جھٹک نہیں سکتی تھی۔ وہ اسے
کتنا بھی ناپسند کیوں نہ ہوتا مگر محرم تو تھا



نا۔۔! اور اس مذاق پر اسکا دل چاہا ہنس
پڑے۔

"آئندہ تم میری قربت میں اس طرح
آنکھیں بند نہیں کرو گی۔۔ سمجھ
آئی۔۔!!" اپنی ٹھوڑی جکڑے شخص کو
غراتے دیکھ اسکی آنکھیں پھٹ گئیں۔ "اور
نہ ہی تمہارے منہ سے اپنے لیے کسی اور
لڑکی کا حوالہ سنوں۔۔ سمجھ آرہی ہے میں
کیا کہہ رہا ہوں۔۔؟" وہ خالی الذہنی سے



اسکی لال ڈوروں بھری آنکھوں میں دیکھ
رہی تھی۔ اسکا دماغ بالکل کام نہیں کر رہا
تھا۔ مگر پھر بھی سر اثبات میں ہلا گئی۔
براق نے سائیڈ میں لگے سسٹم سے کوئی
بٹن دبایا تھا۔

"پورٹ چلو۔" ڈرائیور کو دیے اسکے حکم
پر عینا کا دماغ الرٹ ہوا تھا۔ اور اسکے
چہرے کے رنگ دیکھتا براق پر اسرار انداز
میں مسکرا دیا۔



"بہت شوق ہے نا مرنے کا۔۔ بس ڈوبو کر
ماروں گا اب۔۔" عینا کا رنگ پھیکا پڑا تھا۔
اور وہ اسکے ہاتھ پر گرفت مضبوط کرتا
قریب کر گیا۔

اسے کروڑ پر آئے دو سے تین گھنٹے
ہو چکے تھے۔ براق اسے اکیلا چھوڑ کر خود
نہ جانے کہاں چلا گیا تھا جبکہ ایک گارڈ
اسے کروڑ کی تیسری منزل پر چھوڑ کر چلا



گیا تھا۔ وہ پورے فلور پر تنہا ادھر سے
ادھر ہوتی پھر رہی تھی۔ مگر کوئی چڑیا کا
بچہ بھی نظر نہ آیا تھا۔ اسی لیے ارد گرد کا
جائزہ لینے نکل پڑی تھی۔ یہ کروڑ کسی
لگژری ہوٹل کی طرح تھا۔ اور اس فلور پر
زیادہ نہیں بس چند ہی کمرے تھے۔ جن
کے بیچ ایک بڑا سا پول تھا۔ کمرؤں کے
لاک کھولتی پورا ایریا دیکھ رہی تھی۔ اور
کرنے کو کچھ تھا۔؟ یہاں اگر براق رہتا
تھا تو اس نے اپنے لیے ایک چھوٹی دنیا



بنائی ہوئی تھی۔ جہاں جم۔۔ گینگ روم۔۔
بار۔۔ اسپا۔۔ بیڈ رومز۔۔ کچن۔۔ پول ہر شے
موجود تھی۔

"مجھے کیوں چھوڑ کر گیا ہے
یہاں۔۔؟" تھک کر صوفے پر آ بیٹھی۔ صبح
بھی کچھ کھا کر نہیں گئی تھی اس لیے اب
زوروں کی بھوک لگی تھی۔ "کہیں مجھے
یہاں قید تو نہیں کرنا چاہتا۔؟ لیکن مجھے
کیا فرق پڑے گا اس سے۔۔ بلکہ خوشی ہی



ہوگی۔۔"اپنے بال لپیٹتی لیپ ٹاپ نکال
گئی۔"پہلے نماز پڑھ لوں۔۔"لیپ ٹاپ
وہیں ٹیبل پر رکھتی بیڈروم کی جانب بڑھ
گئی۔ مگر نگاہ نہ جانے کیوں سفید سلک کی
بیڈ شیٹ سے سجے بیڈ تک گئی تھی۔ اسکا
دل خراب ہونے لگا۔ نہ جانے کتنی لڑکیوں
کو یہاں لے آتا ہوگا وہ یہاں۔ اور اس
سوچ نے عجیب و وحشت کا شکار کر دیا تھا
اسے۔ جلدی جلدی واشروم سے فریش
ہو کر وضو کرتی باہر آگئی۔ مگر مسئلہ جائے



ہوگی۔۔"اپنے بال لپیٹتی لیپ ٹاپ نکال
گئی۔"پہلے نماز پڑھ لوں۔۔"لیپ ٹاپ
وہیں ٹیبل پر رکھتی بیڈروم کی جانب بڑھ
گئی۔ مگر نگاہ نہ جانے کیوں سفید سلک کی
بیڈ شیٹ سے سجے بیڈ تک گئی تھی۔ اسکا
دل خراب ہونے لگا۔ نہ جانے کتنی لڑکیوں
کو یہاں لے آتا ہوگا وہ یہاں۔ اور اس
سوچ نے عجیب و وحشت کا شکار کر دیا تھا
اسے۔ جلدی جلدی واشروم سے فریش
ہو کر وضو کرتی باہر آگئی۔ مگر مسئلہ جائے



نماز اور دوپٹے کا تھا۔ اس لیے قدم ناچار
براق کی واڈروب کی جانب بڑھانے پڑے
تھے۔ پانچ منٹ کی محنت کے بعد براق کا
ایک عربیوں جیسا سفید اور سیاہ چیک والا
اسٹال اور موٹی چادر اسے مل گئی تھی۔ اس
نے باقاعدہ دونوں کو سونگھ کر چیک کیا
تھا۔ جس میں سے اگلے کپڑوں کی مہک
آ رہی تھی۔ لاؤنج میں آکر بیگ سے
موبائل نکالتے کمپاس آن کیا تھا۔ اور قبلہ
ملنے کے بعد نماز پڑھی۔ جس میں اپنے



باپ اور بہن کی مغفرت کے ساتھ صرف
باسل اور اپنی سلامتی کی دعائیں مانگی
تھیں۔ اسکی دعاؤں میں کئی سال سے کوئی
تبدیلی نہ آئی تھی اور آج بھی اس نے
وہی دعائیں مانگیں تھیں جو ہمیشہ مانگتی
تھی۔ نماز ادا کر کے چادر طے کی اور
صوفے پر آگئی۔ اس وقت باسل اور سینڈرا
سے بات کرنے کا شدت سے دل چاہ رہا
تھا۔ اور موبائل اٹھاتی بلا آخر باسل کو کال ملا
گئی۔ اس نے بے چین ہوتے پہلو بدلا تھا۔



کال جا رہی تھی مگر دوسری جانب سے
کوئی کال نہیں اٹھا رہا تھا۔ وہ کافی دیر تک
کالز ملاتی رہی مگر کسی نے بھی کال نہیں
اٹھائی۔ تھک ہار کر وہ سینڈرا کو کال ملا
گئی۔ جسے پہلی ہی بیل پر ریسیو کر لیا گیا
تھا۔

"عینا۔۔۔!!"

Kitab Chehra Novels

"ہیلو۔۔۔ ہیلو سین۔۔۔" سینڈرا کی بے تاب
آواز پر وہ بھی تڑپ اٹھی تھی۔ "کیسی



ہو۔۔؟"

"میں۔۔ میں ٹھیک ہوں میری جان۔۔ تم
کیسی ہو۔۔ ٹھیک تو ہو نا۔۔ اور آج کال
کرنے کا کیسے موقع ملا۔۔ پلیز مجھے بتاؤ
تمہاری جان کو کوئی خطرہ تو نہیں۔۔" اس کے
پے در پے سوالوں پر وہ اداسی سے مسکرا
دی۔

Kitab Chehra Novels

"میں۔۔ ٹھیک ہوں سین۔۔ میری جان کو
کوئی خطرہ نہیں فلحال۔۔!!" اس کی رینکس



آواز پر دوسری جانب بیٹھی سینڈرا نے
جیسے گہرا سانس بھرا تھا۔

"مگر تم وہاں اس شخص کے پاس کیوں رہ
رہی ہو عینا۔۔؟ تم۔۔ تم نہیں جانتیں اوزان
کتنا پریشان ہے۔۔ وہ ٹھیک نہیں ہے
عینا۔۔" منہا کا دل جیسے کسی نے مٹھی میں
لے لیا تھا۔ اسکی آنکھوں کی زمین نم
ہونے لگی۔



"پلیز مجھے بتاؤ عینا کیا اس شخص نے
تمہارے ساتھ زبردستی کی ہے۔۔" اور اسکا
دل چاہا خود کو مار ڈالے۔ اسکے پاک کردار
پر کیسے کیسے سوال اٹھ رہے تھے صرف
اس شخص کی وجہ سے۔

"اے۔۔ ایسا کچھ نہیں ہے سین۔۔"

"پھر کیسا ہے۔۔ تم سوچ بھی نہیں سکتیں
تمہارا بھائی یہ سوچ سوچ ک پاگل ہو رہا
ہے۔۔"



"نہیں سین۔۔ ایسا نہیں ہے۔۔ اے۔۔ اے
بولو براق نے نکاح کیا ہے مجھ سے۔۔
میں نے کچھ حرام نہیں ہونے دیا اپنے
ساتھ۔۔ کیا اسے اتنا بھی یقین نہیں مجھ
پر۔۔" اس بار وہ ضبط کھوتی پھوٹ پھوٹ
کر رو پڑی تھی۔ سینڈرا اسے کافی دیر تک
دلا سے دیتی چپ کرواتی رہی تھی۔ اور پھر
اگلے دو گھنٹے تک عینا اس سے باتیں کرتی
رہی۔ اتنے دن بعد کسی اپنے کی آواز نے
اسکے دل کو مزید حساس کر دیا تھا۔



"کوئی مسئلہ ہے تیرے ساتھ۔۔؟" لبوں
 میں دبی سگریٹ سلگاتے اس نے خود کو
 مسلسل گھورتے تبریز کو دیکھا جو انتہائی
 سنجیدہ تاثرات لیے بیٹھا تھا۔ اس وقت وہ
 دونوں کروز کے سیکنڈ فلور کے اپر ڈیک پر
 موجود سمندری ویو انجوائے کر رہے تھے۔
 جبکہ پورے فلور پر ایک الگ ہی شام
 اتری ہوئی تھی۔ شہر کے رئیس منچلے ہر



شام یہاں پارٹی کرنے آتے تھے۔ شدید
ٹھنڈ کے باوجود اس وقت فرسٹ اور سیکنڈ
فلور میوز کے بے ہنگم شور سے گونج رہا
تھا۔

"سالوں سے میں تجھے دیکھتا آرہا ہوں۔۔
تیرا ایک ہی مقصد تھا بس۔۔ جب انکل کی
قاتل ملے گی تو مار دے گا۔۔ پھر یہ سب
کیا ہے۔۔؟ اب تو تیری دسترس میں ہے
وہ۔۔" براق نے گہرا کش بھرتے کرسی کی



چیئر سے ٹیک لگا کر تھرڈ فلور کی سمت
دیکھا۔ جہاں وہ تھی۔ پتہ نہیں کیا کر رہی
ہوگی۔ یقیناً اسے کوس رہی ہوگی۔ کہ یہاں
کیوں اٹھا کر لایا۔ دوپہر کو جب وہ اسے
یہاں لایا تھا اسکا ارادہ آج اپنے پرائیویٹ
ایریا میں ٹائم اسپینڈ کرنے کا تھا۔ مگر میکس
کسی جونک کی طرح چپکتا اسکے کلائنٹس اور
کائٹریکٹرز کو یہاں اٹھا لایا تھا۔ پھر وہ
مسلل مصروف رہا تھا۔ ساتھ بچے کے



قریب کہیں جا کر فارغ ہوا تو تبریز چلا آیا
تھا۔

"یہی تو عجیب بات ہے کہ میری دسترس
میں ہے وہ۔۔۔!!" اسکے عجیب سے لہجے پر
تبریز کی بھنویں جڑ گئیں۔

"براق مجھے بتا تو آخر چاہتا کیا
ہے۔۔۔؟" اسکے دو ٹوک انداز پر براق کی
نگاہیں تھرڈ فلور سے اسکی جانب مڑیں۔ وہ



بخوبی سمجھ رہا تھا تبریز کے پیٹ میں اتنی
مروڑ کیوں اٹھ رہی تھی۔

"میری چاہتیں مت پوچھ۔۔ اس قدر
شدت پسند ہیں کہ تو سن نہیں پائے
گا۔۔"

"بکو اس بند کر۔۔ مجھے یہ بتا تو کیا کرنا چاہتا
ہے منہا کے ساتھ۔۔؟"



"یہ میں تجھے نہیں بتا سکتا۔۔ میں نے سنا ہے میاں بیوی کی بھی کچھ پرائیویسی ہوتی ہے۔۔" اسکا معنی خیز لہجہ تبریز کے کانوں سے دھواں نکال گیا۔ "کچھ۔۔ شرم۔۔ کر۔۔" دانت پر دانت جمانا انتہائی ناگوار لہجے میں بولا تھا۔ مگر براق اپنی ہی جون میں تھا۔

"پھر مت پوچھ بار بار۔۔ کہ میں کیا کیا کروں گا اسکے ساتھ۔۔ قسم سے اس



جگہ۔۔" سیاہ شرٹ میں چھپے اپنے دل کے
مقام کو ٹھونکا تھا۔ "ایک الگ ہی سرور
چڑھنے لگتا ہے۔۔" اسکے بہکے بہکے انداز پر
تبریز نے اپنا غصہ ضبط کرنے کے لیے
ارد گرد دیکھا۔ مگر وہ کم نہیں ہو رہا تھا۔

"کبھی اسکی رائے حاصل کی اس
معاملے۔۔؟" براق کی مسکراہٹ ہنوز وہی
تھی۔ مگر آنکھوں کے سامنے آج صبح کا
منظر ابھرا تھا وہ اسکے لمس پر کس قدر

۔ . .



ناگواری کا اظہار کرتی تھی۔ مگر ابھی اسے
خود سے قریب آنے سے روکتی نہیں
تھی۔

"اسکی قینچی کی طرح چلتی زبان میری
قربت میں آکر تالو سے چپک جاتی ہے۔۔۔
میرا خیال ہے وہ شرماتی ہے مجھ
سے۔۔۔" اسکے ڈرامے پر تبریز کلس کر رہ
گیا۔



"کاش یہی معاملہ ہوتا اس کے ساتھ۔۔ مگر
اسکا چہرہ بہت سچا ہے۔۔ تیرے سارے
راز کھول دیتا ہے۔۔"

"ہائے۔۔ اسی چہرے کا تو سارا قصور ہے۔۔
کبھی مجھ سے شرماتا ہے۔۔ کبھی غصہ کرتا
ہے۔۔ کبھی ناگواری سے دکھاتا ہے۔۔ کبھی
میری حرکتوں پر سرخ ہو جاتا ہے۔۔"

"تیری بکواس سننے کا کوئی شوق نہیں
مجھے۔۔ انجام بتا کیا ہوگا اس ڈرامے



معصوم بیوی کا قتل کر دیا۔۔!!" براق اسکے
جملے پر تہقہہ لگا گیا۔

"قتل تو ہماری برادری میں مردانگی کی
نشانی ہوتی ہے۔۔ اور پھر جب یہ خبر پھیل
سکتی ہے کہ مافیا بوس آلیار وانی کی بیوی
اپنے عاشق کے ساتھ بھاگ گئی۔۔ پھر اس
معصوم کا قتل تو کچھ بھی نہیں۔۔" اور یہ
کہتے براق آلیار کس کرب سے گزرا تھا۔



تبریز بخوبی محسوس کر گیا تھا۔ چند لمحے ان
دونوں کے درمیان خاموشی رہی تھی۔

"میں اسکے خون سے تیرے ہاتھ رنگنے
نہیں دوں گا۔ اتنا یاد رکھیو۔" اتنا کہتا
وہاں سے نکل گیا تھا۔ براق کے لبوں پر
ایک عجیب سی مسکراہٹ پھیل گئی تھی۔
تبریز ضمیر کو علم ہی نہ تھا وہ جادو گرنی
کتنی خطرناک تھی وہ اس پر ایسا عمل پڑھ
رہی تھی کہ کچھ دنوں سے وہ اسکے علاوہ



کچھ سوچ ہی نہیں پارہا تھا۔ اسکی قربت
براق کے لیے بھیانک جادو ٹونا ثابت
ہو رہی تھی۔ اسکے نزدیک جا کر وہ خود کو
فراموش کرنے لگتا تھا۔ قتل کے لیے تو پہلے
اسے اس جادو کا توڑ ڈھونڈنا ضروری تھا۔

اور پھر یکدم ہی اسکے اندر بے چینی بڑھی
تھی۔ سگریٹ ٹیبل پر رکھی ایش ٹرے میں
مسلتا۔ جگہ سے اٹھا تھا اور دوسری سے
تیسری منزل تک جاتیں سیڑھیوں کے

--



سمت بڑھ گیا۔ وہ بھی متجسس تھا آخر وہ
اس تنہائی کا کس طرح فائدہ اٹھا رہی تھی۔
اوپر آکر مین ڈور ان لاک کرتا لاؤنج میں
داخل ہو گیا۔ جہاں ساؤنڈ پروف دیواروں
کے سبب ایک عجیب سی خاموشی چھائی
تھی۔ باہر کے شور سے بالکل مختلف یہ
پر سکون ماحول کانوں کو بڑا بھلا لگا تھا۔ وہ
سیدھا بیڈ روم کی جانب بڑھ رہا تھا کہ بیچ
میں اسکے قدم کھٹکے۔ گردن ترچھی کرتے
سفید رنگ کے صوفے پر چادر میں چھپا



وجود کوئی اور نہیں بلکہ وہی تھی۔ ٹیبل پر
اسکی کتابیں اور لیپ ٹاپ پڑا تھا۔ یعنی اسکے
آنے سے پہلے پڑھائی سیشن چل رہا تھا۔
مگر اسے کھانے پینے کی کوئی شے نظر نہ
آئی۔ اسے وہیں چھوڑ قدم کچن کی سمت
بڑھا گیا۔ مگر ہر چیز اپنی جگہ پر موجود دیکھ
اسکی بھنویں سکڑیں تھیں اور واپس پلٹ
کر اسکی سمت دیکھا۔ یعنی وہ صبح سے فاتے
پر تھی۔ اور کسی ور کرنے بھی آکر اسکی
خبر نہیں لی تھی۔۔؟ اسکے ماتھے پر اب بل



پڑھنے لگے۔ موبائل نکالتا میٹجر کو کال ملا
گیا۔

"ہیلو بوس۔۔!!"

"مجھے لگ رہا ہے تم اس جاب کے لیے
اہل نہیں ہو۔"

"وواٹ۔۔ بوس۔۔ وواٹ۔۔ ہیپنڈ۔۔؟" اسکی
سرد آواز پر میٹجر بوکھلا کر رہ گیا۔



"کیا تمہیں علم نہیں میری 'بیوی' یہاں
موجود ہے۔۔؟"

"بی۔۔ یس بوس۔۔ ہمیں معلوم ہے۔۔ ہم
کیسے بے خبر ہو سکتے ہیں۔۔"

"پھر صبح سے کچھ کھانے کے لیے پوچھا
کیوں نہیں گیا۔۔" اس بار لہجہ خود بخود
سخت ہو گیا تھا۔



"نہو۔۔ نو بوس ایسا نہیں ہے۔۔ میرے
خاص شیف اور ورکرز خود دو بار کھانے
کی ٹرالی لے کر میم کے پاس اوپر گئے۔۔
مگر انہوں نے منع کر دیا۔۔" اسکی وضاحت
پر براق کی آنکھوں میں ناگواری ابھرنے
لگی۔ اس بھوک ہڑتال کا کیا مقصد تھا۔۔؟
مگر اگلے پل آنکھوں میں موجود تاثر یکدم
ہی غائب ہوا تھا۔ اور وہ ساکت کھڑا سامنے
صوفے پر لیٹے وجود کو دیکھ رہا تھا۔ عینا
نے نیند میں ہی کروٹ بدلی تھی۔ جس



کے سب اسکے چہرے سے چادر ہٹ گئی
تھی۔ اور وہ کتنی ہی دیر تک ہل نہ سکا
تھا۔ کچھ منظر انسان کو زنجیر کر دیتے ہیں۔
اور اسکی زندگی کا یہ پہلا اور شاید آخری
منظر تھا۔ کیونکہ منہا سان اس وقت اسکے
نہایت بیش قیمت اسٹال جو آج سے چند
سال پہلے اسے قطری پرنس نے تحفے میں
دیا تھا۔ اپنے چہرے کے گرد لپیٹی اتنی
پر نور اور مکمل لگ رہی تھی۔ کہ وہ یہ تک
بھول گیا کہ وہ اس وقت کسی سے فون پر



بات کر رہا تھا۔ موبائل کان سے ہٹتا کسی
ٹرانس میں اسکی سمت بڑھا تھا۔ اور بالکل
نزدیک ایک گھٹنا فرش پر ٹکا کر بیٹھتا۔ اسکی
گجرا پلکیں اور سرخ رخسار دیکھ رہا تھا۔ اس
سرخنی کا مقصد کیا تھا وہ بخوبی جانتا تھا۔ مگر
ابھی اسے یہ ہری آنکھوں وا دیکھنی
تھیں۔ ان میں اپنا عکس دیکھنا۔ ہاتھ بڑھاتا
اپنی لمبی انگلیاں اسکے گال سے مس کر گیا۔
یہ عمل بے اختیاری تھا۔ اس کا ٹھہرنا۔ اسکا
جھکننا۔ اسکا اس ساحرہ کو چھونا۔ یہ لمحہ



انمول تھا۔ یہ ان کی زندگی کا پہلا لمس تھا
جس میں براق آلیار کی آنکھوں میں
اسکے لیے ایک الگ ہی تاثر ابھرا تھا۔ مگر
جس کے لیے ابھرا تھا بے خبر تھی۔

مگر یہ لمحے بس چند لمحوں کے تھے۔ کیونکہ
اسکا لمس پاتے ہی وہ چوکنی ہوتی جھٹکے
سے اٹھ بیٹھی۔ مگر براق کا ہاتھ اب تک
اسی پوزیشن میں تھا مگر اب اسکے لمس
سے خالی تھا۔ گردن ترچھی کرتے منہا کی



سمت دیکھا جو حواس باختہ تاثرات لیے
اسے دیکھ رہی تھی۔ جبکہ دوسری جانب
منہا اسے اپنے پاس۔۔ وہ بھی فرش پر بیٹھا
دیکھ حیرانی سے دیکھ رہی تھی۔ اسے کیا ہوا
تھا۔۔ یہ اسکے اتنے پاس فرش پر کیوں بیٹھا
تھا۔۔؟

"یہاں کیوں سو رہیں تھیں۔۔ بیڈ روم نہیں
ہے کیا۔۔؟" فلور سے اٹھتا صوفے پر اسی
کے برابر میں ٹک گیا۔ عینا غیر محسوس



انداز میں فاصلے پر ہوئی تھی۔ اور ایک نظر
اسکی سمت دیکھا۔ جس کی نگاہیں اسکے
چہرے پر انکی تھیں۔ کیا ہوا تھا اسکے
چہرے کو۔؟ اور پھر جیسے ہی اسے یاد آیا
تیزی سے اسکا اسٹال اپنے سر سے اتارا
تھا۔

"آئی۔۔ آئی ایم سوری۔۔ میرے پاس کچھ
تھا نہیں نماز پڑھنے کے لیے۔۔ اسی لیے لیا
تھا۔" براق کے چہرے پر ناگواری ابھری

..

..



تھی۔ وہ اسٹال اسے واپس دے رہی تھی۔
وہ اب اسکے چہرے کے گرد نہیں تھا۔ اور
وہ چاہ کر بھی نہ کہہ سکا کہ یہ اس پر
سوٹ کر رہا تھا۔

"میں فریش ہو کر آرہا ہوں کپڑے نکالو
میرے۔۔ پھر کھانا کھائیں گے۔" اتنا کہتا
اٹھ کر بیڈروم کی جانب بڑھ گیا۔ عینا نے
ابھی نگاہوں سے اسے دیکھا تھا۔ اور اٹھ
کھڑی ہوئی۔ مگر بھوک سے ایسی حالت

--



ہو رہی تھی کہ چکر آرہے تھے۔ اس نے
آج سارا دن اس جگہ کا کھانا اس لیے
نہیں کھایا تھا کہ وہ اس کے سامنے تیار نہ
ہوا تھا۔ یعنی حرام طریقہ یا حرام میٹ کچھ
بھی استعمال کیا جاسکتا تھا۔ اسے واپس
میشن جانے کا انتظار تھا۔ وہاں جا کر وہ
بے فکری سے کھا سکتی تھی کیونکہ مس
سیلی کو اس کے خیالات کا اچھے سے علم
تھا۔ اور وہاں زیادہ تر حلال چیزیں آتی
تھیں۔



کمرے میں آکر اس نے کبڈ سے براق
کے لیے ٹراؤزر اور ٹی شرٹ نکالی تھی۔ گھر
پر بھی وہ اس وقت ایسے ہی کمفرٹ بیل
کپڑے پہنتا تھا۔ عینا کو جب سے یہ ذمہ
داری سونپی گئی تھی۔ اسے صبح آٹھ بجے
سے لے کر رات کے بارہ بجے تک کی
براق کی ہر ایکٹیویٹی کا علم تھا۔ اب وہ ان
کاموں کی عادی ہو چکی تھی۔ کپڑے بیڈ پر
ڈالتی کمرے سے نکل گئی۔ لاؤنج میں آئی تو
دروازے پر دو ورکرز اور مینجر کھانے کی



ٹرائی لیے کھڑا تھا۔ وہ قریب جاتی گلاس
ڈور کھول گئی۔

"گڈ ایوننگ میم۔۔!" اس نے محض سر
ہلایا تھا اور ایک جانب ہو گئی۔ صبح سے خود
کو میم اور میڈم کہے جانے پر وہ خاصی
زچ ہو چکی تھی۔ وہ تو خود اس شخص کی
ور کر تھی اچانک میڈم کے رتبے پر کیسے
فائر ہو گئی تھی۔ جب تک ور کرز نے کھانا
ڈائننگ ٹیبل پر سجایا۔ گرے ٹراؤزر اور



وائٹ ٹی شرٹ میں ملبوس نکلھرا نکلھرا
 براق چلا آیا تھا۔ عینا نے بس ایک نگاہ
 اسکی جانب ڈالی تھی۔ مگر وہ اس قدر
 وجیہہ لگ رہا تھا اس پل کہ وہ جو ہمیشہ
 ناگواری سے دیکھتی اس پل اسکی نگاہ بھی
 کھٹکھٹی تھی۔ اس میں تو کوئی دو رائے
 نہیں تھی کہ براق آلیار جیسا پرکشش
 شخص اس نے اپنی پوری زندگی میں نہیں
 دیکھا تھا۔ براق اس پل اسکی جانب متوجہ
 نہ تھا ورنہ اسکے اس طرح کھٹکھٹنے پر یقیناً



کوئی تمسخر بھرا جملہ ضرور مارتا۔ اور یہ
سوچ آتے ہی وہ نگاہوں کا زاویہ بدل گئی
تھی۔ اس کے چہرے پر ہلکی ہلکی سرخی تھی۔

"میں نے سنا ہے۔۔ تم نے کھانا واپس
بجھوا دیا تھا۔" پاس آتا براق بڑے
کمفر ٹیبل انداز میں اس کی کمر کے گرد حصار
باندھ گیا۔ عینا نے دنگ ہوتے مینجر اور
ورکرز کی سمت دیکھا پھر اسے۔ جو بڑی



گہری نگاہوں سے اسے دیکھ رہا تھا۔ اس
نے بے اختیار تھوک نگلا تھا۔

"مم۔۔ مجھے بھوک نہیں تھی۔۔" ہاتھ نیچے
لے جاتے اسکا ہاتھ اپنی کمر سے ہٹانا چاہا
مگر وہ ٹس سے مس بھی نہ ہوا۔

"اپنی تھنگ ایلز سر۔۔"

Kitab Chehra Novels

"لیو۔۔!!" ایک نظر ان پر ڈالتا اسے لیے
ٹیبیل کی سمت بڑھ گیا۔ جہاں نہ جانے کتنے
گ



قسم کے کھانے بچے تھے۔ چیئر ہسٹتی وہ
بیٹھی تو براق بھی اسکے سامنے بیٹھ گیا۔ اب
مسئلہ یہ تھا کہ اسے اپنی پلیٹ میں کچھ نہ
کچھ تو ڈالنا تھا کیونکہ براق فرصت سے
اپنی پلیٹ میں کھانا ڈال رہا تھا۔ اس نے
بھی سیلڈ قریب کرتے اپنی پلیٹ میں ڈال
لی حالانکہ اسے سخت ناپسند تھی یہ گھاس
پھوس مگر اسکے علاوہ اور کوئی حلال ڈش
نظر نہیں آئی تھی۔



"اگر تمہارا بھوک سے مرنے کا پلان ہے
تو کینسل کر دو۔ فلحال تمہیں مارنے کا
منصوبہ نہیں بنایا میں نے۔۔" وہ جو
خاموشی سے پلیٹ پر جھکی سبزیاں منہ میں
ٹھونس رہی تھی۔ براق کی ناگواری بھری
آواز پر چونکتے سر اٹھایا۔ وہ انتہائی سرد
نگاہوں سے اسے اور اسکی پلیٹ کو دیکھ رہا
تھا۔ اور چکن تکہ اسکی جانب بڑھایا۔ عینا
نے ایک نظر اس لذیز تکے کو دیکھا مگر
سرفہی میں ہلا گئی۔



"میں نہیں کھا سکتی۔۔" براق کی بھنویں
سمٹیں۔ "پھر میں کھلاؤں۔۔؟"

"نہ۔۔ نہیں میرا مطلب ہے ان میں سے
کیا حلال ہے کیا نہیں۔۔ مجھے نہیں
پتہ۔۔" نخل سی ہوتی بولی تھی۔ اور براق کا
منہ میں جاتا کاٹا ٹیچ میں ہی ٹھہر گیا۔ وہ
چند لمحوں یونہی بھنویں سکڑے دیکھتا رہا۔

"ہونہ۔۔ ریلیجیئس۔۔" سر جھٹکتا اپنے
کھانے کی جانب متوجہ ہو گیا۔ جبکہ منہا کی



آدھی پلیٹ کھانے کے بعد اب بس ہو چکی
تھی۔ جب اچانک ہی کمرے میں موبائل
کی رنگ ٹون گونج اٹھی۔ اور یہ براق کی
نہیں تھی وہ اپنی ٹون پہچانتا تھا۔ منہا نے
گردن موڑتے ٹیبل پر پڑے اپنے موبائل
کو دیکھا۔ شاید باسل کی کال ہو۔!! مگر
پھر واپس سیدھا ہوتے کن اکھیوں سے
اسکی جانب دیکھا۔

Kitab Chehra Novels



"یقیناً تمہارے چہیتے بھائی کو علم ہو چکا ہوگا
کہ تمہارا نمبر آن ہو گیا۔"

"تو تمہیں اعتراض ہے میرے باسل سے
بات کرنے پر۔۔؟" اس بار منہا کا لہجہ بھی
سرد تھا۔

"مجھے تو تمہارے سانس لینے پر بھی
اعتراض ہے۔۔ بولو کیا کروں۔۔؟" کیا دل
جلانے والا انداز تھا۔ عینا کے چہرے پر
شدید نفرت کا تاثر ابھرا تھا۔



"تمہارے پاس ابھی اسی وقت بھی مجھے
مارنے کا آپشن ہے۔۔ اٹھاؤ یہ چھری۔۔ اور
ہمت ہے تو مار دو۔۔" اسکی نگاہیں ٹیبل پر
رکھی فروٹ نائف سے ہوتیں اس تک
گئیں تھیں۔ وہ بھی آنکھوں میں وہی سرد
تاثر لیے بیٹھا تھا۔

"میں کہہ رہا ہوں نا جب تک تمہیں
موت کی خواہش ہے بس تب تک زندہ



رکھوں گا۔۔" اسکی لوجک پر وہ ننھی سے
مسکرا دی۔

"تمہارے ساتھ رہتے تو میرے اندر یہ
خواہش نہیں ختم ہو سکتی۔۔ یعنی تم مجھے زندہ
ہی رکھنا چاہتے ہو۔۔ میں نے پہلے بھی کہا
تھا میرے عشق میں گرفتار ہو چکے ہو۔۔
بس مانتے نہ۔۔۔"

Kitab Chehra Novels

"شٹ۔۔۔ اپ۔۔۔" ٹیبل پر زوردار ہاتھ
مارتا دھاڑا تھا۔۔ "میں نے پہلے بھی کہا تھا



مجھ سے دوبارہ یہ بکواس مت
کرنا۔۔۔" اسکی آنکھوں میں ابھرتے جلال
کو دیکھ عینا کی زبان تالو سے چپک
گئی۔ "اور آج ایک بات میں تم پر واضح
کردوں۔۔۔ اگر کبھی میری بے اختیاری میں
مجھ سے یہ غلطی سرزد ہو بھی گئی تو تم
میرے ساتھ موجود نہیں ہوگی سمجھ
آئی۔۔۔" عینا نے دنگ نگاہوں سے اسے
یکھا تھا۔ وہ اپنے غصے میں کتنی بڑی بات
کر گیا تھا۔!! اس نے شدت سے دعا کی



تھی کہ وہ ابھی اسی وقت اسکے عشق میں
مبتلا ہو کر بلکل پاگل ہو جائے۔ مگر اگلے پل
خود کو بری طرح جھڑکا بھی تھا۔

"میری کافی لے کر آؤ روم میں۔۔" نیکین
سے چہرہ صاف کرتا اٹھ کر بیڈ روم کی
جانب بڑھ گیا۔ منہا چند لمحے یونہی لب
چباتی رہی۔ پھر مرتی کیا نہ کرتی کی مصداق
کچن کی سمت بڑھ گئی۔ جو بلکل مینشن جیسا
لگشری تھا مگر سائز میں تھوڑا چھوٹا تھا۔



کافی دیر تک ہر کیبنٹ میں کافی تلاشنے
کے بعد بلاآخر اسے بلیک کافی کا جار مل ہی
گیا تھا۔ مگر ساتھ میں کچھ اور بھی ملا تھا
اور وہ بھی اسپانسی نوڈلز۔!! مگر دل
مسوستی اسکی کافی کی جانب متوجہ ہو گئی۔
پندرہ منٹ میں انتہائی سستی سے اس نے
کافی تیار کی تھی اور ٹرے میں سجاتی باہر
نکل گئی۔ ایک نظر والکلک کو دیکھا تھا جو
رات کے گیارہ بج رہی تھی اور پھر ٹیبل
پر رکھے اپنے موبائل کو دیکھا۔ مگر پھر



سر جھٹکتی بیڈروم کی سمت بڑھ گئی۔ ہیٹر آن
 کیے وہ بیڈ پر نیم دراز موبائل پر کسی سے
 محو گفتگو تھا۔ عینا نے کافی سائیڈ ٹیبل پر
 رکھی ہی تھی کہ براق نے اسکی جانب
 ہاتھ بڑھا دیا۔ اور اسکا مطلب کیا تھا وہ
 بخوبی جانتی تھی۔ مگر وہ اس جگہ ایک پل
 بھی رکتا نہیں چاہتی تھی جہاں یہ شخص
 اپنی عیاشی کے لیے دوسری لڑکیوں کو لاتا
 تھا۔ وہ کوئی عام لڑکی نہیں تھی۔ وہ بدکار
 نہیں تھی۔ وہ اسکی غلاظت کا حصہ نہیں



تھی۔ وہ اسکا ون نائٹ اسٹینڈ نہیں تھی۔
اگر براق اسے بھی ان لڑکیوں کی لائن
میں لانا چاہتا تھا تو یہ اسکی سب سے بڑی
بھول تھی۔ عینا نے شدید ناگواری سے اسکا
ہاتھ جھٹکا تھا۔ "مجھے اپنی ان ون نائٹ
اسٹینڈ کی طرح استعمال کرنے کا سوچنا بھی
مت۔۔" شدید غصیلے لہجے میں عراقی تن
فن کرتی روم سے نکل گئی تھی۔ جبکہ
براق۔۔!! وہ فریز بیٹھا اپنے ہاتھ کو دیکھ



رہا تھا۔ وہ اسکا ہاتھ جھٹک کر نہیں بلکہ منہ
پر طمانچہ مار کر گئی تھی۔

جاری ہے |

Kitab Chehra Novels



رفوگر

قسط ۲۶

"مجھے اپنی ان ون نائٹ اسٹینڈ کی طرح استعمال کرنے کا سوچنا بھی

مت۔۔" شدید غصیلے لہجے میں غراتی تن فن کرتی روم سے نکل گئی تھی۔ جبکہ



براق۔۔۔!! وہ فریز بیٹھا اپنے ہاتھ کو
دیکھ رہا تھا۔ وہ اسکا ہاتھ جھٹک کر نہیں
بلکہ منہ پر طمانچہ مار کر گئی تھی۔ اس کے
وجود میں شعلے سے بھڑک اٹھے۔ اس
انکار کا کیا مقصد تھا۔۔؟ اس کے آگے
سرکل کی ایک سے ایک لڑکی جان
چھڑکنے کو تیار تھی اور یہ لڑکی۔۔۔!!
جسے صرف انتقام کی نیت سے ساتھ
رکھا ہوا تھا وہ اسے دھتکار رہی تھی۔
براق آلیار کو دھتکار رہی تھی۔۔۔!! براق



نے کان سے لگا موبائل ہٹاتے پوری
قوت سے دیوار پر کھینچ مارا تھا۔ اور لمبے
لمبے ڈگ بھرتا باہر نکل آیا جہاں وہ
لاؤنج میں صوفے پر گھٹنوں میں منہ
دیے بیٹھی تھی۔

Kitab Chehra Novels

"یو۔۔۔!!" تیزی سے اسکی جانب
لپکا۔ "آئی ول کل یو۔۔۔" ایک جھٹکے
میں بازو سے پکڑتا جھنجھوڑ گیا۔ "اتنی



ہمت تمہاری۔۔ کہ مجھے انکار کرو۔۔ ہو
کون تم۔۔؟"

"تو مار دو مجھے۔۔ میں نے نہیں
روکا۔۔" آنکھوں میں موٹے موٹے
آنسو اور سرخ چہرہ لیے وہ بھی چیخ
اٹھی۔۔ "مجھے مار دو۔۔ مگر میں اس بیڈ
روم میں نہیں جاؤں گی۔۔" اسکے اس
قدر شدید ردِ عمل پر براق ٹھٹھک کر
رہ گیا۔۔



"ہوش میں ہو کیا کہہ رہی ہو۔۔ تم مجھے
ایک بار پھر انکار کر رہی ہو۔۔ یہ جانتے
ہوئے بھی کہ مجھے اس طرح چیلنج
کرنے سے تمہیں ہی نقصان اٹھانا پڑے
گا۔" براق کی اس وقت غصے سے نیس
تن چکیں تھیں۔ آخر اس لڑکی کے
ساتھ مسئلہ کیا تھا۔ یا اس نے اسے
اشتعال دلانے کا ٹھیکہ اٹھایا ہوا تھا۔



"نقصان۔۔!!" اپنی جلتی آنکھیں اٹھا کر
اس شیطان صفت شخص کو دیکھا۔ جس
میں دنیا بھر کی ہر برائی موجود
تھی۔ "تمہیں لگتا ہے اس سب کے بعد
بھی مجھے کسی نقصان کی پرواہ
ہوگی۔۔؟" براق نے آنکھیں چھوٹی
کرتے اسکے چہرے پر پھیلی تلخی دیکھی
تھی۔ عینا کی بات کا مفہوم کیا تھا وہ
بجوبی سمجھ رہا تھا۔ یعنی اسکی نظر میں



براق آلیار کا ساتھ ایک خسارہ تھا
بس۔۔!!

"تم ہو کیا چیز۔۔؟ مجھ جیسا شخص چراغ
لے کر بھی ڈھونڈو گی تو نہیں ملے
گا۔۔" براق نے سختی سے اپنے لب
بھینچے تھے۔ "اور میں صرف تمہاری
موت تک تمہیں اپنے ساتھ رکھا ہوا
ہوں یہ بات اپنے بھوسے لگے دماغ میں
بٹھا لو۔۔" اسکی بکواس کا جواب دینے



کے بجائے عینا نے اسکی گرفت سے
ہاتھ نکالنا چاہا مگر وہ گرفت مزید مضبوط
کر گیا تھا۔

"اور یاد رکھو۔۔ تمہارا یہ رویہ اور یہ
انکار میں آخری بار برداشت کر رہا
ہوں۔۔ اس کے بعد۔۔!!" وہ رکا تھا عینا
نے اپنی غم پلکیں اٹھا کر اسکی سمت
دیکھا۔ جہاں اس پل دنیا جہان کی
حقارت اور تنفر تھا۔ اسے اپنے اندر



کھٹن بڑھتی محسوس ہوئی۔ "میں وہ
کروں گا تم پچھلے سارے خسارے بھول
جاؤ گی۔۔" اس کے چہرے پر ابھرتی
پراسرار مسکراہٹ منہا کی آنکھوں کی
نمی میں اضافہ کر گئی تھی۔ مگر اسکے لبوں
سے اب بھی کچھ نہ نہ نکلا۔

Kitah Chehra Novels

"چلو اب۔۔" اس بار لہجے میں الگ ہی
دھونس تھی۔ مگر وہ اپنی جگہ جی سر نفی
میں ہلا گئی۔ "تم غلطی پر غلطی کر رہی

~



ہو۔۔" براق نے سنگین لہجے میں تنبیہ
کی تھی۔ مگر اسے سمجھ نہیں آرہا تھا اس
نے اتنی بد تمیزی کے باوجود بھی اس
لڑکی کو اب تک شوٹ کیوں نہیں کیا
تھا۔؟ وہ کہاں اتنے ضبط اور برداشت کا
عادی تھا۔

"مم۔۔ میں نے کس اتنا کہا ہے میں
وہاں نہیں جاؤں گی۔۔" ہاتھ کی پشت
سے آنسو رگڑتی نظریں چراگئی۔ جبکہ



براق کے چہرے پر اب نا فہم سے
تاثرات ابھرے تھے۔۔

"اچھا۔۔ کیا برائی ہے۔۔ اس کمرے
میں۔۔ ذرا مجھے بھی تو معلوم ہو۔۔" اسے
قریب کرتا اپنی جانب متوجہ کر گیا۔ مگر
عسنا نے اس سے نظریں نہیں ملائیں
تھیں۔ اس وقت وہ خود پر ضبط کرنے
کی کوششوں میں تھی۔ "کچھ پوچھ رہا
ہوں تم سے۔۔" اسکی ٹھوڑی پکڑتا اپنی



سمت موڑ گیا۔ عینا نے نم مگر عصبیلی
نگاہوں سے اسے دیکھا تھا۔

"میں اس جگہ قدم بھی نہیں رکھوں گی
جہاں پہلے ہی تم کسی اور لڑکی کو اپنی
تنہائی کا حصہ بنا چکے ہو۔" اور ایک بار
پھر اسکا ہاتھ ٹھوڑی سے ہٹاتی صوفے پر
جا بیٹھی۔ جبکہ براق ایک پل کے لیے
ششدر کھڑا رکھ گیا۔ اسکے چہرے پر اس
پل بے طرح حیرت بھرے تاثرات



ابھرے تھے۔ یعنی اس قدر شدید ردِ عمل
کی یہ وجہ تھی۔۔۔!! گردن موڑتے
اس الجبھی ہوئی جادوگرنی کی جانب
دیکھا۔ جو اب بے آواز روتی بار بار اپنے
آنسو رگڑ رہی تھی۔ وہ کسی ٹرانس میں
پھر اسکی جانب قدم بڑھا گیا۔

Kitab Chehra Novels

"تم تو کہہ رہیں تھیں تمہیں فرق نہیں
پڑتا میں کسی کے ساتھ بھی



رہوں۔۔" اسکے کھوجتے لہجے پر عینا کے
ماتھے پر بل پڑے تھے۔

"تم سے کس نے کہا مجھے اس بات کی
پرواہ ہے۔۔ میں نے کہا میں وہاں قدم
نہیں رکھوں گی بس۔۔" براق لب
بھینچتا اس پر جھکا تھا اور صوفے کی
پشت پر ہاتھ جما گیا۔ وہ غصہ جو شراروں
کی طرح خون میں دوڑ رہا تھا۔ منہا سنان



کی ایک وضاحت کے سبب جیسے برف
کی مانند ٹھنڈا ہوتا جا رہا تھا۔

"تم پھر وہی غلطی کر رہی ہو جو آج
سے دو رات پہلے کی تھی۔۔ میرا ضبط اتنا
مت آزماؤ کہ پھر ری ایکشن بھی نہ
برداشت کر سکو۔۔ کیونکہ بھگتنا تو تمہیں
ہی پڑے گا۔۔" اسکا لہجہ انتہائی گھمبیر اور
سنجیدہ تھا عینا نے نگاہ اٹھانے کی ہمت
نہ کی تھی اس بار۔۔ کیونکہ وہ ضرورت



کی ایک وضاحت کے سبب جیسے برف
کی مانند ٹھنڈا ہوتا جا رہا تھا۔

"تم پھر وہی غلطی کر رہی ہو جو آج
سے دو رات پہلے کی تھی۔۔ میرا ضبط اتنا
مت آزماؤ کہ پھر ری ایکشن بھی نہ
برداشت کر سکو۔۔ کیونکہ بھگتنا تو تمہیں
ہی پڑے گا۔۔" اسکا لہجہ انتہائی گھمبیر اور
سنجیدہ تھا عینا نے نگاہ اٹھانے کی ہمت
نہ کی تھی اس بار۔۔ کیونکہ وہ ضرورت



سے زیادہ بول کر اسے قابو سے باہر
ہونے کا موقع دے چکی تھی۔

"اٹھو۔۔" براق نے ایک بار پھر اپنا ہاتھ
اسکی جانب بڑھایا تھا۔ مگر وہ ڈھیٹ بنی
بیٹھی رہی۔ "عینا۔۔!!" میں آخری بار کہہ
رہا ہوں۔۔" اسکے وارننگ بھرے لہجے پر
عینا نے اپنی ہری جھیلیں اٹھا کر اسکی
جانب دیکھا تھا۔ جہاں آنسوؤں کے ساتھ
کچھ اور بھی تھا۔ ایک عجیب سا سوز۔۔



ایک بے بسی۔۔ ایک سحر۔۔ ایک اداسی۔۔
وہ کئی لمحے ان جھیلوں میں دیکھتا رہا اور
پھر بے اختیاری کا ایسا لمحہ بھی آیا کہ
ہاتھ بڑھا کر نرمی سے اسکے رخسار کو
چھوتا ایک جھٹکے سے باہوں میں اٹھا گیا۔
اس اچانک حرکت پر عینا کے لبوں سے
دبی دبی چیخ برآمد ہوئی تھی اس سے
پہلے کہ وہ کوئی ردِ عمل دیتی۔ براق اسکے
کان کر قریب جھک کر گھمبیر سرگوشی
کرتا اسے پتھر کا کر گیا تھا۔



"تمہارے سوا آج تک کوئی نہیں آئی
اس گھر میں۔۔"

"اتنی رات کو کافی پینے کا کونسا وقت
ہے یہ۔۔" نائٹ گائون میں ملبوس لیلیٰ
کچن میں داخل ہوئی تو آدم کھڑا اپنے
لیے کافی بنانے میں مصروف تھا۔ وہ آج
شام سے یہیں تھا۔ اور لیلیٰ نے روک لیا



تھا کیونکہ تبریز بھی اب تک نہیں آیا
تھا۔

"کیا کروں سیمسٹر کا اینڈ چل رہا ہے
سوچ رہا ہوں تھوڑا سیریس
ہو جاؤں۔۔"

"اوہو۔۔ آدم وانی بھی پڑھائی کو لے کر
سیریس ہوتے ہیں۔۔" لیلیٰ مصنوعی
حیرت کا شکار ہوتی کاؤنٹر کے پاس رکھی



چیز پر آ بیٹھی۔ "ہاں کر لیں طنز۔۔ وہاں
وہ عینا کہتی ہے۔۔ ہم لوگ تو پروفیسر
کی کنپٹی پر گن رکھ کر خود کو پاس کروا
سکتے ہیں۔۔" اسکے چڑچڑے انداز پر لیلیٰ
اپنی مسکراہٹ ضبط نہ کر سکی۔

"بلکل صحیح کہتی ہے۔۔ کسی غنڈے سے
کم ہو تم۔۔؟ ویسے ایک بات بتاؤ یہ
لڑکی تو بڑی انٹیلیجینٹ لڑکی لگتی ہے۔۔"



پھر اسے اس براق کے گھر جاب کرنے
کی کیا ضرورت پڑ گئی۔۔؟"

"ہا۔۔۔!! جاب تو چھوڑیں اب تو
بیچاری سے زبردستی شادی رچا کر بیٹھ
گئے ہیں وہ لاڈ صاحب۔۔۔۔"

"ہیلو۔۔ سوئیٹ ہارٹ۔۔" پیچھے سے آکر
تبریز نے اس کے سر پر بوسہ دیا تھا۔ اور
ایک نظر آدم پر بھی ڈالی تھی۔



"کچھ خیال کر لیں۔۔ سنگل لوگ کھڑے
ہیں یہاں۔۔" آدم نے تبریز کو شرمندہ
کرنے کی ناکام کوشش کی تھی۔ جبکہ لیلیٰ
تو شاک میں تھی اب تک۔

"کیا کہا تم نے۔۔ براق نے شادی
کر لی۔۔؟" لیلیٰ کے شاکڈ لہجے پر تبریز
ٹھٹھکا تھا۔ ایک نظر بیوی کے تاثرات پر
ڈالتے اپنی جون میں کھڑے آدم کو
شدید ناگوار نگاہوں سے گھورا تھا۔ "آپ



نے تو مجھے نہیں بتایا۔۔ کب کی شادی
اس نے۔۔ 'وہ بھی تمہاری کلاس فیلو
سے۔۔!!' اسکے لہجے میں موجود شک
کم ہونے میں نہیں آرہا تھا۔ آدم
دوسرے سلب کے پاس جا کر کافی مگ
میں بھرنے لگا۔ اسے نہیں معلوم تھا
تبریز اسکا کیا حشر کرنے والا تھا۔ "لیس
آپکو پتا ہی نہیں۔۔؟ یہ خبر تو کافی دنوں
سے پھیلی ہوئی ہے اب تو مہینے سے اوپر
ہونے والا ہے۔۔" لیلیٰ نے انتہائی



بے یقین نگاہوں سے تبریز کی جانب
دیکھا تھا۔

"مجھے ایسے کیوں دیکھ رہی ہو یار۔۔ مجھ
سے پوچھ کر تھوڑی کی۔۔ اور تمہارا کیا
لینا دینا اس سے۔۔" وہ بھی جھنجھلاتا ہوا
بولا۔ آدم مسکراتا ہوا ان کی جانب پلٹا۔

Kitab Chehra Novels

"آپ سے کیا انہوں نے تو عینا سے
بھی نہیں پوچھا شاید۔۔ زبردستی اٹھوا کر



نکاح۔۔"

"بکواس بند کر۔۔ لڑکی راضی ہے جیسی
اسکے ساتھ رہ رہی ہے۔۔" تبریز نے
اسے بری طرح جھڑک دیا۔

"ہاں آپ تو اسی کی طرف داری کریں
گے۔۔ چاہے وہ معصوم لڑکی مجبور ہی
کیوں نہ ہو۔۔ اور براق جیسا مرد نکاح



کرے سب سے پہلے تو مجھے یہ بات
ہضم نہیں ہو رہی۔۔"

"ارے یقین کر لیں بھابھی۔۔ کیونکہ یہی
سچ ہے اب بس میں ہی کنوارہ بچا ہوں
اس خاندان کا۔۔ آج تو بھائی یونی لینے
پہنچ گئے تھے اسے۔۔" آدم نے اپنی ہی
بات سے لطف اندوز ہوتے قہقہہ لگایا
تھا۔ تبریز نے انتہائی غصیلی نگاہوں سے



اسے دیکھا جی چاہا ابھی اسی وقت چہرہ
بگاڑ دے اسکا۔

"بیچاری معصوم۔۔ پہلے اسے زبردستی گھر
میں نوکری پر رکھا پھر زبردستی شادی
کر لی۔۔ کس قسم کا انسان ہے یہ۔۔ آدم
وہ لڑکی تو بہت خوفزدہ رہتی
ہو گی۔۔" ییلی کو اب اس انجان لڑکی کی
فکر کھائے جا رہی تھی۔ کیونکہ براق سے

--



اسے اتنی شدید نفرت تھی کہ اسکے
آگے ہر کوئی مظلوم لگتا تھا۔

"ایسی ویسی مگر صرف بھائی سے ڈرتی
ہے ان کے گارڈز کو تو جوتے کی نوک
پر رکھتی ہے۔۔"

KitabChehra Novels
"تمہاری بکواس اگر ختم ہوگی تو نکلو

یہاں سے۔۔ اس سے پہلے کہ میں
تمہیں گھر سے نکال دوں۔۔" تبریز کی



بھی اب بس ہو چکی تھی۔ آدم نے
حیرت سے اسے دیکھا جو نہ جانے کیوں
غصے سے لال پیلا ہو رہا تھا اور کندھے
اچکاتا کچن سے نکل کر سیڑھیوں کی
سمت بڑھ گیا۔

"آپ کو تو اس شخص کے خلاف کوئی
برائی یا بات براہِ شست ہی نہیں
ہوگی۔" لیلیٰ کے سنجیدگی سے کہنے پر وہ



اپنے اندر اٹھتے ابال کو ضبط کرتا بالوں
میں ہاتھ پھیر گیا۔

"لیلیٰ مجھے نہیں معلوم وہ کیا کرتا پھر رہا
ہے۔۔ اور کس سے شادی کر رہا ہے۔۔"

"مگر جب سب آپ کے سامنے ہے
آپ اس لڑکی کو بچا سکتے تھے۔"

Kitab Chahar-e-Akmal



"انف۔۔۔!! تم دونوں نے مجھے کھ پتلی
سمجھ رکھا ہے۔۔۔ اسے سمجھاؤں تو الٹا مجھے
سناتا ہے۔۔۔ اور یہاں تم اسکی حرکتوں کا
حساب مجھ سے مانگتی ہو۔ یار اس نے
شادی کر لی میرے لیے کافی ہے۔۔۔ اب
کس طرح کی کس سے کی۔۔۔ میں اس
سے حساب نہیں لے سکتا۔۔۔ مگر اب وہ
دونوں ساتھ ہیں وہ لڑکی بھی ایڈجسٹ
کر رہی ہے۔۔۔ تو ہم کیوں کچھ



کہیں۔۔" اس کے انتہائی ناراض لہجے پر لیلیٰ
یکدم چپ ہو گئی۔

"وہ کوئی چھوٹا بچہ نہیں ہے جو مجھ سے
پوچھ کر کچھ کرے گا۔۔ یا میرے کہنے
پر وہ کام چھوڑ دے گا۔ اگر تم اسی
طرح مجھے بلیم کرتی رہیں۔۔ میں کروں
گا جواب دو۔۔" لیلیٰ شرمندہ ہوتی سر
جھکا گئی۔ واقعی وہ غلط کیا کہہ رہا تھا
براق آلیار کی کسی بھی حرکت پر وہ



ہمیشہ اپنے شوہر کا گریبان پکڑتی تھی۔
اسے کٹہرے میں کھڑا کرتی تھی۔۔

"آئی ایم سوری۔۔ پتہ نہیں کیوں میں
ہمیشہ اس شخص کی وجہ سے آپکا موڈ
خراب کر دیتی ہوں۔۔" تبریز اسے
قریب کرتا ماتھے پر بوسہ دے گیا۔

"ایسا بھی نہیں اب۔۔ اور اپنا غصہ مجھ
پر ہی نکال لیا کرو ورنہ نوکروں اور



سمن کی شامت آجاتی ہے۔۔" اس کے شریر
لہجے پر لیلیٰ نے جھپٹتے اس کے کندھے پر
ہاتھ مارا۔۔" آج یہ تم اب تک کیوں
جاگ رہی ہو۔۔"

"آپ کا ویٹ کر رہی تھی۔۔ سمن تو
کب کی سوچکی ہے۔۔" پھر وہ اس سے
دن بھر کی ایکٹیویٹیز کے بارے میں
پوچھتا ذہن بٹا گیا تھا۔ اور اپنے حصار میں
لیے بیڈروم کی سمت بڑھ گیا۔



رات کا نہ جانے کونسا پہر تھا جب اسکی
 آنکھ کھلی تھی۔ نیم اندھیرے کمرے میں
 وہ چند لمحے یونہی لیٹی رہی۔ سر اٹھاتے
 براق کی جانب دیکھا جو اس وقت یقیناً
 گہری نیند میں تھا۔ اور پھر اپنے گرد بنے
 اسکے حصار کو جو نیند میں بھی اپنی جگہ
 سے ٹس سے مس نہیں ہوتا تھا۔ وہ چند
 لمحے اسکے سینے پر سر رکھی اسکے چہرے



کی جانب دیکھتی رہی اسے سمجھ نہیں
آ رہا تھا۔ آج اس شخص نے اسے
وضاحت کیوں دی تھی۔ اکتنا شریف لگتا
ہے سوتے ہوئے۔ اسکی گہری انسان کو
بوکھلا کر رکھ دینے والی آنکھیں اس
وقت بند تھیں تو کتنی بھولی لگ رہیں
تھیں۔ مگر عینا ان کا ہر رنگ جانتی تھی
کہ یہ آنکھیں کب کب اور کس طرح
اسے پریشان کرتیں تھیں۔ اس نے
بے اختیار ہاتھ اسکی گھنی تراشیدہ داڑھی



کی جانب بڑھایا تھا مگر اسے محسوس
کرنے سے پہلے ہی ٹھہر گئی۔ یہ شخص
جتنا مکمل تھا اسکا اندر اتنا ہی بد صورت
تھا۔ اسے جتنا غرور اپنے ظاہر پر تھا اسکا
باطن اتنا ہی میلا تھا۔ وہ اسے اور خود کو
ایک ترازو میں تولتا تھا۔ ایسا کیسے ہو سکتا
تھا۔ اس نے کبھی زندگی میں کسی کا مال
نہیں کھایا تھا۔ کبھی کسی کا برا نہیں چاہا
تھا۔ کبھی حرام نہیں کیا تھا۔ ہاں مگر
اس نے قتل کیا تھا۔!! بس یہ ایک



بات تھی جہاں وہ مات کھا جاتی تھی۔
جہاں وہ براق آلیار کے برابر آ جاتی
تھی۔ اپنے گرد بندھا اسکا ہاتھ ہٹاتی اٹھ
بیٹھی۔ وہ ابھی کچھ دیر پہلے ہی سوئی تھی
مگر بھوک نے اسے مزید چین سے
سونے نہ دیا تھا۔ ایک نظر والکلک دیکھی
جو رات کے تین بجا رہی تھی اور پھر
احتیاطی طور پر براق کی جانب جھکتے
دیکھا وہ گہری نیند میں تھا۔ ایک مہینے
میں اسے اچھی طرح اندازہ ہو چکا تھا وہ



گہری نیند سوتا تھا اس لیے ہلکی پھلکی
حرکت پر اسکی آنکھ نہیں کھلنی تھی۔ بیڈ
سے اترتے ٹی شرٹ پر ہی ہوڈی پہنی۔
جو اس نے براق سے ہی ادھار لی تھی
کیونکہ رات کو سونے کے لیے اسکے پاس
کوئی کپڑے نہ تھے۔ سلیپرز پاؤں میں
چڑھاتی احتیاط سے دروازہ کھول کر باہر
نکل گئی۔



اسے نکلے ابھی مشکل سے دس منٹ ہی
ہوئے تھے۔ کہ براق نے نیند میں ہی
اپنے نزدیک موجود وجود کی کمی محسوس
کرتے ادھر ادھر بیڈ پر ہاتھ مارتے اسے
ڈھونڈا تھا۔ مگر جب وہ وجود محسوس نہ
ہوا تو اس نے اپنی خمار آلود آنکھیں
کھول کر منہا کی سائیڈ دیکھی جو خالی
تھی۔ پھر گردن موڑتے واشروم کی
جانب دیکھا مگر وہاں سے بھی کوئی آواز
نہیں آرہی تھی۔



"عینا۔۔۔!!" وہیں بیڈ پر لیٹے لیٹے آواز
لگائی تھی اور عینا کا تکیہ اٹھاتا منہ پر
رکھ گیا۔ اس وقت اسے سخت نیند آرہی
تھی اور اٹھنے کا کوئی موڈ نہ تھا۔ زندگی
میں ابھی چند ہی لمحات تو ایسے آئے
تھے کہ وہ بغیر کسی نشے یا گولیوں کے
سورہا تھا۔ مگر عینا کا کوئی جواب نہ آیا
تھا۔ تکیہ منہ پر سے ہٹاتا بھنویں سکیرتا
اٹھ بیٹھا۔ سائیڈ ٹیبل پر رکھی کلک میں
ٹائم چیک کیا جو رات کے سوا تین بجا



رہی تھی۔ "عینا۔۔!! میری نیند
ڈسٹرب کر رہی ہو تم۔!!" مگر جواب
میں مکمل خاموشی پر زچ ہوتا کمبل ایک
جانب پھینک کر جگہ سے اٹھا تھا اور
روم سے باہر نکل گیا۔ لاؤنج میں اندھیرا
چھایا تھا۔ صرف ایک دو لیمپس آن
تھے۔ وہ سیدھا مین ڈور کی جانب بڑھا
تھا۔ مگر اسے اندر سے مقفل دیکھ اس
نے گہری سانس بھری۔ ورنہ جتنا اسکی



بیوی کو بھاگنے کا شوق تھا کوئی بعید نہیں
تھی کہ تیسری بار بھی بھاگ جاتی۔

"کہاں چلی گئی۔۔" ارد گرد کا جائزہ لیتا
کچن کی سمت آیا تو ایک پل کے لیے
اسکا دماغ گھوم گیا۔ سامنے اسٹول پر بیٹھی
ایک بھرا ہوا نوڈلز کا باول سامنے رکھے
کھانے میں مصروف تھی۔



"تم یہاں بیٹھی ہو۔۔" اسکی تیز آواز پر
اسپانسی نوڈلز کے مزے لیتی منہا کے
ہاتھ سے کانٹا ٹیبل پر گرا تھا اور اس پر
نظر پڑتے ہی یکدم بری طرح کھانسنے
لگی۔ براق تیوری پر بل لیے اسکے نزدیک
آیا تھا اور کاؤنٹر پر رکھی واٹر بوتل اٹھاتا
اسکے سامنے پیش کیا۔ عینا نے بھی بلا چوں
چرا بوتل اٹھا کر منہ سے لگا لی تھی۔
جب تک اس نے سانس درست کیا وہ
چیئر کھسکا کر برابر میں بیٹھ چکا تھا۔ کانٹا



واپس اٹھاتے کن الھیوں سے اسکی
جانب دیکھا۔ مگر پھر کھانے کی جانب
متوجہ ہو گئی۔ وہ اس شخص کی وجہ سے
ایک بار پھر بھوکے ٹیبل سے نہیں اٹھ
سکتی تھی۔

"کل سے تم یا تو اپنی مرضی کا خود بناؤ
گی یا شیف کو یہاں بلوا لینا۔" عینا نے
حیرت سے اسکی سمت دیکھا۔ کیا مطلب
تھا اس بات کا۔؟



"تو کیا مطلب ہم کب تک یہاں
ہیں۔۔؟ مجھے یونی جانا ہے کل۔۔ میرے
سارے کپڑے بکس وغیرہ وہیں
ہیں۔۔" براق نے ایک نظر اسکے سرخ
نوڈلز اور پھر لبوں کو دیکھا جو اسی رنگ
کے ہو رہے تھے۔ آخر کتنا اسپانسی
کھا رہی تھی یہ۔۔؟

Kitab Chehra Novels

"مینشن میں ملازمین بڑھتے جا رہے ہیں
اور پرائیویسی ختم ہوتی جا رہی ہے۔۔ مجھے



لگتا ہے یہ جگہ تم پر نظر رکھنے کے لیے
ٹھیک ہے۔۔ "کرسی کی پشت سے ٹیک
لگاتا انتہائی ٹھنڈے لہجے میں بولتا اسے
بے چین کر گیا۔ وہ یہاں بالکل نہیں رہنا
چاہتی تھی۔ یہاں صرف وہ دونوں تھے
جس کی وجہ سے براق کو اسکے ساتھ
زیادہ وقت گزارنے کا وقت ملتا۔ جبکہ
میشن میں اس کے لیے ہزار جگہیں
تھیں۔ اور پھر مس سسلی سے بھی اسکی

..



لگتا ہے یہ جگہ تم پر نظر رکھنے کے لیے
ٹھیک ہے۔۔ "کرسی کی پشت سے ٹیک
لگاتا انتہائی ٹھنڈے لہجے میں بولتا اسے
بے چین کر گیا۔ وہ یہاں بالکل نہیں رہنا
چاہتی تھی۔ یہاں صرف وہ دونوں تھے
جس کی وجہ سے براق کو اسکے ساتھ
زیادہ وقت گزارنے کا وقت ملتا۔ جبکہ
میشن میں اس کے لیے ہزار جگہیں
تھیں۔ اور پھر مس سسلی سے بھی اسکی

..



بہت اچھی بونڈنگ تھی۔ یہاں اکیلے رہ
کر کیا کرتی۔۔؟

"مم۔ مگر میری یونی یہاں سے خاصی
دور ہے مجھے بس بھی نہیں ملے گی۔۔
میرا سارا سامان مینشن میں ہے۔۔ او۔۔
اور سیمسٹر کا اینڈ چل رہا۔۔ می۔۔ میرا
پہلے ہی بہت لاس ہو چکا ہے۔۔" براق
نے اسکا ہاتھ پکڑتے نوڈلز سے بھرا چمچہ



منہ میں لیا تھا مگر تیز مرچوں نے نوالہ
نگلنا مشکل کر دیا۔

"یہ کیا مرچیں گھولی ہوئی ہیں۔۔" اسکے
چہرے کے بگڑے زاویے دیکھتی نجل
سی ہو گئی۔

"دیکھو۔۔۔ مم۔۔ مجھے یہاں سے یونی کا
روٹ بھی نہیں پتہ۔۔ میں کیسے جاؤں
گی۔۔؟" اسکے پریشان تاثرات دیکھتے براق



نے گردن ہلکی سی ترچھی کی تھی اور
ٹیبیل سے ٹشو اٹھاتے اسکی ٹھوڑی صاف
کی۔

"تمہارے مسئلوں کا حل میرے پاس
کب سے ہونے لگا۔۔؟" اسکا سرد لہجہ
اسے سن کر گیا تھا۔ کتنی ہی دیر تک وہ
خاموش بیٹھی نوڈلز کو گھورتی رہی۔ کتنی
بیوقوف تھی وہ اس شخص کو اپنے مسئلے
بتا رہی تھی۔ جیسے یہ بڑا اسکا سوچے گا۔



نہ جانے کیوں اسے اپنی آنکھوں کی
زمین نم ہوتی محسوس ہوئی تھی۔

"یہ کریپ ختم کرو فوراً۔" اسکی
ناگواری سے پر آواز پر وہ چونکی تھی اور
ایک نظر ٹھنڈے ہوتے نوڈلز کو دیکھا۔
کیا اب بھوک تھی اسے۔۔؟ چچہ واپس
نوڈلز میں ڈالتی بادل اٹھا کر سنک کی
سمت بڑھ گئی۔ براق نے خاموش نگاہوں



سے اسے تنے ہوئے چہرے کو دیکھا تھا
اور کرسی کھسکنا اسکی سمت بڑھ گیا۔

"کوئی ضرورت نہیں میری نیند خراب
کر کے اب نئی ایکٹیویز ڈھونڈنے

کی۔۔" ٹیپ واپس بند کرتا اسکی کلائی

تھام کر کچن سے باہر نکل گیا۔ منہا سنان
کسی بے جان شے کی طرح اس کے

ساتھ کھینچی جا رہی تھی۔ اسکی دھندلی

نگاہیں براق کی چوڑی پشت پر تھیں۔ یہ



تخص اگر اسکے لیے سلو پوائیزن بن کر
آیا تھا تو بھرپور طریقے سے اپنا کام
کر رہا تھا۔

"عینا۔۔!!" وہ تیزی قدموں سے اپنی
اگلی کلاس کی جانب بڑھ رہی تھی۔ جب
پیچھے سے آتی جانی پہچانی آواز نے اسکے
قدم ٹھٹھکا دیے۔ پلٹ کر دیکھا۔ کوریڈور



کے موٹر کے پاس سیاہ جینز اور شرٹ پر
گرے جیکٹ پہنا ایلکس کھڑا تھا۔

"ایلکس۔۔!!" وہ زرد پڑتی تیزی سے
اسکی جانب لپکی اور احتیاطاً ارد گرد
دیکھا۔ آدم آج کل یونیورسٹی آرہا تھا۔ اور
اسے کسی انجان کے ساتھ دیکھ لیتا تو
صحیح نہ ہوتا۔ براق نے ویسے بھی صرف
اسی کے کہنے پر اسے یونیورسٹی آنے کی
اجازت دی تھی۔



"کیسی ہو تم۔۔؟ مجھے بہت فکر ہو رہی
تھی تمہاری۔۔"

"تم۔۔ تم چلو یہاں سے کسی نے دیکھ لیا
تو مسئلہ ہو جائے گا۔۔" اسے لیے
لابریری کی جانب بڑھ گئی۔ اب تو
ویسے بھی اسے لانے اور واپس گھر لے
جانے کی ذمہ داری گارڈز کی تھی۔ آج
صبح جب وہ کروڑ سے یونیورسٹی کے لیے
نکل رہی تھی۔ گارڈز نے کار کے بغیر



ایریا سے نکلنے سے انکار کر دیا تھا۔ اور یہ
حکم کس کی جانب سے آیا ہوگا وہ بخوبی
جانتی تھی۔ یقیناً براق کو اس پر شک تھا
کہ وہ اسکی آنکھوں میں دھول جھونک
کر کہیں اور بھی نکل سکتی تھی۔

"تم اس قدر کیوں ڈر رہی ہو اس شخص
سے آخر۔۔؟" ایلیکس کو اب شدید غصہ
آ رہا تھا۔ کیا لاقانونیت تھی جہاں صرف
ایک مافیا کا راج چل رہا تھا۔ وہ لائبریری



میں آتی اسے پر سکون گوشے میں لے
آئی۔

"تم نہیں جانتے ایکس وہ کس قسم کا
انسان ہے۔۔ اس کے لیے ہم کیڑے
مکوڑے ہیں بس۔۔"

Kitab Chehra Novels
"تو تم کیوں خود کو قربان کر رہی ہو۔۔

کوئی تو حل ہوگا اس مسئلے کا۔۔ تم جتنا
اس شخص سے ڈرو گی وہ اتنا تم پر حاوی



ہوگا۔۔" عینا نے بے بسی سے اپنے لب
بھینچ لیے۔

"کوئی حل نہیں اس مسئلے کا ایلکس۔۔!!
سنا تم نے کوئی حل نہیں۔۔" مدھم مگر
اٹل لہجے میں بولی تھی۔ "میں نے کچھ
کیا اسکے خلاف تو وہ میرے بھائی کو مار
دے گا۔۔"



"کیسے مار دے گا ہم لمپلین کرواتے ہیں
اس کے خلاف پولیس ہمارے ساتھ
ہوگی۔۔" اسکی آنکھوں میں چمکتی نمی
ایکس کو بے چین کر رہی تھی۔ وہ اسکی
بہترین دوست تھی اسکی پریشانی اسے
اپنی پریشانی لگ رہی تھی۔

Kitab Chehra Novels

"پولیس۔۔!" وہ تلخی سے ہنسی
تھی۔ "روز سلام ٹھوک کر جاتے ہیں یہ
پولیس والے اسے۔۔ اور اس پولیس نے



تمہارے کیفے کو برباد کرنے والے
مجرموں کو تو پکڑا نہیں۔۔ میری کیا مدد
کرے گی۔۔ تمہیں معلوم ہے وہ سب
کس نے کیا تھا۔۔؟" ایکس ایک پل
کے لیے ٹھٹھکا تھا۔

"کس نے۔۔؟" یہ کیس تو پولیس نے
بند کر دیا تھا یہ کہہ کر کے وہ کوئی غیر
مقامی تھے جو لوٹ مار کرنے آئے تھے
اور اب اریسٹ ہو چکے۔



"اسی شخص نے۔۔!! صرف اس لیے
کیونکہ تم میرے دوست ہو۔۔" اس بار
عینا کی آنکھیں جھلملانے لگیں تھیں۔ مگر
وہ فوراً ہاتھ کی پشت سے آنسو رگڑ
گئی۔ "یہی وجہ تھی کہ میں نے تم سے
ملنا اور کیفے آنا چھوڑ دیا تھا۔۔ میں اب
بھی یہی چاہتی ہوں تم مجھ سے نہ ملو۔۔
ورنہ وہ شخص۔۔" نگاہیں اٹھاتے چہرے
پر بے یقینی اور غصے کے ملے جلے تاثرات
لیے کھڑے ایکس کی جانب دیکھا۔



"ٹو ہیل ود ہم۔۔ وہ چاہتا ہی یہی ہے
کہ تم اکیلی ہو جاؤ اور ہم سب تم سے
دور ہو جائیں۔۔ اوزان کس قدر فکر مند
ہے تمہارے لیے کچھ اندازہ ہے
تمہیں۔۔"

"تو بتاؤ کیا کروں میں۔۔؟" وہ اب واقعی
سوچنے سمجھنے کی صلاحیت کھوتی جا رہی
تھی۔ باسل اس وقت شدت سے یاد آرہا



تھا۔ ایلیکس چند پل اس بے بسی کی تصویر
کو دیکھتا رہا پھر گہری سانس بھر گیا۔

"ابھی صرف اتنا کرو کہ موقع ملتے ہی
ایک بار جا کر اس سے مل لو۔۔ ورنہ وہ
تمہیں غلط سمجھتے سمجھتے پاگل ہو جائے
گا۔۔"

Kitab Chehra Novels

"تم۔۔ تم اس سے بات کرو۔۔ اس سے
بولو کہ میری کال تو ریسو کرے۔۔"



مم۔۔ میں بہت ڈسٹرب ہوں ایلکس۔۔"

"حوصلہ رکھو۔۔ دیکھنا سب ٹھیک ہو جائے گا۔" اسکی تسلی پر اپنے آنسو ضبط کرتی ارد گرد دیکھ رہی تھی۔ "تمہیں کیسے پتہ چلا میں یونی میں ہوں۔۔؟"

"سینڈرا سے پوچھا تھا۔۔ ورنہ تم نے تو مجھ سے کانٹیکٹ کرنا نہیں تھا۔" ایلکس نے مصنوعی خفگی سے کہا تو وہ اداسی



سے مسکراتی بیگ کے اسٹینپس مضبوطی
سے تھام گئی۔

"چلو پھر ملیں گے۔۔ کلاس کے لیے لیٹ
ہو رہی ہوں۔۔"

"او کے خیال رکھنا اپنا۔۔ موم بھی تمہیں
مس کرتی ہیں۔۔" وہ سر ہلاتی آگے بڑھ
گئی۔ براق آلیار انہیں اتنا فاصلے پر لے
آیا تھا کہ اب دو منٹ سے زیادہ بات



بھی ان کے لیے جرم بن سکتی تھی۔ پھر
سارا وقت وہ کلاسز اور اسائنمنٹس میں
ہی مصروف رہی۔ مگر کلاس میں اس نے
بہت سے اسٹوڈینٹس کی نظریں خود پر
ٹھہرتی محسوس کیں تھیں۔ جو کل ہوئے
واقعے کا ہی نتیجہ تھا۔ واپسی پر بھی دو
مرسدیز اور گارڈز اسے لینے آئے تھے۔
مگر کاروں کا رخ پورٹ کے بجائے
میشن کی جانب اسکی آنکھوں میں
حیرت ابھر آئی تھی۔ لیکن دل جیسے



مانوس راستوں کو دیکھ مطمئن ہونے لگا۔
میشن میں چاہے اسکا کوئی اپنا موجود نہ
تھا مگر وہاں موجود لوگوں سے ایک الگ
ہی انسیت سی ہو گئی تھی۔

"گڈ مارنگ میڈم۔" کار میشن کے
ڈرائیوے پر آکر رکی تو مسٹر فلکس
نے قریب آکر اسکے دروازہ کھولنے سے
پہلے کھول دیا تھا۔ اور منہا کو لگا اس کا



منہ کھل کر گرتا زمین سے ٹکرا جائے
گا۔

"ہی۔۔ ہیلو مسٹر فلکس۔۔" خود کو
سنبھالتی کار سے اتر گئی۔

"ہیلو۔۔ میڈم۔۔!!"

Kitab Chehra Novels

'میڈم۔۔؟' اسکے کوارٹر کی سمت مڑتے
قدم کھٹک گئے۔۔

۔۔



"آپ کا سامان سر کے روم میں منتقل
کر دیا گیا ہے۔۔"

"کیا۔۔!! لال۔ لیکن کیوں۔۔۔؟" اسکے
شاکڈ لہجے پر مسٹر فلکس بھی گرڈ بڑا گئے۔
جب سے انہیں عینا اور اپنے بوس کے
رشتے کا علم ہوا تھا وہ اپنے ساتھ تمام
ملازمین کو اسکے احترام کی تنبیہ کر گئے
تھے۔ کیونکہ ان کا بوس اگر بیوی کی



بے عزتی ہوتے دیکھ لیتا یقیناً ان سب کو
الٹا لٹکا دیتا۔

"بوس کے آرڈر تھے میڈم۔۔"

"پلیز آپ مجھے میڈم کہنا تو بند
کریں۔۔" وہ اب واقعی اس لفظ سے زچ
ہونے لگی تھی۔ آنکھوں میں تفکر لیے
لب کا کونہ دہاتے گھر کی سمت دیکھا۔
جس دائرے میں وہ قید تھی اب وہ



تنگ ہوتا جا رہا تھا۔ اس کھٹن زدہ زندگی
میں جو سانس لینے کے چھوٹے چھوٹے
موکھے تھے وہ بھی دھیرے دھیرے بند
ہو رہے تھے۔

رات کے دو بج رہے تھے۔ پچھلے ایک
گھنٹے سے وہ اس کنگ سائز بیڈ پر
کروٹیں بدلتی سونے کی کوششوں میں

- - -



تھی۔ مگر نیند تھی کہ آہی نہیں رہی
تھی۔ دماغ سوچوں کی آماجگاہ بنا تھا۔ اور
دوسرا اسے اس کمرے میں مشکل سے
ہی نیند آتی تھی۔ اور اب تو براق آلیار
کی مہربانی سے نئے کپڑے بھی اسے مل
گئے تھے۔ جن کی وجہ سے نیند مزید
اس سے دور ہو گئی تھی۔ آج دوپہر میں
جب وہ کلوزیٹ میں اپنا مختصر سا سامان
چیک کرنے آئی۔ ایک نیا بم اسکے سر پر
گرا تھا کیونکہ اس میں سے کچھ بھی تو



کلوزیٹ میں موجود نہ تھا۔ کیونکہ ان کی
جگہ برینڈڈ ٹیگ لگی ہوڈیز، ٹاپ، جیمز،
شرٹس، اسٹالز، پی جیز، نائٹ گاؤنز، اسٹیکرز
اور نہ جانے کن کن نئی چیزوں نے
لے لی تھی۔ جب اس نے اس حوالے
سے مس سسلی سے پوچھا انہوں نے
اتنا شاندار جواب دیا کہ وہ شرم سے پانی
پانی ہو گئی تھی۔



"اس میں سے کوئی سامان سر کی
کلوزیٹ کے مطابق نہ تھا۔۔ اس لیے ہر
چیز نئی رکھی گئی ہے۔۔"

"مگر مجھ سے پوچھ تو لیں۔۔ وہ میرا
سامان تھا۔۔" اسکی آنکھیں جھلملا گئیں
تھیں۔ مگر مس سسلی محض کندھا تھپک
گئیں۔



"یہ بھی آپ کی ہی ہیں اب۔۔" انہوں
نے اسے دلا سہ دیا تھا۔ مگر اس کا دکھ
ختم نہیں ہوا تھا۔ اور رات کے اس
وقت بھی اسکا دماغ ان سوچوں میں الجھا
تھا کہ آخر ملازمین اسکے کپڑے کہاں
پھینک کر آئے ہوں گے۔

Kitab Chehra Novels

جگہ سے اٹھتے اس سیاہ محل نما کمرے کو
دیکھا جس کی ہر چیز سے پیسا ٹپکتا نظر
آ رہا تھا۔ سامنے لگی والکلک میں اب سوا



ہونے دے۔۔ اسکی ساری غلط فہمیاں دور
کر دے گہری سانس بھرتی کھڑکی سے
ہٹ کر کمرے کے دروازے کی سمت
بڑھ گئی۔ نہ جانے کیوں اسے گھبراہٹ
ہو رہی تھی۔ کہ ایک جگہ ٹکا ہی نہیں
جارہا تھا۔ اسے اپنی میڈیسن لیے ایک ماہ
سے اوپر ہو چکا تھا۔ اور شاید یہ نافع ہی
اس تکلیف اور بے چینی کا سبب تھا۔
کمرے سے باہر نکلی تو پورے کوریڈور
میں سناٹا چھایا تھا۔ وہ یونہی مٹلتے مٹلتے



کوریڈور سے باہر آگئی۔ جب اسکی نگاہ
اوپر دوسرے فلور پر جاتی سیڑھیوں پر
پڑی جہاں سے مس سسلی ایک بیگ
لیے نیچے کی سمت جارہیں تھیں۔ وہ فوراً
پلر کی اوٹ میں ہوگئی۔ اور جب اسے
یقین ہو گیا کہ وہ لاؤنچ کراس کرتیں
گھر سے نکل گئیں۔ اسکے دبے قدم اوپر
جاتی سیڑھیوں کی سمت بڑھ گئے۔



اس وقت وہ باکسنگ کلب میں موجود
یہاں کے معاملات دیکھ رہا تھا۔ کیونکہ
یہاں وزٹ کیے اسے مہینے سے اوپر
ہو چکا تھا۔ ورنہ کوئی ہفتہ ایسا نہ گزرتا تھا
کہ وہ فائٹ دیکھنے نہ آتا۔ اس وقت بھی
کلب کسٹمرز سے بھرا تھا۔ اور فائٹرز پر
بیٹ لگ رہی تھی۔ میکس نے سیڑھیوں
سے اوپر آتے کسی گہری سوچ میں بیٹھے
بوس کو دیکھا جو نیچے چلتی فائٹ سے
بالکل لا تعلق نظر آ رہا تھا۔ ایک نظر



رسٹ واپس دیکھی جو دو بجا رہی تھی۔
پچھلے ایک ماہ سے وہ نوٹس کر رہا تھا اس
کا بوس کام کے فوراً بعد گھر جانے کی
جلدی کرتا تھا۔ ورنہ گزرے کئی سالوں
میں ایسا کبھی نہیں ہوا تھا کہ بوس کو
دیر رات کے بعد بھی کبھی گھر کا خیال
گزرا ہو۔ اور اس تبدیلی کی وجہ اسکے
بوس کا 'بیوی والا' ہونا تھا۔ وہ اپنے بوس
کو تبریز کی راہ پر نکلتا دیکھ دل ہی دل
میں خوش بھی تھا۔ اسکی دل سے خواہش



تھی اسکا بوس بھی زندگی میں سیٹل
ہوتا۔ زندگی کی خوشیاں سمیٹتا۔ آج تک
ایسا کوئی لمحہ نہیں آیا تھا۔ جب اس نے
اپنے بوس کو کاروبار کے کامیابی کے
علاوہ کبھی خوش دیکھا ہو۔ مگر جب سے
عینا مراد اسکے بوس کی زندگی میں آئی
تھی۔ آہستہ آہستہ سب بدلتا جا رہا تھا۔
براق کا عینا کی طرف جھکاؤ اسے صاف
نظر آرہا تھا اب۔ کیا پتا اسکے بوس کا



انتظار اور تنہائی اب واقعی ختم
ہو جائے۔۔!!

"بوس۔۔!! کہیں تو گھر چلیں۔۔ دونوں
فائزرز ہی تنگڑے نہیں لگ رہے
آج۔۔" براق نے نگاہیں پھیرتے رنگ
کی جانب دیکھا۔ اسکی توجہ کب تھی
آج۔۔!! "نہیں۔۔ ابھی کچھ دیر اور
بیٹھوں گا۔۔ تم بتاؤ۔۔ کوئی اپ
ڈیٹ۔۔؟"



"ہے تو۔۔ بٹ۔۔!" براق نے اسکی
ہچکچاہٹ پر سوالیہ نگاہ ڈالی۔ "رونن روم
میں حرکتیں کر رہا ہے۔۔" براق کی
بھنویں سکڑی تھیں۔ "مال لے کر
ہمارے جو بندے گئے تھے ان میں سے
دو کو کسی چھوٹی سی جھڑپ پر بہت
زخمی کیا ہے۔۔ نہ ہی ہمارے ساتھیوں کو
وہاں صحیح سے کام کرنے دے رہا۔۔
ہمارے کلبرز میں بھی سپلائے بند کردی



ہے۔۔" براق نے جبرے بھینچتے ہاتھ کو
مٹھی میں جکڑ لیا۔

"کمینہ۔۔ ایسی اوچھی چالیں چل کر
صرف ماحول خراب کرنا چاہ رہا ہے۔۔
تبریز سے بولو لوکا سے بات کرے۔۔
اور ہمارے ساتھیوں سے بولو کوئی ری
ایکشن شو کرنے کی ضرورت نہیں
ابھی۔۔" اتنا کہتا وہ اٹھ کھڑا ہوا تھا۔
سب ہی کو اچھی طرح معلوم تھا رون



اس وقت زخمی ناگ کی طرح پاگل ہوا
پھر رہا تھا۔ سیڑھیاں اترتا کلب سے باہر
نکل گیا۔ سارا دن کی مصروفیت کے
باوجود بھی وہ یہاں آیا تھا مگر ایک لمحہ
بھی ذہن نہ لگا تھا۔ اور اب سیدھا گھر
جارہا تھا۔ تقریباً دس منٹ کی تیز ترین
ڈرائیو کے بعد اسکی کاریں مینشن کے
ڈرائیو وے پر کھڑی تھیں۔ اپنے بھاری
قدم اٹھاتا کسی حاکم کی سی چال لیے گھر
کے اندر کی سمت بڑھ گیا۔ جہاں ایک



عجیب سی خاموشی تھی مگر آج اس میں
سرگوشیاں بھی تھیں۔ کیونکہ جیسے جیسے
اسکے قدم اپنے کمرے کی سمت بڑھ
رہے تھے ان میں تیزی آتی جا رہی
تھی۔ ایک سرور تھا جو اس پر چڑھ رہا
تھا۔ زندگی میں کبھی ایسا نہ ہوا تھا کہ وہ
کسی سے ملنے کے لیے اتنا بے چین اور
اتاولا ہوتا۔ مگر یہ کیفیت اب اس پر
سوار ہو رہی تھی۔ آج صبح اس نے میکس
کے ذریعے مسٹر فلکس کو منہا کی اپنے



کمرے میں شفننگ کے آرڈر جاری
کر دیے تھے۔ خاص کر اسکے نئے کپڑوں
کا حکم دیا تھا کیونکہ اب وہ دنیا کی نظر
میں اسکی بیوی تھی اور ایسے عام سے
حلیے میں گھومتی یہ براق آلیار کی شان
کو ہر گز گوارا نہ تھا۔ کمرے کا دروازہ
کھولتا اندر داخل ہوا تو نگاہ سیدھی بیڈ
تک گئی تھی۔ مگر وہاں کوئی موجود نہ تھا
لیکن بیڈ کی سلوٹ ذدہ چادر اور جگہ
سے ہٹا کمبل 'اس' کی کچھ دیر پہلے



موجودگی کی خبر دے رہا تھا۔ آگے
بڑھتے کوٹ اتار کر صوفے پر ڈالا اور
کلوزیٹ، واشروم یہاں تک کہ بالکنی بھی
چیک کی۔ وہ کہیں نہیں تھی۔ اسکے ماتھے
پر شکنیں پڑنے لگیں۔ کہاں نکل گئی تھی
اب وہ۔۔ کمرے سے باہر نکلتا اسٹڈی کی
جانب بڑھا تھا مگر وہ وہاں بھی نہیں
تھی۔ اس نے مختلف کمرے چیک کیے وہ
کہیں نہیں تھی۔



"عینا۔۔۔!!" اسکی بھاری آواز پورے
فلور پر گونج اٹھی تھی۔ مگر اس کا سراغ
کہیں سے نہ ملا۔ اب اسے غصہ آنے لگا
تھا۔ عینا کو ارٹھر میں واپس جا نہیں سکتی
تھی کیونکہ وہاں تالا پڑا تھا۔ پھر کہاں
گئی۔۔۔؟ جب یکدم ہی اسکے ذہن میں
کچھ کلک ہوا تھا۔ اور اسکی نگاہ سیکنڈ فلور
تک گئی۔ وہ تیزی سے سیڑھیوں کی
سمت لپکا۔ غیض و غضب کے سبب
اسکی رگیں تن گئیں تھی۔ "اگر تم وہاں



ہوئیں۔۔ آج تمہارا آخری دن
ہوگا۔۔!" سیڑھیاں عبور کرتا اوپر آیا تو
نگاہ سیدھی کوریڈور کے سب سے آخر
میں بنے کمرے تک گئی جس کا دروازہ
اس وقت کھلا تھا۔ مٹھیاں بھینچتا لمبے
لمبے ڈگ بھر کر اس کمرے کی جانب
بڑھ گیا۔

Kitab Chehra Novels



رفوگر

قسط ۲۷

وہ ساکت کھڑی سامنے بیڈ پر پڑی
عورت کو دیکھ رہی تھی۔ یہ وہ چہرہ تھا
جس کے سبب اسکی زندگی کی کتاب



میں وہ بدترین اوراق جڑے تھے۔
جنہوں نے اسکی فیملی کی قسمت پر
سیاہی پھیر دی تھی۔ اس عورت کا ان
کی زندگیوں میں آنا ان سب کو اجاڑ
گیا تھا۔ وہ ہستا ہستا گھر جہاں اس کا
محبت کرنے والا باپ بھی تھا۔ ایک
دوست جیسی بہن بھی۔ کیا کمی تھی
انہیں۔۔؟ مگر اس سامنے بے خبر لیٹی
عورت کے سبب سب فنا ہو چکا تھا۔

اسکا باپ اسکی بہن۔۔ اسکا گھر۔۔ سب
ختم ہو گیا تھا۔

صرف اس عورت کے سبب اسکے ہاتھ
پر خون کی چھینٹیں تھیں۔۔ وہ ایک
قاتل تھی۔۔ جس عمر میں لڑکیاں
خواب سجانا شروع کرتی تھیں۔۔ اس
سے خواب دیکھنے کا حق ہی چھین لیا



گیا تھا۔ کئی سال کی دربدری اسکے
مقدر میں لکھ دی گئی تھی۔۔ اسکی
شناخت۔۔ اسکی آزادی۔۔ اسکی
خوشیاں۔۔ اسکا لڑکپن صرف ایک
عورت کے ان کی زندگیوں میں شامل
ہونے کی وجہ سے چھن گیا تھا۔ اس
پل اسکی آنکھوں سے آنسو نہیں بلکہ
غم بہہ رہا تھا۔ وہ سالوں کی تھکن جو

اس نے اور اسکے بھائی نے برداشت
کی تھی۔

مگر آج وہ حیران بھی تھی۔ اللہ نے
اس عورت کو کیوں زندہ رکھا تھا۔؟
جب اسکی بہن اسکا باپ مر گیا تھا تو
یہ کیوں زندہ تھی۔؟ اور اسکی حفاظت
بھی وہی کر رہا تھا جس نے اس حال
میں اسے پہنچایا تھا۔!! کیسا بھیانک



مذاق تھا یہ۔۔!! کیسا رحم دل سفاک
تھا وہ۔۔ پہلے ماں کی افیت کا سبب بنا
پھر اسی زخم پر مرحم لگا رہا تھا۔ کیا
اولاد بھی ماں کے ساتھ اتنی سفاک
ہو سکتی تھی۔۔؟ کیا اس شخص کے دل
میں ماں کے لیے کچھ بھی نہ تھا۔۔؟
اس وقت منہا کے دل میں براق
کے لیے نفرت کی ایک نئی لہر اٹھی
تھی۔ اسے نہیں معلوم تھا جیولز لورن

کیسی ماں تھی مگر وہ ایسی مردوں جیسی
زندگی ڈیزرو نہیں کرتی تھی۔ مگر اسکا
باپ تو مر چکا تھا۔ اسکی بہن بھی مر
چکی تھی کیا وہ دونوں یہ ڈیزرو کرتے
تھے۔۔؟

"واٹ دا ہیل آر یو ڈونگ
ہیئر۔۔۔؟" کسی نے پیچھے سے آکر بڑی
زور کے جھٹکے سے اسے اپنی جانب



موڑا تھا۔ اور پوری قوت سے دھاڑتا
کمرے کے درودیوار ہلا گیا۔ "آخر کس
کی اجازت سے یہاں آئی ہو۔۔ جواب
دو۔۔!!" چہرے پر قہر سماں تاثرات
لیے وہ اسے قتل کرنے کے در پر تھا
اس وقت۔ اسکے پر جلال انداز اور
اچانک آمد پر عینا کی روح فنا ہو گئی۔



"مم۔۔ میں۔۔ وہ۔۔ عائشہ۔۔ عائشہ
آئی۔۔"

"شٹ اپ۔۔ جسٹ شٹ یور
ماؤتھ۔۔" اسکا جنونی انداز عینا کو اپنی
جگہ فریز کر گیا تھا۔ "جیولز لورن ہے
یہ۔۔ سنا تم نے۔۔ جیولز لورن ہے یہ
"اسے بری طرح جھنجھوڑتا بار بار یہ
جملہ دہرا رہا تھا۔ "میرے باپ کی

بربادی۔۔ میرے گھر کی بربادی۔۔
جیولز لورن ہے یہ۔۔!! "وہ پاگلوں کی
طرح دھاڑ رہا تھا۔ اسکی گرفت اسکے
بازوؤں پر سخت سے سخت ہوتی جا رہی
تھی۔ عینا نے سسکتے اپنے بازو اس سے
چھڑانے چاہے۔

"تم۔۔ تم پاگل ہو چکے ہو۔۔ چھوڑو
مجھے۔۔۔!"



"تمہیں چھوڑ دوں۔۔ جو اس تمام فساد
کی وجہ ہے۔۔؟ اس شخص کی بیٹی کو
چھوڑ دوں جس نے میرے باپ کو
ذلت کے اندھیروں میں اتار دیا تھا۔

"آہ۔۔ براق مجھے تکلیف ہو رہی
ہے۔۔"

"یہی تو چاہتا ہوں۔۔ تم اتنا تڑپو۔۔ اتنا
سکو کہ مجھے اپنے باپ کا غم تھوڑا

لگنے لگے۔۔"

"یہ تسکین تو تمہیں مل جانی چاہیے
تھے اپنی ماں کو اس حال میں پہنچا کر
بھی سکون نہیں ملا۔۔؟"

"نہیں۔۔ نہیں ملا سکون۔۔ اور اب
تمہیں سزا ملے گی۔۔ تم یہاں آئیں
کیسے۔۔"



"چھوڑو مجھے۔۔ کیا کر رہے ہو۔۔" اسے
خود کو بازو سے پکڑتے باہر لے جاتا
دیکھ پاگلوں کی طرح چیخنے لگی۔ مگر
اسکی آوازیں اسکی پکار سننے والا کوئی نہ
تھا۔ اس پل براق کے غصے نے ہر
احساس کو کھا لیا تھا۔ اس وقت اس پر
جنون طاری تھا۔ ایک پردہ ایک جو وہ
ہمیشہ سب سے چھپا کر رکھنا چاہتا تھا
خاص کر اس لڑکی سے آج وہ بھی



کھل گیا تھا کیونکہ اس کمرے میں
اسکی نام نہاد ماں نہیں بلکہ آٹھ سال
پرانی شکست پڑی تھی۔ اور آج منہا
سنان نے ایک بار پھر اسکی شکست
دیکھی تھی۔ ایسا لگ رہا تھا اسکے وجود
میں انکارے بھر گئے ہوں۔ عینا کو
کوریدور میں گھسیٹ کر لاتے دوسری
سمت بنے کمروں میں سے ایک کو
کھول رہا تھا۔



"کیا کر رہے ہو یہ۔۔ چھوڑو
مجھے۔۔" براق نے جبرے بھینچتے
دروازہ کھولا تھا اور اسے ایک جھٹکے
سے وہاں پھینک گیا۔ منہا لڑکھراتی
ہوئی مٹی زدہ فرش پر زمین بوس ہوئی
تھی۔ اور پلٹ کر وحشت بھری
آنکھوں سے اسکی سمت دیکھا۔ مگر وہ
انتہائی سرد نگاہوں سے اسے دیکھتا
دروازہ بند کر گیا تھا۔ روشنی ختم ہوتی

جارہی تھی۔ عینا تڑپتی ہوئی تیزی سے
دروازے کی جانب لپکی مگر تب تک
دیر ہو چکی تھی۔ وہ اسے اس اسٹور نما
تاریک کمرے میں قید کر گیا تھا۔

"کھولو۔۔۔ پلیز نہیں۔۔۔ براق۔۔۔ پلیز
کھولو۔۔۔ ایسا مت کرو۔۔۔ نہیں۔۔۔
براق۔۔۔ یہاں بہت اندھیرا ہے۔۔۔
مم۔۔۔ میرا دم گھٹ جائے گا۔۔۔" مگر



اسکے بھاری قدموں کی آوازیں دور
ہوتی جارہیں تھیں۔ اسکی پکار سننے والا
اس ویران کوریڈور میں اب کوئی نہ
تھا۔

"ہیلو۔۔ ہیلو۔۔ گڈ مارنگ "اسٹڈی میں
داخل ہوتے آدم نے بڑے خوشگوار
انداز میں صبح بخیر کیا تھا۔ جہاں وہ کل



رات کے ہی لباس میں ملبوس
کسلمندی سے صوفے کی پشت سے
سرٹکائے بیٹھا تھا۔ "آج تو حیران ہی
ہو گیا میں۔۔ آپ کب سے اتنی جلدی
اٹھنے لگے۔۔" اپنا بیگ صوفے پر پھینکتا
اسکے سامنے آبیٹھا۔ مگر براق کی
پوزیشن میں کوئی تبدیلی نہ آئی تھی
اس نے نگاہ اٹھا کر آدم کی جانب نہ
دیکھا تھا۔ وہ کل رات سے یہیں تھا



اور ساری رات ایک پل نہ سو سکا
تھا۔ یہی وجہ تھی کہ اس وقت سر
بری طرح پھٹ رہا تھا۔

"میں آپ سے بات کر رہا ہوں۔۔
بھائی۔۔"

"کیوں بات کر رہا ہے۔۔ میں نے کہا
ہے کیا۔۔؟" "بری طرح جھڑکتے اپنی
سرخ آنکھوں سے اسکی جانب دیکھا۔

آدم بدمزہ ہوتا صوفے سے ٹیک لگا
گیا۔ "آپ کیوں کاٹ کھانے کے لیے
دوڑ رہے ہیں۔۔ آپ کے لیے تھوڑی
آیا۔۔ عینا کو لینے آیا تھا۔۔" آنکھوں کو
تک جاتا اسکا ہاتھ تھما تھا اور آنکھیں
اس پر چھوٹی ہوئیں تھیں۔

"کیوں۔۔ تو اسکا ڈرائیور ہے۔۔؟"



"نہیں دوست ہوں۔۔ اور اسکے لیے
سرپرائز بھی ہے۔۔ آپ اسے
بلوائیں۔۔" بیگ سے دو فائلز نکالتے
بڑے مصروف انداز میں بولا تھا۔ براق
نے لب بھینچ لیے۔ کل رات ہوئی
لڑائی کے بعد وہ تو ہر گز اسکے پاس
نہیں جانے والا تھا۔

"بلوائیں نالیٹ ہو رہے ہیں ہم۔۔"



"وہ آج نہ جائے شاید۔۔ اسے فلو
ہے۔۔" براق نے نظریں چراتے توجہ
موبائل کی جانب کر لی۔ اور واقعی یہ
سچ ہی تھا آج وہ شاید ہی جاتی کل
ہوئی جنگ کے بعد اسے بھی کچھ
وقت چاہیے تھا اپنے دماغ کو جگہ پر
لانے کے لیے۔۔



"کیا۔۔ ارے یار۔۔ پہلے نہیں بتا سکتے
تھے۔۔ اتنا ٹائم ضائع کروا دیا۔۔" عجلت
میں بیک پیک میں فائلز ٹھونستا اٹھنے
لگا مگر براق روک گیا۔

"یہ کیا ہے۔۔؟" اسکا اشارہ فائلز کی
سمت تھا۔

"یہ۔۔ یہ میں نے عینا کے کچھ
پینڈنگ اسائنمنٹس بنوائے تھے۔۔ یہی



تو سرپرائز تھا۔۔ اب آپ ہی اسے
دے دیجیے گا تاکہ اسکی گڈ بکس میں
آجائیں۔۔ "فائلز اسکی سمت بڑھاتا سلگانا
نہ بھولا۔ براق نے ایک ناگوار نگاہ اسکی
جانب ڈالی تھی۔

"مجھے اسکی نہیں بلکہ اسے میری گڈ
بکس میں آنے کی ضرورت ہے۔۔"



"پھر تو بیچاری کو جان سے گزرنا
ہوگا۔۔"

"شٹ اپ۔۔!" وہ جینز کی جیبوں
میں ہاتھ ٹھونستا بڑبڑایا تھا مگر براق
پھر بھی سن چکا تھا۔ اس کے چہرے پر
بڑے سخت تاثرات تھے اس
وقت۔ "اور کتنا پینڈنگ ورک ہے
اسکا۔۔؟" اسکا لہجہ بظاہر انتہائی سرسری



تھا۔ آدم نے ابھی نگاہوں سے اسے
دیکھا۔

"آپ کیوں پوچھ رہے ہیں۔۔" مگر
براق نے بس ایک نگاہ ایسی ڈالی تھی
کہ وہ الف کی طرح سیدھا
ہو گیا۔۔ "کافی سارا ہے یار۔۔ اس نے
چھٹیاں بھی تو بہت کیں ہیں۔۔"

"وہ تو تم نے بھی کیں ہیں۔۔ سب
خبر ہے مجھے۔۔" اسکے جتاتے انداز پر
وہ کچھ گڑ بڑایا تھا۔ "ہاں مگر میرے
معاملات الگ ہیں۔۔"

"اس کا باقی سارا پینڈنگ ورک
کمپلیٹ کروانا اب تمہاری ذمہ داری
ہے۔۔" اسکے اچانک حملے پر آدم کا
منہ کھلتا فرش سے ٹکرا گیا۔

"کیا کہا آپ نے۔۔؟ میری۔۔!! بھی
نہیں۔۔ میں کیوں کرواؤں گا۔۔ میں
کوئی بڑا بھائی لگا ہوں اسکا۔۔؟" اسکے
چیننے پر براق نے اپنی سنگنچر ڈنگاہ
اس پر ڈالی تھی جن سے کسی کی بھی
روح فنا کرنے سے پہلے انہیں دیکھتا
تھا۔۔" اس طرح مت دیکھیں۔۔ ارے
بھئی میں خود مارکس کے لیے ہاتھ
پاؤں مارتا پھر رہا ہوں۔۔ اس نے



پورے پندرہ دن چھٹی کی ہے وہ خود
مسئلے کا حل نکالے گی۔۔ "وہ بری
طرح بدک گیا تھا۔ مگر براق اب
انتہائی ریلیکس انداز میں بیٹھا تھا۔ کیونکہ
وہ جانتا تھا جو وہ کہہ چکا تھا وہ آدم
ہر صورت کرتا چاہے اپنے اسائنمنٹس
پر اپنے بجائے عینا کا نام ہی کیوں نہ
لکھنا پڑتا۔



"یہ عذاب تم نے خود اپنے سر لیا
ہے۔۔ اور چلاؤ اپنے چینلز کیا میں جانتا
نہیں کلاس فیلوز کو رشوت دے کر
کام کرواتے ہو۔۔ اب انویسمنٹ ڈبل
کرو۔۔" اسکے شاہانہ انداز پر آدم سلگ
اٹھا۔ "اور یاد رکھنا اسے علم ہوا اس
بارے میں تو تمہارے سارے
اسائنمنٹس کو میں اپنے ہاتھوں سے
آگ لگاؤں گا۔۔"



"ہا۔۔ شاندار۔۔ یعنی دونوں عذاب مجھ پر۔۔ اور وہ مہارانی کرے مزے۔۔ میں ہی منحوس تھا جو یہاں چلا آیا۔۔" پیر پختا تیز آواز میں دروازہ بند کرتا کمرے سے نکل گیا تھا۔ اور اسکے جاتے ہی براق بھی جگہ سے اٹھا تھا۔ اور گھڑی کی جانب دیکھا جو صبح کے آٹھ بج رہی تھی۔ ایک اہم کام تھا جو اسے بھی نبھانا تھا۔



اسے نیم غنودگی میں کمرے کا دروازہ
 کھلنے کا احساس ہوا تھا۔ اسکی دھندلی
 نگاہوں نے دو قیمتی جوتوں کو
 دروازے سے اندر داخل ہوتے اور
 اپنے نزدیک آتے دیکھا تھا۔ مگر اس
 نے کوئی حرکت نہ کی۔ دراصل اس
 میں سکت ہی نہ رہی تھی۔ ساری رات

رونے اور چیخنے کے سبب گلا تو رات
میں ہی بیٹھ چکا تھا اور باقی کثر اس
ٹھنڈ نے پوری کردی تھی۔ ننگے فرش
پر پوری رات پڑے رہنے کے سبب
اس وقت وجود انگارے کی طرح تپ
رہا تھا۔ رات کو ٹھنڈ سے بچاؤ کے لیے
اس نے کافی دیر تک اس کباڑ خانے
میں کچھ ڈھونڈا تھا مگر ایک مٹی زدہ



پرانے کوٹ کے سوا کچھ ہاتھ نہ لگ
سکا۔

کوئی اسکے بہت نزدیک آکر بیٹھا تھا۔
اسکا ٹھنڈا لمس اسے اپنے رخسار پر
محسوس ہوا تھا۔ مگر اس وقت اسکی
آنکھیں بخار سے جل رہیں تھیں۔ اور
ان سے آنسو رس رہے تھے۔ پھر اسے
اپنا وجود ہوا میں معلق محسوس ہوا۔ وہ



جو کوئی بھی تھا اسے اپنے بازوؤں میں
لیے کمرے سے لے کر نکلتا آگے
بڑھ رہا تھا۔ اس وجود کی خوشبو جانی
پہچانی تھی۔ مگر اسکے دماغ نے جیسے کام
کرنا ہی چھوڑ دیا تھا۔

"مس سیلی سے کہو۔۔ میڈیسن اور
ناشتہ کمرے میں لائیں۔۔" سیڑھیاں
اترتے اس شخص نے کسی کو آرڈر دیا



تھا۔ مگر یہ آواز۔۔!! یہ آواز تو وہی
تھی جو اسے ہانٹ کرتی تھی۔ یہ تو
وہی آواز تھی جو اسے سب سے زیادہ
ناپسند تھی۔ جس سے سب سے زیادہ
نفرت تھی اسے۔۔ مگر وہ کیا کرتی۔۔؟
وہ اسکی گود میں کیوں تھی۔؟ وہ اسے
لیے ایک کمرے کی سمت بڑھ رہا تھا۔
اس نے کوشش کرتے سر اٹھا کر اس
شخص کو دیکھنا چاہا مگر دھندلی نگاہیں

صرف سیاہ داڑھی ہی دیکھ سکیں۔ یہ
شخص کون تھا۔؟ مگر اتنا ضرور معلوم
تھا اسے کہ یہ شخص اس کے لیے
ٹھیک نہیں تھا۔ جب اسی شخص نے
اسے آرام دہ نرم بستر پر بے حد احتیاط
سے لٹایا تھا اور اسے اپنے اوپر نرم
مخملیں کمبل محسوس ہوا۔



"بڑی سخت جان بنتی ہو۔۔ آج معلوم
ہوا کتنی نازک ہو تم۔۔" اسکے گھمبیر
لہجے پر عینا کی آنکھیں کھلیں تھیں۔
اس بار منظر واضح تھا۔ اب کی بار وہ
چہرہ اسے نظر آگیا تھا۔ وہ اسکے نزدیک
بیٹھا انتہائی سنجیدہ نگاہوں سے اسے
دیکھ رہا تھا۔ اور پھر اس شکل کے
ساتھ نہ جانے کون کونسے منظر ذہن
سے نہ گزرے تھے۔ مگر سب سے

۔

آخری چیز جو گزری تھی وہ کل
گزری رات کا ایک ایک منظر تھا۔ اور
وہ سب یاد آتے اسکے بخار سے جلتے
وجود میں جیسے شعلے سے بھڑک
اٹھے۔ کل رات اسے ایک ویران
کمرے میں تنہا پھینکنے کے بعد اب
اسکے زخموں پر نمک چھڑک رہا تھا۔
اپنی پوری طاقت لگاتی جگہ سے اٹھتی
اس سے دور ہو گئی۔



"دو۔۔ دور ہو۔۔" آنسو تیزی سے
آنکھوں سے نکل رہے تھے۔ اور براق
کو نہ ہٹتے دیکھ وہ خود بستر سے اترنے
لگی۔

"پاگل مت بنو۔۔ بیٹھو ادھر۔۔" اسکی
جلتی کلائی تھامتے روکنا چاہا مگر عینا نے
اسکا ہاتھ جھٹکتے زور سے اسکے سینے پر
ہاتھ مارا۔ "تم جیسے درندے کے ساتھ



رہنے سے بہتر ہے میں خود کشی
کر لوں۔۔" اسکا بس نہیں چل رہا تھا
وہ کیا کر جاتی۔ سمجھ نہیں آرہا تھا یہ
غصہ اسے جھلسا رہا تھا یا بخار۔

"میرا ضبط مت آزماؤ منہا۔۔!" "براق
سخت لہجے میں کہتا قریب آیا تھا۔ مگر
منہا کی حالت اس وقت اس قدر ابتر
تھی۔ کہ وہ چاہ کر بھی کچھ سخت نہیں



کر پارہا تھا۔ اسے اس قدر شدید
ریزلٹس کی توقع نہ تھی۔ اور یہی سوچ
اس وقت اسکے سینے میں موجود
گوشت کے لو تھڑے کو پیچ کر رہی
تھی۔ منہا سنان کا بخار سے جلتا وجود
نہ جانے کیوں اس پل اسے برداشت
نہیں ہو رہا تھا۔



"ورنہ۔۔؟ ورنہ کیا۔۔ تم جیسا
درندہ۔۔" پیچھے ہٹتے سائیڈ ٹیبل کا سہارا
لیا۔ لگ رہا تھا بس ابھی چکرا کر گر
جائے گی۔۔ "جس نے اپنی۔۔ اپنی ماں
کو نہیں چھوڑا اس سے انسانیت کی
توقع کیسے کر سکتی ہوں میں۔۔؟" وہ
ہری آنکھیں جو سب سے زیادہ اسکی
پسندیدہ تھیں اس وقت دو انگارے



بنیں تھیں۔ وہ ایک قدم نزدیک آیا
تھا۔

"میں کیا کہہ رہا ہوں۔۔ سنا نہیں تم
نے۔۔"

"نہیں۔۔" ہاتھ اٹھاتے اسے قریب
آنے سے روکا۔ "نہیں سنا میں
نے۔۔ لیکن تم۔۔ تم میری سنو۔۔ غور
سے دیکھو مجھے۔۔" یکدم خود ہی فاصلہ



مٹاتی قریب آئی تھی اور اوپچی ہوتی
سختی سے اسکا گریبان پکڑ گئی۔۔" دیکھو
غور سے۔۔ منہا سنان ہوں میں۔۔
تمہارے باپ کی قاتل۔۔ ان ہاتھوں
سے مارا تھا میں نے تمہارے باپ
کو۔۔" اپنے ہاتھوں سے اسکا گریبان
جھنجھوڑ ڈالا۔ اسکے کوڑے جیسے جملوں پر
براق کے تاثرات یکدم برف ہونے



لگے۔ "میرا باپ تمہاری ماں کو لے
کر بھاگا۔"

"منہا۔۔!!" وہ گرجدار آواز میں
دھاڑا تھا۔ مگر اسکے بکھرتے اعصاب پر
کوئی فرق نہ پڑا۔

"ہاں منہا۔۔ میں منہا ہوں۔۔ عینا
نہیں ہوں۔۔ کیوں بھول گئے مجھے۔۔؟
آٹھ سال۔۔ آٹھ سال انتظار کیا تم نے

میرا۔۔ مجھے قتل کرنا تھا تمہیں
تو۔۔!!"

"دماغ خراب مت کرو میرا۔۔ اور بند
کرو یہ بکواس میں آخری بار وارن
کر رہا ہوں۔۔"

"نہیں آج سنو گے تم۔۔ تاکہ تم مجھے
جلد از جلد مار دو۔۔ بلکہ آج ہی مار
دو۔۔ میں سنان احمد کی بیٹی ہوں۔۔"

تمہیں نظر نہیں آرہا۔۔ بولو جواب دو
یا میرے عشق میں بلکل اندھے
ہو چکے ہو۔۔ "اسکا گریبان جھنجھوڑتی
پاگلوں کی طرح چیخ رہی تھی۔ وہ چاہتی
تھی اس شخص کا ضبط چھلکے اور اسے
اس زندگی سے چھٹکارا حاصل ہو۔۔ وہ
تھک چکی تھی۔۔ وہ ہار چکی تھی۔۔ ایک
واحد رشتہ تھا وہ بھی اس سے دور
ہو چکا تھا۔۔ پھر کس لیے جیتی۔۔؟



"انف۔۔۔!!" اسکے ہاتھ گریبان سے
جھٹکتا بے اختیار اس پر جھکا تھا۔ بس
اب یہی راستہ تھا اسے خاموش
کروانے کا۔۔۔ یہی حل تھا اس لاحاصل
جنگ کا۔۔۔ مگر ابھی چند لمحے بھی نہ
گزرے تھے کہ منہا ہاتھ پاؤں چھوڑ
گئی۔ اس وقت اگر وہ براق کے حصہ
میں نہ ہوتی تو یقیناً بے ہوشی کے
سبب زمیں بوس ہو چکی ہوتی۔



"شٹ۔۔۔!!" اس کے بے ہوش وجود کو
بازوؤں میں تھامتے واپس بیڈ پر لٹایا
تھا۔ اور بے اختیار اپنے بالوں میں ہاتھ
پھیر گیا۔ یہ کیا ہو رہا تھا۔؟ واقعی اب
تو اسے مار دینا چاہیے تھا اسے۔ وہ
کیوں خود کو ان عذابوں میں پھنسایا
ہوا تھا۔ لب بھینچتے اس کی جانب دیکھا۔
سیاہ pjs میں ملبوس وہ آتش فشاں
اس وقت بالکل کملائی پڑی تھی۔

"واٹ دا ہیل از گونگ آن ود
می۔!!" اپنی حالت پر الگ جھنجھلاہٹ
ہورہی تھی اب اسے۔ وہ کوئی عام یا
معمولی انسان نہیں تھا۔ وہ ایک مافیا
بوس تھا جس کے آگے بڑے بڑے
سیاست دانوں اور گینگسٹرز کی روحیں
تک کانپ جاتی تھیں وہیں دوسری
جانب وہ اپنی اکلوتی پانچ فٹ تین انچ
کی بیوی کو نہیں سنبھال پارہا تھا۔

موبائل نکالتے مسٹر فلکس کو کال ملا
گیا۔ "فوراً ڈاکٹر بلاؤ۔"

دوبارہ اسکی آنکھ کھلی تو سامنے مس
سسلی کو بیٹھے پایا۔ چند لمحے وہ یونہی
سن پڑی رہی۔ سیلنگ پر نگاہیں جماتے
اسے خالی خالی نظروں سے گھورنے
لگی۔ دماغ کی سلیٹ اس وقت بالکل



بلینک تھی۔ کیا دن تھا۔ کیا وقت
ہو رہا تھا۔ اسے کچھ بھی یاد نہ تھا۔

"گڈ ایوننگ۔۔!!" اسے نیند سے
بیدار دیکھ مس سسلی نے نرمی سے
مخاطب کیا تھا۔ "کیسا فیل کر رہی ہو
اب۔۔؟"

"ٹھیک۔۔ ہوں۔۔" مدھم مگر بیٹھی
ہوئی آواز میں کہتے تکیے کا سہارا لے

کر اٹھنا چاہا مگر وہ فوراً روک گئیں۔

"ارے کیا کر رہی ہو۔ ڈرپ چڑھ رہی ہے لیٹی رہو۔" اور اس بار اس نے چونک کر سائیڈ میں رکھے ڈرپ اسٹینڈ پر لٹکی ڈرپ کو اور پھر ہاتھ کو دیکھا۔ کیا ہوا تھا اسے۔؟ ایک انجانے خوف کے تحت اس کا دل بڑی بری طرح دھڑکا تھا۔



"لکھا ہوا تھا مجھے۔۔ یہ ڈرپ۔۔"

"فکر مت کرو زیادہ سیریس بات
نہیں ہے۔۔ صبح تم بخار اور ویکنریس
کے سبب فینٹ ہو گئیں تھیں۔۔ سر
بنے گھر پر ہی ڈاکٹر بلوا لیا تھا۔ اور
انجیکشن کے زیر اثر تم صبح سے
غنودگی میں تھیں۔۔" عینا کی آنکھیں
حیرت سے پھٹ گئیں۔ براق نے اس

کے لیے ڈاکٹر بلوایا تھا۔!!
ناممکن۔!!

"ممیں تو۔۔" خشک پٹری ہوتے لبوں
پر زبان پھیری۔ "او۔۔ اوپر تھی۔۔
کلون لایا مجھے۔۔؟" اسکے سوال پر
انہوں نے کچھ الجھی گہری نگاہوں سے
اسے دیکھا تھا۔ "تم اوپر کیوں گئیں
تھیں عینا۔۔؟ صبح سر لے کر آئے

تھے تمہیں واپس۔۔" ان کے جواب پر
اس کے اندر ناگواری اور غصے کی
شدید لہر دوڑ اٹھی۔ پہلے وہاں اسے خود
قید کیا۔ وہ ساری رات ٹھنڈ میں
سکرتی چیختی رہی یہی سبب تھا اسکے
اتنے شدید بخار کا۔ اور پھر خود مہمان
بننا واپس لے آیا۔۔



"پلیز اسے ہٹا دیں۔۔ اب میں ٹھیک
ہوں۔۔" اس نے ڈرپ کی جانب
اشارہ کیا۔ براق کی جانب سے کیا گیا
یہ احسان اسکے وجود میں اب سوئیاں
بھر رہا تھا۔

"پوری ہو جانے دو اسے۔۔ تم سوچ
بھی نہیں سکتیں کیا حالت تھی تمہاری
سارا دن۔۔" اسکا ہاتھ پیچھے کر گئیں۔



"نہیں۔۔ میں کہہ رہی ہوں نا میں
ٹھیک ہوں۔۔ آپ اسے
ہٹائیں۔۔" اسکے ضد کرنے پر انہیں
ہٹانی پڑی۔ اپنی کلائی سہلاتے سائیڈ
ٹیبل پر رکھا موبائل اٹھایا مگر رات
کے دس بجتے دیکھ وہ کھٹھک گئی۔ آج
کا سارا دن وہ غافل پڑی رہی۔۔؟



"یا اللہ۔۔ ایک اور چھٹی۔۔" اس نے
بے اختیار اپنا سر پکڑ لیا۔ اسکی اٹینڈنٹس
کم ہوتی جا رہیں تھیں۔ پڑھائی کا کچھ اتا
پتا نہ تھا۔ وہ کوئی پیسہ دے کر پڑھنے
والی طلبہ نہ تھی جو فیل ہو کر پھر پڑھ
لیتی۔ وہ اسکالرشپ پر تھی اگر ایک بار
بھی فیل ہو گئی۔ یونیورسٹی اسے اٹھا کر
باہر پھینک دے گی۔ "میں کس طرح
کور کروں گی۔۔؟ یا اللہ"



"کھانا لارہی ہوں میں تمہارا یہیں۔۔
پھر دوائی بھی لینی ہے۔۔" عینا نے
نظر اٹھاتے غائب دماغی سے انکی سمت
دیکھا۔

"نہیں مس سسیلی پلیز۔۔ میں آج پہلے
ہی آپ کو سارا دن ڈسٹرب کرچکی
ہوں۔۔" وہ واقعی شرمندہ تھی۔



"کچھ نہیں ہوتا۔۔ میں کپڑے نکال
رہی ہوں۔۔ اٹھو اور گرم پانی سے
باتھ لو۔ تاکہ کچھ بہتر فیل کرو۔ بخار
میں نہانا آدھی بیماری یونہی بھگا دیتا
ہے۔۔" وہ اسکی سنے بغیر کلوزیٹ کی
سمت بڑھ گئیں۔ ناچار اسے بھی اٹھنا
پڑا تھا۔ بخار تو اب اتر چکا تھا مگر
نقاہت نے جسم توڑ دیا تھا۔ لیکن اس
وقت اسکا دماغ صرف اپنی پڑھائی اور

اسا سمٹنس میں الجھا تھا۔ سیاہ لگژری
واشر و م میں قدم رکھتے سامنے لگے
دیوار گیر آئینے میں چہرہ دیکھا۔ جہاں
ایک زرد چہرے والی کملائی ہوئی لڑکی
نظر آئی۔ بکھرے بال۔۔ حسین ہری
آنکھوں کے گرد گہرے حلقے اور
خشک ہونٹ۔۔ اسکے لبوں پر ایک تلخ
مسکراہٹ ابھری تھی۔ یہ حشر صرف
بخار نے تو نہ کیا تھا بلکہ ایک زمانے

سے جو مرض اس میں سانس لے رہا
تھا یہ اس کا نتیجہ تھا۔ 'شاید مجھے اس
شخص کے مارنے کا انتظار ہی نہ کرنا
پڑے۔'

پندرہ منٹ بعد ڈارک بلو آرام دہ
لیلن کے ٹاپ اور پاجامہ میں ملبوس
باہر آئی تو مس سسیلی غائب تھیں۔
بالوں کے گرد لپٹا ٹاول کھولتی انگلیوں

سے بال سلجھانے لگی اس وقت اتنی
ہمت نہیں تھی کہ بالوں میں ڈرائیر یا
کنگھا پھیرتی۔ بیڈ پر پڑی نیوی بلو شال
اٹھانے آگے بڑھی تو اسے کمرے میں
کسی کی موجودگی کا احساس ہوا۔ اور
گردن ترچھی کرتے بائیں جانب
دیکھا۔ جہاں سیاہ شرٹ اور پینٹ میں
ملبوس 'وہ' صوفے پر بیٹھا فون پر محو
گفتگو تھا۔ مگر تمام توجہ اسی پر تھی۔



اسکے چہرے پر ناگواری پھیلنے لگی۔ مگر
اس وقت اسکے منہ لگ کر اپنی بچی
کچی ایزجی ویسٹ نہیں کر سکتی تھی۔
اس لیے خاموشی سے شال اٹھاتی
کلوزیٹ کی جانب بڑھ گئی۔ اپنی نماز
کے لیے مختص کی گئی چادر نکال کر
نماز پڑھی تھی۔ مگر نماز میں اسے
کلوزیٹ کے دروازے پر براق کی
موجودگی بھی محسوس ہوئی تھی۔ لیکن

وہ چند لمحے بعد ہٹ گیا تھا۔ سلام
پھیرنے کے بعد وہ کافی دیر تک ورد
اور دعا میں مشغول رہی۔ ایک تو دل
بہت اداس تھا اور دوسرا وہ اس کا
سامنا نہیں کرنا چاہتی تھی۔ اسے براق
کے دوبارہ کمرے سے نکلنے کا انتظار
تھا۔ کافی وقت گزرنے کے بعد وہ
چادر سمیٹتی کمرے میں آئی تو وہ اب
بھی کمرے میں ہی موجود بیڈ پر نیم



دراز فون پر ہی مصروف تھا۔ وہ کشمکش
میں پڑ گئی۔

"یہاں آؤ۔۔" عینا نے لب بھینچتے
اسکی جانب دیکھا جو اسے اپنے پاس بلا
رہا تھا۔ مگر اسی پل ایک ملازم کے
ساتھ دروازہ ناک کرتیں مس سسلی
کمرے میں داخل ہوئیں تھیں۔ اور اس
نے سکون کا سانس بھرا تھا۔



"میں نے سارا کھانا پرہیزی ہی بنوایا
ہے۔۔ سر آپ کا بھی یہیں لگوا
دوں۔۔؟" مگر براق مس سسیلی کو
نہیں اپنی بیوی کو دیکھ رہا تھا۔

"تم نے سنا نہیں عینا۔۔ یہاں
آؤ۔۔" اور یکدم ہی کمرے میں ایک
عجیب سی خاموشی چھا گئی۔ عینا نے
سرخ پڑتے سخت ناگوار نگاہوں سے



اسے دیکھا تھا۔ جبکہ ان دونوں میں
موجود ٹینشن مس سسیلی بخوبی محسوس
کر گئیں تھیں۔ اسی لیے خاموشی سے
ور کر کو اپنے ساتھ لیے باہر نکل
گئیں۔ اسکی نگاہ کمرے کے بند ہوتے
دروازے سے واپس براق تک گئی۔ اور
ناچار گہری سانس بھرتی اسکی سمت
قدم گھسیٹنے لگی۔ اس کے بیڈ کے
قریب آنے پر براق نے ہاتھ آگے



بڑھاتے اسے کلائی سے تھام کر اپنے
نزدیک بٹھا لیا۔

"آج جانتی ہو تم نے سارا دن مجھے
ڈسٹرب رکھا ہے۔" اس کے ماتھے پر
ہاتھ رکھ کر بخار کی حدت چیک
کرتے براق نے بالکل کسی محبت کرنے
والے شوہر کی طرح شکوہ کیا تھا۔ عینا
نے ایک سرخ نگاہ اسکی سمت ڈالی۔

..



"کیا۔۔؟ یقین نہیں میرا۔۔؟" اس بار
براق کے لبوں پر بڑی دل جلاتی
مسکراہٹ ابھری تھی۔ مگر دیکھا جاتا تو
یہ جھوٹ بھی نہ تھا منہا سنان نے
اسے بے چین تو کر دیا تھا آج۔ اب وہ
نہ مانتا یا اسے سلگاتا یہ الگ بات
تھی۔

"تمہاری فکر میں کچھ نہیں کھایا
آج۔۔ اب ساتھ بیٹھ کر کھائیں گے
اور ایک دوسرے کو کھلائیں
گے۔۔" اس کے ٹھنڈے پڑتے ہاتھ کو
اپنی مضبوط ہتھیلی میں قید کرتا لبوں
سے لگا گیا۔

"کاش میں اس کھانے میں زہر ملا
سکتی۔۔" بے چین ہوتے ہاتھ نکالنا چاہا



جبکہ لہجہ سلگ رہا تھا۔ براق نے
گرفت مضبوط کرتے اسے نزدیک کیا
تھا۔

"بخار ہو رہا ہے ورنہ تمہاری اس بات
کا جواب میں کسی اور طرح بھی دے
سکتا۔۔ کیونکہ میرے لیے تو تم ہی زہر
ہو۔ جو قطرہ قطرہ مار رہی ہو مگر میں
پھر بھی قریب رکھا ہوا ہوں

تمہیں۔۔ ایڈکشن۔۔!! ہاں شاید یہی
تو ہوتی ہے جو مار رہی ہوتی ہے مگر
لطف بھی دے رہی ہوتی ہے۔۔ اپنا
سرور طاری کر رہی ہوتی ہے "اسے
خمار آلود لہجے میں کہتے خود پر جھکتا
دیکھ ناگواری سے چہرہ موڑ گئی۔ براق
نے بغور اس کے چہرے کے تاثرات
دیکھے تھے۔ وہ اس کی قربت میں ایسے
ہی چہرے کے زاویے بگاڑ لیتی تھی۔



"میری طرف دیکھو۔۔!!"

"عینا۔۔!!" اس بار لہجے میں تنبیہ
تھی۔ منہا نے جبرے بھینچتے اسکی
سمت دیکھا مگر آنکھوں میں اس قدر
سرد مہری تھی۔ کہ براق کو اپنے اندر
عجیب ابال اٹھتے محسوس ہوئے۔ جی چاہا
یہ تاثر نوچ پھینکے اسکی آنکھوں سے۔۔
لیکن کیوں۔۔؟ وہ دونوں دشمن تھے

ایک دوسرے کے۔ ان کی آنکھوں
میں اس جذبے کے علاوہ اور ہو بھی
کیا سکتا تھا۔؟ کئی لمحے گزرنے کے
بعد بھی براق یونہی اسکی آنکھوں میں
دیکھتا رہا تو منہا کو عجیب سا محسوس
ہونے لگا اور وہ ایک بار پھر اسکی
نگاہوں سے نگاہیں ہٹاتی اسکے چوڑے
کندھے کو گھورنے لگی۔



"آئندہ اوپر نہیں جاؤ گی
تم۔۔!!" اس کے حکمیہ انداز پر عینا کے
تاثرات میں کوئی تبدیلی نہیں آئی
تھی۔ اتنی عقل تو اس میں بھی تھی وہ
نہ بھی کہتا تو وہ اوپر نہیں جاتی۔

"کیا کہہ رہا ہوں میں۔۔ ڈڈ یو
لسن۔۔؟"



"او کے۔۔" جبرے بھینچتے بڑی مشکل
سے یہ مختصر سا ورڈ کہا تھا اور اسکے
حصار سے نکلنا چاہا مگر وہ اسے مزید
نزدیک کر گیا۔

"کل ساری رات نہیں سویا ہوں
کیوں اپنے نئے سے نئے جال میں
الجھا دیتی ہو۔۔؟" کاش کسی جال میں
پھنس کر مر جاؤ۔۔! یہ صرف وہ دل

میں ہی سوچ سکی تھی۔ کیونکہ اس
وقت اسکی بڑھتی قربت اب اسے
گھبراہٹ کا شکار کر رہی تھی۔ اس نے
ایک بار بھی نگاہ بھر کے اسکے مکروہ
چہرے کی جانب نہ ڈالی تھی۔ وہ دیکھ
ہی نہیں سکتی تھی اسکی سمت جب وہ
اسکے اس قدر قریب ہو۔۔



"آج جانتی ہو کیا کیا ہے تم
نے۔۔" براق کی آنکھوں کے سامنے
یکدم صبح کا منظر ابھرا تھا۔ مگر منہا کی
آنکھوں میں نا سمجھی ابھرتے دیکھ وہ
یونہی دیکھتا رہا یہاں تک کہ منہا اسکی
نگاہوں کی تپش سے نظریں موڑ گئی۔
یعنی اسے کچھ بھی یاد نہ تھا۔ وہ ڈیٹیل
میں جانے کا ارادہ ملتوی کر گیا۔ اس
وقت اگر اسے کچھ چاہیے تھا تو صرف



اس جادوگرنی کی قربت تھی جس
کے لیے وہ ہر کام چھوڑ کر یہاں چلا
آیا تھا۔ صرف اسے دیکھنے۔ اس سے
لڑنے۔ اسے محسوس کرنے کی چاہ
میں۔!! کیا عجیب رشتہ تھا ان دونوں
کے بیچ۔!!

"واقعی مرنا چاہتی ہو اب۔۔؟" ٹھوڑی
پکڑتے اسے دوبارہ اپنی سمت متوجہ

کرتا مزید نزدیک ہوا تھا۔ براق کو یہ
بلکل پسند نہ تھا کہ وہ سامنے ہو اور
اسکی جانب متوجہ نہ ہو۔ عینا بدکتنی دور
ہوئی۔

"چھوڑو مجھے۔۔!!" ابھی جواب طلبی کا
سیشن چل ہی رہا تھا کہ منہا کے بچتے
موبائل نے ان دونوں کو اپنی سمت
متوجہ کر لیا۔ براق نے سائیڈ ٹیبل پر



ہاتھ بڑھاتے اس کا موبائل اٹھایا تھا
اور ایک نظر دیکھتا اسکی سمت بڑھا
گیا۔ عینا نے بے چین ہوتے فوراً اس کے
ہاتھ سے موبائل لیا مگر آدم کی آتی
کال اسے حیرت میں مبتلا کر گئی۔ ایک
نظر براق کو دیکھتے موبائل کان سے
لگا گئی۔

"ہیلو۔۔!!"

"ہیلو عینا کیسی ہو۔۔ سنا تھا طبیعت
خراب تھی آج تمہاری۔۔" عینا نے
براق کی گرفت سے ہاتھ نکالنا چاہا
تھا۔ مگر وہ اپنی لمبی انگلیوں میں اسکی
نازک انگلیاں پھنسا گیا۔

"مم۔۔ میں ٹھیک ہوں۔۔
خیریت۔۔؟"



"وہ میں نے کچھ انفارم کرنے
کے لیے کال کی تھی۔"

"کیا بولو میں سن رہی ہوں۔" اسے
نہ جانے کیوں بے چینی ہو رہی تھی۔
کہیں یونیورسٹی کی جانب سے کوئی بری
خبر تو نہیں تھی۔

"میں نے تمہارے پینڈنگ اسائنمنٹس
بنے دے دیے ہیں کل تک آجائیں



گے۔۔ تم کل پرسوں تک سبٹ کروا
دینا۔۔"

"میرے پینڈنگ اسائنمنٹس۔۔؟" عینا
کو سمجھ نہیں آیا تھا یہ کیا کہہ رہا
تھا۔۔

"ہاں یار تمہارے۔۔ دو صبح بھائی کو
بھی دے کر گیا تھا۔۔ انہوں نے دیے
نہیں تمہیں۔۔؟" اس نے شکڈ ہوتے

براق کی سمت دیکھا جو بڑے اطمینان
سے اسکا جائزہ لے رہا تھا۔

"مم۔۔ مگر تم نے ایسا کیوں کیا
آدم۔۔ ممیں۔۔ میں کر لیتی کچھ نہ
کچھ۔۔" اسے سمجھ نہیں آرہا تھا وہ کیا
کہتی اسکے منہ میں لفظ ختم ہو چکے
تھے۔

"پھر میرا بھی کچھ نہ کچھ ہو جاتا۔"

"کیا۔۔" اسکی بڑبراہٹ عینا تک پہنچ گئی تھی۔

"ارے یار بس سمجھو۔۔ ایک دوست نے دوسرے دوست کی مدد کی ہے برے وقت میں۔۔ تم بھی بدلا اتار دینا۔۔" وہ خوشی سے پاگل ہوتی یہ بھی محسوس نہ کر سکی تھی کہ براق اسکے ہاتھ پر کئی بوسے دے چکا تھا۔



"مم۔۔ مجھے سمجھ نہیں آرہا میں کس
طرح تمہارا ٹھینکس کروں آدم۔۔
تھینک یو سو مچ۔۔" فرحتِ جذبات
سے اسکا چہرہ یکدم ہی دمک اٹھا تھا۔
مگر براق کے چہرے پر اب بیزاریت
ابھرنے لگی تھی۔ وہ خوا مخواہ اتنی سی
بات پر لمبی کر رہی تھی۔



"تم یقین نہیں کرو گے کہ
میں۔۔" براق موبائل اسکے ہاتھ سے
لیتا کال کاٹ گیا۔ عینا نے شک ہوتے
اسکی سمت دیکھا اس نے ابھی صحیح
طرح اس بہترین شخص کا شکریہ بھی
ادا نہیں کیا تھا۔

"میرا۔۔۔ موبائل۔۔ واپس۔۔
کرو۔۔" جھٹکے سے اپنا ہاتھ اسکی گرفت



سے نکالتی آگے بڑھ کر موبائل لینے
لگی۔ اسے سمجھ نہیں آرہا تھا وہ کیا
کرتی اس شخص کا۔!!

"میں یقین کروں گا۔۔ بتاؤ مجھے۔۔
تمہارے ہر جھوٹ کو سچ سمجھ کر
گدھا بنتا رہا ہوں۔۔ اب سچ بھی سن
لوں گا۔۔" اسکے گرد حصار باندھتا اسکا
دل راکھ کر کے رکھ گیا۔ اس کے طنز

پر عینا نے لب بھینچتے اسکی چیلنج کرتی
آنکھوں میں دیکھا۔

"تو ایک سچ اپنے دماغ میں بٹھا لو۔
مجھے روزِ اول سے تم سے نفرت ہے
جس میں دن بدن اضافہ ہو رہا ہے
بس۔۔"

"سیم فیلنگز۔۔ مجھے بھی دن بدن ایسا
ہی محسوس ہو رہا ہے تمہارے لیے۔۔"



تبھی ہم ایک دوسرے کو اتنا اٹریکٹ
کرتے ہیں۔۔ "ٹھوڑی کے قریب اپنا
لمس چھوڑتا گھمبیر آواز میں بولا تھا۔
اور عینا کو اپنے زرد چہرے پر اس
وقت نہ جانے کیوں سرخی دوڑتی
محسوس ہوئی۔

"ہٹاؤ۔۔ ہاتھ۔۔" یہ تو طے تھا وہ اس
سے کبھی نہیں جیت سکتی تھی۔ اور اس

..



بار وہ اسے چھوڑتا سنبھلنے کا موقع دیے
بغیر صوفے کی سمت لے کر بڑھ گیا
جہاں ٹیبل پر کھانا ڈھکا رکھا تھا۔

"مجھے جب کھانا ہوگا میں کھا لوں
گی۔۔ میرا ہاتھ تو چھوڑو۔۔" اسکے ساتھ
گھسٹے وہ زچ ہوتی چیخی تھی مگر براق
صوفے پر اسے برابر میں بٹھا گیا۔



"کھانا کھانا شروع کرو۔۔ وہ بھی صحیح
اماؤنٹ میں۔۔ میں بیمار بیوی زیادہ دن
برداشت نہیں کر سکتا۔۔" عینا نے
کھانے سے نگاہیں ہٹاتے اسکی جانب
دیکھا مگر اسکی نگاہوں میں ایسا تاثر تھا
کہ براق نہ جانے کیوں سلگ کر رہ
گیا۔ 'منہا سنان ایک نگاہ سے ہی اسے
جتا گئی تھی کہ وہ اسے چھوڑنے والا
نہ تھا۔۔' کیا غرور تھا۔۔ کیا انداز تھا۔۔



کیا کوئی قید میں رہنے والا بھی اپنے
مالک کو ان نگاہوں سے دیکھ سکتا
تھا۔؟ صرف ایک نگاہ سے وہ اسے
آگ میں دھکیلتی کھانے کی جانب
متوجہ ہو گئی کیونکہ کھانا دیکھ کر اسکی
بھوک واقعی چمک اٹھی تھی۔ براق
اسے گھورتا نہ جانے کیوں اپنی ہی
سوچوں پر سلگتا کمرے سے نکل گیا۔
مزید کچھ کہہ کر اپنا خون نہیں جلا



سکتا تھا۔ اسٹڈی میں ایک دو گھنٹے
سگریٹ پھونکنے کے بعد کمرے میں
آیا تو تمام لائٹس آف تھیں اور وہ
بیڈ پر لیٹی سو رہی تھی۔ وہ بھی کل
پوری رات نہیں سویا تھا مگر یہ تو عام
بات تھی اس کے لیے۔۔ مگر وہ آج
سارا دن ڈسٹرب رہا تھا۔ اس لیے اسکا
وجود بھی تھکن کا شکار ہو رہا تھا۔
کپڑے بنا تبدیل کیے وہ ایسے ہی اس کے



برابر میں لیٹتا اپنے حصار میں لے
گیا۔ براق آلیار منہا سنان کو اپنے پاس
رکھنا اپنا حق سمجھتا تھا۔ اسکی مرضی
اسکی خواہش کی پرواہ کیے بغیر اور اگلے
چند لمحوں بعد وہ نیند کی آغوش میں
اتر چکا تھا۔

"تمہیں نہیں معلوم میرا کیا حال ہے
اس دن سے براق۔۔" وہ یونیورسٹی
سے ابھی لوٹی تھی۔ لاؤنج میں قدم
رکھا ہی تھا جب ایک نسوانی سسکتی
آواز اسکے کانوں سے ٹکرائی تھی۔
گردن گھماتے گلاس وال کے پاس
رکھے صوفے کی جانب دیکھا۔ مگر
سامنے کا منظر اسکی نگاہ ایک پل
کے لیے ساکت کر گیا تھا۔ سیاہ ٹائٹ



شرٹ اور پینٹ میں ملبوس رونیکا اپنے
حسین بال کھولی۔ اسکے سوکالڈ شوہر
کے انتہائی نزدیک اسکا ہاتھ اپنے
دونوں ہاتھوں میں تھامی پھوٹ پھوٹ
کر رو رہی تھی۔

"میں جانتی ہوں تم اس عام سی لڑکی
کو کبھی نہیں پسند کر سکتے۔۔ اب بس



اسے مار دو۔۔ مجھ سے مزید برداشت
نہیں ہو رہا۔۔"

جاری ہے



رفوکر

قسط ۲۸

"تمہیں نہیں معلوم میرا کیا حال ہے
اس دن سے براق۔۔" وہ یونیورسٹی
سے ابھی لوٹی تھی۔ لاؤنچ میں قدم



رکھا ہی تھا جب ایک نسوانی سسکتی
آواز اسکے کانوں سے ٹکرائی تھی۔
گردن گھماتے گلاس وال کے پاس
رکھے صوفے کی جانب دیکھا۔ مگر
سامنے کا منظر اسکی نگاہ ایک پل
کے لیے ساکت کر گیا تھا۔ سیاہ ٹائٹ
شرٹ اور پینٹ میں ملبوس رونیکا اپنے
حسین بال کھولی۔ اسکے سوکالڈ شوہر
کے انتہائی نزدیک اسکا ہاتھ اپنے

دونوں ہاتھوں میں تھامی پھوٹ پھوٹ
کر رو رہی تھی۔

"میں جانتی ہوں تم اس عام سی لڑکی
کو کبھی نہیں پسند کر سکتے۔۔ اب بس
اسے مار دو۔۔ مجھ سے مزید برداشت
نہیں ہو رہا۔"



"تم یہاں کر کیا رہی ہو پہلے یہ
بتاؤ۔۔ لوکا نے آنے کیسے دیا
تمہیں۔۔" اسکے لہجے میں موجود
ناگواری منہا نے بخوبی محسوس کی تھی
مگر اسکی نگاہیں ان دونوں کے ہاتھوں
اور قربت پر تھیں۔

"میں نے انہیں نہیں بتایا۔۔ اگر انہیں
پتہ ہوتا کہ میں یہاں آرہی ہوں وہ

بھی آنے نہ دیتے۔۔" اپنا ہاتھ
چھڑاتے براق نے ٹیبل پر رکھے ٹشو
باکس سے ٹشو نکال کر اسے تھمایا تھا۔
اور نہ جانے کیوں اس نے سلگ کر
ان دونوں کی جانب دیکھا تھا۔ اسکی
زندگی تباہ کر کے وہ اس وچ کے آنسو
پونچھ رہا تھا۔۔!

Kitab Chehra Novels



"یہ ایک انتہائی غلط حرکت ہے۔۔
تمہیں اس طرح یہاں بالکل نہیں آنا
چاہیے تھا۔۔" وہی سرد اور بے مہر
لہجہ۔۔!

"تم۔۔ تم اپنی اور میری بات کیوں
نہیں کرتے۔۔ رونن الگ اس بچ کی
وجہ سے پریشان ہے۔۔" عینا نے
ناگواری سے ایک پاؤں سے دوسرے



پاؤں پر وزن دیا۔ ٹھیک ہے وہ اسے
بیچ کہہ رہی تھی۔ مگر اس نے تو
خوا مخواہ ہی بیچ کہہ دیا تھا۔

"تم اس معاملے میں نہیں بولو گی۔۔
دیٹس فائنل۔۔" براق ایک تنبیہی نگاہ
اس پر ڈالتا اٹھا تھا کہ نگاہ گلاس ڈور
کے پاس کھڑی عینا سے جا ٹکرائی جو
اس پل آنکھوں میں شدید ناگواری اور

غصہ لیے اسے دیکھ رہی تھی۔ اسکی
آنکھیں عینا پر فوکس ہوتیں چھوٹی
ہوئیں تھیں۔ روزیکا بھی اسکے ساتھ ہی
اٹھی تھی اور اسکی نگاہ بھی عینا تک جا
پہنچی۔ مگر وہ اسے نہیں بلکہ براق کو
دیکھ رہی تھی۔

"تم کیسے برداشت کر رہے ہو براق
اسے۔۔ مجھے تو یہ ملازمہ کی حیثیت



سے بھی ایک آنکھ نہیں بھاتی
تھی "رونیکا نے شدید حقارت بھرے
لہجے میں کہتے براق کی جانب دیکھا۔
مگر اسکی نگاہیں اس لڑکی پر
تھیں۔۔۔" یہ تمہاری اور میری فیملی
دونوں کی تکلیف کی وجہ ہے۔۔ کیا
بھول گئے تم سب۔۔؟" براق نے عینا
کی آنکھوں میں ابھرتا چیلنج بخوبی

محسوس کیا تھا۔ وہ اسے چیلنج کر رہی
تھی۔!!

"میں۔۔۔ کچھ۔۔۔ نہیں۔۔۔ بھولا۔۔۔
ہوں۔۔۔" عینا سر جھٹکتی مسکرا دی۔ اور
اسکا یہ انداز ان دونوں کو ہی سلگا گیا
تھا۔ رونیکا بے اختیار اسکی سمت لپکی۔

Kitab Chehra Novels

"یو۔۔۔!! یاد رکھنا میرا بھائی تمہیں
ہر گز نہیں چھوڑے گا۔" اسکا بس



نہیں چل رہا تھا وہ خود جان سے ما
دیتی اس لڑکی کو۔ جو نہ صرف اسکے
بھائی کی معذوری کا سبب تھی بلکہ
اسکی خوشیوں پر بھی ناگن بن کر بیٹھ
چکی تھی۔ وہ شخص جس کے پیچھے وہ
کئی سال سے اندھی دیوانی کی طرح
بھاگ رہی تھی وہ ایک ایسی لڑکی سے
شادی کر کے بیٹھا تھا جس سے کئی



سال سے انتقام کے منصوبے بنا رہا تھا۔

"یہ کام تم بھی کر سکتی ہو۔۔" عینا ذرا سا اسکی جانب جھکی تھی۔ رونیکا کی بھنیوں نا سمجھی سے سکڑ گئیں۔ جبکہ براق اس وقت خشمگین نگاہوں سے اپنی بیوی کو دیکھ رہا تھا۔ جب وہ اسکا خون جلا دیتی تھی تو رونیکا تو کچھ بھی

نہ تھی۔"اپنے لوور کی گن لو اور مجھے
شوٹ کر دو۔"اسکی سرگوشی اتنی ہلکی
بھی نہ تھی کہ براق نہ سن پاتا۔ وہ
قدم اٹھاتا ان دونوں کے قریب چلا
آیا۔ اور رونیکا کچھ اور الجھ گئی۔ وہ کہنا
کیا چاہ رہی تھی۔۔؟ اس نے پلٹ کر
براق کی جانب دیکھا۔

Kitab Chehra Novels



"براق۔۔!! تم اسے کیوں نہیں مار رہے۔۔؟" اس بار عجیب اندیشے سے تھے اسکے لہجے میں۔ "یہ کھلا چیلنج کر رہی ہے۔۔ میں اسے مار دوں گی اگر تم نے نہیں مارا۔" روتے ہوئے یکدم ہی غصے سے چیخ اٹھی۔

"کام ڈاؤن۔۔!" براق نے جبرے بھینچتے رونیکا کو دیکھا تھا۔ جو آج نہ

جانے کہاں سے آدھمکی تھی۔ اسے
صرف لوکا کا لحاظ تھا ورنہ اب تک
اسکا دماغ ٹھکانے لگا دیتا اور دوسری
وجہ منہا سنان تھی۔ نہ جانے کیوں
صرف اسکی آنکھوں کا تاثر دیکھنے
کے لیے وہ اسے اتنا سر چڑھا رہا
تھا۔ "میں کہہ چکا ہوں نا۔ اس بارے
میں کوئی بات نہیں ہوگی۔"



"کیوں۔۔؟ کیوں نہیں ہوگی۔۔" عینا
بھی اسکی آنکھوں میں دیکھتی ایک
قدم نزدیک آئی تھی۔

"منہا۔۔!!"

"کیا منہا۔۔؟ تم اپنی اتنی پیاری گرل

فرینڈ۔۔" ایک زہر خند نگاہ اس نے

رونیکا پر ڈالی تھی جس کی آنکھیں

آنسوؤں سے بھریں تھیں اس



وقت۔۔ "جو اتنی دور سے یہاں
صرف تمہارے لیے آئی ہے۔۔ اسکے
لیے تم اپنی اور اسکے بھائی کی دشمن کو
نہیں مار سکتے۔۔؟" رونیکا نے ایک
عجیب سے احساس کے تحت چونکتے
ان دونوں کو دیکھا تھا۔ جو آنکھوں میں
خون لیے ایک دوسرے کو گھور رہے
تھے۔ اسکی سمجھ سے باہر تھا۔ وہ اس
عام سی لڑکی کو اتنی چھوٹ کیوں



دے رہا تھا۔۔۔؟ اسے نہیں یاد تھا
براق آلیار نے کبھی کسی کی اتنی سنی
ہو۔۔ اور بھلا کوئی اتنا بول سکتا تھا اس
شخص کے آگے۔۔؟

"تم نے ابھی اسی وقت اپنی بکواس بند
نہیں کی تو تم سوچ بھی نہیں سکتیں
میں کیا کروں گا۔۔" براق نے بھینچے
ہوئے سخت تنبیہی لہجے میں عینا کو



آخری وارننگ دی تھی۔ اسکی برداشت
اب ختم ہوتی جا رہی تھی۔ یہ اسے
جان کر پرواک کر رہی تھی اتنا تو وہ
بھی جانتا تھا۔ اور اس وقت جو سلگتا
تاثر جو منہا سنان کی آنکھوں میں
یلکورے لے رہا تھا وہ بھی بخوبی دیکھ
سکتا تھا وہ۔ عینا نے روینکا کی سمت
نظریں پھیر لیں۔



"یہ مجھے نہیں مارے گا۔۔اپنے بھائی
سے بولو کوششیں تیز کرے اور مجھ
تک پہنچے۔۔"

"شٹ اپ۔۔!!" پوری قوت سے
دھاڑتا اسکا بازو پکڑ کر خود سے
نزدیک کر گیا۔ "یاد رکھو۔۔ وہ کتنی بھی
کوششیں تیز کر لے مگر تمہاری موت
میرے علاوہ کسی کے ہاتھوں نہیں



لکھی۔۔ تمہیں اگر کوئی موت دے گا
تو وہ آخر انسان میں ہوں گا سمجھ
آئی۔۔ "اسکی شعلہ بار آنکھوں میں
دیکھتے عینا نے اپنا بازو چھڑانا چاہا مگر
اس نے نہیں چھوڑا تھا۔

"کب۔۔؟ دیکھو یہ رو رہی ہے۔۔
تمہارے حجر میں پاگل ہو رہی ہے۔۔
کیا تم اپنی چہیتی کے لیے اتنا سا کام



نہیں کر سکتے۔۔؟" ایک نظر رونیکا کے
اداس چہرے کو دیکھتے واپس اسکی
جانب نگاہیں موڑ لیں۔ مگر براق کو
فرق پڑتا تب نا۔۔

"براق یہ مسلسل تم سے بد تمیزی
کر رہی ہے۔۔ تمہاری پاور کو چیلنج
کر رہی ہے۔۔ اسے سبق کیوں نہیں
سکھا رہے تم۔۔؟" براق نے اپنی سرخ



نگاہیں عینا سے ہٹاتے رونیکا کی جانب
دیکھا۔ جو ایسے تاثرات لیے کھڑی تھی
کہ کسی بھی پل اسکا قتل کر دیتی۔

"آئی سیڈ۔۔ اسٹے اوے فروم دس
میٹر۔۔ اسے میں دیکھ لوں گا" عینا نے
نگاہیں پھیرتے دانت پیس ڈالے۔ جبکہ
رونیکا کو یہ سب بالکل بھی ٹھیک نہ لگا
تھا۔ اس نے آج تک براق کے سامنے



کسی کو بولتے اور زبان درازی کرتے
نہیں دیکھا تھا۔ مگر یہ لڑکی تو دھڑلے
سے اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے
کھڑی تھی۔ اتنی ذلت اتنی بے عزتی کا
احساس اسے آج تک نہ ہوا تھا۔ اس
کے ذرا سا چھونے سے یہ سامنے کھڑا
شخص بیزار ہونے لگتا تھا اور اب خود
اپنے باپ کی قاتل کو زبردستی باہوں
میں لیے کھڑا تھا۔



"جاؤ یہاں سے۔۔" براق نے عینا کو
چھوڑتے دو ٹوک لہجے میں کہا تھا۔ اور
عینا نے انتہائی ناگواری سے ان دونوں
کو دیکھا۔ یقیناً اب ایک دوسرے کو
منانے کا سیشن چلنا تھا جیسی اسے
جانے کا حکم دیا جا رہا تھا۔

Kitab Chehra Novels

"کہاں۔۔؟" ہمارے 'کمرے'
میں۔۔؟" انتہائی معصومیت سے کہتے



براق سے پوچھا۔ جبکہ رونیکا کے چہرے
کی رنگت مزید نچڑ چکی تھی۔

"یو۔۔۔ بچ آئی ول کل یو۔۔۔ براق میں
اسے نہیں چھوڑوں گی" غصے سے پاگل
ہوتی وہ عینا کو مارنے لپکی تھی مگر
براق اسے بازو سے تھامتا پیچھے کر گیا۔
اور ایک آخر قہر آلود نگاہ عینا کی
جانب ڈالی جہاں صاف لکھا تھا 'اتم'



سے میں بعد میں نبتا ہوں' اور اسے
وہیں کھڑا چھوڑ روئیکا کو لیے باہر کی
جانب بڑھ گیا۔ میکس ان کا منتظر کھڑا
تھا۔

"سر جیٹ ریڈی ہے۔۔!"

Kitab Chehra "براق۔۔!"



"شٹ اپ۔۔۔" اس کا بازو چھوڑتا اس
قدر تیز لہجے میں دھاڑا کہ وہ سہمتی
دور ہٹ گئی۔ "رونیکا۔۔۔!! اپنی حدیں
مت بھولو۔ اتنا صرف میں نے تمہیں
اور رونن کو لوکا کی وجہ سے برداشت
کیا ہے۔ آئندہ یہاں اس طرح وہ
بھی لوکا کے بغیر آئیں۔ گھر میں بھی
گھسنے نہیں دوں گا۔" زہریلے انداز



میں پھنکارتا اسے ساکت کھڑا چھوڑ
میکس کی جانب پلٹا تھا۔

"تمہاری ذمہ داری ہے اب۔۔" اسکا
ذلت سے سیاہ ہوتا چہرہ دیکھے بغیر
میکس کے حوالے چھوڑ واپس گھر کی
جانب پلٹ گیا۔ ابھی اسے کسی اور کا
بھی دماغ سیٹ کرنا تھا جو اب بہت
ضروری ہو چکا تھا۔ مگر تبریز کی مسلسل



آتی تیسری کال اسے مزید طیش میں
مبتلا کر گئی تھی۔ کیونکہ وہ پچھلے ایک
گھنٹے سے اسے پورٹ پر بلا رہا تھا۔

"آ رہا رہا ہوں۔۔۔ تجھے کیوں موت پڑی
ہے۔۔۔"

"فوراً پہنچ بلنڈر ہو چکا ہے

یہاں۔۔۔" تبریز کے سنگین لہجے پر اسکی
تیوری پل بل پڑے تھے اور کال کاٹا



واپس پلٹ گیا۔ لیکن اسکے باوجود اسکی
تمام سوچیں منہاسنان کی سمت ہی
تھیں۔ وہ جیسے اسکے دل و دماغ میں
اپنا ایک حصہ بک کروا چکی تھی کہ
دن رات کے کاموں اور مصروفیات
کے باوجود اس ایک حصے میں بس
اسکی باتیں اور حرکتیں گھومتی رہتی
تھیں۔



"تمہیں میں بتاؤں گا۔۔ بہت آزماء
چکیں تم اپنا حوصلہ اور میری
برداشت۔۔" کار میں بیٹھتے فرسٹ
فلور کی جانب دیکھا تھا۔ اس وقت
واقعی منہا سان کی قسمت اچھی چل
رہی تھی جو اسے اتنا سلگانے کے بعد
بھی بچ نکلی تھی۔

Kitab Chehra Novels

یونیورسٹی کے کینٹین میں بیٹھی وہ سیلڈ
کھا رہی تھی۔ آج صبح بھی دیر سے آنکھ
کھلنے کے سبب وہ بغیر ناشتہ کیے نکل
آئی تھی۔ اور اس وقت اسکی باڈی کو
واقعی ایز جی کی ضرورت تھی۔ آدم
نے جب سے اسے اسائنمنٹس کی
جانب سے آزاد کیا تھا وہ پورا فوکس
اپنے ایگزام کی تیاری پر رکھی ہوئی
تھی۔ کل رات بھی وہ ساری رات

پڑھتی رہی تھی یہی وجہ تھی اسکے دیر
سے اٹھنے کی۔

جبکہ دوسری جانب براق کی کل سارا
دن غیر موجودگی نے جیسے اسے مینٹل
پیس بھی دے دیا تھا۔ ورنہ کل جس
موڈ میں وہ رونیکا کو لے کر نکلا تھا
اسے یقین تھا وہ کچھ دیر میں اسکا گلا
پکڑنے ضرور آئے گا اسی ٹینشن میں



اس نے اپنے تین چار گھنٹے برباد بھی
کیے تھے کیونکہ اسے اپنی حرکتوں کا
بھی اندازہ تھا اور اسکے ری ایکشن کا
بھی۔ لیکن جب وہ رات ہونے تک
بھی نہ آیا اسکا دل مطمئن ہو گیا تھا۔
شاید وہ دنیا کی واحد بیوی تھی جو شوہر
کے رات بھر گھر نہ آنے پر دل کو
سکون نصیب کروا گئی تھی۔ اور اسے
معلوم تھا اگر اب وہ نظر بھی آتا کل



والا غصہ تو اسکی ناک پر ہر گز نہ
ہوتا۔ سننے میں آیا تھا براق ساری
رات پورٹ پر اپنے کئی کروڑ کے مال
کے چوری ہو جانے کے سبب الجھا ہوا
تھا۔ جبکہ دوسری جانب وہ کل سے
خود اپنے رویے پر بھی الجھی ہوئی تھی
اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا وہ رونیکا کو
دیکھ کر اتنا کیوں سلگی تھی۔؟ اور



کس حیثیت سے اسکا ضبط آزارہی
تھی۔۔؟

'یہ شخص جب چاہے مجھے مار سکتا
ہے۔۔ اور اس سے تو کوئی حساب لینے
والا بھی نہیں۔۔ پھر وہ مجھے اتنی
چھوٹ کیوں دے رہا ہے۔۔؟' اسے
اچھے سے اپنا گستاخ سلگاتا لہجہ یاد تھا۔
اور براق کی آنکھوں میں موجود قہر تو



وہ بھی بھول ہی نہیں سکتی تھی۔ یہاں
تک کہ کل رات خواب میں بھی اسکی
وہی قہر آلود آنکھیں ہی اسے نظر
آئیں تھیں۔ مگر یہ قہر حقیقت کی
صورت اب تک اس پر عذاب بن کر
کیوں نہیں برسا تھا۔؟

امیں جانتی ہوں تم مجھے ٹریپ کر رہے
ہو ہر طریقے سے۔۔ ورنہ باپ کے



قاتل کو کوئی اتنی ڈھیل کیوں دے
گا۔؟ اور وہ جو بڑے دھڑلے سے
کہتی تھی اسے مار دے کبھی اس نے
واقعی گن تان دی تو۔۔؟ کیا وہ مر
سکتی تھی اپنے بھائی سے بغیر ملے بغیر
اسے منائے۔۔؟

ایا اللہ پلیز راستہ دکھا۔۔ کیا ساری
زندگی بس اسی شخص کی اگلی چالیں



سوچتے گزر جائے گی۔۔؟' سوچوں میں
الجھی سیلڈ میں مسلسل کانٹے مار رہی
تھی۔ کہ موبائل پر ہوتی میسج ٹون نے
اسے اپنی سمت متوجہ کر لیا۔

"اوزان سے ملنا ہے۔۔؟" ایکس کا
جگمگانا میسج اسکی آنکھوں میں بھی
روشنیاں بھر گیا تھا۔ عینا نے اگلے پل
اسے کال ملائی تھی۔ اور اسپیکر کی



دوسری جانب سے ابھرتا ایلیس کا
بے ساختہ قہقہہ اسے خجل کر گیا۔

"کہاں ہے وہ۔۔؟"

"میرے کیفے آیا ہوا ہے۔۔ سینڈرا بھی

ساتھ ہے۔۔ آنا ہے تو آ جاؤ۔۔ فری لنچ

کرواؤں گا۔۔" اور وہ یکدم جھاگ کی

طرح بیٹھ گئی۔



"نہیں ایلیکس۔۔۔ میں۔۔ میں تمہارے
کیفے نہیں آسکتی۔۔"

"کیوں۔۔ کیا وہ شخص تمہارے ساتھ
ہے۔۔؟" ایلیکس کا انداز ڈپٹتا ہوا تھا۔

"نہیں۔۔ بٹ اسے پتا۔۔"

Kitab Chehra Novels

"کیسے پتا چلے گا اگر تم اپنی ایک
کلاس بنک کر کے آجاؤ گی کون بتائے



گا اسے۔۔ اس کے گارڈز تمہارے ساتھ
کلاسز اٹینڈ نہیں کرتے ہیں۔۔" اسکا
پوائنٹ صحیح تھا مگر وہ رسک ہرگز
نہیں لینا چاہتی تھی۔

"نہیں ایکس اگ۔۔ اگر اس کو پتا چلا
تو۔۔ تو وہ پھر تمہارا نقصان کر سکتا
ہے۔۔ اور میں ایسا ہرگز نہیں ہونے
دوں گی اب۔۔"



"تم از پیشتر پر اوزان سے ملنے کا چانس
مس کر رہی ہو بس۔۔؟ بیوقوف لڑکی
پہنچو فوراً ورنہ میں آجاؤں گا لینے۔۔"

"نہ۔۔ نہیں۔۔ نہیں پلیز یہ مت کرنا
کیوں اپنی جان کے دشمن بنے ہو۔۔
میں کچھ کرتی ہوں۔۔ تم اوزان کو
روک کر رکھو۔۔" اتنا کہتی کال کاٹ کر
اپنا سامان سمیٹنے لگی۔



"یہ روشن کے علاوہ اور کوئی کر ہی نہیں سکتا۔" تبریز کی غصیلی آواز پر براق نے لیپ ٹاپ سے نظر ہٹاتے اسکی سمت دیکھا جو مسلسل دس منٹ سے ادھر سے ادھر مارچ کر رہا تھا۔ اس وقت وہ دونوں براق کے آفس میں موجود تھے۔ "ہمارے علاوہ صرف



لوکا کو اس شپمینٹ کا معلوم تھا۔ اور
وہ ایسا کر نہیں سکتا بچا پیچھے ایک
شخص۔۔ میں بتا رہا ہوں براق میں
اسے نہیں چھوڑوں گا۔ "ایک کرسی
پر لات مارتا دوسری پر بیٹھ گیا۔" اور تو
کیوں اس قدر کول ہے۔۔ کروڑوں
ڈوبے ہیں ہمارے تجھے کچھ اندازہ
ہے۔۔ دو دن بعد ایکلیشن ہیں۔۔ ایسی
بدمزگی پھیلی تو اعتماد کم ہونے لگے



گا" براق کے تاثرات میں اب بھی
کوئی تبدیلی نہیں آئی تھی۔

"رونن جلے پیر کی بلی بنا پھر رہا ہے
وہ بھی لنگڑی بلی۔۔ اب اتنی فرسٹریشن
نکالنا تو اسکا حق ہے۔۔" اسکے پرسکون
لہجے پر تبریز کی آنکھیں پھیل گئیں۔ یہ
اتنی سی بات تھی بس اس کے
لیے۔۔؟



"یعنی تیری نظر میں کروڑوں ڈوبنے
سے فرق ہی نہیں پڑتا۔؟"

"فرق تو تب پڑتا نا جب ڈوبتے۔۔۔ یہ
دیکھ۔۔۔" لیپ ٹاپ اسکی جانب کیا۔
تبریز نے ماتھے پر بل ڈالتے اسے پھر
اسکرین کو دیکھا۔ جہاں بیچ سمندر میں
ایک بڑا مال سے لوڈڈ جہاز کھڑا تھا۔

"یہ تو اپنا ہے۔۔۔"



"بہری قزاقوں سے ڈیل ہو گئی
میری۔۔ انہوں نے رون کے سو کولڈ
لیٹروں کو لوٹ لیا ہے۔۔" اسکے لبوں
پر بس ایک لمحے کے لیے ایک چمکدار
مسکراہٹ ابھری تھی۔ جبکہ تبریز شاک
بیٹھا اب اوپر سے نیچے تک کی ڈیٹیلز
چیک کر رہا تھا۔ اور جب اسے یہ بات
کنفرم ہو گئی۔ ٹیبل پر زوردار مکا مارتا
قہقہہ لگا گیا۔



"کمینہ سلگ تو اب رہا ہوگا۔ اسکی
انٹری بند کروا سب سے پہلے
یہاں۔۔"

"مگر وہ پھر بھی چین سے نہیں بیٹھے
گا۔۔" تبریز نے اس بار بغور جانچتی
نگاہوں سے اسکے سرد چہرے کو دیکھا
تھا۔

Kitab Chehra Novels



"ویسے ایک بات ہے۔۔" براق نے
آنکھیں سکیڑتے اسکی سمت دیکھا۔ مگر
تبریز کی اگلی بات اسکی تمہید کی وجہ
بیان کر گئی تھی۔

"ایک طرح دیکھا جائے تو۔۔ جائز
ڈیمانڈ کر رہا ہے وہ۔۔" اسکے تیر پر
براق نے شدید ناگوار نگاہوں سے
اسے نوازا تھا۔ "تو خود سوچ منہا نے



ٹانگ کھائی ہے اسکی۔۔ وہ ایسے تو چین
سے نہیں بیٹھے گا نا۔ "یعنی وہ روشن
کے اس عمل کو جائز کہہ رہا تھا۔؟ یا
صرف اس سے مزا لے رہا تھا۔ براق
ٹیبیل پر دونوں کمنیاں ٹکاتا اسکی سمت
جھکا تھا۔

Kitab Chehra Novels
"یہ مت بھول کس وجہ سے کھائی
تھی۔" اسکا لہجہ انتہائی سرد اور چبھتا



ہوا تھا۔ تبریز بے اختیار پہلو بدل گیا۔

"مگر جب تجھے خود بھی اسے مارنا
ہے۔۔ تو رونن کو بھی بدلا لینے کا حق
ہے۔۔"

"یہ تو کہہ رہا ہے۔۔!!" براق نے
چیلنج کرتی نگاہوں سے اسے دیکھا تھا۔
تبریز کی نگاہوں میں بھی وہی تاثر ابھر
آیا۔



"ہاں میں کہہ رہا ہوں۔۔ صرف ایک
لڑکی کے چکر میں سالوں پرانی دوستی
اور کروڑوں قربان نہیں کر سکتے
ہم۔۔" اور اس لمحے تبریز نے براق
کے جبرے بھنچتے اور آنکھوں میں
سرخی اٹتی بخوبی محسوس کی تھی۔ تبریز
اسے اس سے زیادہ جانتا تھا وہ یہ بھی
جانتا تھا اس پل براق کے دل میں
شدت سے اسے مارنے کی خواہش

-



ابھر رہی تھی۔ اس نے ٹپک ہی ایسا
چھیڑا تھا۔

"میں اسے ماروں یا نہ ماروں۔۔۔ روشن
اینٹونی اسے چھو بھی نہیں سکتا۔۔۔ جا
کہہ دے جس سے کہنا ہے۔۔۔ دنیا کی
نظر میں وہ بیوی ہے میری۔۔۔ قتل
ہوئی بھی تو مجھ سے ہوگی اتنا
بے غیرت نہیں کہ ایک گولی مارنے



کے لیے بھی کسی دوسرے کو
بلاؤں۔۔"

"پھر تو ایسے رزلٹس کے لیے مینٹلی
پریپیر رہ۔۔ کیونکہ ہر بار تیرا لوٹا ہوا
مال برآمد نہیں ہوگا۔۔ اور اب وہ ہاتھ
دھو کر منہا کے پیچھے ہے۔۔ تو نے
پورے مجھے کے سامنے اسے مارا تھا۔۔



اس بات کو مت بھول۔۔" براق نے
دانت پیستے سر جھٹکا۔

"مجھے نہ بتا۔۔ اگر تو چاہ رہا ہے کہ
میں رون کا بھی قتل کر آؤں تو
سیدھا بول کیونکہ مجھے ابھی اس وقت
یہ بھی معلوم ہے کہ وہ کس ملک
کے کس جزیرے پر منہ کالا کر رہا
ہے۔۔" تبریز کی بھنویں سکڑ گئیں۔ وہ



ایسا ہر گز نہیں چاہتا تھا۔ اس سے
معاملات مزید بدتر راستے پر نکل سکتے
تھے۔

"تو پہلے ہی منہا سے شادی کر کے
بہت بکھیڑے کھڑے کر چکا ہے۔۔
اسکے بعد سب کے سامنے اسے بیوی
بھی اون کر لیا۔۔ پھر رونن کو پیٹ
ڈالا۔۔ یہ دیکھ میرے ہاتھ۔۔" اس نے



زچ ہوتے باقاعدہ اپنے ہاتھ جوڑے
تھے "تیری مہربانی ہوگی مزید کوئی
ایکسٹریم قدم اٹھانے کی ضرورت نہیں
ہے۔۔"

"تو دفع ہو جا اپنی شکل کو لے کر۔۔
جب جب سامنے آتا ہے منحوس باتیں
کر کے بس غصہ دلاتا ہے۔۔" براق



نے بھی سلکتے ہوئے اسے آفس سے
نکلنے کا اشارہ کیا۔

"یہ بول آئینہ دکھاتا ہے۔۔ ورنہ تو
قیامت تک گھامڑ رہے گا۔" اسے
مزید چرکا لگاتا روم سے باہر نکل گیا۔
جبکہ براق اسکی ذو معنی باتوں پر زچ
ہوتا لیپ ٹاپ بند کر گیا۔ کل دوپہر
سے وہ شپمینٹ کے کاموں میں پھنسا



تھا معاملہ کروڑوں کا تھا اسی لیے
تبریز اور اسے دونوں کو سر جوڑ کر
بیٹھنا پڑا تھا۔ ایسے میں نہ تبریز گھر گیا
تھا نہ وہ۔

منہا سے کل ہوئی ادھوری جنگ کے
بعد اسکا دماغ بالکل گھوم چکا تھا مگر پھر
سارا دن کی الجھنوں اور مسائل نے
گھر واپس پلٹنے اور اس سے حساب



کتاب کرنے کا موقع ہی نہیں دیا تھا۔
اگر غور کیا جاتا یہ مسائل بھی اسی
لڑکی سے جڑے تھے۔ نہ وہ بھرے
مجھے میں رونن کو اپنی اصلیت بتاتی نہ
وہ آپے سے باہر ہوتا۔ اور نہ ہی
براق اپنا کنٹرول کھو کر اسے بھرے
مجھے میں ذلیل کرتا۔

Kitab Chehra Novels



خیر یہ الگ بات تھی کہ اس بات کا
براق کو بالکل پچھتاوا نہ تھا۔ اسے رون
کبھی بھی ایک آنکھ نہیں بھایا تھا۔ اگر
یہ ساتھ چل رہا تھا تو صرف لوکا اور
تبریز کی کوششوں کا ثمر تھا۔ مگر منہا
سنان کا دماغ ٹھکانے لگانا بہت ضروری
تھا۔ کل اس نے رونیکا کے سامنے
اسے نیچا دیکھنا چاہا تھا۔ وہ سمجھ گیا رہی

-



تھی خود کو۔۔؟ اور اتنا مرنے کا شوق
کیوں چڑھا تھا اسے۔۔؟

"ان گریٹ فل۔۔" دانت پیتا بڑبڑایا
تھا۔ ایک ایسے شاندار شخص کی زندگی
اسکے گھر اسکی آسائشیں حاصل کرنے
کے بعد بھی وہ یہاں سے بھاگنا اور
مرنا چاہتی تھی۔ جبکہ اسکی جگہ کوئی اور
لڑکی ہوتی تو شاید براق کی غلام بن

==



جاتی۔ اس نے اب تک اپنی لینکسٹر
لائف میں استعمال ہونے والا ایک
حربہ بھی اس پر نہ آزمایہ تھا۔ جیسا
ٹریڈنٹ اسکی گینگ میں مجرموں کو ملتا
تھا منہا سنان شاید اسکا ایک پرسینٹ
بھی برداشت نہ کرپاتی اور جان گنوا
دیتی۔

Kitab Chehra Novels



مگر مسئلہ تو یہ تھا ہی نہیں۔۔۔!! اس
نے تو ایک عذاب اپنے اوپر لے لیا
تھا۔ ایک مسلسل سوار رہنے والا سر
درد۔۔ اب وہ کہیں بھی ہوتا منہا سنان
اسکے دماغ پر سوار رہتی تھی۔ کبھی وہ
اسے سبق سکھانے کے بارے میں
سوچ رہا ہوتا۔ کبھی اسکے قتل کے
منصوبے بنا رہا ہوتا۔ تو کبھی اسکی
قربت کے بہانے ڈھونڈتا۔ موبائل



آن کرتا اسکی چیٹ میں گیا۔ جہاں وہ
آدھے گھنٹے پہلے آن لائن تھی۔ یہ
لاسٹ سین اسے صرف اسی کی
بدولت نظر آرہا تھا کیونکہ آج سے
ایک دو دن پہلے اس نے خود ہی منہا
نے موبائل چھین کر اپنا نمبر سیو کر دیا
تھا۔ اور اس وقت اسکا لاسٹ سین
دیکھ کر اسکے اندر نہ جانے کیوں
بے چینی بڑھنے لگی تھی۔



"یہ ضرور کچھ نیا سوچ رہی
ہے۔۔" موبائل پٹختا لپ ٹاپ واپس
کھول گیا۔ جی میس آفس میں داخل
ہوا تھا۔

"ایک نیوز ہے۔۔!!"

"میرا دماغ خراب کرنے کی ضرورت
نہیں۔۔ تبریز کو بتاؤ جو بھی کام
ہے۔۔"



"آپ کے مطلب کی خبر ہے بوس۔۔
میڈم کے مطلق۔۔!!" براق کے
ماتھے پر سلوٹیں پڑیں تھیں۔ بھنویں
سکیڑتے اسکی جانب دیکھا۔

"دو کلاسز اٹینڈ نہیں کیں انہوں نے
آج۔۔" اسکی اطلاع پر براق نے رسٹ
واچ دیکھی جو دن کے ساڑھے بارہ
بجا رہی تھی۔



"کیا مطلب۔۔؟"

"یونیورسٹی میں نہیں ہیں۔۔!!" اس
نے جبرے بھینچتے کورنر پر لگے فٹ
ایکیوریٹم کو غائب دماغی سے دیکھا تھا
جہاں ایک بڑی مچھلی چھوٹی رنگین
مچھلی کو پکڑنے میں لگی تھی اور وہ
کوئے کھدروں میں گھس کر خود کو
محفوظ کرنے کی کوششوں میں تھی۔



اسے پورا یقین تھا اپنے اس چہیتے بھائی
کو منانے ہی نکلی ہوگی۔۔ مگر اسکی
اجازت کے بغیر گئی کیسے۔۔ وہ بھی
چھپ کر۔۔!

"کہاں ہے پھر۔۔؟"

"اپنے فرینڈ کے کیفے میں۔۔!" اور وہ
چھوٹی مچھلی اپنی جان بچاتی بلا آخر اپنے
گھر میں گھس چکی تھی۔ بڑی مچھلی ہاتھ



ملتی رہ گئی۔ براق کو اپنے ارد گرد کا ہر
منظر سرخ ہوتا محسوس ہوا تھا۔

جس وقت وہ کیفے پہنچی ساڑھے گیارہ
ہو رہے تھے۔ کیفے میں اس وقت زیادہ
رش نہ تھا اس لیے ایکس بھی باسل
اور سینڈرا کے ساتھ ہی بیٹھا تھا۔ اور



جب باسل نے اسے کیفے میں داخل
ہوتا دیکھا وہ ہتھے سے اکھڑ چکا تھا۔

"تم یہاں کیا کر رہی ہو۔۔؟" عینا کے
قدم اسکی ٹیبل کے پاس پہنچنے سے
پہلے ہی ٹھہر چکے تھے۔ "باسل۔۔
میں۔۔"

Kitab Chehra Novels

"انف۔۔ ایک ورڈ نہیں۔۔" باسل کی
آنکھیں اس وقت اسے دیکھتے ہی غصے



سے جل اٹھیں تھیں۔ "تم نے جو کرنا
تھا کر دیا۔۔ اب ہمارے بچ کچھ نہیں
بچا۔۔ سمجھ آئی تمہارے۔۔؟"

"پلیز۔۔ ایک۔۔ ایک بار مجھے سننے
کی۔۔"

"کچھ نہیں سنوں گا میں۔۔ سنا تم نے
کچھ بھی نہیں۔۔ اور یہ بات بھی سن
لو آج۔۔ جس نے دن تم نے میرا



ہاتھ چھوڑ کر اس شخص کا ہاتھ تھاما تھا
اسی دن آپنی اور بابا کی طرح تم بھی
میرے لیے مر گئیں تھیں۔!!"

"ہاں۔۔۔!!!" اس کی آنکھیں بے
یقینی سے کھلی کی کھلی رہ گئیں۔ وہ ایسا
کیسے کہہ سکتا تھا۔ وہ کیسے اسے خود
سے الگ کر سکتا تھا۔؟ اس کے علاوہ کون
تھا اسکا۔



"تم ہوش میں ہو کیا بکواس کر رہے
ہو۔۔" سینڈرا بھی جگہ سے اٹھتی تنک
اٹھی۔ مگر باسل انگلی اٹھاتا اسے ٹوک
گیا۔ جبکہ ایلکس بھی الگ حیرت میں
کھڑا تھا۔

"تم بیچ میں نہیں بولو گی۔۔ یہ ہم
دونوں بہن بھائی کا معاملہ ہے۔۔"



"مگر تم اسکی سنے بغیر۔۔ وضاحت
جانے بغیر کیسے سزا سنا سکتے ہو۔۔؟"

"کس بات کی وضاحت۔۔ کیا
سنوں۔۔؟ جب مجھے پہلے ہی ہر بات کا
علم ہے۔۔!!" اس بار ایک عجیب سا
کرب ایک ملاں تھا اسکے لہجے میں۔
باسل کی افسردہ نگاہیں آنکھوں میں
آنسو بھری بہن پر تھیں۔ "اور اسی



بات کا عم ہے اس نے پھر بھی اس
شخص کو چنا۔۔" اور وہ مزید ضبط نہ
کر سکی آنکھوں سے آنسو ٹوٹ کر
رخسار پر گرے تھے۔

"میں مر جاؤں گی۔۔ تمہارے بغیر
باسل۔۔!!"

Kitab Chehra Novels

"مر تو میں گیا ہوں۔۔ تم نے اس
شخص کے سامنے مجھے مار دیا۔۔ اپنے



بھائی کو اسی کی نظروں میں گرا دیا کہ
کتنا کمزور اور بزدل تھا میں کہ تمہیں
میری حفاظت کے لیے سامنے آنا پڑا۔
کیونکہ میں تو ہوں ہی نہیں اس قابل
کہ تمہاری حفاظت کر سکوں۔۔ "شرٹ
کی آستین سے آنکھ کے کنارے پر
ٹھہرا آنسو رگڑتا ادا سی سے بولا تھا اور
اسکی جانب سے گزرتا لمبے لمبے ڈگ
بھر کر کیفے سے باہر نکل گیا۔ منہا



وہیں ساکت کھڑی رہ گئی۔ اس نے
ایک بار بھی اسے نہیں پکارا تھا۔ اس
میں ہمت ہی کہاں تھی اب۔ اور آج
اس نے اپنا واحد رشتہ بھی اسی شخص
کی وجہ سے کھودیا تھا۔

"عینا۔۔!!" سینڈرا نے اسے پکارا تھا
مگر وہ بغیر اسکی جانب دیکھے خود بھی
باہر نکل گئی تھی۔ اسکے دل اس وقت



خوں رس رہا تھا۔ یہ عم اسکے دل کو
جیسے آہستہ آہستہ ختم کر رہا تھا۔

دوپہر کا ایک بج رہا تھا جب وہ گھر
لوٹی تھی۔ بغیر اس بات پر غور کیے
کہ براق آلیار کے گارڈز گھر پر ہی
موجود تھے۔ وہ سر جھکائے بے آواز
روتی اپنی راہ چل رہی تھی۔ ہر ڈر ہر
خوف جیسے بہت پیچھے رہ گیا تھا۔ اسکے



قدم فرسٹ فلور پر بنے اپنے کمرے
کی سمت تھے۔ اس کے اندر جیسے کسی
نے چابی بھر دی تھی۔ اب وہ کہیں
بھی ہوتی اسے معلوم ہوتا تھا واپس
کہاں پلٹنا تھا کس کے پاس پلٹنا تھا۔
براق آلیار نے اسے ایک روبوٹ کی
مانند اپنے اشاروں پر چلنے والی مشین
بنا دیا تھا۔ کمرے میں داخل ہوتے
دروازہ بند کرتی سر اسی سے ٹکا گئی۔



اس وقت شدت سے رونے کا جی چاہ
رہا تھا۔ سارا راستہ رو کر بھی اس کا
دل نہیں بھرا تھا۔ اور اب دل کر رہا
تھا۔ چیخ چیخ کر آوازوں سے روئے اور
ساری دنیا کو کٹھا کر کے بتائے کہ اس
شخص نے کیا کر دیا تھا اسکے ساتھ۔ کتنا
بڑا نقصان کر دیا تھا اسکا۔

Kitab Chehra Noveis



"کہاں سے آرہی ہو۔۔؟" کانوں میں
ابھرتی یہ گھمبیر آواز اس وقت ناگ
کے پھن کی طرح لگی تھی اسے۔ اپنی
سرخ آنکھیں کھولتے گردن موڑ کر
بیڈ کی سمت دیکھا۔ ڈارک گرے پینٹ
اور سیاہ شرٹ میں ملبوس جس کے
اوپری بٹن کھلے تھے۔ دونوں ہاتھ
زائون پر ٹکائے اسے دیکھ رہا تھا۔ کیسی
گہری تیز اندر تک سہا دینے والی



نگاہیں تھیں۔۔ مگر اس پل اسے کوئی
خوف محسوس نہ ہوا تھا اس سے۔ اور
وہ اسی طرح روتی رہی۔

"مجھے مار دو پلیز۔۔" سسکی بھری
سرگوشی کرتی اسکی جانب بڑھ آئی۔ مگر
براق کے تاثرات میں کوئی تبدیلی نہ
آئی تھی۔ اسے معلوم تھا وہ باسل سے



ملنے گئی تھی اور توقع کے مطابق ناکام
لوٹی تھی۔

"یہ میرے سوال کا جواب
نہیں۔!!"

"کیا کرو گے جان کر۔۔؟ مجھے قید

کرو گے پھر سے۔۔؟ جبکہ مجھے معلوم

ہے کہ تم جانتے ہو میں کہاں

تھی۔!!" اسکے چہرے پر بڑی زخمی



مسکراہٹ تھی۔ "مجھے سزا دو براق۔۔
اور اس بار ایسی دینا کہ میں برداشت
نہ کر سکوں۔۔ کیسے گینگسٹر ہو۔۔ تم سے
ایک لڑکی نہیں مر رہی۔۔؟؟" اس بار
وہ نم لہجے میں چیخ اٹھی۔ براق کی
نگاہیں اسکی سرخ انگارہ ہوتی آنکھوں
پر تھیں۔ اسکا حلیہ کسی بنجارن جیسا تھا
جو اپنے ساز و سامان کی آخری گٹھری
بھی لٹوا آئی تھی۔ اب کچھ نہ بچا تھا



اسکے پاس۔۔ وہ جگہ سے اٹھتا عین
سامنے آکھڑا ہوا۔

"میں نے منع کیا تھا نا۔۔ پھر کیوں
گئیں۔۔؟"

"مجھے وہ یاد آرہا تھا۔۔" وہ مکری نہیں
تھی بلکہ اپنے جانے کا اصل مقصد
بتایا تھا۔ "مگر وہ مجھ سے نہیں ملا۔۔
اسے اب میرے ہونے نہ ہونے سے



کوئی فرق نہیں پڑتا۔" اور یکدم ہی وہ
بری طرح سسکنے لگی۔ براق نے اسے
گدی سے پکڑا تھا اور اپنے نزدیک
کر گیا۔ اور منہا تو پہلے ہی کسی کندھے
کی منتظر تھی۔ اسکے گرد بازو لپیٹتی
پھوٹ پھوٹ کر رو پڑی۔

"وو۔۔ وہ۔۔ میری شکل۔۔ بھی۔۔ نہیں
دیکھنا چاہتا۔۔ اب۔۔ میں کیا کروں



گی۔۔ اس کے سوا کوئی بھی نہیں میرا۔۔"

"شش۔۔!! اب تمہارا ہر تعلق مجھ

سے ہے۔۔ تمہارا جو بھی ہوں میں

ہوں۔۔!! تمہارا زخم بھی میں ہوں

اور مرہم بھی۔۔ تمہاری زندگی میں

اب میرے سوا کوئی نہیں منہا

سان۔۔" اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرتا

جیسے منتظر پڑھ رہا تھا۔ اور عینا باپ کا



نام سنتی روتے روتے چوٹکی۔۔ سنان
احمد۔۔!! اس کا باپ۔۔ جو مر چکا
تھا۔۔ اور وہ اسی کے قاتل کے سینے پر
سر رکھ کر رو رہی تھی۔۔!! اس کے
آنسو جو ابھی آنکھ سے نکل رہے
تھے۔ ان کی وجہ بھی تو وہی تھا۔۔!
عینا جھٹکے سے اس سے الگ ہوئی
تھی۔ مگر اسکی گدی اب بھی براق کی
گرفت میں تھی۔



"تم کچھ نہیں ہو میرے۔۔۔ سنا تم
نے۔۔۔!!! کچھ۔

بھی۔۔ نہیں۔۔ سوائے میری بربادی کی
وجہ کے۔۔!!"

"میں سب کچھ ہوں تمہارا۔۔ تمہاری
بربادی بھی اور آبادی بھی۔۔ تمہیں

میں ہی سنواروں گا اور میں ہی
بگاڑوں گا۔۔ اگر جیو گی تو میری



مرضی سے اور مرگو تو بھی میری
مرضی سے۔۔ تم تک کوئی غم آئے گا
تو مجھ سے اجازت لے کر۔۔ کوئی
خوشی آئے گی تو مجھ سے اجازت لے
کر" اسے گدی سے تھامے اونچا کرتا
انتہائی سرد اور دو ٹوک لہجے میں بولا
تھا۔ مگر عینا کی آنکھوں میں ایک
عجیب سا تاثر ابھرنے لگا۔



"تم کچھ بھی نہیں کرپاؤ گے۔۔ دیکھنا
ایک دن ایسا غائب ہوں گی۔۔ تمہاری
کوئی پاور کوئی سورس مجھے ڈھونڈ نہیں
پائے گی۔۔"

"ایسا کبھی نہیں ہوگا سنا تم۔۔ میں
پوری دنیا کو آگ لگا دوں گا۔۔" وہ
اس سے بھی اونچا دھاڑا تھا۔ عینا اسکا
ہاتھ جھٹکتی دور ہو گئی۔



"اس کے لیے میرا دنیا میں ہونا شرط ہے۔۔۔!!!" جنونی مسکراہٹ کے ساتھ کہتی باہر نکل گئی۔ جبکہ براق بھنویں سکیرے نا سمجھی سے اسے دیکھتا رہا مگر وہ کمرے سے نکل چکی تھی۔ کیا مقصد تھا اس بکواس کا۔؟ اتنا تو اسے یقین تھا کہ یہ لڑکی خودکشی تو ہر گز نہیں کرے گی۔ پھر ایسا کیوں کہہ کر گئی تھی وہ۔۔؟



ساری دوپہر۔۔۔ اور پھر شام بھی گزر
گئی تھی۔ اسکا کسی کام میں دل نہ لگا
تھا۔ منہا سنان کے آج کے شکستہ
رویے نے اسے بری طرح الجھا دیا
تھا۔ اس نے منہا سنان کو لڑتے
جھگڑتے یا غصہ ضبط کرتے تو دیکھا تھا
مگر کبھی اس طرح شکستہ حال نہیں
دیکھا تھا۔ سگریٹ سلگنا اسٹڈی کی باکنی
میں آگیا۔ جب اسکی نگاہ سیدھی اس



قدر ٹھنڈ میں گارڈن میں کھڑی اس
لڑکی پر پڑی۔ براؤن شال اپنے گرد
لپیٹے دور چاند کو دیکھ رہی تھی۔ وہ
یونہی اسے دیکھتا رہا وہ تو خود چاندنی
تھی۔ اس لڑکی کو چاند کو اتنی حسرت
سے دیکھنے کی کیا ضرورت تھی۔؟

مگر یکدم ہی رات کی اس پر اسرار
خاموشی میں بھیانک فائرنگ کی

--



آوازیں بلند ہوئیں تھیں۔ یہ سب بالکل
اچانک ہوا تھا۔ اور یہ بھیانک آوازیں
اسی جانب سے آرہیں تھیں جہاں وہ
کھڑی تھی۔ براق کو نہیں معلوم تھا وہ
کب سگریٹ پھینکتا واپس اسٹڈی میں
لپکا تھا۔ اور ٹیبل پر پڑی گن لوڈ کرتا
باہر نکل گیا۔ اسکے قدموں کی رفتار
بہت تیز تھی۔ اور بھی کئی قدموں کی
آوازیں اسکے کانوں میں گونج رہیں

تھیں مگر فائرنگ کی آوازیں اس سے
کہیں زیادہ تیز تھیں۔ اسکے دماغ میں
اس وقت بس ایک چہرہ تھا۔ گھر سے
نکلتا تیزی سے سیڑھیاں پھیلا نکلتا لان
کی پچھلی جانب بھاگا جہاں 'وہ' تھی۔
ایک عجیب افراتفری کا عالم تھا۔ اسکے
گارڈز حملہ آوروں پر جوابی کارروائی
کر رہے تھے۔۔ مگر اسکے ذہن میں بس



ایک چہرہ تھا۔ باقی کوئی خیال کوئی اہم
چیز اسے یاد نہ تھی۔

"منہا۔۔!!" اُس مقام پر پہنچتا دھاڑا
تھا جہاں وہ کچھ دیر پہلے پر سکون
کھڑی چاند دیکھ رہی تھی۔ مگر اب
وہاں صرف بارود کی بو تھی۔ فائرنگ
کی آوازیں چاروں اطراف سے آرہیں
تھیں۔ اسکے گارڈز اسکے ارد گرد جمع

اسکی حفاظت میں نقاب پوشوں پر فائر
کر رہے تھے۔ مگر اسکی متلاشی نظریں
اسے ڈھونڈ رہیں تھیں۔ جو بلا آخر نظر
آگئی تھی۔ درختوں کی باڑ میں
سرگھٹنوں میں دیے۔ دونوں ہاتھ کانوں
پر جمائی یہ وہی تھی۔!! ہاں یہ منہا
سنان تھی۔ جس سے پہلی نظر کی
محبت اور تا عمر عشق کی قید میں گرفتار



ہو چکا تھا براق آلیار۔۔ ہاں وہ اپنے
باپ کی قاتل پر مر مٹا تھا۔!!

ہاں اسے اس عام سی لڑکی سے خاص
سی محبت تھی۔!!

ہاں اسکے دل میں اسکے علاوہ اور کوئی
نہیں بستا تھا۔۔ باپ بھی نہیں ماں بھی
نہیں۔۔ اگر کوئی تھا تو صرف یہ لڑکی
تھی۔ اسکا لاشعور اسکی بے خبری میں



اس لمحے اعترافات کر رہا تھا اور وہ دل
پر طاری ہوتی اصل کیفیت سے
بے خبر اسکی سمت بڑھ رہا تھا۔ براق
آلیار اپنی سیاہ شخصیت اور زخم زخم
دل کو لے کر اپنے رفوگر کہ سمت
بڑھ رہا تھا۔

Kitab Chehra Novels
"منہا۔۔!!" ایک گھٹنا زمین پر رکھتا
جھکا تھا۔ اور اس نے سہمتے جھٹکے سے

سر اٹھایا تھا۔ پیچھے سے فائرنگ کی
آوازیں اب بھی آرہیں تھیں۔ مگر اس
وقت وہ صرف اس لڑکی کو دیکھ رہا
تھا جسے تا عمر دیکھنے کی اپنے پاس رکھنے
کی ضد تھی اسکی۔۔!" کچھ نہیں ہوا۔۔
سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔" اسکی گھمبیر
مخملیں آواز پر وہ پھیلی آنکھوں سے
اسے دیکھتی رہی۔ کیا کہہ رہا تھا



وہ۔۔؟ اب کیا ٹھیک ہو سکتا تھا۔ اب تو
سب ختم ہوتا نظر آرہا تھا۔

"سب۔۔۔ ختم۔۔ ہو چکا۔۔ اب۔۔
تو۔۔" اسکے لبوں سے ٹوٹے ہوئے لفظ
نکلے تھے۔ اور پھر براق نے دیکھا تھا
اسکے چہرے پر عجیب افیت بھرے
تاثرات ابھرنے لگے۔ اسکے دونوں ہاتھ
اپنے دل کے مقام پر گئے تھے۔ اور



آہستہ آہستہ پیچھے کی جانب گرنے
لگی۔ مگر وہ فوراً اسے حصار میں لیتا خود
میں سمیٹ گیا لیکن تب تک دیر
ہو چکی تھی۔ عینا نے آنکھیں بند کرتے
گردن ایک جانب ڈالی دی تھی۔

جاری ہے |
Kitab Chehra Novels



رفوگر

قسط ۲۹

صبح کے نو بجے کا وقت تھا۔ مگر
آسمان پر دور دور تک سورج کی
ایک کرن بھی نہ تھی۔ پورا آسمان



گہرے بادلوں سے ڈھکا تھا۔ رات
میں ہوئی بر فباری نے درجہ حرارت
مانس میں پہنچا دیا تھا۔ اور ایسی خون
جما دینے والی ٹھنڈ میں اس وقت
سیاہ سوٹ پر سیاہ ہی لونگ کوٹ
پہنا وہ برف کی سفید چادر سے ڈھکے
قبرستان میں باپ کی آرام گاہ کے
سرہانے بیٹھا تھا۔ اسکے چہرے پر بلا
کی سنجیدگی اور سوچ کی پرچھائیاں



تھیں۔ آنکھوں میں رتجگے کی لالی
تھی۔ وہ کافی دیر سے وہاں ایک
پوزیشن میں خاموش بیٹھا تھا۔ آج
جیسے اسکے پاس باپ سے کہنے
کے لیے کوئی بات نہ تھی۔ یا شاید وہ
لفظ تلاش رہا تھا۔

Kitab Chehra Novels

"آپ بھی حیران ہوں گے۔۔ سال



میں ایک بار آنے والا مہینے میں
دوسری بار کیسے آگیا۔؟" تلخی سے
سر جھٹکتا ارد گرد دیکھ رہا تھا۔ ٹھنڈ
کے سبب اسکی مغرور کھڑی ناک
سرخ ہو رہی تھی۔ منہ سے بھانپیں
نکل رہیں تھیں۔ مگر وہ اس وقت
اس قدر عجیب کیفیت میں تھا کہ
ٹھنڈ کا احساس چھو کر بھی نہیں گزر
رہا تھا۔



"جانتے ہیں آپ کے بہترین دوست
کے بیٹے نے حملہ کروایا ہے کل
میرے گھر پر۔۔" اس نے بولنا
شروع کیا تھا۔۔ "اور جانتے ہیں کس
کی وجہ سے۔۔؟"

"منہا سنان۔۔!! آپکی قاتل کی وجہ
سے۔۔!! اس خبیث کو تو میں نہیں
چھوڑوں گا۔۔ اسکی طرف سے فکر مند



نہیں ہوں میں۔۔۔! آپ جانتے ہیں
میرا اصل مسئلہ کیا ہے۔۔۔؟"لب
بھینچتے انکی قبر کی سمت دیکھا۔

"وہ لڑکی۔۔۔!! ڈیڈ۔۔۔!! وہ لڑکی میرا
مسئلہ ہے۔۔۔!! اس نے مجھے اپنے
حصار میں جکڑ رکھا ہے۔۔۔ اس نے
آپکا قتل کیا تھا۔۔۔ اس نے آپ کو



جان سے مارا تھا۔۔ مگر
میں۔۔۔!!"

"مگر میں اب تک اسے نہیں مار پایا
ہوں۔۔!! آٹھ سال۔۔ آٹھ سال
سے اسکے قتل کے منصوبے بنا رہا
تھا مگر اب جب وہ سامنے ہے۔۔
میں اسکا قتل تو دور۔۔ الٹا دشمنوں
سے محفوظ کر رہا ہوں۔۔" اپنی



بے بسی پر بے اختیار بالوں میں ہاتھ
پھیرا تھا۔ "ایسے مت دیکھیں میں
غداری نہیں کر رہا۔ اپنا مسئلہ بتا رہا
ہوں۔۔ اس نے مجھے اپنے مسائل
میں الجھایا ہوا ہے۔۔ مجھے فوکس
کرنے کا وقت نہیں مل رہا۔" کیا
بچکانہ دلیل تھی جو اس وقت اس
نے اپنے باپ کو دی تھی۔ یقیناً ابھی
وہ اسکے سامنے ہوتا تو ضرور کچھ اٹھا



کردے مارتا۔ مگر براق کو اس وقت
باپ کے ری ایکشن کی پرواہ نہ
تھی۔ اسکی آنکھوں کے سامنے منہا کا
بے ہوش چہرہ بار بار ابھر رہا تھا۔ اور
جب جب یہ منظر ابھرتا سینے میں
موجود گلشیر میں ایک نئی دراڑ
پڑ رہی تھی۔

Kitab Chehra Novels



"آپ جانتے ہیں اس وقت وہ
ہاسپٹل میں ہے۔۔ ہوش و خرد سے
بیگانہ۔۔۔!! میں۔۔!! آپ کا
بیٹا۔۔!! اسے اپنے ان ہاتھوں سے
اٹھا کر کل سچ رات میں ہاسپٹل لے
کر بھاگا تھا۔۔ ڈیڈ میں سوچ بھی
نہیں سکتا تھا جس لڑکی نے آپ کو
قتل کیا میں اسکی جان بچانے
کے لیے ہاسپٹل لے کر بھاگا۔۔ اب



تو آپ میری کیفیت سمجھ رہے ہوں
گے نا۔۔ "کل رات فارنگ کے
دوران جب وہ اس تک پہنچا تھا۔ عینا
اسکی باہوں میں ہی ہے ہوش ہو چکی
تھی اور لاکھ کوشش کے بعد بھی
جب ہوش نہیں آیا تو وہ اسے
ہاسپٹل لے کر بھاگا تھا۔ مگر اسے یہ
نہیں معلوم تھا کہ کیا بھیانک خبر
اسکی منتظر تھی۔۔!!



"میں نے آخری بار آپ سے کہا تھا
جب میں اسے مار دوں گا آپ کے
پاس پلٹ کر نہیں آؤں گا۔۔ مگر
دیکھیں قسمت کو کچھ اور منظور ہے
ڈیڈ۔۔!! میں کیسے ماروں اسے۔۔؟
وہ تو خود مر رہی ہے۔۔ میں ایک
مرتی ہوئی کو کیا ماروں۔۔؟" اور
ایک بار پھر نجانے کیوں براق کے
دل کے کسی کونے میں ٹیسیں سی



اٹھ رہیں تھیں۔ اسے نہیں معلوم تھا
یہ درد کیوں اسکے اندر اٹھ رہا تھا۔
کیوں وہ کل رات اس لڑکی کے لیے
دیوانہ وار بھاگا تھا۔ کیوں وہ اسے
ہاسپٹل لے کر گیا تھا۔ کیوں اسکی
بے ہوشی اسکے اپنے حواس گم کر رہی
تھی۔ کیوں وہ کل رات سے ایک
پل بھی چین سے نہ رہ سکا تھا۔ ایسا
لگتا تھا وجود کا ایک اہم حصہ وہ



کہیں بھول آیا تھا اور اب اسکے بغیر
جینا محال ہوتا جا رہا تھا۔

"کیا ہوا ہے اسے اب تک ہوش
کیوں نہیں آیا۔؟" منہا کے
بے ہوش پڑے وجود کے پاس
کھڑے اس نے ڈاکٹر سے استفسار
کیا۔ جو انتہائی پریشانی کے عالم میں
کھڑا تھا۔ ڈاکٹر بھی جانتا تھا اسکے



سامنے کون کھڑا تھا۔ کمرے سے باہر
کاریڈور سے لے کر ہاسپٹل کے مین
گیٹ تک براق آلیار کے اسلحہ بردار
گارڈز کھڑے تھے۔ یہاں تک کہ
مریضوں کے لواحقین کو بھی ہاسپٹل
میں داخل نہیں ہونے دیا جا رہا تھا۔

Kitab Chehra Novels
"سر آپ کی مسز کو ہارٹ اٹیک آیا
تھا۔" براق کی بھنویں لمحے کے



ہزارویں حصے میں آپس میں جڑی
تھیں۔ کیا کہا تھا ابھی ڈاکٹر نے۔۔؟
شاید نہیں یقیناً اسے سننے میں غلطی
ہوئی تھی یا یہ ڈاکٹر اپنے حواس کھو
چکا تھا۔

"آریو ڈرنک۔۔؟ آئی۔۔ ایم۔۔"
ٹانگ۔۔ آباؤٹ مائے۔۔
وائف۔۔!!" اسکے سنگین لہجے پر ڈاکٹر



نے اپنے کشک پڑتے لب تر کیے
تھے۔

"میں۔۔ آپ کی۔۔ بیوی کی۔۔ ہی
بات کر رہا ہوں سر۔۔ انہیں اٹیک آیا
تھا۔۔!!" ڈاکٹر کے محتاط مگر مضبوط
لہجے پر بھی براق کو یقین نہ آیا۔ ایسا
کیسے ہو سکتا تھا۔؟ یقیناً اس ڈاکٹر کا
دماغ الٹ گیا تھا یا کسی اور پیشینٹ



کی رپورٹس کے بارے میں اسے
بتا رہا تھا۔ ہاں یہی ہو سکتا تھا۔ "اس
لڑکی کو ہارٹ اٹیک۔۔؟ تم ہوش
میں ہو۔۔؟ جس کی عمر ابھی مشکل
سے بیس بائیس سال ہے بس۔۔
اسے اٹیک کیسے آسکتا ہے۔۔" وہ
ڈاکٹر کی بکواس پر گرج اٹھا۔ پچھلے دو
گھنٹے سے وہ آئی سی یو کے باہر کھڑا
پاگلوں کی طرح اسکے ہوش میں



آنے کے انتظار میں تھا اور یہ ڈاکٹر
دو گھنٹے بعد اب اسے کیا خبر سنا رہا
تھا۔!! اسکا اب واقعی دماغ گھوم گیا
تھا۔ بھلا اتنی سی عمر میں کب کسی کو
ایک ہو سکتا تھا۔۔۔؟ ہاں مانا گھر پر
ہوا جانے والا حملہ خطرناک تھا۔ مگر
منہا سنان کوئی عام لڑکی نہیں تھی۔
وہ ایسے حالات کا پہلے بھی سامنا
کر چکی تھی۔ یہاں تک کہ وہ ایک



تخص کا یعنی کہ اسکے باپ کا قتل
تک کر چکی تھی پھر اسکے لیے یہ
حملہ اتنا شدید کیسے ہو سکتا تھا۔؟

"س۔۔ سر آپ کو شاید علم
نہیں۔۔ آپ کی مسز کو یہ بیماری
کافی وقت سے ہے۔۔ رپورٹس کے
مطابق ان کی ہارٹ سرجری تک
ہو چکی ہے ایک بار۔۔" اور براق کو



لگا ہسپتال کی چھت اس کے سر پر
آگری ہو۔ "ان کو اچانک اٹیک نہیں
آیا۔۔۔ رپورٹس میں واضح دیکھا جاسکتا
ہے جسم میں پروپر میڈیسن کی کمی
اور شدید ذہنی دباؤ کی وجہ سے انکی
حالت پہلے ہی خراب تھی اور پھر
فائرنگ کے واقعے پر ان کے دل
نے چند لمحوں کے لیے کام کرنا بالکل
بند کر دیا تھا۔۔۔ لیکن یہ ان کی خوش



فسمتی سمجھیں جو یہ اٹیک جان لیوا
ثابت نہیں ہوا۔ "براق شکڈ
نگاہوں سے بستر پر زرد چہرہ لیے
پڑی اس لڑکی کو دیکھ رہا تھا جو اس
وقت سانس بھی مصنوعی لے رہی
تھی۔ جو دکھنے میں بہت مضبوط تھی
مگر اندر ہی اندر ختم ہو رہی تھی۔ وہ
وہ تھی ہی نہیں جو بنتی تھی۔ جسے
براق آلیار جانتا تھا جس سے وہ لڑ



رہا تھا۔ اسکی آنکھوں کے سامنے چند
دن پرانا منظر ابھرا تھا جب اس نے
منہا سے دل کے مقام پر موجود
نشان کے بارے میں استفسار کیا تھا
اور اسے اچھی طرح یاد تھا اسکی
رنگت کس طرح نچڑ گئی تھی۔

Kitab Chehra Novels

"بچپن میں مجھ سے غلطی سے
نائف لگ گئی تھی۔۔۔ اسی۔۔۔ اسی

کے نشان ہیں۔۔" دور کہیں منہا کا
جملہ اسکے کانوں میں گونجا تھا۔ کیا
تھی وہ۔۔؟ اپنی بیماری چھپا کر رکھنا
چاہتی تھی وہ اس سے۔۔!! کتنی
احمق تھی وہ۔۔!

"ابھی تو ٹریٹمنٹ کر دیا ہے ہم
نے۔۔ مگر آپ یہ لاسٹ وارننگ
سمجھیں سر۔۔ اگر اب انہوں نے

اتنے عرصے تک دوائیں چھوڑیں یا
شدید ڈپریشن کا شکار ہوئیں تو ان کی
جان۔۔" ڈاکٹر کا جملہ مکمل ہونے
سے پہلے ہی براق نے ایک قہر آلود
نگاہ اس پر ڈالی تھی۔

"ٹریٹ کرو اسے۔۔ بکو اس سننے نہیں
کھڑا ہوا تمہاری۔۔" اس ادھیڑ عمر
پروفیشنل ہارٹ سرجن نے بے اختیار

تھوک نگلا تھا۔ اور سر اثبات میں ہلا
گیا۔ "دوپہر یا شام تک ہوش آجائے
گا میڈم کو۔۔ کچھ ٹیسٹ اور کروائے
ہیں ہم نے جن کی رپورٹس آنے
والی ہوں گی۔۔" وہ سن دماغ لیے
غائب دماغی سے ڈاکٹر کی باتیں سن
رہا تھا۔ کیونکہ اسکی نگاہیں تو بس اس
زرد چہرے کو چوم رہیں تھیں۔۔ وہ
کلشکی باندھے اسے دیکھ رہا تھا۔



"تم کچھ نہیں ہو میرے۔۔۔ سنا تم
نے۔۔۔!!! کچھ۔۔۔ بھی۔۔۔ نہیں۔۔۔
سوائے میری بربادی کی وجہ
کے۔۔۔!!"

"تم کچھ بھی نہیں کر پاؤ گے۔۔۔ دیکھنا
ایک دن ایسا غائب ہوں گی۔۔۔
تمہاری کوئی پاور کوئی سورس مجھے
ڈھونڈ نہیں پائے گی۔۔۔"



"اس کے لیے میرا دنیا میں ہونا
شرط ہے۔۔۔!!!"

تو یہ وجہ تھی اسکے اٹل لہجے کی۔۔
وہ اسی لیے اتنے دھڑلے سے اسے
مارنے کا کہتی تھی۔ وہ جانتی تھی وہ
مر رہی تھی مگر اس سے لاعلم رکھا
تھا۔۔ اس سے یہ بات چھپائی تھی۔۔
اسے دھوکے میں رکھا تھا۔ ہاں منہا



سنان نے اسے دھوکا دیا تھا۔!!
اسکے ساتھ چھل کیا تھا۔!! اسے
بیوقوف بنایا تھا۔!! براق غضب
ناک تاثرات لیے پلٹتا ڈاکٹر کا گریبان
تھام گیا۔ "جتنے ٹیسٹ کروانے ہیں
کرواؤ۔۔ مگر مجھے یہ اسٹیبیل چاہیے۔۔
سنا تم نے۔!!"

Kitab Chehra Novels



"سس۔۔سر۔۔مم۔۔ہم پوری
کوشش۔۔" ڈاکٹر زرد پڑھتا صفائی
دینے لگا۔ براق نے جبرے بھینچتے
ایک جھٹکے سے اسے چھوڑا تھا اور
پلٹ کر ایک آخری نظر منہا کی
جانب دیکھا۔ مگر مزید کچھ کہے باہر
نکل گیا۔ اسے اپنی کیفیت سے
گھبراہٹ ہو رہی تھی۔ یہ کیا ہو رہا تھا
اسے۔۔؟ جو وہ چاہتا تھا اب قدرت



اسکے ساتھ کر رہی تھی تو یہ بے چینی
کس بات کی تھی۔۔؟ یہ پاگل پن
کیسا تھا۔۔؟ کیوں آنکھوں کے آگے
آتا ہر منظر اسے سرخ ہوتا نظر آرہا
تھا۔۔؟ کیوں اب واقعی دنیا کو آگ
لگانے کی خواہش دل میں تیزی سے
سرابھار رہی تھی۔۔؟ اور پھر
ہاسپٹل سے نکلتا وہ سیدھا باپ کے



پاس آیا تھا۔ ایک وہی تو تھا جو اس
کو سن لیتا تھا جو اسکا اندر جانتا تھا۔

تبریز اور آدم اسکے بھائی تھے مگر وہ
اپنی کیفیت اپنے دل کے راز ان
سے بھی شیر نہیں کر پاتا تھا۔ وہ
ایک مافیا بوس تھا جس کے آگے
ایک دنیا بچھتی تھی اسکے باوجود بھی
بہت اکیلا تھا وہ۔ اسکے اندر کے



اندھیرے۔۔ اسکی تنہائیاں۔۔ اسکی
خاموشیاں۔۔ اس کے زخم کوئی نہیں
جانتا تھا۔ کوئی نہیں سمجھتا تھا۔ وہ بھی
نہیں جس کے لیے زندگی میں پہلی
بار آج دل بے چین ہوا تھا۔

"وہ خود مر جائے گی ڈیڈ۔۔ میں اب
اسے نہیں ماروں گا۔۔ اور آپ
جانتے ہیں میں کبھی مرتے ہوئے کو



نہیں مارتا۔۔ مگر آپ یہ مت سمجھیے
گا۔۔ مجھے اس پر ترس آگیا۔۔ نہیں۔۔
ایسا بالکل نہیں ہے۔۔ مجھے کوئی فرق
نہیں پڑتا کہ وہ دل کی کس بیماری
میں مبتلا ہے۔۔ "لب بھینچتا اٹھ
کھڑا ہوا تھا۔ "آپ بے فکر رہیں
بہت جلد کلوز کردوں گا اب یہ
ٹاپک۔۔۔" وہ اس قبر سے زیادہ یہ
بات خود کو باور کروا رہا تھا۔ اور بلاآخر



وہاں سے پلٹ گیا تھا۔ اسکی قبر سے
میٹنگ ختم ہوئی تھی۔ دور کھڑے
میکس نے بغور اپنے بوس کو دیکھا
تھا۔ جو بظاہر سپاٹ تاثرات لیے
قریب آرہا تھا مگر اسکی سرخ
آنکھیں کچھ اور سرگوشیاں کر رہیں
تھیں۔

Kitab Chehra Novels



"ہاسپٹل۔۔" کار میں بیٹھتا سیٹ کی
پشت سے سر اٹکا کر آنکھیں موند
گیا۔

"بوس۔۔!! لوکا سر کی کال
ہے۔۔" براق نے جھٹکے سے آنکھیں
کھولیں تھیں۔ اور موبائل اسکے ہاتھ
سے لیتا کال ریسو کر گیا۔



"اگر تو نے کسی بکو اس کے لیے کال
کی ہے تو سن لے۔۔ رونن کو
میرے قہر سے اب کسی کا باپ بھی
نہیں بچا سکتا۔۔"

"براق۔۔ براق میری بات
سن۔۔" مگر وہ کال کاٹتا موبائل سیٹ
پر پھینک گیا تھا۔ "رونن کا ایک
ساتھی بھی اس ایریا میں نظر آیا



سیدھا موت دینی ہے۔۔ اور اسے تو
میں خود اپنے ہاتھوں سے ماروں
گا۔۔ چاہے اسکے لیے یہ پار ٹنر شپ
ہی ختم کیوں نہ ہو جائے۔۔ "ہاسپٹل
پہنچنے پر اترنے سے پہلے اس نے
صرف ایک بار سوچا تھا مگر اگلے پل
سر جھٹکتا باہر نکل گیا۔ جیسے جیسے اس
کے قدم منہا کے کمرے کی سمت
بڑھ رہے تھے۔ اسکا دل عجیب عجیب



کیفیات کا شکار ہو رہا تھا۔ وہ ایک
قاتل تھا لوگوں کا مارنا اور موت کی
خبریں سننا اس کے لیے عام بات
تھی۔ اگر منہا سنان بھی مر جاتی تو
کیا ہو جاتا۔؟

اسکے کمرے کے سامنے آکر اسکے
قدم ٹھہر گئے تھے۔ نگاہ شیشے کے
پار لیٹے بے سدھ وجود تک گئی تھی۔



اور اسے احساس ہوا تھا جو وہ سوچ
رہا تھا وہ اتنا آسان نہیں تھا۔ اس
لڑکی کا مرنا عام لوگوں کے مرنے
جیسا بالکل نہیں تھا۔ اگر وہ
مر جاتی۔۔! یہ جملہ کتنا افیت ناک
تھا۔ کیا زلزلے وجود پر اترتے
محسوس ہو رہے تھے صرف ایک
جملے سے۔۔!! یعنی یہ تو طے تھا
اس لڑکی کا مرنا اس جیسے بے حس



پر اثر انداز ہونے والا تھا۔۔ براق
آلیار کی ذات پر۔۔ اسکے دل پر۔۔
اسکی روح پر۔۔ اسکے وجود کے روئیں
روئیں کو فرق پڑھنا تھا۔ اور یہ فرق
درد کی انتہاء بھی تھا اور شکست کی
ابتداء بھی۔۔!!

Kitab Chehra Novels

"ہاں کیونکہ اس نے عادی بنا لیا ہے
مجھے اپنا۔۔" شیشے پر ہاتھ رکھتے اس



چہرے کو پڑھ رہا تھا۔ جو ہمہ وقت
اسے دیکھ کر ناگواری یا غصے کے
تاثرات سے سجا رہتا تھا۔ اس وقت
ایک خالی سلیٹ تھا۔ کیا وہ اس
چہرے کو ہمیشہ کے لیے اس دنیا سے
اوجھل ہوتا برداشت کر سکتا تھا۔؟
اور اس سوال نے دل کی بے چینی
کو اس وقت کرب میں مبتلا کرنا
شروع کر دیا تھا۔ یہ کیا ہوا تھا صرف



ایک دن کے اندر۔۔؟ اسکے پاس سے
ہٹا بلڈنگ کی ونڈو کی سمت آگیا۔
اس وقت اس میں اتنی ہمت نہ تھی
کہ کمرے میں جا کر اس نیم مردہ
حالت میں پڑے وجود کو محسوس
کرتا۔۔ باہر ایک بار پھر برف باری
شروع ہو چکی تھی۔ بادلوں سے ڈھکے
آسمان سے روئی کے گالے گرنے



لگے تھے۔ اسکی سرخ نگاہیں بے اختیار
آسمان کی سمت اٹھیں تھیں۔

"تو تو رب ہے اسکا۔۔ بس اتنا
کردے کہ اسکو مارنے کا اختیار
صرف مجھے دے دے۔" اسے نہیں
معلوم تھا یہ الفاظ اسکے لبوں سے
کیوں نکلے تھے۔ رب کا نافرمان بندہ
ہو کر بھی اتنے دھڑلے سے یہ



فرمائش کیوں کر گیا تھا وہ۔۔۔ کوٹ
کی پاکٹ سے موبائل نکالتے تبریز
کو کال ملائی تھی۔ جسے پہلی ہی بیل
پر ریسیو کر لیا گیا تھا۔

"کہاں ہے تو۔۔ میں مینشن میں
موجود ہوں سارے ایویڈینس اکھٹے
ہو چکے ہیں۔۔"



"بھاڑ میں ڈال ایویڈنٹس۔۔ اپنی بیوی
کو لے کر ہاسپٹل پہنچ فوراً۔" اتنا
کہتا رابطہ منقطع کر گیا۔ واپس پلٹ کر
منہا کے کمرے کی سمت دیکھا۔ وہ
اس سے زیادہ اور کوئی احسان نہیں
کر سکتا تھا اس لڑکی پر۔۔ مگر اس پل
وہ اسکے پاس کمرے میں جا کر
نزدیک بھی نہیں بیٹھ سکتا تھا۔ اس



لیے قدم ہاسپٹل کی ایگزٹ کی
جانب بڑھا گیا۔

آنکھیں کھولتے اس نے ارد گرد نگاہ
دوڑائی۔ یہ براق کا کمر نہیں تھا
جہاں وہ کئی دن سے رہ رہی تھی۔
نہ ہی کوارٹر تھا بلکہ یہ ایک ہاسپٹل



کا کمرہ تھا جہاں صرف دوائیوں کی بو
آ رہی تھی۔ وہ ہاسپٹل میں تھی۔۔؟
مگر کیوں۔۔؟ دماغ نے کچھ کام کرنا
شروع کیا تو وہ فوراً تکیے کا سہارا لیتی
اٹھ بیٹھی۔ وہ کب آئی تھی یہاں۔۔
اور اسے ہوا کیا تھا۔۔؟

Kitab Chehra Novels

"یا اللہ۔۔!" اپنی ابھی لٹیں پیچھے
کرتے دماغ پر زور ڈالا۔ اور کل



گزرے پورے دن کو یاد کرنے
لگی۔ "میں تو باسل سے ملنے گئی
تھی۔۔۔ پھر اس کے بعد مینشن
چلی گئی تھی۔۔۔" اور اسے اچھی طرح
سے یاد تھا اس کا اور براق کا ٹکراؤ
بھی ہوا تھا دن کے وقت مگر اس کے
بعد وہ اسے نظر نہیں آیا تھا بلکہ وہ
خود اس کے سامنے نہیں گئی تھی۔ "پھر
رات کو۔۔۔ رات کو کیا ہوا



تھا۔" ماتھا مسلتی کل رات کو یاد
کرنے کی کوشش کرنے لگی۔ جب
یکدم ہی رات کا ایک بھیانک منظر
اسکی آنکھوں کے سامنے ابھرا تھا۔
جب وہ مینشن کے عقبی گارڈن میں
واک کر رہی تھی اور اچانک ہی دل
دہلانے والی گولیوں کی آوازوں نے
اسکے اوسان خطا کر دیے تھے۔ اسے
نہیں معلوم تھا وہ کس طرح بچتی



بچاتی ایک درخت کے نیچے جا کر
چھپی تھی۔ جیسا منظر اس نے کل
رات دیکھا تھا اسے نہیں لگ رہا تھا
کہ اگلے دن کا سورج دیکھ پائے
گی۔ مگر آج وہ زندہ بیٹھی تھی۔ وہ
بھی صحیح سلامت۔۔ یہ الگ بات تھی
کہ دل کی کیفیت آج کچھ عجیب
تھی۔۔ ہر روز سے مختلف۔۔!



"براق۔۔؟" اسکے لب بے حد آہستہ
سے ہلے تھے۔ کیا اس نے بچایا تھا
اسے۔۔؟ مگر کیوں۔۔؟ اور ان
سوالوں نے اسے مزید الجھا کر رکھ
دیا تھا۔ جب کمرے میں داخل ہوتے
تین ڈاکٹرز پر مشتمل پینل نے اسے
اپنی جانب متوجہ کر لیا۔ "گڈ نون۔۔
مسز براق۔۔!! کیسا فیل کر رہی ہیں
اب آپ۔۔؟"

"مم۔۔ مجھے کیا ہو۔۔" اور اسکا سوال

ادھورا ہی رہ گیا۔ بایاں ہاتھ

بے اختیار دل تک گیا تھا جہاں اب

بھی مختلف چپیں لگیں تھیں جن کا

کنیکشن دور مشینوں تک جا رہا تھا

اور مشین کی اسکرین پر اسکی دھڑکن

چلتی صاف نظر آرہی تھی۔ آنکھوں

کے سامنے وہ آخری منظر بھی ابھر

آیا تھا جب اسکے دل میں شدید



تکلیف اٹھ رہی تھی اور براق نے
قریب آتے اسے سہارا دیا تھا۔ یہ
بس ایک دھندلا سا عکس تھا مگر
ایک گہری حقیقت

تھی۔۔ 'یا اللہ۔۔!!' جو راز جو کمزوری
وہ اس شخص سے چھپا کر رکھنا چاہتی
تھی اس طرح کھلے گی وہ سوچ بھی
نہیں سکتی تھی۔ یعنی یہ ہاسپٹل۔۔ یہ
ڈاکٹرز کا پینل۔۔ اسکے لیے براق نے

ار بیج کیا تھا۔ منہا کی آنکھوں میں
ذلت و بے بسی سے آنسو چمک
اٹھے۔ وہ اب کس طرح اسکی
آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات
کرے گی۔؟ قسمت ہر طرح سے
اسے اس شخص کے آگے روندنا
کیوں چاہتی تھی۔؟ اسی کی قسمت
میں اتنی ذلت اور اذیتیں کیوں
لکھیں تھیں۔؟ ڈاکٹر ز قریب آتے



اسکا لفصیلی چیک اپ کر رہے تھے۔
اور وہ ساکت بیٹھی اپنے آنسو اندر
اتار رہی تھی۔

جبکہ دوسری جانب ہاسپٹل انٹرنس
سے اندر داخل ہوتی لیلی تبریٰ کو
انتہائی متفکر تاثرات لیے دیکھ رہی
تھی۔ جو اسے بغیر کچھ بتائے ہاسپٹل

اٹھا لایا تھا۔ اوپر سے اسکی خاموشی
اسکا دل بیٹھا رہی تھی۔

"آپ مجھے یہاں کیوں لائے ہیں
تبریز۔۔؟ میرا دل بیٹھ رہا
ہے۔۔" تبریز نے لفٹ میں داخل
ہوتے اس کا ہاتھ مضبوطی سے تھام
لیا۔

Kitab Chehra Novels



"بس تھوڑی دیر کی بات ہے۔۔ پھر
سب کلئیر ہو جائے گا۔"

"کیا کلئیر ہو جائے گا۔ کہیں آدم تو
پھر ہاسپٹل نہیں پہنچ گیا۔" اور اب
اسے فکر کے ساتھ غصہ بھی آنے
لگا تھا۔ "اس نے مجھ سے وعدہ کیا
تھا تبریز۔"

"ایسا کچھ نہیں ہے یار۔۔ ہاں یہ الگ
بات ہے تمہیں اس کے وعدے
سیریس نہیں لینے چاہیں۔۔" اس کے
سنجیدہ انداز پر لیلیٰ کی آنکھوں میں
خفگی ابھر آئی۔ اسے سمجھ نہیں آیا تھا
وہ اسکی پہلی بات پر مزید فکر مند
ہوتی یا دوسری بات پر غصہ۔۔ لفٹ
چوتھے فلور پر کھل چکی تھی۔ اس
نے ایک نظر اپنے شوہر کو دیکھا۔ جو



نجانے کیوں اس پل بہت فکر مند
نظر آرہا تھا۔ اسکا ہاتھ اب بھی تبریز
کے ہاتھ میں تھا۔ وہ اسے لیے آگے
بڑھنے لگا۔ اور چند قدم چلنے کے بعد
کوریڈور کے بیچ میں بنے ایک
کمرے کے دروازے کے سامنے آکر
ٹھہر گیا۔

Kitab Chehra Novels



"لیلی۔۔ تم جانتی ہو نا میں تم سے
کتنی محبت کرتا ہوں۔۔" اسکی ہونق
شکل دیکھتے وہ بڑی ملائمت سے بولا
تھا۔ "یہ کونسی جگہ ہے۔۔ آپ کی
محبت کے اظہار کی۔۔ آپ کھل کر
بات کیوں نہیں کر رہے۔۔؟"

"بات کھولنے ہی تو یہاں لایا
ہوں۔۔ بس یہ بتاؤ تم مجھ پر ٹرسٹ



کرتی ہو نا۔۔؟" تبریز کی آنکھوں
سے چھلکتے اندیشے نجانے کیوں اسے
خوف میں مبتلا کرنے لگے تھے۔

"اتنے سال سے آپکے ساتھ
ہوں۔۔ اگر ٹرسٹ نہ ہوتا تو آج ہم
ساتھ کیوں ہوتے۔۔؟" زندگی کے
وہ بدترین لمحے اسے آج بھی یاد
جب وہ زندگی سے بالکل مایوس

ہو چکی تھی۔ اور ایک بار نہیں بلکہ
کئی بار اپنی جان لینے کی کوشش کی
تھی مگر یہ شخص ہر بار اسے کسی
میچا کی طرح آکر بچا گیا تھا۔ اسکی
زندگی میں اسکے سوا اور تھا ہی
کیا۔؟ اپنی فیملی کے بعد اس نے
اگر کسی کو چاہا تھا تو وہ یہی شخص
تھا۔ جس نے براق کے لاکھ اختلاف
کے باوجود اسے اپنا بنایا تھا۔ اپنے گھر



میں اپنے دل میں جگہ دی۔۔ تبریز
اداسی سے مسکراتا اسکے ماتھے پر بوسہ
دے گیا۔ لیلیٰ نے سٹپتاتے اسکی
جانب دیکھا۔ مگر اسکے سخت سنجیدہ
تاثرات بالکل غیر معمولی تھے۔

"پھر جو اب ہونے جا رہا ہے۔۔ اسے
قسمت کا ہیر پھیر سمجھنا۔۔ اس میں
کسی کا کوئی قصور نہیں۔۔ اس کمرے



میں چلی جاؤ۔۔ کوئی تمہارا منتظر
ہے۔۔ "دروازے کی جانب دیکھتا
اسے جانے کا اشارہ کر گیا۔ لیلیٰ نے
نافہم تاثرات لیے اسے پھر دروازے
کی جانب دیکھا۔

"یہ سب کیا ہے تبریز۔۔ مجھے کچھ
سمجھ نہیں آرہا۔۔ کون ہے اندر۔۔؟"



"تمہارے سوالوں کے سارے
جواب اندر ہیں۔۔" اسکے دل میں
ایک خوف کی لہر اٹھی تھی۔ وہ
سالوں سے تبریز کے ساتھ تھی۔۔
ایک مطمئن اور خوبصورت زندگی
گزار رہی تھی۔ ایسا بے چین لمحہ تو
انکی زندگیوں میں کبھی نہیں آیا
تھا۔۔ پھر یہ سب کیا تھا۔ دروازے
سے نگاہ ہٹاتے اسکی جانب دیکھا۔ جو



ٹھنڈا پڑھتا ہاتھ دروازے کے ہینڈل
پر رکھتی گھما گئی تھی۔ اس وقت
صرف وہی جانتی تھی اسکا دل کس
رفتار سے دھڑک رہا تھا۔ دروازہ وا
کرتی قدم اندر رکھ گئی۔ یہ ہاسپٹل کا
ایک لگژری کمرہ تھا۔ کمرے پر ایک
طائرانہ نگاہ ڈالتے بیڈ پر ہاسپٹل کے
یونیفارم میں ملبوس وجود کو دیکھا جو
اسکی جانب سے پشت کیے لیٹا تھا۔



لیلیٰ کے ماتھے پر بل پڑنے لگے۔ یہ
کوئی لڑکی تھی۔ جس کے بلیک اینڈ
براؤن بال پونی سے نکلتے تکیے پر
بکھرے ہوئے تھے۔ وہ دور سے ہی
اسکی پشت دیکھ کر بھی بتا سکتی تھی
یہ کوئی ینگ لڑکی تھی۔

Kitab Chehra Novels

"کون ہے یہ۔۔" اسکے دل میں
عجیب عجیب خیالات جنم لے رہے

..



تھے۔ اور تبریز کا کیا تعلق تھا اس
سے۔۔؟ متجسس ہوتی کچھ اور قریب
آ رہی تھی کہ بے دھیانی میں ٹیبل
سے ٹکراتی پانی کی بوتل گرا گئی۔

منہا جو کروٹ کے بل لیٹی اپنی
سوچوں میں الجھی تھی بوتل گرنے
کی آواز پر چونک کر رخ پھیرا تھا۔
جہاں گہرے گرین رنگ کے لانگ



کوٹ میں ملبوس لائٹ براؤن بالوں
والی لڑکی فرش پر جھکی بوتل اٹھا رہی
تھی۔ اسکی آنکھوں میں حیرت ابھر
آئی۔ یہ کون تھی اور کب داخل
ہوئی تھی کمرے میں۔۔؟ ابھی وہ
کچھ بولنے ہی والی تھی کہ لڑکی
بوتل اٹھاتی سیدھی ہو گئی۔ اور منہا کو
لگا اسکا پورا وجود کسی نے فریز
کر دیا۔ اسکا کچھ کہنے کے لیے کھلتا منہ



کھلا ہی رہ گیا۔ یہ کیسے ممکن تھا۔؟
یہ اسکے سامنے کون کھڑا تھا۔ کیا وہ
لیٹے لیٹے نیند میں چلی گئی تھی اور
اب خواب دیکھ رہی تھی۔؟ کیونکہ
صرف خواب میں ہی تو ممکن تھا کہ
کوئی مرا ہوا لوٹ آتا۔ منہا نے
آنکھوں میں مرچیں محسوس ہونے
کے باوجود بھی پلکیں نہیں جھپکائیں
تھیں۔ وہ اس چہرے کو خواب میں



ہی سہی مگر اپنے پاس چاہتی تھی۔
اس وجود سے گلے لگ کر رونا چاہتی
تھی۔ اپنی تنہائیاں۔۔ اپنی اداسیاں۔۔
اپنے غم اس سے بانٹنا چاہتی تھی۔
جبکہ دوسری سمت ساکت ہوتی لیلیٰ
کے ہاتھ سے بوتل پھسلتی ایک بار
پھر نیچے گر چکی تھی۔ دونوں کی
کفیت ایک تھی۔۔ دونوں اس پل
ساکت تھیں۔۔ دونوں کی آنکھوں

میں آنسو تھے۔ مگر دونوں ہی حرکت
نہ کر سکیں تھیں۔ حرکت تو تب
کرتیں نا جب اس لمحے پر۔۔ اس
منظر پر یقین کرتیں۔۔!!

"من۔۔ منہا۔۔!!!" اور پہلے سکتہ
لیلیٰ کا ٹوٹا تھا اور لب پھڑپھڑائے
تھے۔ یہ چہرہ جس وقت اس سے کھو
گیا تھا۔ اس وقت کم عمری کا لڑکپن

کا تھا۔ جبکہ اب اسکے سامنے بانیں
سالہ لڑکی بیٹھی تھی۔ نقوش مزید
نکھر چکے تھے۔ مگر ان میں زردی
گھلی تھی۔ جو بھی تھا وہ اسکا ہر نقش
آج بھی پہچانتی تھی۔ وہ بہن تھی
اسکی۔۔۔ جسے ہر رات خواب میں
دیکھتی تھی وہ۔۔۔ "تم۔۔۔ تم منہا ہو
نا۔۔۔" آنسو اس بار پلکوں کی باڑ توڑ
کر باہر آگئے تھے۔ "مم۔۔۔ میری



منہا۔۔ میری بہن۔۔ "اس سکت
وجود تک پہنچتے لیلیٰ نے بہت مشکل
سے یہ سوال کیا تھا۔ اور منہا جو اب
تک اسے اپنا خواب سمجھ رہی تھی۔
مشال کے ہاتھوں کا لمس اپنے
رخسار پر محسوس کرتی شذر رہ
گئی۔ نم پلکیں جھپک جھپک کر سامنے
کھڑی روتی ہوئی لڑکی کو دیکھا۔ مگر
منظر نہیں بدل رہا تھا جبکہ لمس کی



حدت اسے اپنے رخسار پر پوری
شدت سے محسوس ہو رہی تھی۔

"یہ۔۔۔ یہ کیسے۔۔۔ ممکن ہے
آپ۔۔۔!" اس کے حلق سے پھنسی
پھنسی آواز نکلی تھی اور آنکھوں میں
ٹھہرے آنسو باہر نکل آئے۔

Kitab Chehra Novels



"منہا۔۔ میری جان۔۔ مم۔۔ میری
زندگی۔۔" اسے سینے سے لگاتی خود
میں بھینچ کر پھوٹ پھوٹ کر رو
پڑی۔ اور رو تو منہا بھی رہی تھی۔
اپنی قسمت پر۔۔! قسمت کے ہیر
پھیر پر۔ اس معجزے پر۔۔ اپنے رب
کے اس احسان پر۔۔ "کہاں تھیں تم
اتنے سالوں سے میری۔۔ مم۔۔ میں
تو سمجھتی تھی۔۔ بابا کے ساتھ میں

نے تمہیں بھی کھو دیا۔ "کمرے
میں دونوں بہنوں کی سسکیاں گونج
رہیں تھیں۔

"اور۔۔ اور ہم سمجھتے رہے ہم نے
آپکو بابا کے ساتھ کھو دیا۔ "وہ بھی
اسے سختی سے تھامتی اس خواب کو
حقیقت ہوتا دیکھ رہی تھی۔ جبکہ اسکے

..

'ہم' کہنے پر مثال سسھکی تھی۔ اور
اسے الگ کیا۔

"با۔۔ باسل۔۔؟" منہا نم آنکھوں
سے مسکرائی تھی۔ اور نجانے کتنے
مہینوں بعد اسکے چہرے پر یہ اجلی
مسکراہٹ ابھری تھی۔

Kitab Chehra Novels



ہو چکی ہے۔۔ ایک بیٹی بھی ہے
میری۔۔"

"کیا۔۔!! آپ سچ کہہ رہی
ہیں۔۔" منہا کا زرد چہرہ جیسے کھل
اٹھا تھا۔ آنکھوں میں حیرت و اشتیاق
لیے اسے ددیکھتی رہی۔ مثال بھی
نرمی سے مسکرا دی۔ "میں۔۔ میں
بہت خوش ہوں آپ کے



لیے۔۔" وہ ایک بار پھر اسکے گلے
لگ چکی تھی۔ مثال نے آنسو پونچھتے
اسکے سر پر بوسہ دیا۔ جب یکدم ہی
وہ چونکی تھی۔

"تم یہاں۔۔ ہاسپٹل میں کیوں
تھیں۔۔" اسے جیسے اب اس بات کا
احساس ہوا تھا۔ اور منہا کو بھی
احساس ہوا کہ زندگیاں واقعی اب



بہت آگے نکل چکی تھیں۔ مثال
جسے اپنی معصوم سی گڑیا سمجھ رہی
تھی وہ بھی تو رخصت ہو چکی تھی
ایک شخص کے ساتھ۔!!

"تم۔۔ تم ٹھیک تو ہو نا میری
جان۔۔" اس کے فکر مند تاثرات دیکھتے
منہا اسکا ہاتھ تھامتی لبوں سے لگا
گئی۔ "میں ٹھیک ہوں۔۔ اور آپ کو



دیکھ کر تو بہترین ہو گئی۔۔ بس آپ
کو تو معلوم ہے نا میری کنڈیشن کا
ہلکا سا پین ہوا تھا۔۔ اسی لیے یہاں
تھی۔۔ "اور مشال کو آہستہ آہستہ
سب کچھ یاد آنے لگا۔ وہ کیسے بھول
گئی تھی اسکی بہن کو کتنی بڑی بیماری
تھی۔

Kitab Chehra Novels



"میری جان دیکھنا سب ٹھیک
ہو جائے گا۔۔ اب ہم تینوں ہمیشہ
ساتھ رہیں گے۔۔ میں کبھی تم
دونوں کو خود سے الگ ہونے نہیں
دوں گی" اسکے بال کان کے پیچھے
کرتی پیار سے بولی تھی۔ دونوں کی
آنکھوں میں اب تک آنسو تھے۔ مگر
منہا لب بچینختی سر جھکا گئی۔ بھلا وہ



تخص اس بات کی اجازت دے سکتا
تھا۔۔؟

"کیا بات ہے منہا۔۔؟"

"کچھ نہیں سوچ رہی ہوں۔۔ آپ
کے شوہر کیسے ہوں گے اور میری
بھانجی کیسی دکھتی ہوگی۔۔" آنکھ کا
کنارہ صاف کرتی لہجے میں جوش

..



لیے بولی تھی۔ مثال اسے خود سے
پیشانی ہنس پڑی۔ "بھانجی بالکل تم پر
گئی ہے۔۔ بہت شرارتی ہے۔۔" منہا
نے ناک چڑھاتے اسے گھورا
تھا۔ "اور اپنے دولہا بھائی کو دیکھنا
ہے تو ابھی دکھاتی ہوں باہر ہی
کھڑے ہیں۔۔ انفیکٹ وہی مجھے یہاں
لائے ہیں۔۔" منہا نے حیرت سے
اسکو دیکھا۔



"وہ لائے۔۔؟ انہیں میرے بارے
میں کیسے پتا۔۔؟" مشال فخریہ انداز
میں مسکرا دی۔ "وہ کوئی عام بندے
نہیں انہیں سب پتا ہوتا ہے۔۔ اور
وی تم لوگوں کے لیے میری محبت
سے آگاہ تھے ہمیشہ سے۔۔" اب
تبریز کی باتیں یاد کرتے اسکے لبوں
پر مسکراہٹ ابھر آئی تھی۔

"مجھے۔۔ مجھے یقین نہیں آرہا۔" منہا
واقعی شاکڈ تھی۔ ورنہ وہ تو یہ سب
اتفاق سمجھتی۔ لیکن اگر یہ سب مثال
کے شوہر نے کیا تھا تو یقیناً وہ کوئی
عام ہستی نہ تھا۔ اس ملک میں کسی
کو وہ بھی وہ جس نے اپنی شناخت
ہی بدل ڈالی ہو اسے ڈھونڈنا گھاس
میں سوئی ڈھونڈنے کے مترادف
تھا۔



"ٹھہرو میں انہیں بلاتی
ہوں۔۔" مشال لبوں پر مسکراہٹ
سجائے دروازے کی جانب لپکی
تھی۔ باہر نکلی تو تبریز کاریڈور کے
کارنر پر کھڑا سگریٹ پی رہا تھا۔ اسکی
بھنویں سکڑی تھیں۔ وہ بہت کم
سگریٹ پیتا تھا اور اسکے سامنے تو
بلکل بھی نہیں۔۔ مگر وہ اس وقت
اتنا خوش تھی کہ تبریز کا ہر گناہ



معاف تھا۔ تبریز نے سگریٹ پیتے
قدموں کی آہٹ پر رخ موڑا تو
مشال قریب آرہی تھی۔ اسکی
آنکھوں میں نمی اور لبوں پر بڑی
پر جوش مسکراہٹ تھی۔ اسکے لبوں پر
بھی آپ ہی آپ مسکراہٹ بکھر
گئی۔ سگریٹ پھینکی ہی تھی کہ وہ
اسکے سینے سے آگئی۔ "تھینک یو۔۔
تھینک یو سو مچ تبریز۔۔ آپ نہیں



جانتے آپ نے میری زندگی میری
خوشیاں مجھے لوٹا دیں۔۔ آئی لو یو سو
مچ۔۔ "اسکے سینے سے لگی اپنے
جذبات کا اظہار کر رہی تھی۔ تبریز
نے لب بھینچتے اسکے گرد اپنا مضبوط
حصار باندھ دیا۔

Kitab Chehra Novels

"آئی لو یو ٹو۔۔ تم ہی تو ہو جس
نے میری زندگی میں خوشیاں بھری



ہیں۔۔ میں نے تو کچھ بھی نہیں کیا
تمہارے لیے۔۔ "مثال نے نم
آنکھیں لیے سر اٹھا کر اسکی سمت
دیکھا۔ اس بکھری ہوئی لڑکی کو سمیٹنے
والا اسکی رفوگری کرنے والا کہہ رہا
تھا کہ اس نے کچھ نہیں کیا تھا۔
ورنہ وہ تو آٹھ سال پہلے ہی سمندر
میں ڈوب کر مر چکی ہوتی۔

"رونے کا کوئی سین نہیں
ہے۔۔" اسکی آنکھ سے نکلتا آنسو اپنے
انگوٹھے سے صاف کیا تھا۔ مشال ہنس
دی۔۔ "آئیں منہا آپ سے ملنا چاہتی
ہے۔۔"

"کیا۔۔!!" تبریز کے چہرے سے
ایک رنگ آکر گزرا تھا مگر وہ فوراً
اپنے تاثرات پر قابو پا گیا۔ "میرا



مطلب ہے۔۔ تمہاری بہن ہے۔۔ تم
مل تو لیں۔۔ "مثال نے گھورا کر
اسے دیکھا۔

"یہ کیا بات ہوئی مجھے یہاں
لائے۔۔ اسے ڈھونڈا اور اب جب
میں اپنی بہن سے اپنے شوہر کو ملوانا
چاہتی ہوں آپ ایسا کہہ رہے۔۔"



"ایسی بات نہیں ہے یلی۔۔ وہ ابھی
ٹھیک نہیں۔۔ میں پھر مل لوں
گا۔۔"

"نہیں وہ ٹھیک ہے اور ہم خود
ڈاکٹر سے اسکی کنڈیشن ڈسکس کریں
گے۔۔ مگر ابھی چلیں میرے
ساتھ۔۔" اسکا ہاتھ تھامتی زبردستی
کمرے کی جانب بڑھ گئی۔ تبریز کو



سمجھ نہیں آرہا تھا وہ کس طرح اسے
روکے۔ کیونکہ وہ جانتا تھا اسکے بعد
جو ہوگا وہ ہر ایک کی زندگی کا
سکون تباہ کر دے گا۔ دروازہ کھولتے
وہ دونوں کمرے میں داخل ہوئے تو
منہا بیڈ پر استقبالیہ مسکراہٹ لبوں
پر سجائی بیٹھی تھی مگر مثال کے
ساتھ جس شخص کو داخل ہوتے



دیکھا تھا اس کے دماغ کے پر نچے اڑ
کر رہ گئے۔

"آپ۔۔۔!!" منہا کے چہرے پر
چھائی بے یقینی اور آنکھوں میں
موجود شناسائی مثال کے قدم جہاں
تھے وہیں رکوا گئی۔ اس نے الجھن
بھری نگاہوں سے تبریز کو دیکھا۔ جو

منہا کے ساتھ اس سے بھی نظریں
چرا گیا تھا۔

کار میں تین نفوس ہونے کے باوجود
بھی ایک عجیب سی خاموشی تھی۔

اس نے فرنٹ سیٹ پر رونے کے
سبب سرخ چہرہ لیے بیٹھی بہن اور



جبرے بھینچے بہنوئی کو دیکھا۔ ایسا لگ
رہا تھا دونوں ضبط کے کڑے مراحل
سے گزر رہے تھے۔ مثال اسے
ہاسپٹل سے ڈسچارج کروا کر اپنے
گھر لے جا رہی تھی۔ اسے نہیں
معلوم تھا براق کہاں تھا۔ اسے
ہاسپٹل سے غائب پا کر کیا قہر ڈھاتا۔
ایسا لگ رہا تھا ایک نئی جنگ کی
تیاری ہو رہی تھی۔



وہ حیران تھی قسمت کے اس چکر پر
مشال کی تبریز سے شادی ہوئی
تھی۔!! یعنی سمن اسکی بھانجی
تھی۔!! مگر مشال کو جب تبریز
اور اسکی شناسائی کا علم ہوا وہ مشال
سے براق اور اپنی شادی کے بارے
چھپانا چاہتی تھی وہ نہیں چاہتی تھی
اسکی بہن وہ بھیانک باتیں سن کر
مزید پریشان ہو جاتی۔ مگر تبریز کے



ایک جملے نے جیسے ہر چیز کو منجمد
کر دیا تھا۔

"یہ براق کی وائف ہیں۔!!" کیا
جملہ تھا جو دونوں بہنوں پر ہی
کوڑے کی طرح پڑا تھا۔ اور مثال تو
جیسے صدمے سے سکتے میں چلی گئی
تھی۔ تبریز نے ہی ہاسپٹل کے
ڈسچارج پیپرز تیار کروائے تھے۔ وہ



بس سارا وقت روتی رہی جبکہ منہا
بہن کی اس کیفیت پر مسلسل پہلو
بدلتی پریشان بھی ہو رہی تھی۔ اور
تبریز کے سامنے شرمندہ بھی۔ اسے
یہ شخص براق سے ہر طرح سے
بہتر اور سلجھا ہوا لگتا تھا۔ اسکی نظر
میں وہ ہمیشہ سے ایک گھر بسانے
والا مرد تھا مگر اسے یہ قطعاً توقع نہ
تھی کہ وہ اسکی بہن کے ساتھ ہی



گھر بسایا ہوا ہے۔ خیر اسے تو اپنی
بہن کے زندہ ہونے کا بھی پتا نہ
تھا۔

مگر براق۔۔!! اسے تو شروع سے
علم ہو گا۔ آنکھوں میں نمی لیے سیٹ
کی پشت سے سرٹکاتی باہر برف سے
ڈھکے شہر کو دیکھ رہی تھی۔ اس
وقت دل نہ جانے کیوں سلگ رہا

تھا۔ اس شخص کا ذکر اسے عجیب
وحشتوں میں ڈال دیتا تھا۔ اتنے
مہینوں اُس نے اسکی بے بسی کا تماشہ
دیکھا تھا۔ اسکی بہن ہوتے ہوئے بھی
اسے اس سے دور اور بے خبر رکھا۔
کیونکہ وہ چاہتا تھا وہ ہمیشہ تنہا
بے بس اور اسکے رحم و کرم پر
رہے۔ مگر پھر مثال اس تک اچانک
کیسے پہنچ گئی۔؟ اس نے تبریز کی



سمت دیکھا۔ کیا وہ بھی اس ٹھیل میں
ملوث تھا۔ مگر اسکی آنکھوں کے
سامنے وہ تمام منظر گھوم گئے جب
جب وہ اسکی حمایت میں براق کے
سامنے کھڑا ہوا تھا اور اسے اچھی
طرح یاد تھا نکاح کے وقت بھی وہ
اس سے نرمی سے بات کر رہا تھا۔ اور
عینا کہہ کر ہی مخاطب کر رہا تھا۔ پھر
یہ اچانک کیا ہوا تھا۔؟ بیچ کا پزل



سامنے ہو کر بھی ملل نہیں ہو پارہا
تھا۔

کار ایک پوش علاقے میں بنے سفید
رنگ بنگلے کے ڈرائیو وے پر آکر
رکی تھی۔ منہا نے کھڑکی سے باہر
دیکھا اور اسکی بے چینی بڑھنے لگی۔ وہ
دونوں اتر چکے تھے۔ گارڈ نے اسے



لیے دروازہ کھولا تو ناچار اسے بھی
اترنا پڑا تھا۔

"آؤ منہا۔۔" مشال آنسوؤں سے
بھاری ہوتی آواز میں کہتی اسکا ہاتھ
تھام گئی۔ "آج سے تم یہیں رہو
گی۔۔" منہا نے بے اختیار تبریز کی
جانب دیکھا تھا۔ وہ خود لب بھینچے
کھڑا بیوی کو دیکھ رہا تھا۔

"آپی۔۔!" اسے قدم آگے بڑھاتے
دیکھ اسکے ہاتھ پر ہاتھ رکھا۔ "یہ۔۔
یہ ممکن نہیں ہے۔۔ میں یہاں نہیں
رہ سکتی۔۔" نجانے کیوں یہ کہتے اس
کا سر جھک گیا تھا آنکھوں میں نمی
جمع ہونے لگی تھی۔ مگر یہ حقیقت
تھی ایک اٹل حقیقت۔۔ وہ جانتی
تھی براق اسے یہاں ہمیشہ تو کیا چند
دن بھی رہنے نہیں دے گا۔



"کیوں۔۔؟ کیا مجھ سے اتنے سال
بعد مل کر تمہیں کوئی خوشی
نہیں۔۔" اسکے شکوے پر وہ تڑپ
اٹھی۔

"نہ۔۔ نہیں آپ۔۔ آپ ایسا سوچ
بھی کیسے ہو سکتی ہو۔۔"

Kitab Chehra Novels



"پھر۔۔ پھر کیوں تم اب بھی مجھ سے الگ رہنا چاہتی ہو۔۔" منہا نے بے چین ہوتے ایک تبریز کی طرف دیکھا۔ جو ان سے کچھ فاصلے پر تھا مگر دونوں کی باتوں سے آگاہ تھا۔

"کیونکہ مجھے نہیں لگتا براق ایسا ہونے دے۔۔!!" تبریز کے جملے پر جہاں منہا کی رنگت پھیکی پڑی تھی۔



وہیں مشال کے اعصاب غصے سے
چٹخنے لگے تھے۔

"اس گھٹیا شخص کا نام بھی نہیں
لیں گے آپ۔۔ اسکا کوئی تعلق کوئی
حق نہیں میری بہن پر۔۔ سنا آپ
نے۔۔ میری بہن کہیں نہیں جائے
گی مجھے چھوڑ کر۔۔" منہا کو خود سے
لگاتی وہ تڑپ اٹھی تھی۔ وہ کبھی

سوچ بھی نہیں سکتی تھی براق جیسا
درندہ اسکی بہن کو اپنے پنچوں میں
دبا کر بیٹھا تھا۔ تبریز اور منہا نے بس
ایک نظر اسے دیکھا تھا اور دونوں
نے ہی اس وقت خاموش رہنا بہتر
جانا تھا۔

Kitab Chehra Novels



رفوگر

قسط ۳۰

"یہ کس عذاب میں تو نے مجھے دھکیل دیا ہے۔۔" اپنی اسٹڈی میں آتا تبریز فون پر دھاڑ اٹھا تھا۔ جبکہ دوسری جانب



بیٹھے براق نے زچ ہوتے فون کی
سمت دیکھا۔ اس کے گارڈز نے منہا کی
تبریز اور مشال کے ساتھ روانگی کی
اطلاع دے دی تھی۔ اور اب مشال کیا
قہر اسکے معصوم بھائی پر ڈال رہی ہوگی
وہ اس سے بھی بخوبی آگاہ تھا۔

Kitab Chehra Novels

"کیوں چیخ رہا ہے۔۔ تیری بھی تو بڑی

-



خواہش تھی دونوں بہنوں کا ملاپ
کروانے کی۔۔"

"ملاپ۔۔!!! جو راستہ تو پھیلا چکا ہے

اسکے بعد تو تباہی ہی آنی ہے۔۔ وہ

تیری بیوی بلکل خرگوش بنی ملی میری

بیوی کو۔۔ اور اب وہ اسکی حفاظت

کے لیے زخمی شیرنی بنی گھوم رہی

ہے۔۔" براق کے چہرے پر ناگواری

ابھر آئی۔ خیر اسے اس بات کی بلکل



پرواہ نہ تھی۔ اسے معلوم تھا وہ جب
چاہے گا اسے اپنے پاس لے آئے گا۔

"بنے دے۔۔ ابھی تو دونوں بہنیں ایک
دوسرے کو اپنے دھکڑے سنائیں گی۔۔
اور عینا کی سننے کے بعد تو شاید تیری
والی مجھے گالیاں بھی دے۔۔" تبریز
اسکے اطمینان پر حیرت زدہ رہ گیا۔

"تو نے یہ کوئی نئی چال چلی ہے۔۔؟
بیٹا یہ بھول جا کہ اب وہ تجھے عینا کا
سایہ بھی دیکھنے دے گی۔۔"

"تو جانتا ہے مجھے۔۔ اگر مجھے اس تک
پہنچنا ہوگا کسی کا باپ بھی نہیں روک
پائے گا۔۔ مگر ابھی مجھے اسکی شکل بھی
نہیں دیکھنی اس لیے رہنے دے کچھ
دن ان دونوں کو خوش۔۔"



"تیرے اپنے گیمنز میں میری بیوی تو
مجھ سے لڑ گئی نا۔"

"بس کر دے۔۔ کبھی تو اسکی مالا جینا
چھوڑ دیا کر۔۔ دوسرا آلیار وافی بن رہا
ہے۔۔" اسکے جھڑکنے پر وہ کچھ اور تپا
تھا۔ یعنی وہ اپنی غلطی بھی نہیں مان رہا
تھا۔

Kitab Chehra Novels



"تو خیر منا بیٹا اب میری سالی کوئی
اکیلی ابلا ناری نہیں۔۔ ایک اسٹرونگ
فیمیلی کے ساتھ کھڑی ہے۔۔ اسکا بہنوی
تمہارا پتا نہ صاف کروا دے۔۔"

"اسکے بہنوی کی ایسی کی تھیں۔۔ اسے
اسکی بیوی سے ایسا دور کروں گا سارا
عشق کا بخار اتر جائے گا۔۔"

Kitab Chehra Novels



"شٹ اپ۔۔ سچ بتا تو نے منہا کے
ہارٹ ڈیز کی وجہ سے یہ اسٹیپ لیا
ہے۔۔" اسکے سوال پر فون پر چند لمحے
خاموشی چھا چکی تھی۔

"کیوں کیا وہ انوکھی ہے جسے دل کا
مسئلہ ہوا ہے۔۔ دنیا میں ہزاروں لوگ
اس بیماری کے ساتھ جی رہے ہیں۔۔ وہ
بھی جیئے گی" جب بولا اسکے لہجے میں
عجیب سے تپش تھی۔



"مگر اسکی ہارٹ سرجری ہو چکی ہے وہ
بھی بہت چھوٹی عمر میں۔۔ شاید یہ بات
تجھے معلوم نہیں۔۔ ڈاکٹرز نے اسٹریس
نہ لینے کی سختی سے تلقین کی ہے۔۔"

"مجھے مت بتا کہ ڈاکٹرز نے کیا کہا
ہے۔۔ سب معلوم ہے مجھے۔۔ اور اگر
تیری اور اسکی نظر میں 'میں' اسکے لیے

اسٹریس ہوں تو اب ہمیشہ اسے اسی
اسٹریس کے ساتھ جینا ہے۔۔ سنا تو



نے۔۔!!"اسکے سرد اور دو ٹوک الفاظ
پر تبریز لب بھینچ گیا۔ اس سے زیادہ کیا
کہہ سکتا تھا اسے وہ۔۔!!

"رونن کا کیا کرنا ہے۔۔ لوکا الگ
پریشان پھر رہا ہے" وہ ٹاپک بدل گیا۔

Kitab Chebra Novels

"اسکا پریشان ہونا بنتا بھی ہے۔۔ کیونکہ
وہ جانتا ہے اسکے خبیث بھائی کی موت
اب میرے ہی ہاتھوں لکھی ہے۔۔"

"براق تو ایکسٹریم لیول پر جا رہا ہے۔۔
دیکھ اسے سبق سکھا وہ میں بھی چاہتا
ہوں۔۔"

"نہیں اب کوئی گنجائش نہیں۔۔ میں
نے لوکا سے پہلے ہی کہا تھا اسکے گلے
میں پٹا ڈال۔۔ مگر اس سے نہیں سنبھالا
گیا ایک پاگل کتا۔۔ اور تو جانتا ہے
جب میں نے کوپر کا پاگل پن برداشت
نہیں کیا جو میرے مرحوم باپ کا تحفہ

تھا۔ پھر اس خبیث کو کیوں بخشوں
گا۔" اسکے لہجے سے آتی انتقام کی بو
تبریز کو بے چین کر گئی تھی۔ وہ جانتا
تھا رونن نے ایک سنگین حرکت کی
تھی مگر اس کے بعد جو ہنگامے شروع
ہوتے اسے ان کی فکر تھی۔

Kitab Chehra Novels
"براق لوکا تجھ سے ملنا چاہتا ہے۔۔ دیکھ
تو سوچ سمجھ کر۔۔"



"مجھے ایک بات بتا اگر یہی حملہ
تیرے گھر پر ہوا ہوتا جہاں سمن اور
تیری بیوی رہتی ہیں۔۔ کیا تب بھی یہی
کہتا تو۔۔ مصلحت سے کام لیتا۔۔؟"

"کیا بکواس ہے۔۔ میں کسی پرندے کو
پر بھی مارنے نہ دوں۔۔ میری فیملی
کے لیے ایسا سوچنے والے کی پہلے ہی
روح فنا کر دوں گا۔۔" اسکے ہتے سے
اکھڑنے پر براق زہر خند انداز میں ہنکار



بھر گیا۔ "بس میں بھی وہی کر رہا
ہوں۔۔" ٹونٹ کی آواز پر تبریز نے
موبائل کان سے ہٹایا وہ کال کاٹ چکا
تھا۔

"آپ یہاں کیا کر رہی ہیں۔۔" وہ جو
کافی دیر سے چھپ چھپ کر ادھر سے
اُدھر ہوتی لاؤنج میں بیٹھی منہا کو دیکھ
۔۔



رہی تھی۔ ملازمین غائب ہونے پر فوراً
پاس چلی آئی۔ اور منہا جو اپنی ہی دنیا
میں گم تھی۔ پاس سے ابھرتی آواز پر
چونکی تھی۔ ہیزل گرین آنکھوں میں
تجسس لیے سنہری بال والی گرٹیا اسکے
پاس کھڑی تھی۔ اس کے لب آپ ہی
آپ مسکرا اٹھے۔ اسے یقین نہیں آ رہا
تھا یہ بچی جو شروع سے ہی اسکو بڑی
پسند تھی دراصل اسکی بھانجی ہی تھی۔

اسکی بہن مشال کی بیٹی تھی۔ اسے
معجزے کے سوا اور کچھ نہیں کہا جاسکتا
تھا۔

"سمن۔۔" محبت سے پکارتے اسکا ہاتھ
تھام کر قریب کر لیا۔ سمن نے کچھ
مشکوک انداز میں اسے دیکھا تھا۔ "کیسی
ہیں آپ میری جان۔۔" اسکے ماتھے پر
بوسہ دیتی نرمی سے بولی۔ جبکہ سمن کی
آئی بروز شوٹ کر گئیں۔



"آپ انکل کے گھر میں مل چلیں نا
مجھ سے۔۔؟" عینا نے آنکھ کا کنارہ
صاف کرتے سر اثبات میں ہلایا
تھا۔ "مگر تب تو آپ مجھ سے بالکل
بھی اس طرح نہیں ملیں
تھیں۔۔" اسکے مشکوک انداز پر وہ کھل
کر مسکرا دی۔

Kitab Chehra Novels

"پہلے آپ کو جانتی نہیں تھی نا
میں۔۔"



"اب کیسے جان کئیں۔۔ اور میں اتنی
اچھی بھی لگنے لگی۔۔؟" اسکا اشارہ بوسے
کی جانب تھا۔ مگر پھر یکدم ہی اسکے
برابر میں بیٹھتی کان میں گھس گئی۔

"کیا انکل نے بتایا آپ کو میرے
بارے میں۔۔؟" اسکی مدھم آواز اور
آنکھوں میں چمکتے ستاروں پر وہ کچھ
حیرت میں مبتلا ہوئی تھی۔ "نہیں آپکی
ماما نے۔۔" سمن کا منہ لٹک گیا۔



"پھر تو ماما نے بالکل اچھا انٹروڈکشن
نہیں کروایا ہوگا میرا۔۔ ماما اور ایڈی
سب سے میری برائی کرتے۔۔ اور بابا
اور انکل سب کو کہتے ہیں گھر کی
پرنس ہوں اور سب کی ڈھشٹوم
ڈھشٹوم کرتے۔۔" ہوا میں مکے مارتے
کھلکھلا اٹھی۔ اور واپس اسکے کان میں
گھسی تھی۔ "آپ کو پتا ہے۔۔"

"کیا۔۔؟"

"اس گھر میں انکل کا نام لینا منع ہے۔۔ اسی لیے تو میں دوبارہ وہاں نہیں آپائی۔۔" اس نے سرگوشی کے ساتھ ہونٹ لٹکا لیے۔ عینا نے پہلو بدلا تھا۔

"کیوں منع ہے۔۔؟"

"نو آئیڈیا۔۔۔ بٹ ماما ڈرنٹ لائٹک ہم۔۔۔ وہ انکل کے نام پر ایکدم اینگری ہو جاتی ہیں۔۔" اس نے بغور سمن کو دیکھا۔ وہ



اتنی چھوٹی ہونے کے باوجود بھی رویوں
کی سمجھ بوجھ رکھتی تھی۔ لیکن مشال کا
اس طرح اس کے سامنے براق
کے لیے نفرت کا اظہار اسے پسند نہ آیا
تھا۔ اس طرح تو اس ننھے دماغ پر غلط
اثر پڑ سکتا تھا۔ "آپ انکل کے پاس
جائیں تو انہیں کہیے گا آئی ریٹلی ریٹلی
مس ہم۔۔"



"تو۔۔ تو آپ ان کے پاس چلی جائیے
گا جیسے پہلے گئیں تھیں۔" صرف براق
کے ذکر پر ہی اسکے دل کی دھڑکن
بے ترتیب ہو گئی تھی۔ مگر اس کیفیت کو
وہ بری طرح جھڑک گئی تھی۔ "کیسے
جاؤں۔۔ ایڈی نے ماما کو بتا دیا۔۔ اب ماما
اتنا غصہ ہیں جانے ہی نہیں دیں
گی۔۔ آپ لے کر چلیں گی مجھے ان
کے پاس۔۔؟" اس آئیڈیا پر سمن کی



آنکھوں میں ایک بار پھر جگنو بھرنے
لگے۔ جبکہ منہا کا چہرہ ہونق ہو چکا تھا۔

"میں۔۔؟" سمن نے تیزی سے سر
ہلایا۔

"ہاں نا اور انکل تو آپ کو لائک بھی
کرتے انہیں غصہ بھی نہیں آئے گا
میرے اکیلے جانے پر۔۔" اسکے چہرے



سے ایک رنگ آکر گزرا تھا مگر وہ
فوراً سیدھی ہو گئی۔

"کیا باتیں ہو رہی ہیں بھئی۔" ٹاپ اور
پلازو میں ملبوس جوڑا لپیٹے لاؤنج میں
آتی مشال نے ان دونوں کو جان لٹاتی
نگاہوں سے دیکھا تھا۔ اس نے ڈرائیور
اور گارڈز کو منہا کے بتائے پتے پر بھیج
کر باسل کو بلوا لیا تھا۔ اور رات کے
ڈنر پر باسل کو یہ سرپرائز دینا تھا۔ جبکہ



"آپی بچی ہے یہ۔۔ پلیز۔۔"

"سمن۔۔!! یہ آنی ہیں آپکی اور انکا
نام منہا ہے۔۔" سمن نے الجھن بھری
نگاہوں سے ماں کو دیکھا تھا۔

"آنی۔۔؟ واٹ ڈز اٹ مین۔۔؟"

Kitab Chehra Novels

"جیسے کیرل'سیم اور اسٹیفن کی آنٹی
ہے اسی طرح منہا آپکی آنی ہے۔۔ اور



"آپی۔۔!!" اس نے کسی چھوٹے بچے
کی طرح ہونق تاثرات لیے اسے پکارا
تھا۔ اور مثال فاصلہ سمیٹتی اسے اپنے
سینے سے لگا گئی۔

"میری جان۔۔ میرا بچہ۔۔" اسکے ماتھے
اور سر پر بوسے دیتی مسلسل رو رہی
تھی۔ جبکہ سمن اور آدم یہ منظر یوں
دیکھ رہے تھے۔ جیسے ایونجیروز کا
کلائمیکس چل رہا ہو۔ ان دونوں کے



"آپی پنچی ہے یہ۔۔ پلیز۔۔"

"سمن۔۔!! یہ آنی ہیں آپکی اور انکا
نام منہا ہے۔۔" سمن نے الجھن بھری
نگاہوں سے ماں کو دیکھا تھا۔

"آنی۔۔؟ واٹ ڈز اٹ مین۔۔؟"

Kitab Chehra Novels

"جیسے کیرل 'سیم اور اسٹیفن کی آنٹی
ہے اسی طرح منہا آپکی آنی ہے۔۔ اور



اب ہمارے ساتھ ہی رہیں گی۔۔"

"ریٹکی۔۔!!" سمن نے حیران ہوتے
منہا کی جانب دیکھا۔ "آپ انکل کے
گھر نہیں جائیں گی اب۔۔؟" اسکے
شاک پر منہا نے سٹٹاتے مشال کی
جانب دیکھا۔

Kitab Chehra Novels

"نہیں اب وہ کبھی اُدھر نہیں جائیں
گی۔۔ اور تم اٹھو جا کر کپڑے چنچ کراؤ



بہت باتیں ہو گئیں۔۔۔" اسے ڈپٹے جانے
کا اشارہ کیا تو منہا بھی ساتھ ہی ساتھ
اٹھ گئی تھی۔

"میں چینج کروا دیتی ہوں۔۔۔"

"کوئی ضرورت نہیں۔۔۔ پہلے ٹھیک تو
ہو جاؤ۔ اپنا حشر کر لیا ہے۔۔۔ کسی کام کو
ہاتھ نہیں لگانا سمجھ آرہی ہے۔۔۔" اس
محبت بھرے منظر کو سمن نے آنکھیں



چھوٹی کرتے دیکھا تھا اور ہونہ کرتی
نکل گئی۔

"تم آخر میری بات کیوں نہیں سن
رہیں۔؟" وہ دوپہر سے اس سے بات
کرنے کی کوششوں میں تھا۔ مگر وہ
موقعہ ہی نہیں دے رہی تھی۔ اب
جب وہ ڈنر کے لیے ریڈی ہونے روم



میں آئی تھی۔ تبریز یہ موقعہ جانے
نہیں دینا چاہتا تھا۔ اسکی ناراضگی ہمیشہ
اسے اسی طرح پاگل کر دیتی تھی۔ اگر
براق اسے مشال کے لیے مجنوں کہتا تھا
تو غلط نہ تھا۔

"لیلیٰ۔۔ میں تم سے بات کر رہا
ہوں۔۔" اسے ڈرار میں کچھ ڈھونڈتا
دیکھ وہ ڈرار ہی بند کر گیا۔ مشال نے



سخت عیسیٰ نگاہوں سے اس کی جانب
دیکھا تھا۔

"اگر آپ کا پلان میرے بہن بھائی
کے ساتھ میرا ڈنر برباد کرنے کا ہے تو
مجھے صاف کہہ دیں۔۔ میں کینسل
کردوں گی" تبریز کے چہرے پر شاک
کی سی کیفیت پھیل گئی۔



"میں ایسا کیوں چاہوں گا۔۔؟ اگر میری
یہی خواہش ہوتی تو کیا میں منہا کو تم
سے ملواتا۔۔؟"

"یہی تو بات ہے ساری۔۔ آپ سب
کچھ جانتے بوجھتے بھی آنکھیں بند کیے
رہے۔۔ وہ گھٹیا شخص میرے بہن بھائی
کو زد و کوب کرتا رہا ان کی زندگیوں کو
جہنم بنا دیا مگر آپ نے کچھ نہیں
کیا۔۔" اس کی آنکھوں میں آنسو اُبڑ



"میں ایسا کیوں چاہوں گا۔۔؟ اگر میری
یہی خواہش ہوتی تو کیا میں منہا کو تم
سے ملواتا۔۔؟"

"یہی تو بات ہے ساری۔۔ آپ سب
کچھ جانتے بوجھتے بھی آنکھیں بند کیے
رہے۔۔ وہ گھٹیا شخص میرے بہن بھائی
کو زد و کوب کرتا رہا ان کی زندگیوں کو
جہنم بنا دیا مگر آپ نے کچھ نہیں
کیا۔۔" اس کی آنکھوں میں آنسو اُبڑ



آئے تھے۔" آپ نے مجھے میری فیملی
سے نہ صرف دور رکھا بلکہ اس شخص
کا ساتھ بھی دیا۔۔ پھر میں کیا سنوں
آپکی۔۔؟" تبریز اسکے آنسوؤں پر
بے چین ہوتا ایک قدم نزدیک ہوا تھا
اور رخسار پر ہاتھ رکھ گیا۔

"جیسا تم سمجھ رہی ہو ویسا کچھ نہیں
ہے مش۔۔ میرا یقین کرو۔۔" مشال
نے اسکا ہاتھ اپنے رخسار سے ہٹا دیا۔



تمہاری بہن منہا ہے۔۔ براق نے بس
مجھے اپنے نکاح میں بلوایا تھا۔۔ نکاح
نامے تک پر عینا مراد لکھا تھا اور میں
تو تب بھی براق کو پیچھے ہٹنے کا کہہ رہا
تھا کہ ایک معصوم لڑکی کی زندگی
خراب نہ کر کے۔۔ "مثال کی آنکھوں
سے گرتے آنسوؤں میں مزید روانی
آگئی تھی۔ جو تبریز کو کانٹوں پر چلواری
تھی۔" تمہیں میرا یقین نہیں تو خود



منہا سے پوچھو۔۔!" ابھی وہ اپنی صفائی
میں مزید بھی کچھ کہتا مگر دروازہ ناک
ہونے پر مشال نے فوراً اسکا حصار توڑا
تھا اور رخ پھیرتی آنسو صاف کرنے
لگی۔

"آجاؤ۔۔" تبریز کی اجازت پر ایک
ورکر اندر داخل ہوئی تھی۔ "سر آپ
کے مہمان آچکے ہیں۔۔ اس وقت لاؤنج
میں ہیں اور کافی شور بھی کر رہے

ہیں۔۔"ورکر کی متفکر آواز پر مثال
بے اختیار پلٹی۔

"باسل۔۔؟" اس نے ایک نظر تبریز کو
دیکھا اور تیزی سے باہر کی جانب لپکی
تھی۔ اسے لگ رہا تھا اسکا دل تیزی
سے دھڑکتا پسلیاں توڑ کر باہر آجائے
گا۔ مگر جیسے جیسے فاصلہ عبور کرتی نیچے
آ رہی تھی نیچے نظر آتے منظر نے اسے
ٹھٹھکا دیا۔



"میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔ تم اتنا
گر جاؤ گی کہ اپنے غنڈوں کے ہاتھوں
اٹھواؤ گی مجھے۔" ایک تیس سالہ ایشن
نقوش والا لمبا ہنڈسم لڑکا منہا کو سرخ
نگاہوں سے دیکھتا برس رہا تھا۔ دوسری
جانب منہا پریشان کھڑی بار بار اپنی
پیشانی مسل رہی تھی۔ جبکہ آدم جو
ابھی کچھ دیر پہلے ہی 'اسپیشل ڈنر' کا
سن کر آیا تھا۔ اس وقت سمن کے



ساتھ صوفے پر بیٹھا یہ منظر دیکھ رہا
تھا۔

"تم غلط سمجھ رہے ہو۔۔ ایسا کچھ نہیں
ہے۔۔ میں نے تمہیں انہیں اٹھوایا۔۔"

"اچھا پھر میں یہاں کیوں ہوں۔۔ تمہارا
وہ ذلیل شوہر اب مجھے بھی اپنا غلام
بنانا چاہتا ہے۔" اس کے تیز لہجے پر جہاں
منہا کی رنگت سرخ پڑی تھی وہیں



آدم اور اوپر کھڑے تبریز نے ناگواری
سے اس چھٹانک بھر لڑکے کو دیکھا
تھا۔

"تم۔۔ تم بس دو منٹ ویٹ کر لو
باسل۔۔ سب تمہارے سامنے آجائے
گا۔۔"

Kitab Chehra Novels

"میں نے تمہیں کل بھی کہا تھا اور
اب بھی کہہ رہا ہوں اب ہمارا کوئی
۔



آدم اور اوپر کھڑے تبریز نے ناگواری
سے اس چھٹانک بھر لڑکے کو دیکھا
تھا۔

"تم۔۔ تم بس دو منٹ ویٹ کر لو
باسل۔۔ سب تمہارے سامنے آجائے
گا۔۔"

Kitab Chehra Novels

"میں نے تمہیں کل بھی کہا تھا اور
اب بھی کہہ رہا ہوں اب ہمارا کوئی
۔



جانے کیوں اپنی دھڑکن ست پڑتی
محسوس ہوئی۔ وہ ساکت کھڑا منہا کی نم
مگر مسکراتی آنکھوں میں دیکھتا رہا۔ اسکی
اتنی بدسلوکی کے باوجود بھی وہ کیوں
مسکرا رہی تھی۔؟ مگر اس میں اتنی
ہمت نہ تھی کہ پکارنے والی کی جانب
دیکھتا۔

Kitab Chehra Novels

"اپنی آپنی سے ملے بغیر چلے جاؤ
گے۔۔؟" کیا سسکی بھرا شکوہ تھا۔ وہ



تڑپ کر پلٹا تھا۔ اور سامنے کھڑی ہستی
کو دیکھ اسے اپنا وجود ہوا میں معلق
ہوتا محسوس ہوا۔ یہ کیا تھا
ہیلوسہ نینشن۔۔؟ خواب یا ایک
خوبصورت حقیقت۔۔!! اسکی بہن۔۔
اسکی مثال آپنی۔۔ اسکے سامنے کھڑی
تھی۔ اس میں ہلکی پھلکی تبدیلیاں
آچکیں تھیں۔ مگر وہ پھر بھی اپنی بہن
کو پہچان سکتا تھا۔



"آپی۔۔!!" اس نے کسی چھوٹے بچے
کی طرح ہونق تاثرات لیے اسے پکارا
تھا۔ اور مثال فاصلہ سمیٹتی اسے اپنے
سینے سے لگا گئی۔

"میری جان۔۔ میرا بچہ۔۔" اسکے ماتھے
اور سر پر بوسے دیتی مسلسل رورہی
تھی۔ جبکہ سمن اور آدم یہ منظر یوں
دیکھ رہے تھے۔ جیسے ایونجیروز کا
کلائمیکس چل رہا ہو۔ ان دونوں کے



منہ کھلے تھے۔ مگر مشال کو کہاں پرواہ
تھی اس بات کی۔۔

"کہاں تھیں آپ۔۔ ہم تو یہی سمجھتے
تھے بابا کے ساتھ ہم نے آپکو بھی کھو
دیا۔۔" اس سے لگا وہ پھوٹ پھوٹ کر
رورہا تھا۔ منہا کی آنکھوں سے بھی
تیزی سے آنسو گر رہے تھے۔ مگر یہ
خوشی کے آنسو تھے۔ اس نے ایک نظر



برابر میں کھڑے تبریز کو دیکھا جو
نجانے کب آکھڑا ہوا تھا۔

"میری بیوی پورے سال میں اتنا نہیں
روئی ہوگی۔۔ جتنا تم دونوں بہن بھائی
نے ایک دن میں رلا دیا۔۔" تبریز کی
سنجیدہ شکل دیکھتی منہا ہاتھ پشت سے
آنسو صاف کرتی مسکرا دی۔



"یہ دیوار آپ نے گرائی ہے۔۔ اب
ہم سے شکوہ نہیں کر سکتے آپ تبریز
بھائی۔۔!!" تبریز نے چونک کر اسکی
جانب دیکھا۔ اور دل میں ملال کی ایک
شدید لہر اٹھی تھی۔ اس تمام قصے میں
اگر سب سے زیادہ تکلیفیں اور خسارہ
کسی کے حصے میں آیا تھا تو وہ یہی لڑکی
تھی۔ جس کا کہیں نہ کہیں ذمہ دار وہ



بھی تھا۔ اور آج یہی لڑکی اسے بھائی
کہہ رہی تھی۔۔۔!!

"مجھے بھائی مت کہو۔۔ میں یہ ڈیزرو
نہیں کرتا۔۔" اسکے چہرے پر ابھرتے
پشیمائیاں تاثرات منہا کی مسکراہٹ سمیٹ
گئے۔

Kitab Chehra Novels

"یہ میں آپکے سابقہ اعمال دیکھ کر
نہیں بلکہ اپنی بہن کو دیکھ کر کہہ رہی



ہوں۔۔ جو آپ کے ساتھ خوش
ہیں۔۔ "تبریز محض لب بھیج گیا تھا۔
اس کے پاس منہا کو کہنے کے لیے کچھ
بھی نہ تھا۔

"او۔۔ ہیلو۔۔ یہ کیا ہو رہا ہے۔۔ کوئی
بتائے گا۔۔ "سمن جو آدم کی گود میں
چڑھنے کے لیے زور لگا رہی تھی۔ وہ
اسے سائیڈ پر کرتا ان کے نزدیک
آگیا۔ مشال سے الگ ہوتے باسل نے

آستین سے چہرہ صاف کرتے ان
دونوں اشخاص کو دیکھا۔ یہ چہرے اس
کے لیے نئے تھے۔

"یہ میرا بھائی ہے باسل۔۔ اور باسل یہ
آدم ہے میرا دیوار۔۔" مشال نے لاڈ
سے آدم کے بال بکھیرے تھے۔۔ کوئی
اور وقت ہوتا تو وہ فوراً اسکی پہنچ سے
دور ہو جاتا مگر اس پل وہ شاک سے
ہی نہیں نکلا تھا۔ "اور تم کون



ہو۔۔؟" اسکی نگاہیں منہا پر تھیں
اب۔۔" یہ میری اکلوتی بہن ہے غائبانہ
تو بہت بار تم اس کے بارے میں سن
چکے ہو۔۔ آج قدرت نے ہمیں ملوا
بھی دیا۔۔"

"نہیں میں تو روز اس سے ملتا ہوں۔۔
کبھی یونی میں کبھی بھائی کے
گھر۔۔" اور آدم کو اپنا جملہ مکمل کرنے
کے بعد احساس ہوا وہ ان تینوں بہن



چہرے کی رونق چھین گیا تھا۔ تبریز نے
جڑے بھینچتے ناگواری سے بھائی کو
دیکھا تھا کیونکہ لاؤنج میں عجیب سی
خاموشی چھا چکی تھی۔

"ماما مجھے بھی تو انٹر وڈیو
کروائیں۔۔" کب سے اگنور ہوتی سمن
ماں کا دامن تھامتی مچل اٹھی تھی۔ اور
سب ہی کو جیسے اپنے تاثرات پر قابو
پانے کا موقع مل گیا تھا۔

"ہاں بھئی باسل میری بیٹی سے ملو۔۔
سمن یہ آپ کے ماموں ہیں۔۔" باسل
کی آنکھیں حیرت سے کھل چکی تھیں۔
لپکتا سمن کو گود میں لے گیا۔

"ارے میرا بے بی۔۔" وہ حیران ہوتی
سمن کو پیار کر رہا تھا۔ جب مشال خفا خفا
کسی تبریز کے برابر میں آکھڑی ہوئی۔۔



"اور یہ میرے ہزبینڈ ہیں۔۔
تبریز۔۔" تبریز نے مثال کے گرد حصار
باندھ لیا تھا۔ جبکہ اس شاندار شخصیت کو
دیکھ باسل یکدم سیدھا ہوا تھا۔ بلاشبہ
تبریز ضمیر کسی سے کم نہ تھا۔ اسکے دل
میں ایک عجیب سی ٹھنڈک اتری تھی
اپنی بہن کی قسمت پر۔۔

Kitab Chenra Novels

"ہیلو۔۔ تبریز بھائی۔۔" اسکے بڑھے ہاتھ
کو تبریز نے استقبالیہ مسکراہٹ کے

ساتھ تھاما تھا۔

"ویکم ٹو آر فیملی۔۔ینگ مین۔۔!!"

"سوئیں نہیں اب تک۔۔؟" مشال نے

کمرے میں جھانک کر دیکھا تو وہ
موبائل ہاتھ میں لیے بیڈ پر بیٹھی تھی۔
اور اندر چلی آئی۔



"بس لیٹ رہی تھی۔۔" خود پر کمفرٹر
ڈالتی بیڈ کے سرہانے سے سر اٹکا گئی۔
اب بھلا اسے کیا بتاتی اسکا دل کن
اندیشوں میں گھرا تھا جس کے سبب
اسکی نیند ہی اڑ چکی تھی۔ براق کی
خاموشی اسے بالکل بھی نادم نہیں لگ
رہی تھی۔ مثال اسکے پاس آتی بیڈ پر
ساتھ ہی کمفرٹر میں لیٹ گئی۔



"دوائی کھائی۔۔؟" سر ہلاتی اسکے کندھے
پر سر رکھ گئی۔ مثال اسکے بالوں میں
انگلیاں پھیرنے لگی۔ چند پل ان دونوں
کے درمیان یونہی خاموشی سے گزرے
تھے۔ اس نے سر جھکاتے سوچوں میں گم
اپنی چھوٹی بہن کو دیکھا۔ وہ بہت بدل
گئی تھی۔ زندگی کی تلخیوں نے اس سے
ساری شوخیاں اور شرارتیں چھین لیں
تھیں۔ ایسا بھی وقت تھا جب گھر میں



اسکی چہچہاہٹیں گونجتی تھیں۔ گھر کی
رونق تھی وہ۔ مگر اس پل مشال کے
سامنے ایک سنجیدہ خاموش اور کئی
پردوں میں چھپی لڑکی بیٹھی تھی۔ یا شاید
یہ اسکا وہم ہو۔!!

مگر جو کچھ ماضی میں اسکی بہن کے
ساتھ ہو چکا تھا اور جو اب ہو رہا تھا وہ
اسکو تو کیا کسی کو بھی اجاڑ دیتا۔ اوپر سے
ایک جان لیوا بیماری۔!! اسکی آنکھوں



کے گوشے نم ہونے لگے۔۔ ان گزرے
سالوں میں جتنی پرسکون اور خوشیوں
بھری زندگی اس نے گزاری تھی اس
کے بہن بھائی اتنی ہی مصیبتوں اور
غموں میں گھرے رہے تھے۔

"باسل کیوں خفا ہے تم سے۔۔؟" اس
نے سارا وقت یہی نوٹس کیا تھا باسل

اس سے تو بہت محبت اور اپنائیت سے
ملا تھا مگر منہا کے لیے ایک عجیب سی



سرد مہری تھی۔ ان کے درمیان ہوئی
گفتگو تو وہ سن ہی چکی تھی مگر خفگی کی
اصل وجہ معلوم نہ تھی۔

"وہ کہتا ہے میں نے براق آلدار کی جگہ
اسے کیوں نہیں چنا۔" ایک افسردہ
مسکراہٹ اسکے لبوں پر ابھری تھی۔
مشال نے ہلکے سے اس کی جانب دیکھا۔
اور اٹھ بیٹھی ناچار منہا کو بھی اٹھنا پڑا۔



"کیا مطلب۔۔؟"

"مطلب یہ کہ براق کی کنڈیشنز تھیں
کچھ۔۔ اور کچھ میری۔۔" اس نے نظریں
چراتے اپنے ہاتھوں کی جانب دیکھا
ہاتھوں کے ناخن کافی دن سے نہ کانٹنے
کے سبب کافی بڑے ہو چکے تھے۔ جو
اسکے ہاتھوں کو مزید خوبصورتی بخش
رہے تھے۔



"کیا کہہ رہی ہو۔۔ اور۔۔ اور اس شخص
نے تمہارے ساتھ زبردستی کی
ہے۔۔؟" مثال کے چہرے پر نفرت
کے رنگ ابھرنے لگے۔ مگر منہا کا سر
شرم سے اٹھ نہ سکا۔ "مجھے بتاؤ منہا۔۔
میں۔۔ میرا دل بند ہو رہا ہے۔۔"

"کیا سننا چاہ رہی ہیں۔۔؟ اس شخص کی
نظر مجھ پر کیسے پڑی یا اس نے مجھے



دھوکے سے کیسے اپنے گھر میں جاں پر
رکھا۔۔؟"

"مجھے وہ کنڈیشنز بتاؤ۔۔ جس پر تم نے
گٹھنے ٹیکے۔۔"

"وہ مجھ سے حرام کرنا چاہتا تھا۔۔ بس
میں نے خود کو اس غلاظت سے بچا
لیا۔۔ ہمارا باسل کی رہائی اور اسی شرط پر
نکاح ہوا تھا۔۔" آنکھوں سے آنسو ٹپکتے



اسکے ہاتھوں پر گر رہے تھے۔ اور مثال
ساکت بیٹھی بس اسے دیکھے گئی۔

"مگر۔۔ وہ گھٹیا شخص تم تک پہنچا
کیسے۔۔ تم تو فیک آئیڈینٹیٹی سے رہ
رہیں تھیں یہاں۔۔!!" منہا نے نم
پلکیں اٹھا کر بہن کی جانب دیکھا۔ اور
اسے آج پھر اپنی وہ غلطی یاد آگئی
تھی۔ جہاں سے یہ کہانی شروع ہوئی
تھی۔

"میری چھوٹی سے غلطی کی وجہ سے۔۔" سر واپس جھکاتی بے حد مدھم لہجے میں بولی تھی۔ مشال کی بھنویں نا سمجھی سے جڑ گئیں تھی۔ اس سے قبل کہ وہ کوئی سوال کرتی منہا شروع سے آخر تک تمام حقیقت اس پر اشکار کرنا شروع ہو چکی تھی۔

Kitab Chehra Novels



"آپ کو پتا ہے اب عینا ہمارے ساتھ
رہے گی۔۔" بیڈ پر چڑھی وہ مزے سے
میک لیے بیٹھی اس وقت اپنے
'انکل' سے ویڈیو کال پر بات کر رہی
تھی۔

"یہ کس نے کہا آپ سے۔۔؟" یاٹ پر
موجود اپنے کمرے میں تنہا بیٹھے براق
نے سمن سے پوچھا۔ وہ آج آفس سے
مینشن جانے کے بجائے یہاں چلا آیا



تھا۔ جیسے ایک لاشعوری کوشش تھی
'اس' کی غیر موجودگی کے احساس سے
دور بھاگنے کی۔۔

"ماما نے۔۔ اور وہ کہتی ہیں عینا میری
آنی ہیں۔۔"

"ہاں یہ تو ہے وہ آنی ہے آپکی۔۔"



"پھر وہ آپ کے گھر میں کیوں رہتی
تھیں۔۔؟"

"کیونکہ انہیں آپ کے انکل کے ساتھ رہنا
اچھا لگتا تھا۔۔"

"اب اچھا نہیں لگتا۔۔؟" اسکے معصومہ
سوال پر براق افسردگی سے مسکرا دیا۔



"آپکی ماما نے الگ کر دیا انہیں۔۔ ورنہ وہ
تو آپکے انکل کے ساتھ ہی رہنا چاہتی
تھیں۔۔" سمن کے ننھے چہرے پر متفکر
تاثرات ابھر آئے۔

"ماما نے ایسا کیوں کیا۔۔ اب تو آپ
بلکل لونلی ہوں گے نا۔۔" اس ننھی
جان کی اپنے لیے فکر پر براق کے
چہرے پر ایک پل کے لیے اجلی
مسکراہٹ ابھری تھی اور سر اثبات میں



ہلا دیا۔ "ویڈی بیڈ۔۔ میں نے عینا سے
کہا بھی میں ان کے ساتھ آپ کے گھر
آؤں گی۔۔ بٹ انہوں نے آنسر ہی
نہیں دیا۔۔ "براق کے یکدم ہی تاثرات
بدلے تھے۔ وہ بخوبی جانتا تھا اس نے
جواب کیوں نہیں دیا تھا۔ وہ تو اسکی قید
سے آزاد ہوئی تھی۔ پھر کیسے واپس
آنے کی بات کرتی۔؟



"آپ کو پتا ہے انکل میرے ایک
ماموں بھی ہیں۔ عینا اور ماما ان سے
مل کر خوب سارا روئیں۔" اور پھر وہ
آج کے ری یونین کی چھوٹی چھوٹی
ڈٹیل اس سے شیئر کر رہی تھی۔ براق
نجانے کیوں اندر اندر تک سلگ اٹھا
تھا۔ اسے ویرانیوں میں پھینک کر اسکا
سکون تباہ کر کے وہ لوگ لطف اٹھا
رہے تھے۔ اور وہ لڑکی۔!! اسے ایک

لمحے کے لیے بھی اسکا خیال نہ آیا تھا
جس کی وجہ سے اس نے اتنا بڑا قدم
اٹھایا تھا۔ یا اپنی خوشیوں میں وہ اتنی
مست ہو چکی تھی۔ کہ اسے ایک برے
خیال کی طرح جھٹک گئی ہو۔!!

Kitab Chehra Novels

جاری ہے



رفوگر

قسط ۳۱

رات کے دس بجے کا وقت تھا وہ
تھکے تھکے قدموں سے گھر میں داخل
ہوا تو ایک عجیب سی ویرانی نے



استقبال کیا تھا۔ تمام غیر ضروری
لائسنس آف تھیں بس چند لیمپس جل
رہے تھے۔ اور گھر کو الگ ہی ویران
بنارہے تھے۔ اسکے قدموں تک کی
آواز گھر میں گونج رہی تھی۔ کیونکہ
اس گھر میں سوائے اسکے تھا ہی
کون۔۔۔؟ جو تھی وہ تو ایک ہفتہ پہلے
جاچکی تھی۔ سب کچھ پیچھے چھوڑ کر۔
اور اسکے بعد پلٹ کر بھی نہ پوچھا تھا



کہ وہ کیسا تھا۔۔ یہ گھر کیسا تھا۔ اس
کے بغیر سب کیسا چل رہا تھا۔ اس کے
بغیر وہ کیسا تھا۔۔!!

اس نے نہیں پوچھا تھا۔ نہ ہی سوچا
ہوگا۔ وہ تو ہمیشہ سے یہاں سے بھاگنا
چاہتی تھی۔ اس قید خانے سے رہائی
چاہتی تھی۔ اس کے ساتھ اس گھر میں وہ

۔



کب خوش تھی جو اب دور جا کر اسے
یاد کرتی۔۔ یا خبر لیتی۔۔ کچن ایریا کی
جانب سے آتیں مس سسلی کے
قدموں کی آہٹ پر وہ پلٹا تھا۔

"میڈم کو نہیں لائے۔۔؟" براق ہر
روز کی طرح سر نفی میں ہلاتا
سیڑھیوں کی سمت بڑھ گیا۔ مس
سسلی کے اس سوال کا عادی ہو گیا



تھا جیسے۔۔ مگر کوئی تو تھا جو اسکے
علاوہ اسکی غیر موجودگی محسوس کر رہا
تھا۔ مگر صرف وہ دونوں تو نہیں اس
گھر کی ہر شے اسے یاد کر رہی تھی۔۔
اسکے بعد تو بیڈروم بھی ویران تھا۔
اسٹڈی بھی خاموش تھی۔۔ کچن بھی
اکھلا تھا۔ جہاں جہاں اس گھر کے
حصے میں وہ پائی جاتی تھی اب
ویرانیاں بول رہیں تھیں۔ کمرے میں



داخل ہوتا بیڈ کی سمت بڑھ گیا۔ اس
گزرے ایک ہفتے میں اس نے اور
اسکے ساتھیوں نے رونن کو پاگلوں کی
طرح ڈھونڈا تھا مگر وہ نجانے کونسے
بل میں چھپا بیٹھا تھا۔ نہ اسکا موبائل
آن تھا نہ ہی لوکا سے کوئی رابطہ کیا
تھا۔ جس کا پتا اسے اپنے ہیکرز سے
چلا تھا۔ جن کے مطابق لوکا اور رونن
کسی رابطے میں نہ تھے۔ جبکہ لوکا اس



گزرے ایک ہفتے میں دو بار مل کر
جاچکا تھا۔ اور دونوں ملاقاتوں کا لب
لباب اسکے بھائی پر نرمی برتنے کا تھا۔
مگر اس نے سخت اور دو ٹوک الفاظ
میں اسے اپنے منصوبوں سے آگاہ
کر دیا تھا۔

اسکے گھر پر۔۔ ایک مافیا بوس کے گھر
پر حملہ ہوا تھا وہ بھی ایک پارٹنر کی



جانب سے۔ یہ کوئی عام بات نہ تھی۔
لیکن اصل بات کچھ اور تھی۔ اس
بار کچھ مختلف تھا جو اسے انتہائی قدم
اٹھانے پر مجبور کر رہا تھا۔ ماضی میں
بھی اس پر کئی جملے ہو چکے تھے۔ مگر
کبھی وہ اتنا انتقامی نہ ہوا تھا۔

Kitab Chehra Novels

"تم ہو۔۔ صرف تم اس سب کی ذمہ
دار۔۔ آہستہ آہستہ تم مجھے میرے ہی



ساتھیوں کے خلاف کر کے۔۔ میرے
قلعے کمزور کر رہی ہو۔۔ "بیڈ پر ڈھیر
ہوتا اس سے مخاطب ہوا تھا۔ جسکی
ایک ہفتے کی غیر موجودگی کے باوجود
بھی اس کمرے سے مہک نہیں گئی
تھی۔ ڈریسنگ پر اب بھی اسکا سامان
موجود تھا۔ کلوزیٹ میں اب بھی اسکے
کپڑے رکھے تھے۔ جہاں وہ لیٹا تھا
وہاں اب بھی اسکا لمس تھا۔ منہا کا



تکلیہ اٹھاتا سر کے نیچے رکھ گیا۔ اسکے
جانے کے بعد ملازمین کو کمرے میں
کسی بھی تبدیلی سے اس نے سختی سے
روک دیا تھا۔ یہ منہا سنان کی ذمہ
داری تھی کہ اسکے کمرے کی چیزوں
کو پردوں سے لے کر بیڈ شیٹ اور
اسکے ٹاول سے لے کر ڈریسز تک کا
خیال کرنا۔ پھر وہ ہر چیز ہر ذمے داری
ملازمین پر اس طرح چھوڑ کر کیسے جاسکتی

..



ہی۔۔؟ اسکے تکیے میں منہ دیتے
گہری سانس بھری جس میں آج بھی
اسکے شیمپو کی مہک تھی۔ اسکا چیری
شیمپو۔۔!! براق کو اسکے شیمپو کی
بھینی بھینی مہک بہت پسند تھی۔۔ یا
شاید اسکے ریشم بال بہت پسند تھے
مگر جو بھی تھا اس نے منہا کے لیے
وہی شیمپو واشروم میں رکھوایا تھا۔ اور



اب بھی اسکی مہک خود میں امارتا
یکدم اٹھ بیٹھا۔۔

"واٹ دا ہیل۔۔!!" جرے بھینچتے
تکیہ کھینچ کر دور پھینکا تھا۔ ایک عام
سی لڑکی اسکے حواس پر اتنا سوار کیسے
ہو سکتی تھی۔۔؟ مائی کھینچ کر دور پھینکتا
گمرے کی ہر اس چیز کو اٹھا کر پھینکنے
لگا جسے پچھلے ایک ہفتے میں ملازمین کو



ہاتھ بھی لگانے سے منع کیا ہوا تھا۔
اور جب اس سے بھی دل نہ بھرا
فلور پر پڑا عینا کا ہیمز برش ٹھوکر سے
دور پھینکتا لمبے لمبے ڈگ بھر کر کمرے
سے باہر نکل گیا کیونکہ اسے معلوم
تھا جب تک یہاں رہا صرف اسی کے
گرد خیالات سفر کرتے رہیں گے۔ اور
وہ یونہی جنونی کیفیت میں مبتلا رہے
گا۔



دوپہر کا ایک بج رہا تھا یونیورسٹی میں
 موجود وہ اس وقت اپنی کلاسز اٹینڈ
 کر کے فارغ ہوئی تھی۔ اور اب مشال
 کے ڈرائیور کا ویٹ کر رہی تھی۔ آج
 اسے یونیورسٹی آتے تیسرا دن تھا۔
 پچھلے پورے ہفتے میں اسکی طبیعت کچھ
 ناساز ہی رہی تھی۔ جس کی وجہ سے



مشال نے ہی جانے سے منع کیا تھا۔
کاہی رنگ کے کوٹ میں ملبوس سنگی
بیچ پر بیٹھی تھی جب اسے خود پر کسی
کی نظریں محسوس ہوئیں تھیں۔ اس
نے ارد گرد اور پھر پلٹ کر بھی دیکھا
مگر کوئی موجود نہ تھا۔ اور یہ تو
مسلل پچھلے تین دن سے ہو رہا تھا۔
جیسے کوئی ہر جگہ ہر وقت اسے فولو



کر رہا ہے۔ مگر جب وہ کسی کو تلاشنے
کی کوشش کرتی کوئی نظر نہ آتا تھا۔

آخر کون تھا جو صرف اسے دور سے
دیکھ رہا تھا۔؟ مگر پچھلے دس دن میں
جس بات نے اسے سب سے زیادہ
بے چین کر کے رکھا وہ براق آلیار کی
مسلل خاموشی تھی۔ وہ اتنا خاموش
کیسے تھا اور کیوں تھا۔؟ اس نے ان



دس دن میں نہ اس شخص کی شکل
دیکھی تھی نہ اسکی جانب سے کوئی
کال یا میسج وصول کیا تھا۔ یہ اسکے لیے
بے چینی سے زیادہ حیرت کا مقام تھا
وہ اتنا خاموش کیسے رہ لیا تھا۔؟ ورنہ
تو وہ کہیں بھی اسے بتائے بغیر جاتی یا
ذرا سالیٹ بھی ہو جاتی تو اسکے گارڈز
سر پر مسلط ہو جاتے یا وہ ایک ہی
کال یا میسج سے ایسی وارننگ جاری



کرتا تھا کہ منہا سنان کے اچھے اچھوں
کی عقل ٹھکانے آجاتی۔ اور اب ان
دس دن میں جیسے سب کچھ پلٹ
کر رہ گیا تھا۔ اسکی جانب سے ایسی
عجیب سی خاموشی منہا کو ہضم نہیں
ہو رہی تھی۔ مگر پھر ایک اور خیال
بھی تھا جو اسکے ذہن و دل سے
گزرتا تھا۔



"شاید میری بیماری معلوم ہونے کے
بعد مجھے چھوڑنے کا فیصلہ کر لیا ہو۔
اسکے لیے تو اب میں کچھ بھی نہیں
ہوں ایک بیکار پرزے کے سوا۔ اسے
تو نئی سے نئی حسین لڑکی میسر
ہے۔۔ پھر کیوں وہ ایک مرضہ کو
اپنے ساتھ رکھے گا۔" تلخی و ناگواری
کے ملے جلے تاثرات لیے سر جھٹک
گئی۔ مگر نجانے کیوں اسکا اندرون یہ



بات نہیں جھٹک پارہا تھا۔ یا شاید اسکا
دل یہ بات قبول نہیں کر پارہا تھا۔

"یہ بھی تو ہو سکتا ہے۔۔ مجھے ٹریپ
کرنے کی اسکی نئی چال ہو۔۔ ورنہ میں
تو اسکے باپ کی قاتل تھی مجھے اس
طرح کیسے۔۔" پاس رکتی لیمبرگینی کی
آواز پر وہ یکدم چونکی تھی۔ نگاہ اٹھا کر
دیکھا کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر آدم



بیٹھا تھا۔ اور دروازہ کھول کر اسے اندر
آنے کا اشارہ کر رہا تھا۔

"آجاؤ میں لیلیٰ کی سائیڈ ہی جا رہا
ہوں۔۔" منہا بیچ پر پڑا بیگ اٹھاتی کار
کی جانب بڑھ گئی۔ ویسے بھی مشال کا
ڈرائیور اسے آتا نظر نہیں آ رہا تھا۔

Kitab Chehra Novels

"کیسی طبیعت ہے اب تمہاری۔۔؟"



"ٹھیک ہوں۔۔" سیٹ بیلٹ باندھتے
اسے جواب دیا۔

"اور پڑھائی میں تو کوئی مسئلہ نہیں
ہو رہا۔۔ پھر اتنی چھٹیاں کر کے آئی ہو
واپس۔۔" منہا نے نجل ہوتے اسکی
سمت دیکھا۔

Kitab Chehra Novels



"نہیں۔۔ زیادہ مسئلہ نہیں ہوا۔۔ تم

نے پہلے ہی میرے سارے

اسائنمنٹس کمپلیٹ کروا دیے

تھے۔۔" اس کے مشکور لہجے پر ٹرن لیتا

آدم نظریں گھوما گیا۔ یہ اسے ہی

معلوم تھا اپنے بگ برادر کی دھمکی پر

اس نے اپنی کتنی پرسنل سیونگز بہائیں

تھیں کیونکہ امتحانات کی وجہ سے ہر

اسٹوڈینٹ اسکے ساتھ اپنے اور پھر منہا
کے اسائنمنٹ سے کترا رہا تھا۔

"بڑے لوگوں کی دھمکیوں پر تو اپنا
اسائنمنٹ بھی تمہیں دینا پڑ جائے۔"

"کیا مطلب۔۔۔؟" اسکی بڑبڑاہٹ پر
عینا نے نا سمجھی سے دیکھا۔



"کچھ نہیں یہ بتاؤ۔۔اپنے گھر واپس
کب جارہی ہو۔۔؟"

"اپنے گھر۔۔؟" اسکی پھر نا سمجھی سے
بہنویں جڑیں مگر پھر اگلے ہی لمحے
سمجھ آیا تو لب بھینختی کھڑکی سے باہر
دیکھنے لگی۔ آدم نے ایک نظر اسکے
سپاٹ چہرے کو دیکھا۔

Kitab Chehra Novels



"میں مینشن گیا تھا کل تو۔۔" منہا
نے بے چینی سے پہلو بدلا تھا۔ "گھر تو
ایسا لگ رہا ہے تمہارے بعد سنسان
ہی ہو گیا۔۔ بھائی نظر ہی نہیں آتے
اب مینشن میں اور مس سسلی الگ
تمہارا پوچھ رہیں تھیں۔۔" اور اس پل
نجانے کیوں اسے بھی شدت سے
مینشن یاد آیا تھا۔ اتنے ماہ سے وہاں رہ

رہی تھی۔ ایک عجیب سی انسیت ہو گئی
تھی۔

"مجھے نہیں معلوم۔۔" گھر آچکا تھا۔
ڈرائیو وے پر کار رکتے ہی باہر نکلتی
اندر کی جانب بڑھ گئی۔

Kitab Chehra Novels



"تم سے کیا کہا تھا میں نے اب یہیں
شفٹ ہونا ہے تمہیں۔۔" مشال اس کے
آگے کافی کا مگ رکھتی سامنے ہی بیٹھ
گئی۔

"اور میں نے پہلے بھی بتایا تھا آپکو۔۔
میں یہاں شفٹ نہیں ہو سکتا آپی۔۔"

Kitab Chehra Novels



"کیوں۔۔ کیا بھائی نہیں ہو
میرے۔۔" اسکے تاثرات پر وہ نرمی
سے مسکرا دیا۔

"بھائی ہوں اسی لیے تو کہہ رہا
ہوں۔۔"

Kitab Chehra Novels
"اس سے کیا ہوتا ہے۔۔ میں بڑی
بہن ہوں تمہاری۔۔ میرا حق ہیں تم

پر۔۔ تم وہاں مسائل میں گھرے ہو
ایسے میں میں کیسے اکیلا چھوڑ دوں
تمہیں وہاں۔۔؟"

"کسی مسئلے میں نہیں گھرا میں۔۔ جب
اسٹارٹ کی ہے نئی سب ٹھیک
ہے۔۔" چیئر کی پشت سے ٹیک لگاتے
اس نے بغور اپنے چھوٹے بھائی کو
دیکھا تھا۔ وقت واقعی بہت بدل چکا



تھا۔ اسکا چھوٹا سا بھائی جو ہر کام اس
سے پوچھ کر کیا کرتا تھا۔ اب بہت بڑا
ہو چکا تھا۔ یا شاید زمانے کی تلخیوں نے
اسکے دونوں چھوٹے بہن بھائی کو اپنی
عمروں سے کئی برس بڑا کر دیا تھا۔

اکثر وہ منہا کو بھی اسی طرح اوبزرو
کرتی تھی۔ وہ خاصی سنجیدہ اور کم گو
ہو چکی تھی۔ سمن سے تھوڑی بہت

دوستی ہوئی تھی۔ مگر زیادہ تر وقت وہ
تنہا ہی گزارتی تھی۔ یا امتحانات کی
تیاری میں مصروف رہتی تھی۔ وہ
وقت وہ لمحے جو آٹھ سال پہلے اس
نے اپنی فیملی کے ساتھ گزارے تھے
اسکے بہن بھائی بھی اسی میں کہیں
پیچھے ہی رہ گئے تھے۔ وہ اپنا اصل کھو
چکے تھے۔ اور اس سب کا ذمہ دار
اسے صرف ایک شخص نظر آتا تھا۔



مگر منہا کی اتنے دن سے یہاں
موجودگی کے باوجود براق کی یہ
خاموشی نجانے کیوں ہضم نہیں
ہو رہی تھی۔

"تمہارا منہا کے ساتھ ایسا رویہ کیوں
ہے۔۔؟" باسل نے چونک کر بہن کی
جانب دیکھا۔ وہ اسے ہی بغور دیکھ
رہی تھی۔ "تمہیں نہیں لگتا تم زیادتی



کر رہے ہو اسکے ساتھ۔۔" وہ نظریں
واپس کافی کے مگ پر جھکا گیا۔

"زیادتی تو کرچکا ہوں میں پہلے ہی
اسکے ساتھ۔۔ بس اس لیے اب اسکا
سامنا کرنے کی ہمت نہیں۔۔"

Kitab Chehra Novels
"اور اسی لیے اب تم اسے مزید
ہرٹ کر رہے ہو۔۔ یہ سراسر بیوقوفی



ہے باسل۔۔ جو ہوا اس میں تم دونوں
کا کوئی قصور۔۔"

"نہیں قصور ہے۔۔ ہے قصور میرا
آپی۔۔ میں دنیا کا بدترین۔۔ انتہائی
گرا ہوا بھائی ہوں جو اپنے سے چھوٹی
بہن کی حفاظت نہ کر سکا بلکہ اس نے
مجھے پروٹیکٹ کیا۔۔"



"نہیں باسل اس نے صرف تمہیں
نہیں بلکہ خود کو بھی پروٹیکٹ کیا
ہے۔۔" باسل کے ہاتھ پر ہاتھ رکھا
تھا۔ "وہ شخص تم دونوں کی جان کا
دشمن ہونے کے ساتھ اسکی عزت کا
بھی دشمن تھا۔۔"

Kitab Chehra Novels

"یہی۔۔ یہی تو بات ہے اس نے خود
کو قربان کر دیا۔۔ وہ اس شخص کے



نکاح میں چلی گئی جس کی شکل تک
نہیں دیکھنا چاہتی تھی۔۔۔ صرف اس
وجہ سے کہ اسے معلوم تھا میں اسے
پروٹیکٹ نہیں کر سکتا "افسردگی سے کہتا
سر جھٹک گیا۔

"تو تم چاہتے کیا تھے۔۔؟ کیا کرتی
وہ۔۔ بولو۔۔؟ اپنے ساتھ غلط ہونے
دیتی۔۔؟ بلکہ شکر کرو نکاح ہوا تھا

کیونکہ جس قسم کا وہ شخص ہے اس
سے کچھ بعید بھی نہیں تھی
کہ۔۔"باسل نے جڑے بھینپتے
مشال کو دیکھا جو خود سرخ چہرہ لیے
بیٹھی تھی۔"اس کے ساتھ ایسا مت
کرو باسل۔۔ تمہیں علم بھی ہے۔۔
ایک ہفتے پہلے ہاسپٹل میں ایڈمٹ
تھی وہ۔۔"اور اس بار باسل کے
چہرے کے تمام رنگ اڑ چکے تھے۔



"کیا کہہ رہی ہیں آپ یہ۔۔؟"

"میری ملاقات ہی اس سے ہاسپٹل
میں ہوئی تھی۔۔ تبریز مجھے وہیں لے
گئے تھے۔۔ اور تب مجھے پتہ چلا۔
اٹیک آیا تھا اسے۔۔"

"مم۔۔ مجھے تو کچھ نہیں پتا اس بارے
میں۔۔" اسکے لہجے میں موجود شک



اور تفکر پر مثال نے بے یقینی سے
اسے دیکھا تھا۔ وہ واقعی اتنا لاعلم
تھا۔؟

"تم اتنے بے خبر کیسے ہو سکتے ہو
باسل۔۔؟ وہ بہن ہے تمہاری اللہ نہ
کرے۔۔ اللہ نہ کرے وہ مر جاتی یا
وہ شخص اس کے ساتھ کچھ کر جاتا اور تم
یونہی بے خبر بیٹھے رہتے۔۔" اس کے جھاڑ

پلانے پر باسل کا سر مزید شرم سے
جھک گیا۔

"مجھے واقعی اس بات کا علم نہیں
تھا۔ اور اصل دکھ مجھے اسی بات کا
ہے کہ۔۔ میں اس کے لیے کچھ بھی
نہیں کر سکتا۔ اسکا محافظ بھی نہیں بن
سکتا۔۔ آپ اپنی جانیں یہ بچھلے
چند ہفتے میں نے کس کیفیت میں



گزارے ہیں "نم لہجے میں اپنی بے بسی
کا اظہار کرتا پھر وہ مزید نہیں رکا
تھا۔ اور مشال نجانے کتنی دیر وہیں
بیٹھی رہی۔ اسکی آنکھوں سے بے آواز
آنسو نکل رہے تھے۔

Kitab Chehra Novels



"تم ریڈی نہیں ہوئیں اب
تک۔۔؟" مشال کمرے میں داخل
ہوئی تو وہ بیڈ پر تکیوں میں منہ دیے
پڑی تھی۔ شام کے پانچ بج رہے
تھے۔ یونیورسٹی سے آکر کچھ دیر سو گئی
تھی۔ اور تب سے ایسے ہی لیٹی تھی۔

Kitab Chehra Novels

"میرا دل نہیں چاہ رہا آپ اپنی چلی
جاؤ۔۔" تکیے سے منہ نکال کر جواب



دیا تھا اور واپس اسی پوزیشن میں چلی
گئی۔ مشال نے پاس آتے کبل کھینچا۔

"ڈرامے بند کرو۔۔ ہر وقت بوڑھی

روح بنی رہتی ہو۔۔ ایونٹ سر پر

ہے۔۔ اتنے کام ہیں مجھے۔۔ تمہاری

شاپنگ کا ذمہ اپنے سر نہیں لے

سکتی۔۔"



"تو کس نے کہا ہے تھکائیں خود کو۔
برتھ ڈے سمن کا ہے میرا تھوڑی۔
کچھ بھی پہن لوں گی۔" کمبل واپس
اوڑھتی کسلمندی سے بولی تھی۔ اسے
یہاں آئے دس دن بیت چکے تھے
اور پہلے دن جا کر ہی مشال اسکی تمام
شاپنگ کر لائی تھی۔ جس میں کچھ
پارٹی ویئرز بھی تھے۔ مگر تین دن بعد
ہونے والی سمن کی برتھ ڈے

-



کے لیے مثال ھیم کے مطابق اسکے
لیے کپڑے لینا چاہتی تھی۔

"بکواس نہیں کرو۔۔ میں نے ساری
اپنی پاکستانی اور مسلم کمیونٹی کی فرینڈز
کو انوائٹ کیا ہے۔۔ جنہیں تم سے
ملوانا ہے۔۔" اور اس بار منہا کی
تیوری پر بل آگئے۔

Kitab Chehra Novels



"یہ کس خوشی میں۔۔؟ مطلب میں
کوئی عجوبہ ہوں جسے اپنی دوستوں کو
دکھائیں گی۔۔"

"اس سے کم بھی نہیں ہوا اٹھو
اب۔۔ وہ نیچے تمہاری بھانجی نے الگ
شور مچایا ہوا ہے۔۔" اسے زبردستی
کھڑا کر کے واشروم رخصت کر کیا
تھا۔ اگلے بیس منٹ میں ڈارک بلو



لونگ کوٹ جینز اور ٹاپ پر ہائی ٹیل
باندھی بغیر کسی میک اپ کے۔ مشال
اور سمن کے ساتھ کار میں آ بیٹھی
تھی۔

"آنی مجھے ویڈیو ڈے بننا
ہے۔۔" ماں سے جھگڑتی سمن اب
اسکی جانب لپکی تھی اور اس نے



فورن اپنے حصار میں لے لیا تھا
اسے۔۔

"کوئی نہیں بن رہا۔۔ بس سنڈریلا ڈن
ہو چکا ہے۔۔" اور سمن مچل
اٹھی۔ "نو۔۔ نو۔۔ نو۔۔ آنی میری فرینڈ
بھی ابی اپنی برتھ ڈے پر بنی تھی
سنڈریلا۔۔ اینڈ آئی ڈونٹ لائک ہر۔۔
اتنی بورنگ ہے وہ"

"بلکل ویلڈ پوائنٹ ہے۔۔ آپ کیوں
اسے گھسی پٹی سنڈریلا بنانے میں لگی
ہیں۔۔؟"

"تو وینڈے دیکھی ہے تم نے۔۔؟
اب اسکی ضد کی وجہ سے بلیک تھیم
کرواؤں۔۔؟ بچوں والی کوئی بات ہی
نہیں۔۔" گھور کر بیٹی کو دیکھا تھا جو
پہلے ہی یہ کام کر رہی تھی۔۔" اور



تبریز کو بھی پسند نہیں آئے گی یہ
تھیم۔۔ عجیب سائیکو سی لڑکی کا تو
کریکٹر ہے وہ۔۔"

"نو آنی میں نے رات کو بابا سے
پوچھا تھا۔۔ اینڈ ہی سیڈ بیسٹ
چوائس۔۔"

Kitab Chehra Novels



"بتاؤں ابھی۔۔ کب پوچھا۔۔؟" منہا
نے سر پر ہاتھ مارا تھا۔ یہ پورا خاندان
ہی پاگل تھا۔

"جب بابا آپ کو منا رہے تھے۔۔
بٹ آپ ان سے دور ہو رہی۔۔۔"

Kitab Chehra Novels
"سمن۔۔۔" مشال نے سرخ پڑتے
دانت پیسے تھے۔ اور منہا کھلکھلا کر



ہنس پڑی۔ مشال نے جھل ہوتے پہلو
بدلہ تھا۔

"اچھا پھر کیا ہوا تھا۔؟" سمن کو اپنی
جانب کرتے منہا نے آگے کی کہانی
پوچھی۔

KitabChehraNovels
"منہا۔!! سمن اب آپ کچھ
بولیں۔۔ میں سب کینسل کر دوں



گی۔۔"ماں کی دھمکی پر وہ منہ پھولا
کر سینے پر ہاتھ باندھ گئی۔ پھر مشال
نے منہا کی سمت دیکھا۔

"کیا ہوا۔۔؟"

"آپکی بات نہیں ہو رہی تبریز بھائی
سے۔۔؟" اسکی کھوجتی نگاہوں پر مشال
لب بھینچتی ونڈو سے باہر دیکھنے لگی۔



جبکہ منہا کی آنکھوں میں اب حیرت
ابھرنے لگی تھی۔

"یہ بیوقوفی ہے آپنی۔"

"مجھے اس سلسلے میں کوئی بات نہیں
کرنی۔" مال آچکا تھا۔ کار پارکنگ میں
رکنے پر وہ اتری تو ناچار منہا کو بھی
اترنا پڑا تھا۔



"میری بات سنیں آپی۔۔ میں بتا چکی
ہوں آپکو پہلے بھی۔۔ اس سب سے
ان کا کوئی لینا دینا نہیں ہے۔۔" وہ
واقعی تبریز کو اپنے ساتھ ہوئے کسی
بھی واقعے کا ذمہ دار نہیں سمجھتی
تھی۔

Kitab Chehra Novels

"ماما کاٹن کینڈی۔۔!!" سمن الگ شور
مچانا شروع ہو چکی تھی۔ اس لیے منہا



کو چپ ہونا پڑا تھا۔ اس نے فرصت
میں مثال سے بات کرنے کا سوچ لیا
تھا۔ "اما۔۔!!"

"افف سمن افف۔۔!! منہا تم تھرڈ
فلور پر جاؤ بہت اچھے ڈریسز ملتے ہیں
ایشیمن اسٹائل کے۔۔ میں وہیں آرہی
ہوں۔۔" مثال سمن کو لیے کینڈی
شاپ کی جانب بڑھ گئی تھی۔ اس نے



قدم ایلسیرٹر کے بجائے لفٹ کی
سمت بڑھا دیے۔ اب ہمہ وقت اسکے
وجود پر سستی چھائی رہتی تھی۔ ایک
عجیب سی تھکان تھی۔ اسے معلوم تھا
یہ اسکی بیماری کا ہی سبب تھا کہ وہ
دن کے کسی بھی لمحے میں تھکتی
اچانک کسی بھی جگہ بیٹھ جاتی تھی۔
کسی بھی وقت اچانک ہی اسکا بی پی لو
ہو جاتا تھا۔ اندر داخل ہوتی تیسرا فلور



پریس کر لئی۔ پچھلے آٹھ سال میں وہ
بہت کم ہی ایسے لگژری مالز میں آئی
ہوگی۔ وہ اور باسل ہمیشہ سنڈے بازار
سے ہی شاپنگ کرتے تھے۔ مگر اب
جیسے وقت ایک عجیب رخ پر آگیا
تھا۔ جہاں اسکے نبھڑے تو مل گئے
تھے۔ مگر یہ زندگی جینا نہ جانے کیوں
اتنا مشکل لگ رہا تھا۔؟



لفٹ آئو میٹنگلی سیکنڈ فلور پر رکتی تھی
تھی۔ اس نے خیالوں سے نکلتے نگاہ اٹھا
کر دروازہ کھلتے دیکھا۔ اور ایک پل
کے لیے نگاہ ٹھٹھک کر رہ گئی۔ سیاہ
تھری پیس میں ملبوس اپنے چھ ساتھ
گارڈز کے ساتھ 'وہ' کھڑا تھا۔ جبکہ
دوسری جانب براق جو ایر پیس کان
سے لگائے کسی سے محو گفتگو تھا۔
سامنے کھڑی لڑکی کو دیکھ بیچ میں ہی



ٹھہر چکا تھا۔ یہ منظر ہی ایسا تھا۔ وہ
کال کیا خود کو بھی فراموش کر جاتا
اس منظر کے لیے۔۔ آج پورے دس
دن بعد وہ دشمنِ جاں بلا آخر اسکے
سامنے تھی۔

"اسٹیرز۔۔" شاگڈ کھڑی عینا پر نگاہیں
مرکوز کیے برابر میں کھڑے میکس
سے مخاطب ہوا تھا۔ اور وہ اشارہ سمجھتا



گارڈز کے ساتھ پیچھے ہٹ گیا۔ براق
لفٹ کے اندر قدم رکھ گیا تھا۔ عینا
نے تھوک نگلتے لفٹ کے بند ہوتے
دروازے کو دیکھا۔ جہاں سے براق
کے گارڈز اسے غائب ہوتے نظر
آئے تھے۔ اسکی پر تپش نگاہیں وہ بخوبی
اپنے چہرے پر محسوس کر سکتی۔ نجانے
کیوں اسے اپنا چہرہ جلتا محسوس ہوا۔
دل اتنی زور سے دھڑک رہا تھا کہ



کانوں میں دھڑکن محسوس ہو رہی
تھی۔

"کیسی ہو۔۔؟" اسکی گھمبیر سرگوشی پر
لب کچلاتی منہا نے نگاہیں اٹھا کر اسکی
سمت دیکھا تھا مگر تب ہی تیسرا فلور
آگیا تھا۔ اس نے ایک نگاہ اسے اور
پھر دروازے کی جانب دیکھا جو آہستہ
آہستہ کھل رہا تھا۔ اور ایک جانب سے



نکلنا چاہا مگر براق راستہ روک گیا تھا۔
اس نے سہمی ہوئی نگاہ اس پر ڈالی
تھی۔ جس نے لفٹ کا ایک بٹن دبایا
تھا۔ اور اب دروازہ خود بخود ہی بند
ہو رہا تھا۔ اس نے چونک کر براق کو
دیکھا۔ وہ ٹاپ فلور پر کیوں لے کر
جارہا تھا۔؟

Kitab Chehra Novels



"آپی کے ساتھ آئی ہوں میں
یہاں۔۔" اسکی اطلاع پر براق نے ابرو
اچکائی۔

"تو۔۔؟"

"مم۔۔ مجھے۔۔ تھرڈ فلور پر جانا تھا۔۔"

Kitab Chehra Novels

"مگر اب نہیں جارہیں۔۔" مزید ایک
قدم نزدیک ہوا تھا اور عینا پیچھے ہوتی



لفٹ کی دیوار سے جا لگی۔

"کک۔۔ کیا مطلب۔۔؟" وہ اتنی
نروس کیوں ہو رہی تھی۔۔؟ اس وقت
تو اسے اس شخص سے خوف زدہ ہونا
چاہیے تھا۔ پھر یہ کیا عجیب کیفیت
تھی۔۔؟

Kitab Chehra Novels



"دس دن بعد ایک شوہر بیوی سے
ملے گا۔۔ تو کیا مطلب ہوگا
اسکا۔۔" کوٹ سے موبائل نکالتے
براق نے ایک ارجنٹ ٹیکسٹ کسی کو
بھیجا تھا اور واپس اسکی حواس باختہ
چہرے کی سمت متوجہ ہوتا فاصلہ مزید
مختصر کر گیا۔

Kitab Chehra Novels



"دیکھو۔۔ میں۔۔" عینا نے فاصلہ
برقرار رکھنے کے لیے اپنے ہاتھ اسکے
سینے پر رکھ دیے۔ براق نے نگاہیں
اسکی نگاہوں سے ہٹاتے اسکے ہاتھوں
کو دیکھا۔ مخروطی انگلیوں پر بڑھے
ہوئے ناخن اس وقت بڑے دلکش
لگ رہے تھے۔ دلکش تو اس وقت وہ
پوری لگ رہی تھی۔ اسکی گھسنی پونی
ٹیل۔۔۔ اسکا سراپا۔۔ اسکا چہرہ۔۔ اسکی



خوف زدہ آنکھیں۔۔ وہ تو پوری کی
پوری دل میں اتر رہی تھی اس لمحے۔
اور اپنے اندر ابھرتی بے قراری کے
سبب وہ بے اختیار ہی اسکا چہرہ ہاتھوں
کے پیالوں میں بھرتا اسکی ٹھوڑی پر
لب رکھ گیا۔ عینا اس اچانک پیش
رفت پر ساکت کھڑی رہ گئی۔ اسکے
دونوں ہاتھ اب بھی براق کے سینے
پر موجود تھے۔ یہ شاک کی ہی کیفیت



تھی کہ وہ اسے روک بھی نہ پائی
تھی۔ مگر اس کیفیت سے وہ جلد نکل
آئی تھی۔ اور بے ساختہ اسے پرے
دھکیلا۔ براق بآسانی الگ ہوا تھا مگر
دور نہیں۔ ایک ہاتھ لفٹ کی دیوار پر
رکتے اسکے دنگ اور سرخ چہرے کو
دیکھا تھا۔ "اتنے دن بعد مل کر بھی
کوئی گرم جوشی نہیں۔۔؟" عینا نے
ایک ترش نگاہ اس پر اور پھر اسکے



عقب میں لفٹ کی چھت پر لگے سی
سی ٹی وی کیمرے کو دیکھا۔

"تمہیں اپنی نہ سہی میری عزت کا تو
پاس ہونا چاہیے۔۔" براق نے بھی
پلٹ کر کیمرے کی جانب دیکھا تھا۔
اور اسکے چہرے پر ایک کمینگی بھری
مسکراہٹ ابھر آئی۔ یہ پچھلے دس دن



میں اسکے چہرے پر آنے والی پہلی
مسکراہٹ تھی۔

"دنیا کی پرواہ ہے۔۔ میری
نہیں۔۔؟" حالانکہ اسے معلوم تھا کچھ
دیر پہلے کی گئی اسکی حرکت کیمرے
میں نہیں آئی ہوگی کیونکہ وہ اس پر
چھایا ہوا تھا۔



"ہٹو۔۔ مجھے آپنی کے پاس جانا
ہے۔۔" نگاہیں پھیرتی لفٹ کے
دروازے کی سمت دیکھ رہی تھی۔
براق کے چہرے پر ناگواری ابھر
آئی۔ اتنے دن بعد مل کر بھی ویسی
ہی سخت تھی وہ۔۔

Kitab Chehra Novels

"آپی۔۔!!" اس نے باقاعدہ دانت
پیسے تھے۔۔" اتنے دن اسکے پاس رہ



کر بھی عشق ختم نہیں ہوا
تمہارا۔۔ "عینا نے مشال کے ذکر پر
اسکے چہرے پر پھیلتی ناگواری کو
دھڑکتے دل کے ساتھ دیکھا تھا۔ اسکا
کیا بھروسہ ابھی ہاتھ پکڑ کر لے جانا
وہ کیا کر لیتی۔۔

Kitab Chehra Novels

"مم۔۔ میں ان کے ساتھ۔۔ سمن کی
شاپنگ کے لیے آئی تھی۔۔" لفٹ



کھلنے کی آواز پر براق نے بغیر کوئی
جواب دیے اسکا ہاتھ اپنے مضبوط ہاتھ
میں لیا تھا اور باہر نکل گیا۔

"براق۔۔ دیکھو۔۔" اس نے احتجاج
کے لیے کچھ بولنا ہی چاہا تھا مگر ٹاپ
فلور پر بنے اس ریسٹورنٹ کو بالکل
خالی دیکھ اسکے باقی لفظ منہ میں ہی رہ
گئے۔ یہ شاپنگ مال کا ٹوپ فلور تھا



جو روز اس وقت عوام سے بھرا ہوتا
تھا لیکن اس وقت بالکل خالی تھا ایک
چڑیا کا بچہ بھی موجود نہ تھا۔ اس نے
حیرت سے براق کی سمت دیکھا۔ گلاس
روف سے چھن کر آتی ڈوبتے سورج
کی نارنجی کرنوں میں اس کا وجیہہ مگر
سپاٹ چہرہ کچھ بھی وضاحت کرنے
سے عاری تھا۔ کیا اس نے صرف
اپنے اور اس کے لیے یہ جگہ خالی



کروائی تھی۔۔؟ اس کے دل میں کچھ
عجیب بہت عجیب ہوا تھا۔ وہ اسے لیے
گریل کے پاس رکھی ٹیبل کے پاس
آگیا۔

"بیٹھو۔۔"

Kitab Chehra Novels
"مم۔۔ میں نے تمہیں بتایا۔۔"



"ہاں مجھے معلوم ہے سمن کی برتھ
ڈے کی شاپنگز چل رہیں جو اس کی
برتھ ڈے تک چلتی رہیں گی۔ اس
لیے چپ کر کے بیٹھو۔" اسکے سخت
لہجے میں کہنے پر عینا بادل نخواستہ بیٹھ
گئی تھی۔ پتا نہیں مشال اسے ڈھونڈ نہ
رہی ہو۔۔۔ براق کو سامنے بیٹھنے کے
بجائے برابر میں بیٹھتا دیکھ وہ مزید
چوکنی ہوئی تھی۔

"گارڈز کہاں ہیں۔۔؟" مینو کارڈ پر
ایک نظر ڈالتے اس نے دور کھڑے
ویٹر کو قریب آنے کا اشارہ کیا تھا۔
عینا نے نا سمجھی سے اسے دیکھا۔ یہ
سوال اس سے پوچھا گیا تھا۔۔؟

"تم سے پوچھ رہا ہوں۔۔ تبریز نے تم
لوگوں کو بغیر کسی گارڈ کے آنے کیسے
دیا۔۔" ویٹر کے جانے کے بعد وہ پھر



مخاطب ہوا تھا۔ اسکے سخت انداز اور
ماتھے پر پڑتے بلوں پر اس نے
بے اختیار لب تر کیے تھے۔

"وہ ہمارے ساتھ تھے۔۔ بٹ۔۔ آپنی
نے انہیں باہر ہی۔۔"

"اپنی بدماغ بہن کے مشوروں پر چلنا
چھوڑ دو۔۔ گارڈز ہمہ وقت ساتھ



ہونے چاہئیں تمہارے۔۔ سمجھ
آئی۔۔" اس کے جھڑکنے اور اس کی بہن کو
اس انداز میں مخاطب کرنے پر منہا
سلگ اٹھی۔

"تم میری بہن کے بارے میں ایسے
بات نہیں کر سکتے۔۔"

Kitab Chehra Novels



"تو تم اپنے زنگ لگے دماغ کو یوز
کرنا شروع کر دو۔۔ تاکہ یہ نوبت نہ
آئے۔۔" اسکا انداز بڑا ہی دل جلانے
والا تھا۔ اور وہ جل بھی گئی تھی۔

"میں جو مرضی چاہے کروں۔۔ تمہیں
اس بات کی فکر کرنے کی ضرورت
نہیں۔۔ الحمد للہ میری بہن ہے ابھی
میرے لیے اچھا برا سوچنے والی۔۔"



"میں ابھی زندہ ہوں اور کافی ہوں
تمہارے اچھے اور۔۔ برے کے بارے
میں سوچنے کے لیے۔۔" اسکی نگاہوں
میں موجود تنبیہ نے منہا کو اپنے
آپ میں سمٹنے میں مجبور کر دیا۔

"تم میرے برے کے بارے میں
سوچتے ہو۔۔ جبکہ وہ۔۔!"



"بس۔۔!! میرے سامنے دوسروں کی
بات نہیں کروگی تم اب۔۔" اور اس
بار براق کی تیوری پر بل آگئے تھے۔

"وہ کوئی دوسری نہیں بہن ہے
میری۔۔ جس سے تم نے جان بوجھ
کر مجھے دور رکھا۔۔" براق اپنا بڑا سا
وجود لیے اسکی سمت جھکا تھا۔



"میں تو ساری دنیا سے دور کرنے کا
سوچ رہا ہوں تمہیں۔۔" اس کے گھمبیر
لہجے اور قربت پر عینا کا غصہ جھاگ
کی طرح بیٹھا تھا۔ اور پہلو بدلتی ٹیبل
پر رکھا موبائل گھورنے لگی جس پر
کسی بھی وقت مشال کی کال آسکتی
تھی۔

Kitab Chehra Novels



"تمہارے پاس آپشن تھا مجھے ساری
دنیا سے دور کرنے کا بلکہ ابھی بھی
ہے۔۔" عجیب سے لہجے میں کہتے
واپس اسکی نگاہوں میں دیکھا۔ براق
بھی اس پل بغور اسکی آنکھوں میں
چھپی کہانیاں پڑھ رہا تھا۔ "مگر تم مجھے
نہیں مار رہے۔۔ اور یقین کرو۔۔ اب
اگر مارو گے تو دکھ ہوگا۔۔ کیونکہ ابھی
تو ملی ہوں اپنی بہن سے۔۔" تلخی سے



کہتی نگاہیں پھیر کر دور آسمانوں میں
دیکھنے لگی۔ براق نے اسکی ٹھوڑی
پکڑتے واپس اپنی سمت متوجہ کیا۔ اسکا
اس وقت نگاہیں پھیرنا جب وہ اسے
گہرائی سے پڑھنا چاہتا بلکل پسند نہیں
آیا تھا۔

Kitab Chehra Novels

"یعنی اب جینے کا شوق پیدا ہو گیا
ہے۔۔ اب میں مار سکتا ہوں



تمہیں۔۔"گردن ترچھی کرتے اسکی
نم ہوتی آنکھوں میں دیکھا۔

"کیا ہے یہ سب۔۔؟ یہ کونسی چال
ہے تمہاری۔۔؟ پہلے جان کر مجھے
میری بہن سے دور رکھا پھر خود ملوا
دیا۔۔ یہاں تک کہ اسکے پاس رہنے
کے لیے چھوڑ دیا۔۔ تم چاہتے کیا ہو
آخر۔۔؟" اسکے غصیلے لہجے پر براق کی



آنکھوں میں دچپسی ابھر آئی تھی۔ وہ
جو بیزار بیزار سے اسکے بغیر دن رات
گزر رہے تھے ان کی کثافت اسے
دیکھتے ہی چھٹ گئی تھی۔ آخر کون
تھی یہ۔۔؟ کونسے عمل جانتی تھی
یہ۔۔؟ اور الٹا اس سے پوچھ رہی تھی
کہ وہ کیا کر رہا تھا۔

Kitab Chehra Novels



"یاد رکھو۔۔ تم جب تک وہاں ہو
میری مرضی سے ہو۔۔۔" عینا طنزیہ
ہنسی ہنس دی۔

"اور میں وہاں تمہاری مرضی سے
ہوں۔۔ یہ بات میری سمجھ کیوں نہیں
آ رہی۔۔"

Kitab Chehra Novels



"کیونکہ تم براق آلیار نہیں
ہو۔۔" اسکے برجستہ جواب پر عینا نے
ایک ترش نگاہ اس پر ڈالی تھی۔ اس
سے پہلے کہ کوئی ٹکا سا جواب دیتی
اس کا موبائل بج اٹھا۔ دونوں نے
بیک وقت اسکرین کی سمت دیکھا تھا۔
اور جس کا نام اسکرین پر ابھرا تھا
براق کے چہرے پر اکتاہٹ بکھیر گیا۔



اور عینا سے زیادہ پھرتی سے موبائل
اٹھا چکا تھا۔

"موبائل واپس کرو میرا۔" جگہ سے
اٹھتی موبائل کی جانب لپکی۔ اس کے تو
ہاتھ پاؤں ہی پھولنے لگے تھے۔

Kitab Chehra Novels
"کیوں کیا اپنی سالی صاحبہ سے بات
نہیں کر سکتا میں۔۔؟" موبائل اس کی



پہنچ سے دور کرتے مزید اسکے پسینے
چھٹوا گیا۔

"میں کہہ رہی ہوں۔۔ موبائل واپس
کرو۔۔"

"اپنی چہیتی بہن کو بتانا نہیں چاہتیں
کہ اپنے ڈارلنگ ہسبینڈ کے ساتھ ہو
اس وقت۔۔" اسکی کمر کے گرد حصار



باندھتا قریب کر گیا۔ عینا نے اسکی
فضول گوئی پر توجہ دینے کے بجائے
موبائل لیپکنا چاہا تھا اور براق اسکی
قربت میں جیسے جل رہا تھا۔ یہ خوشبو
جو پچھلے دس دن سے اسے پاگل
کر رہی تھی۔ وحشتوں میں ڈال رہی
تھی۔ آج الگ سرور بخش رہی تھی۔

Kitab Chellia Novels



"جانتی ہو ایک دنیا ویران کر آئی
ہو۔۔" اسکی گردن کے خم پر اپنا لمس
چھوڑتا سرگوشی نما لہجے میں بولا تھا۔
اور اسکی بڑھتی قربت پر عینا کا
موبائل تک پہنچتا ہاتھ ایسا ڈمگایا کہ
کال ہی ریسو ہو گئی۔

Kitab Chehra Novels

"کہاں ہو منہا۔۔!!" مشال کی
فلر مندی سے پر آواز اسپیکر پر ابھری

..



تھی۔ اور ان دونوں نے چونکتے
بے اختیار ایک دوسرے کو دیکھا تھا۔
جہاں منہا کے چہرے کا رنگ اڑا تھا
وہیں براق کے لبوں پر تمسخر بھری
مسکراہٹ ابھری تھی۔ اس نے کچھ
کہنے کے لیے لب وا ہی کئی تھے کہ
عینا سختی سے اس کے منہ پر اپنا ہاتھ
رکھ گئی۔



"مم۔۔ میں آرہی ہوں بس۔۔" براق
نے انتہائی حیرت بھری نظروں سے
اسکا ہاتھ اپنے لبوں پر دیکھا تھا۔ مگر
موبائل ہاتھ سے نہ چھوڑا۔

"تم ہو کہاں مجھے بتاؤ۔۔ میں آرہی
ہوں تمہارے پاس۔۔ مجھے فکر ہو رہی
ہے تمہاری۔۔ تمہیں اس شخص کا
نہیں پتا کس قسم کا ہے وہ۔۔" اور



عینا کو لگا وہ ابھی چکرا کر گر جائے
گی۔ اس نے کن اکھیوں سے براق کی
جانب دیکھا۔ جو اب آنکھیں چھوٹی
کیے اسے دیکھ رہا تھا۔

"تم سن رہی ہو میں کیا کہہ رہی
ہو۔۔۔ سمن۔۔!! کہاں جا رہی ہو واپس
آؤ۔۔ کیا عذاب ہے۔۔" براق نے اسکا



ہاتھ پر اپنا لنس چھوڑتے لبوں سے
ہٹایا تھا۔

"میں۔۔ میں آرہی ہوں آپنی۔۔ میری
ایک فرینڈ مل گئی بس اسی کے ساتھ
ہوں۔۔" براق نے اسکی کلائی پشت
سے لگاتے اپنی سمت چہرہ موڑا تھا۔

Kitab Chehra Novels

"اوج۔۔"



"کیا ہوا۔۔" عینا نے سختی سے اپنے
چہرے پر ہاتھ رکھ دیا۔ شرمندگی اور
خوف سے اب آنکھیں نم ہونے لگیں
تھیں۔

"کچھ بھی۔۔ کچھ بھی نہیں آپ۔۔"

"کیسی ہیں سالی صاحبہ۔۔!!" منہا کو
ٹھوڑی سے پکڑتا آنکھوں میں آنکھیں



ڈال کر بولا تھا۔ اور اسے لگا اسکا دل
پاتال میں جا گرا ہو۔ جبکہ شاک سے
آنکھیں کھلی رہ گئیں تھیں۔

"منہا۔۔ تم۔۔ تم۔۔ اس شخص۔۔"

"ہاں میں وہی شخص جو کسی بھی حد
تک جاسکتا ہے۔۔ اس وقت اپنی بیوی
کے ساتھ ہے۔۔" اور اتنا کہتا کال



کاٹ کر منہا کی ٹھوڑی پر گرفت
مضبوط کر گیا۔

"آئندہ۔۔۔ مجھے۔۔۔ کسی۔۔۔ سے۔۔۔
چھپانے۔۔۔ کی۔۔۔ کوشش۔۔۔ مت۔۔۔
کرنا۔۔۔ تمہاری زندگی کا چور لمحہ نہیں
ہوں میں۔۔۔ سمجھ آئی!!" اسکی غراہٹ
پر منہاد ہند لائی نگاہوں سے اسکی
آنکھوں میں موجود سرخی اور سرد پن



دیکھتی رہ گئی۔ جس لمحے سے وہ بچنا
چاہ رہی تھی یہ شخص اسی کی تیاری
کے ساتھ اسے یہاں لایا تھا۔

جاری ہے

Kitab Chehra Novels



رفوگر

قسط ۳۲

"منہا۔۔!!" ٹاپ فلور پر لفٹ کھلتے
ہی وہ دوڑتی ہوئی اس تک پہنچی
تھی۔ جو اس وقت براق کی بغل



ہیں لمسی چھوٹے سے میمنہ کی طرح
کھڑی تھی۔ "تم ٹھیک ہو۔۔؟" اسے
اپنے ساتھ لگاتے اشتعال بھری
نظروں سے ٹانگ پر ٹانگ چڑھائے
براق کو دیکھا۔

"تمہاری ہمت کیسے ہوئی میری بہن
کے پاس آنے کی۔۔؟" براق نے



ٹیبیل پر پڑے سگریٹ کے ڈبے
سے سگریٹ نکالتے ایک نظر اپنے
آنسو ضبط کرتی بیوی کو اور پھر اسکی
بہن کو دیکھا۔

"اب میں اپنی ہی بیوی سے ملنے
کے لیے غیر ضروری لوگوں کی
پر میشن لوں گا۔۔؟" چیلنجنگ لہجے



میں بولتا سگریٹ لھنی مونچھوں
تلے لبوں میں دباتا سلگا گیا۔

"بیوی۔۔!! ہونہ۔۔ یہ غلط فہمی
اپنے ذہن سے نکال دو براق آلیار
اور دور رہو میری بہن سے۔۔ کوئی
تعلق نہیں اسکا تم سے سمجھ
آئی۔۔!!" اسکا بس نہیں چل رہا
تھا۔ ٹیبل پر رکھی گن اس پر چلا



ددیتی۔ وہ خوف جو کئی دن سے
کنٹلی مارے بیٹھا تھا کہ یہ درندہ
پھر پلٹے گا اور اسکی بہن کو اس سے
دور لے جائے گا بلا آخر حقیقت بن
کر سامنے تھا۔

"یہ تو ممکن نہیں سالی صاحبہ۔۔!"
وہ کیا ہے نا۔۔ آپ کی لاڈلی سے
میرے کچھ حساب نکلتے ہیں" منہا پر



گھومتیں اسکی معنی خیز نگاہیں اور
ٹھنڈے لہجے پر مشال کا چہرہ غصے
سے دہک اٹھا۔

"آپی چلو یہاں۔۔" اس سے پہلے کہ
مزید کوئی سین کریٹ ہوتا اسکو
یہاں سے لے جانا ہی بہتر تھا۔
براق کی بھنویں سکڑیں تھیں۔

--



"میں نے کہا ہے تمہیں یہاں سے
جانے کو۔؟" کش بھرتے انتہائی
سنجیدہ نگاہوں سے منہا کو دیکھا۔
جس نے بڑی مشکل سے خود پر
ضبط کے پہرے بٹھائے ہوئے
تھے۔ وہ اس سے لڑ نہیں سکتی تھی۔
کیونکہ نقصان اسی کے حصے میں آنا
تھا۔ مثال کی آنکھوں میں نفرت



سے چنگاری نکل رہیں تھیں۔ مگر
براق کو جیسے فرق ہی نہیں پڑتا تھا۔
اُس کی نگاہیں اسکی بہن پر ٹکیں
تھیں۔ اور اس کا دل چاہا وہ کہیں
چھپا دے اپنی بہن کو۔

"اسے تمہاری اجازت کی قطعاً
ضرورت نہیں۔۔ اگر آئندہ اسے
پاس بھٹکتے بھی نظر آئے تمہارے



لیے اچھا نہیں ہوگا۔" عینا کا ہاتھ مضبوطی سے تھامتی وہ غصے سے پھر اٹھی تھی۔ براق نے آنکھیں چھوٹی کرتے بلاآخر مشال کی جانب دیکھا۔ اسے برداشت کرنا اسکی مجبوری تھی کیونکہ تبریز کی جان اس بیوقوف میں بند تھی۔ اور اب تو منہا سنان بھی اسکے ہی گرد منڈلا رہی تھی۔



ورنہ اب تک اتنی زبان اس سے
چلانے والا اوپر ڈیپورٹ ہو چکا ہوتا۔

"تمہاری بہن سے شادی کر لی اس
سے زیادہ برا اور کیا ہوگا میرے
ساتھ۔۔؟ مگر دیکھو پھر بھی نبھارہا
ہوں" ایش ٹرے میں راکھ جھٹکتا
اس بار ان دونوں کو ہی سلگا گیا
تھا۔ منہا نے لب بھینچتے مشال کو



چلنے کا اشارہ کیا تھا مگر وہ اس وقت
سامنے بیٹھے شخص کا دماغ ٹھکانے
لگانے کے موڈ میں تھی۔ "تم ہو
کون۔۔؟ خود کو خدا تصور کرنے
لگے ہو۔۔؟ طاقت کے زور پر میری
بہن سے شادی کر کے سچ میں اسکا
شوہر سمجھتے ہو۔۔"

Kitab Chehra Novels



"طاقتور ہی طاقت آزماتا ہے سالی
صاحبہ۔۔ اور خود پوچھو اس سے کیا
یہ دل و جاں سے مجھے اپنا شوہر
نہیں مانتی۔۔" کیا دلربا انداز تھا۔ منہا
نے نم مگر انتہائی غصیلی نگاہوں سے
اسے دیکھا تھا۔ مگر اس وقت براق
کی گہری آنکھوں اتنی جذبوں سے
پر تھیں کہ وہ نگاہ پھیر گئی تھی۔



"آپی چلو یہاں سے۔۔"

"اس شخص کی غلط فہمی دور کرو۔۔"

تاکہ یہ تمہارا پیچھا

چھوڑے۔۔" مثال بھی جیسے اس

قصے کو ابھی ختم کرنا چاہتی تھی۔

منہا کا دل چاہا اپنا سر دیوار پر دے

مارے۔ اسکی بہن کو اتنا آسان لگتا

تھا یہ سب۔۔؟



"میں کہہ رہی ہوں چلو
آپی۔۔" اس بار وہ منت بھرے
انداز میں بولی تھی۔

"یاد رکھنا براق آلیار تمہارا سایہ بھی
پڑنے نہیں دوں گی اپنی بہن پر۔۔
اب وہ اکیلی نہیں جسے ڈرا دھمکا
دو۔۔" براق کے بدلتے تاثرات منہا
بھانپ چکی تھی۔ وہ اسکے ایک ایک



رنگ اور تاثر کو اچھی طرح سے
پہچانتی تھی۔ اس لیے اب مثال کو
لیے زبردستی لفٹ کی سمت بڑھ
رہی تھی۔ مگر دل اس قدر زور سے
دھڑک رہا تھا جیسے ابھی پسلیاں توڑ
کر آنکلیے گا۔ یہ خوف ہی ایسا تھا کہ
براق کسی بھی وقت ہاتھ پکڑ کر
اسے روک لے گا۔



"سالی صاحبہ تم کتنا بھی شور مچا
لو۔۔ اسے پلٹنا تو مجھ تک ہی
ہے۔۔" اور اسکی نگاہیں منہا کی سہمی
ہوئی نگاہوں سے جا ملیں۔۔ "بہت
حساب نکلتے ہیں اسکی طرف
میرے۔۔ میری ڈھیل کو میری
کمزوری سمجھنے کی جو بیوقوفی کر رہی
ہو نا۔۔ مت کرو۔۔ نقصان اٹھاؤ



گی۔۔" اور اسکی سرد آواز میں ایسی
وارنگ تھی کہ دونوں ہی اندر تک
چونکنی ہو گئیں تھیں مگر مشال نے
یہ چہرے سے ظاہر ہونے نہ دیا
تھا۔ اسکی آنکھوں میں وہی نفرت و
ناگواری تھی جبکہ منہا ایک آخری
سلگتی نگاہ اس پر ڈالتی لفٹ میں
داخل ہو چکی تھی۔ وہ اب بھی اسی



جگہ ریلیکس انداز میں بیٹھا تھا۔ جیسے
اسکے لیے یہ کوئی بات ہی نہ تھی۔
اور یہ بات منہا سنان کو مزید
بے چین کر گئی تھی۔ یعنی اس شخص
کو خود پر اتنا غرور تھا کہ اسے
معلوم تھا وہ جب چاہتا اسے واپس
حاصل کر سکتا تھا۔

Kitab Chehra Novels



وہ دونوں جب سے گھر لوٹیں
تھیں۔ منہا کمرے میں بند تھی جبکہ
وہ جلے پیر کی بلی بنی لاؤنج میں چکر
کاٹ رہی تھی۔ براق کی وجہ سے
آج کا ان کا پورا پلان برباد ہو چکا
تھا۔ نہ وہ شاپنگ کر سکیں تھیں اور
نہ ہی ایک لمحہ ٹک سکیں تھیں۔
براق آلیار کی رعب دار پر سنیلیٹی



اور دبدبہ دیکھ کر اسے شروع سے
وحشت ہوتی تھی۔ جبکہ تبریز اسکے
مقابلے میں خاصہ نرم دل اور دھیمے
مزاج کا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ اس
گھٹن زدہ زندگی میں وہ خود بخود ہی
تبریز سے قریب ہوتی چلی گئی تھی۔
ورنہ براق آلیار شروع دنوں میں
جس طرح اسکے خون کا پیاسہ تھا



اگر تبریز اسے نہ بچاتا وہ شاید دنیا
میں بھی نہ ہوتی۔

اور اب وہی شخص۔۔ وہ بھیانک
شخص اسکی بہن کی زندگی میں تھا۔
اس پر اپنا مکمل حق اور اختیار رکھتا
تھا۔ مثال کو یہ بدنما حقیقت چین
نہیں لینے دے رہی تھی۔ جہاں وہ
شخص ہوتا تھا وہاں وہ تبریز کے



ساتھ جانے میں بھی گریز کرتی
تھی۔ اس کے تاثرات ہی اتنے
بھیانک اور سرد ہوتے تھے کہ وہ
ان تمام جگہوں پر تبریز کے ساتھ
جانا چھوڑ چکی تھی جہاں وہ ہوتا تھا۔
ایسے میں اسکی بہن اسی شخص کے
ساتھ اتنے ماہ کیسے گزار آئی
تھی۔۔؟

Kitab Chehra Novels



"نہیں منہا۔۔ اب تم مزید برداشت
نہیں کرو گی۔۔" وہ جانتی تھی۔ وہ
شخص اسے کسی بات کے لیے بلیک
میل کر رہا تھا۔ جیجی آج بھی منہا
نے کوئی ڈھنگ کا جواب نہیں دیا
تھا۔

Kitab Chehra Novels
"اگر اس فضول بیٹ کی وجہ سے
منہا خوف زدہ ہے تو میں اس سے



دس گنا زیادہ رقم اس خبیث کے
منہ پر مار دوں گی۔۔ مگر اپنی بہن کو
اس دوزخ میں نہیں جانے دوں
گی۔۔ "تھک کر صوفے پر گرتی اپنا
سر تھام گئی۔ "یا اللہ تو نے میری
معصوم بہن کو ایک بیماری کم دی
تھی کیا جو ایک جوگ بھی اسکے
پچھے لگا دیا۔۔ "جہاں وہ سالوں سے



تبریز کی محبت اور سائے میں زندگی
گزار رہی تھی۔ وہیں دوسری جانب
اسکی بہن بیماری کے باوجود بھی
زندگی کی تلخیاں برداشت کر رہی
تھی۔

"کیا بات ہے۔۔۔ سب خیریت
ہے۔۔۔" تبریز کی آواز پر اس نے نم
نگاہیں اٹھا کر اسکی جانب دیکھا۔



گرے اور وائٹ تھری پیس میں
ملبوس وہ ابھی آفس سے لوٹا تھا۔
مشال لب بھینچتی وہاں سے اٹھنے
لگی۔ مگر تبریز بازو تھامتا روک گیا۔

"بس بہت ہو چکا مشال۔۔! بند کرو
یہ حرکتیں۔۔" وہ واقعی پچھلے دس
دن سے ضبط کرتے کرتے اب
تھک چکا تھا۔ اور یہ اسکی برداشت



کی انتہا ہی تھی کہ اس نے لیلیٰ کے
بجائے مشال کہا تھا۔

"میں بند کروں۔۔؟ آپ اپنے اس
کزن کو کیوں نہیں کہتے کہ وہ بند
کرے میری بہن کا پیچھا کرنا۔" اپنا
بازو چھڑاتی بپھر اٹھی۔ تبریز نے
نا سمجھی سے اسے دیکھا۔

Kitab Chehra Novels



"کیا مطلب۔۔؟"

"آج وہ منہا کا پیچھا کرتا مال تک آ
پہنچا تھا۔۔ کیوں اسکی زندگی مزید
تنگ کرتا جا رہا ہے وہ۔۔ آپ اس
سے کیوں نہیں پوچھتے۔۔؟"

"کیا پوچھوں اس سے۔۔؟ ہاں"

بولو۔۔؟ یہی کہ اپنی بیوی سے نہ



ملے۔۔؟ اور تمہیں شاید علم نہیں
منہا روز یونی جاتی ہے وہ وہاں بھی
اس سے مل سکتا ہے بلکہ وہ یہاں
بھی آسکتا ہے۔۔ وہ کیوں پیچھا
کرے گا۔۔؟"

"تو وہ اسے اکیلا کیوں نہیں چھوڑ
رہا۔۔ میری بہن کے پیچھے کیوں پڑ
گیا۔۔" وہ پاگل ہوتی چیخ اٹھی تھی۔



اسکی آنکھوں سے آنسو باہر آنے
لگے تھے۔ تبریز اسکی حالت پر تڑپتا
سینے سے لگا گیا۔

"پلیز تبریز اسے میری بہن سے دور
کردیں۔۔" اسکے سینے سے لگتی
سک اٹھی۔ "میں اسے اپنی بہن
کے ارد گرد برداشت نہیں کر سکتی۔۔"
پلیز کچھ کریں۔۔"

ش۔



"تشش۔۔ بس بس میری جان۔۔
سب ٹھیک ہو جائے گا۔" اسکے گرد
حصار باندھتا تسلی دے رہا تھا۔ مگر
اندر ہی اندر دونوں ہی اس پل
بہت کچھ سوچنے پر مجبور ہو چکے
تھے۔

Kitab Chehra Novels



"تمہاری لائف کی ٹریجیڈیز پر تو قلم
بنی چاہیے۔۔" اس کے برابر میں
بیٹھی سینڈرا انتہائی حیران کن
تاثرات لیے بیٹھی تھی۔ جبکہ وہ
بے تاثر چہرہ لیے بیٹھی ادھر ادھر
بھاگتے بچوں پر دیکھ رہی تھی۔ آج
سمن کی برتھ ڈے پارٹی تھی۔ جس
میں اس نے سینڈرا اور ایملکس



دونوں کو انوائٹ کیا تھا۔ مگر ایٹکس
مصروفیت کے سبب نہ آسکا تھا۔ جس
کی وہ پہلے ہی معذرت کرچکا تھا۔

"مجھے اب تک یقین نہیں آرہا
تمہاری بہن جسے تم سالوں سے مرا
ہوا سمجھتی رہیں۔۔ آج اسی کے گھر
میں اسکی بیٹی کی برتھ ڈے
سیلیبریٹ کر رہی ہو۔۔"

..



"یقین تو مجھے بھی نہیں آرہا۔۔ سب
خواب سا لگ رہا ہے۔۔" اس نے
نگاہیں واپس سینڈرا کی سمت موڑ
لیں۔ "میری بہن زندہ ہے۔۔ مگر
اسکی شادی کسی اور سے نہیں بلکہ
براق آلیار کے کزن سے ہی
ہوئی۔۔ کتنی عجیب بات ہے نا۔۔ جن
لوگوں نے ہمیں اس مصیبت میں



پھنسایا وہی میری بہن کے محافظ
تھے۔۔ "سینڈرا اسکے ہاتھ پر ہاتھ
رکھ گئی۔

"یہ سب گوڈ کی مرضی تھی۔۔ ورنہ
میں تو یہ بھی سوچے بیٹھی تھی شاید
ہم پھر کبھی اس طرح نہ
ملیں۔۔" عینا نے بھی اسکے ہاتھ کو



گرفت میں لے لیا۔ اسکے لب ہلکی
سی مسکراہٹ کے لیے کھنچے تھے۔

"میں تمہیں کبھی نہیں چھوڑ سکتی۔۔
جب کوئی نہیں تھا میرا غم میری
پریشانیاں سننے کے لیے۔۔ ایک تم ہی
تو تھیں۔۔ اگر میں اس شخص کے
گھر میں ہوتی تب بھی تم سے ملنے
کی کوئی نہ کوئی سبیل نکال



لیتی۔۔ "سینڈرا اسکی محبت پر کھل کر
مسکرائی تھی۔

"ویسے ایک بات کہوں۔۔" یکدم
پہلو بدلتی تھوڑا قریب ہوئی۔ "براق
آلیار نے پیچھا کیسے چھوڑ دیا
تمہارا۔۔؟" سینڈرا کے متجسس سوال
پر اسکے چہرے کا رنگ بدلا تھا اور
آنکھوں کے سامنے چند دن پرانا



منظر گھوم گیا۔ اسے آج بھی اسکی
نگاہیں اسکی بے باکیاں اور اسکی
دھمکیاں سب اچھی طرح یاد تھیں۔
جو اسے مزید اپنے خول میں قید
ہونے پر مجبور کر گئیں تھیں۔

"کہیں مشال کے ہسپینڈ سے تو
نہیں ڈر گیا۔؟ ورنہ جیسے تمہیں



اپنے پنچوں میں جکڑا ہوا تھا میرا تو
دل ہی ناامید ہو چکا تھا۔"

"ڈرے گا وہ بھی اس جیسا
شخص۔۔؟" عینا نے ناگواری سے سر
جھٹکا۔۔ "وہ ایک انتہائی شاطر انسان
ہے۔۔۔ کب کونسی چال چل رہا ہوتا
ہے کسی کو خبر نہیں۔۔ تبریز بھائی
بلکل بھی اس جیسے نہیں ہیں۔۔"



"تو پھر اسکی او بسیشن یہاں کیسے
بیٹھی ہے وہ بھی پچھلے دو ہفتے
سے۔۔!!" اسکے الجھے انداز پر عینا
نے ایک ترش نگاہ اسکی سمت ڈالی۔

"میں اسکی او بسیشن نہیں مینی
ہوں۔۔ وہ مجھ سے بدلا لے رہا
ہے۔۔ تمہیں نظر نہیں

Kitab Chonra Novels



آ رہا۔۔؟" سینڈرا نے بغور اس کے
غصیلے چہرے کو دیکھا تھا۔

"یہی تو سمجھ نہیں آ رہا کہ جب
اسے کسی بات کا خوف نہیں تو
تمہیں اتنی آزادی کیسے دی ہوئی
ہے۔۔ اور جہاں تک اینیمیز کی بات
ہے وہ تمہیں پڑھائی کی اجازت کیسے
دے گیا تھا۔۔؟" سینڈرا کے عجیب و



غریب سوالوں پر اسکے ماتھے پر بل
اکٹھے ہونے لگے۔

"تمہیں سمجھ نہیں آرہا وہ مجھے
ٹریپ کرنا چاہتا ہے۔۔ کہ میں اسکے
پاؤں میں گر جاؤں۔۔ پھر وہ اور برا
کرے میرے ساتھ۔۔" اس بار
سینڈرا کھٹکھی تھی۔

Kitab Chehra Novels



"کیا کیا ہے اس نے تمہارے
ساتھ۔۔؟ کہیں وہ تمہیں مارتا تو
نہیں تھا۔۔؟ سچ بتانا عینا۔۔!!" عینا
نے سینڈرا کے متفکر سوال پر لب
بھینچ لیے۔ وہ کیوں نہیں سمجھ رہی
تھی براق آلیار اسے فزیکلی نہیں
بلکہ مینٹلی ٹارچر کرتا تھا۔

Kitab Chehra Novels



"نہیں۔۔ ایسا نہیں ہے۔۔ کیونکہ جو
کام اسکی زبان کر دیتی ہے اسکے
ہاتھوں کو کرنے کی ضرورت
نہیں۔۔" اسکے سختی سے کہنے پر
سینڈرا نے بے اختیار سکون کا سانس
لیا تھا۔ جس پر اسے مزید تاؤ آنے
لگا۔

Kitab Chehra Novels



"وہ بہت برا ہے سینڈرا تم سوچ
بھی نہیں سکتیں۔۔"

"یہی تو سمجھ نہیں آرہی۔۔ وہ ہے تو
بڑا گھٹیا شخص مگر نہ تو تمہیں اب
تک جان سے مارا۔۔ نہ فزیکلی ٹارچر
کیا۔۔ اور تو اور پڑھنے کی اجازت
بھی دی۔۔ پھر پچھڑی بہن کے پاس
بھی چھوڑ دیا۔۔ یہ کیسا اینیمی



ہے۔۔" اس نے جیسے لسٹ بنائی
ہوئی تھی۔ مگر عینا کو یہ سب گنوانا
نجانے کیوں کچوکے لگا گیا۔

"اس نے مجھے سالوں آپنی سے دور
رکھا۔۔ پھر باسل سے بھی دور
کر دیا۔۔ اور پھر مجھ سے۔۔" اس نے
لب بھینچے تھے۔ "زبردستی شادی کی
اور مجھے یوز کیا۔۔" اسکا چہرہ تپ اٹھا



تھا جبکہ آنکھوں میں نمی موجود
تھی۔ سینڈرا افسردہ نگاہوں سے اسے
دیکھتی رہی۔

"کیا وہ تمہارے سامنے بھی باقی
لڑکیوں سے۔۔۔" عینا نے ایک
غصیلی نگاہ اسکی سمت ڈالی۔

Kitab Chehra Novels



"میں اسی لمحے اس شخص کا قتل
کر دیتی۔۔ جب وہ شراب پیتا تھا میں
قریب تک آنے نہیں دیتی تھی
اسے۔۔" اسکے تنفر بھرے انداز پر
سینڈرا کے چہرے پر حیران کن
تاثرات چھا چکے تھے۔

"اور وہ سن لیتا تھا تمہاری۔۔؟" عینا
یکدم ہی ایک عجیب سے احساس



کے تحت گڑبڑاتی ارد گرد پھیلی
روشنیاں دیکھنے لگی۔ "میں نے الٹی
کردی تھی ایک بار اسکے کپڑوں
پر۔۔" یہ راز کھولتے اس کا چہرہ
بلکل اناری ہو چکا تھا جبکہ سینڈرا اپنا
بے ساختہ امڈ آنے والا قہقہہ نہ روک
سکی تھی۔ "آئی کانٹ بلیواٹ۔۔"
وہیے بلکل صحیح کیا وہ یہی ڈیزرو



کرتا ہے۔۔ پھر اسے تو بہت غصہ آیا
ہوگا۔۔ "سینڈرا کے ری ایکشن پر
نجانے کیوں ہتھیلیاں مسلنے لگی۔

"نہیں۔۔" ایک لفظی جواب دیتے
سینڈرا سے نگاہیں نہیں ملائیں
تھیں۔۔ یہ کس بات کی چوری تھی
جس کے پکڑے جانے کا اسے
خوف تھا۔؟



"کیا کہہ رہی ہو۔۔ تم نے قصہ
کردی اس پر۔۔ براق آلیار پر۔۔!!
اپنے بگسٹ اتنی پر۔۔!! اور اس
نے کچھ نہیں کیا۔۔؟"

"تم چھوڑو یہ فضول باتیں۔۔ مجھے
اسکے حوالے سے کوئی بات نہیں
کرنی۔۔ یہ بتاؤ باسل سے بات ہوتی



ہے۔۔" اور باسل کے ذکر سینڈرا
کے تاثرات یکدم ہی سرد ہو گئے۔

"نہیں جب سے تم کیفے میں مل کر
گئیں تھیں میری کوئی ملاقات نہیں
ہوئی۔۔ لیکن اب تو وہ یہاں آتا
ہوگا۔۔؟"

Kitab Chehra Novels



"ہاں آتا ہے۔۔ مگر مجھ سے نہیں ملتا۔۔ پتا نہیں کہاں ہے کافی دن سے یہاں بھی نہیں آیا۔۔" کیا قسمت تھی اسکی بھی ایک رشتہ ملا تھا تو ایک کھو گیا تھا۔

"منہا۔۔!!" سیاہ ساڑھی میں ملبوس بالوں کا خوبصورت جوڑا بنائی مشال اسے پکارتی وہیں چلی آئی۔ "کہاں



لھسی بیٹھی ہو تم دونوں۔۔ وہاں
میری اتنی فرینڈز پوچھ رہیں ہیں
تمہارے بارے میں۔۔"

"پلیز آپی۔۔ میرا بالکل موڈ نہیں
اتنی عورتوں کے بیچ جانے کا۔۔ میں
یہیں ٹھیک ہوں۔۔"

Kitab Chehra Novels



"بچکانہ باتیں مت کرو۔۔ اور یہ
بال۔۔ کیوں لپیٹ لیے۔۔ اتنی اچھی
کٹنگ کروائی ہے سارا لک برباد
کر لینا۔۔" اسکے سلکی بالوں میں لگا
کیمچر ہٹا گئی۔ آج کے ایونٹ سے
پہلے مشال نے اسکے لیے اسپا ڈے
رکھا تھا جس میں اسکے فیشل، مساج
اور کٹنگ تک ہر چیز شامل تھی۔



"یہ کیا حرکت ہے۔۔ بھی مجھے
نہیں جانا وہاں۔۔ میرا دل عجیب
ہو رہا ہے۔۔" اسکی کسلمندی پر مشال
نے گھوری سے نوازہ تھا۔ اور ہاتھ
پکڑتی اٹھا گئی۔ آج اس نے بہت سی
آنٹیوں سے اسے ملوانا تھا۔ سیاہ رنگ
کی مخمل کی فراک بھی اس نے اپنی
مرضی سے ہی اسے پہنائی تھی۔ اور



آج منہا سنان سگواریت کے باوجود
بھی باقی دنوں سے مختلف اور پیاری
لگ رہی تھی۔

"سینڈرا تم بھی آؤ۔" مشال نے
اسے بھی بلایا تھا مگر وہ فوراً دامن
بچا گئی تھی۔ اور پھر اگلے آدھے
گھنٹے تک وہ اپنے سرکل کی عورتوں
اور دوستوں سے ملواتی رہی۔ خاص



کر کوئی صبا آنٹی تھیں۔ جنہوں نے
مشال کو بالکل اپنی بیٹی بنایا ہوا تھا۔
اپنی دو بہوؤں کے ساتھ آئی ہوئیں
تھیں۔ اور اب تیسرے بیٹے خضر
کے لیے لڑکی تلاش کر رہیں تھیں۔

Kitab Chehra Novels



"آنی آئیں نا دیکھیں گے کتنی بڑی ڈول
ہے۔۔۔" سمن اسے گھسیٹتی لاؤنج
سے باہر لے آئی۔ یہ شیشے سے بنی
مین انٹرنس تھی۔ جہاں سے باہر
گارڈن کا پورا ویو صاف نظر آرہا
تھا۔ وہیں سمن کے ڈھیر سارے
گفٹس کے ساتھ اسکے قد کی ایک
ڈول بھی رکھی تھی۔



"واؤ۔۔ یہ تو بالکل میری سمن جیسی
ہے۔۔"

"اور یہ میرا فیورٹ ڈول
ہاؤس۔۔" آگے بڑھ کر ایک بڑے
سے بوکس سے جا چکی۔۔

"کیا بات ہے بھئی۔۔ کس نے دیے
ہیں۔۔ اتنے پیارے گفٹس ہماری



پر نس کو۔۔ اور اندر کیوں نہیں
رکھوائے۔۔؟" اسکے سوال پر سمن کا
جگمگانا چہرہ یکدم ہی بجھ گیا۔

"ماما نے رکھوائے ہی نہیں۔۔ انکل
نے دیے ہیں نا یہ سب۔۔" عینا کی
آنکھوں میں ایک عجیب سا تاثر
ابھرا تھا اس نے ایک نظر پھر ان
ڈھیر سارے گفٹس کو دیکھا۔ اتنا تو



اسے بھی معلوم تھا براق سمن کے
معاملے میں بے حد مختلف تھا۔

"آئی ڈونٹ نو، وائے ڈزنٹ شی
لائک ہم۔۔" اسکے اداسی سے کہنے پر
عینا دو زانو ہوتی اسکے کھلے بالوں کو
چہرے سے ہٹانے لگی۔

Kitab Chehra Novels



"یہ آپ سے کس نے کہا۔۔ کہ ماما
انہیں لائک نہیں کرتیں۔۔"

"وہ ہمیشہ شاؤٹ کرتیں۔۔ انہیں
انگل کے بارے میں کوئی بات پسند
نہیں۔۔" اپنا خوبصورت پمپ فلور پر
کھروچتی مدھم آواز میں بولی تھی۔
وہ بچی ضرور تھی مگر ہر رویے کو
اچھی طرح پہچانتی تھی۔



"ایسا کچھ نہیں میری جان۔۔ بس
جیسے آپکی فائٹ ہوتی ہے آپکے
فرینڈز کے ساتھ ویسے ہی ماما کی
بھی ہوئی ہے آپکے انکل سے۔۔"

"بٹ ہم تو نیکسٹ ڈے ہی دوبارہ
فرینڈ شپ کر لیتے۔۔ یہ کب کریں
گے۔۔؟" اسکے سوال پر منہا نے
سوچنے کی ایکٹنگ کی تھی۔



"یہ دونوں تو اب تھوڑے بڑے
ہو گئے نا۔۔ اسلیے تھوڑا ٹائم لیں
گے۔۔"

"ایکسیوز می۔۔" ایک مردانہ آواز
نے ان کی گفتگو میں خلل ڈالا تھا۔
اور دونوں نے سر اٹھا کر نوارد کو
دیکھا۔ سیاہ جینز اور بلو شرٹ پر لیڈر
جیکٹ میں ملبوس ایک ایشیئن



نقوش والا خوش شکل شخص کھڑا
تھا۔ عینا اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی
ہوئی۔

"ہیلو۔۔ خضر انکل۔۔" سمن نے
چہک کر ہینڈ شیک کے لیے ہاتھ
آگے بڑھایا تھا۔ جسے وہ اٹھائیں
انیتس کی عمر والا شخص مسکراتا ہوا
تھام گیا۔



"کیسی ہو برتھ ڈے گرل۔۔" عینا
کو دلچسپی سے دیکھتے سمن سے
پوچھا۔

"آئی ایم فائن۔۔ ویر از مائے
پریزینٹ۔۔؟"

"کار میں ہے۔۔ آپ یہ بتائیں۔۔ یہ
کون ہیں۔۔؟" اس بار عینا نے بھی



براہ راست اسکی آنکھوں میں دیکھا
تھا۔

"یہ میری آنی ہیں۔۔" منہا کے
قریب ہوتی اسکے گرد باہیں ڈال
گئی۔

"اوہ۔۔ تو وہ آپ ہیں جن کے لیے
آج خاص اہتمام کیا گیا



ہے۔۔"اسکے معنی خیز انداز پر منہا
کی بھنویں سکڑیں تھیں۔

"ایسکیوز می۔۔؟"

"آئی مین سمن کی برتھ ڈے سے

زیادہ موم کو آپ سے ملنے کا

اشتیاق تھا۔۔"عینا کو سمجھ نہیں آیا



کہ یہ تھا کون جو اسے پہلے سے
جانتا تھا۔

"آئی ایم خضر طارق۔۔ آپکی آپکی کی
 بیسٹ فرینڈ صبا آنٹی کا بیٹا۔۔" اس کے
 مہذب انداز میں تعارف کروانے پر
 عینا کے چہرے پر سمجھ آنے والے
 تاثرات ابھرے تھے۔ "میں انسپکٹر
 ہوں۔۔ لوس اینجلس کی پولیس میں

اچھا خاصا نام ہے میرا۔۔" اور اب
عنا کی آنکھوں میں حیرت ابھر آئی
تھی۔

"اور آپ۔۔؟ آپ کچھ نہیں بتائیں
گی اپنے بارے میں۔۔؟" اس کے
چہرے پر دوبارہ سپاٹ تاثرات چھا
چکے تھے۔

Kitab Chehra Novels



"منہا۔۔"

"اور۔۔!"

"بس۔۔ اور کچھ نہیں۔۔ چلیں
سمن۔۔؟" خضر کی گہری نگاہوں سے
نظریں پھیرتے سمن کی جانب

دیکھا۔
Kitab Chehra Novels



"مہمان ہوں میں آپ کا۔۔ مجھے
چلنے کے لیے نہیں کہیں
گی۔۔؟" اس کی مسکراتی آواز پر اس
پہلے کہ عینا کوئی تاثر ظاہر کرتی مین
ڈور پوری قوت سے کھولتا کوئی اندر
داخل ہوا تھا۔

Kitab Chehra Novels



چہرے پر سنگلاخ تاثرات لیے واش
بیسن کے آگے کھڑا وہ اپنے خون
میں لت پت ہاتھ دھو رہا تھا۔ جب
میکس اسکے پیچھے آکھڑا ہوا۔ مگر جب
تک اسکا بوس اپنے کام سے فارغ
نہ ہو گیا۔ اس نے اپنی جانب متوجہ
نہیں کیا۔ کیونکہ اسے معلوم تھا وہ
اس وقت سخت غیض و غضب کا



شکار تھا۔ اور کیوں تھا یہ بھی اسے
معلوم تھا۔ آج رونن کا ایک ساتھی
ان کے ہتھے چڑھا تھا اور براق نے
اپنے غنڈوں سے ڈیل کروانے کے
بجائے اسے خود ہینڈل کیا تھا۔

"سر اسکی حالت بگڑ رہی ہے۔۔"

Kitab Chehra Novels
فوری ٹریڈمینٹ کی ضرورت ہے



ورنہ مر جائے گا۔۔" اسے ٹاول
تھماتے اطلاع دی۔

"بیکار ہے اب میرے لیے وہ۔۔ جو
چاہے کرو۔۔" ہاتھ پونچھ کر ٹاول
واپس اسے تھماتا باہر نکل گیا۔ میکس
بھی اسکے ساتھ ہی باہر نکلا تھا۔

Kitab Chehra Novels

"سر ایک اور بات ہے۔۔"



"بعد میں۔۔ ابھی جا کر میرے
کپڑے نکلواؤ۔۔ سمن کی برتھ ڈے
ہے آج۔۔" میکس کا منہ کھلا تھا مگر
براق کے اشارے پر خود ہی بند
ہو گیا۔ پھر وہ بیس منٹ میں تیار ہوتا
کار میں موجود تھا۔ وہ ہر سال سمن
کی برتھ ڈے پر گفٹس ایک رات
پہلے بھجوا دیتا تھا۔ مگر ایک بار ضرور



اس سے ملنے جاتا تھا وہ الگ بات
تھی کہ گھر میں کبھی داخل نہ ہوتا
تھا۔ مگر اس بار کچھ اور بھی بہت
الگ اور نیا تھا۔ جو وہ وہاں جانے
کے لیے اتاولا ہو رہا تھا۔ ایک عجیب
سی کشش تھی جو اسے اپنی سمت
کھینچ رہی تھی۔ لیلی پیلز کے اندر
کاروں کی ایک لمبی قطار جمع تھی



مگر گارڈز نے براق کی کاریں دیکھ
وی آئی پی راستہ کھول دیا تھا۔ جیسے
جیسے اسکی کار آگے بڑھ رہی تھی۔
گارڈز راستہ بناتے دور ہٹتے جارہے
تھے۔ اسکی کار مین انٹرنس کے بالکل
سامنے رکی تھی۔

Kitab Chahra Novels "سر تبریز سر کو انفارم

کریں۔۔"سیکیورٹی ہیڈ نے آکر



انتہائی مودب انداز میں پوچھا تھا۔
مگر وہ دو انگلیوں سے جانے کا اشارہ
کر گیا۔ اسے معلوم تھا سمن ابھی
خود اسے انٹرنس پر نظر آنے والی
تھی۔ اتنی بونڈنگ تو تھی ان میں
کہ وہ اسے ایک اشارے پر بلوا لیتا۔
مگر ابھی وہ تبریز کے گھر کے ایک
قابل اعتماد ملازم کو کال کر ہی رہا



تھا کہ اسکی نگاہ گلاس ڈور کے پار
اپنے گفتگو کی لاٹ کے پاس
کھڑی دو سیاہ لباس میں ملبوس
پریوں پر پڑی تھی۔ ایک ننھی پری تو
اسکے دل میں بستی تھی مگر وہ
دوسری جادو گرئی۔!! وہ تو دل بنتی
جارہی تھی۔ اپنا دل خراب کرنے
کے بعد اسکے دل میں وہ درد منتقل

--



کر رہی تھی۔ آج اسکے سیاہ اور براؤن
سلکی بال کھلے تھے۔ اسکے چہرے کے
گرد پھیلے الگ ہی نور بخش رہے
تھے۔ نجانے کونسی باتیں کر رہی
تھیں اب وہ دونوں۔ براق مخمور ہوتا
اسے دیکھتا رہا۔ یہ ایسا منظر تھا کہ
ساری رات بھی گزر جاتی تو وہ نہ
تھکتا۔ اب وہ جھک کر نجانے سمن



سے کیا کہہ رہی تھی کہ کسی نے
آکر اسکا منظر ہلاک کر دیا تھا۔ اسکی
تیوری پر بل آگئے۔ مگر ان میں
اضافہ اس وقت ہوا جب وہ شخص
وہاں سے گزرنے کے بجائے وہیں
ٹھہر گیا۔ برابر میں بیٹھے میکس نے
اسکے بدلتے تاثرات دیکھتے بے اختیار
پہلو بدلا تھا۔ کیونکہ نہ تو یہ گھر اسکے



بوس کا تھا اور نہ ہی ایونٹ اور
ایسے میں اگر کوئی بدمزگی ہوتی تو
یقیناً قیامت آنی تھی۔

’میڈم کاش میں آپکو اس وقت
انفارم کر سکتا۔‘ عینا اور اس شخص
کو اب تک ساتھ کھڑا دیکھ میکس
نے بے اختیار دل میں سوچا تھا۔ جبکہ
براق کی آنکھوں کا رنگ اب سرخ



ہوتا جا رہا تھا کیونکہ عینا نے بھی
اب اس شخص کی کسی بات کا
جواب دیا تھا۔ اور بس براق کا ضبط
یہیں تک تھا۔ کار سے اترتا لمبے لمبے
ڈگ بھر کر انٹرینس کی جانب بڑھ
گیا۔ اسکے جھٹکے سے گلاس ڈور
کھولنے پر عینا اور خضر دونوں نے

Kitab Chehra Novels



چونک کر بیک وقت دروازے کی
سمت دیکھا تھا۔

"انکل۔۔!!" سمن اسے دیکھ کر
خوشی سے اچھلتی دوڑتی ہوئی اس
تک آئی تھی۔ براق کی قہر آلود
نگاہیں عینا کی شاگڈ نگاہوں سے
ہوتیں خضر تک گئیں جسکی آنکھوں
میں اسے دیکھتے ہی سرد تاثرات ابھر



آئے تھے۔ اور پھر بلاآخر سمن کے
جگمگاتے چہرے پر آٹھہریں۔

"پھر ملیں گے مس منہا۔" خضر
عینا سے مخاطب ہوتا بغیر براق پر
ایک اور نگاہ ڈالے وہاں سے نکل
گیا تھا۔ عینا نے غائب دماغی سے
اسے جاتے دیکھا تھا۔ کیونکہ اسکی
تمام توجہ تو یہ شخص گھسیٹ گیا تھا۔



جو اب پینٹ گھٹنوں سے ذرا سی
اونچی کرتا ایک گھٹنا فرش پر ٹکا کر
سمن کے دونوں گال چوم رہا تھا۔ وہ
لب کاٹتی پتلی گلی سے نکلنے کا سوچ
ہی رہی تھی کہ براق کی سرد انتہائی
دو ٹوک آواز نے اس کے قدموں میں
زنجیر ڈال دی تھی۔

Kitab Chehra Novels



"یہاں سے نکلنے کا سوچا بھی تو
آگے کی ذمہ دار تم خود
ہوگی۔۔" اور اب وہ سمن کے بال
درست کر رہا تھا۔

"کیسے لگے میری پرنسز کو اپنے
گفٹس۔۔؟"

Kitab Chehra Novels



"ایسیلیٹ ایز الویز انکل۔۔ آئی لو
یو۔۔" اسکے گرد اپنی ننھی باہیں ڈالتی
گلے سے لگ گئی۔ براق ہلکہ سا ہنسا
تھا اور سر پر بوسہ دے گیا۔ پھر اس
نے ایک جتنی نگاہ ان سے کچھ
فاصلے پر کھڑی منہا پر ڈالی تھی جو
اس سے نگاہ ملتے ہی فوراً پھیر گئی
تھی۔



"جا کر پارٹی انجوائے کرو اب۔۔
شہباز۔۔" ایک آخری بوسہ اسکے
ماتھے پر دیتا چھوڑ گیا۔ ابھی اسے کسی
اور سے بھی دو دو ہاتھ کرنے ورنہ
وہ سمن کے ساتھ اور ٹائم اسپینڈ
کرتا۔

Kitab Chahay Novels
"او کے بابائے انکل۔۔ آئی
چلیں۔۔" دوڑتی ہوئی وہ منہا تک



آئی تھی اور اس نے کشمکش کا شکار
ہوتے ایک نظر براق پر ڈالی۔ شاید
سمن اسکا یہ کام آسان کر دیتی۔

"سمن آپ جائیں۔۔ آپکی آنٹی گفٹس
رکھوائیں گی میرے ساتھ۔۔" اور
نجانے اسکے لہجے میں کیا تھا کہ عینا
کو اپنے ارد گرد خطرے کی گھنٹیاں
بجتی محسوس ہوئیں تھیں۔ سمن



او کے کرتی اچھلتی کودتی وہاں سے
نکل گئی تھی۔ مگر عنا کی نگاہیں اسکی
پشت پر ہی ٹکیں تھیں۔ اس پل اس
نے دل سے دعا کی تھی کہ کاش وہ
ابھی سیدھی مشال کے پاس جائے
اور سب بتادے۔

Kitab Chehra Novels
"باہر چلو۔۔" اپنے انتہائی قریب سے
ابھرتی گھمبیر آواز پر وہ اچھلتی دل پر



ہاتھ رکھ گئی۔ اس نے دبے پاؤں بچ
کا فاصلہ کب طے کیا۔؟

"ک۔۔۔ کیوں۔۔؟ میرا مطلب ہے
تمہیں جو بھی بات کرنی ہے یہیں
کرو۔۔" خود کو تھوڑی تھپکی دیتی
اب اسکی آنکھوں میں دیکھ رہی
تھی۔ براق نے اسکی نگاہوں میں
نگاہیں گاڑھے گردن ہلکی سی ترچھی



کی تھی۔ "کیوں ڈر لگ رہا ہے
میرے ساتھ تنہائی میں جانے
سے۔۔؟"

"مم۔۔ میں کیوں ڈروں
گی۔۔؟" اب وہ جان کر آنکھوں
میں ناگواری سمیٹ لائی تھی ورنہ
دل تو اس قدر زور سے دھڑک رہا



تھا کہ براق آلیار اگر محسوس کر لیتا
تو سارے راز افشاں ہو جاتے۔

"صحیح بات ہے تنہائی میں جتنے پل
ہم ساتھ گزار چکے ہیں۔۔ وہ تمہارا
ڈر دور بھگانے کے لیے کافی ہونے
چاہیں۔۔" اسکی گھمبیر لہجے میں کی گئی
معنی خیز بات عینا کی گردن سے
لے کر رخسار اور کانوں تک سرخی



دوڑا گئی۔ اس سے پہلے کہ وہ کچھ
کہتی براق اسکی کلائی تھامتا باہر کی
جانب بڑھ گیا۔

"براق۔۔!! کہاں لے کر جا رہے
ہو۔ چھوڑو مجھے۔۔" وہ باہر آئے تو
ایک سرد جھونکے نے ان کا استقبال
کیا تھا اور اسے پھیری لینے پر مجبور



کر گیا۔" ہاتھ چھوڑو میرا۔۔ آپنی کو پتا
چل گیا تو خوا مخواہ بدمزگی ہوگی۔۔"

"تو ہو جائے۔۔ میری بیوی کو مجھ
سے چھپا کر وہ کونسا امن و سکون
قائم کرنا چاہ رہی ہے مجھے اچھے
سے علم ہے۔۔!!" عینا کو کار کے
دروازے سے لگتا سخت ناگوار لہجے



میں بولا تھا۔ اور اس کی رنگت فق
پڑ گئی۔

"نہ۔۔ نہیں تم ایسا کچھ نہیں کرو
گے۔۔"

"تم مجھے پرو واک کر رہی ہو۔۔"

Kitab Chehra Novels



"آج سمن کا برتھ ڈے ہے۔۔
بہت خوش ہیں وہ پلیز۔۔" براق نے
پوری قوت سے اس کے برابر میں کار
پر ہاتھ دے مارا۔ "سب خوش ہیں
سوائے میرے۔۔ میں کب خوش
ہوں گا۔۔ کبھی سوچا ہے۔۔؟" عجیب
جنونی سے لہجے میں کہتا اس پر جھکا
تھا۔ "بولو جواب دو۔۔ مجھے کب



نصیب ہوں گے وہ سکون کے پل
جو تمہاری فیملی مجھ سے چھین چکی
ہے۔۔ "اسکے انداز دیکھ عینا کی
خوف سے زبان تالو سے چپک گئی۔
نظریں گھماتے پیٹھ موڑے گارڈز کو
دیکھا۔ مگر ان میں اسے ایک بھی اپنا
محافظ نظر نہیں آیا تھا۔

Kitab Chehra Novels



"مجھے دیکھو۔۔۔ میں تمہارے سامنے
ہوں۔۔۔ نگاہیں مت گھماؤ۔۔۔" اسکی
ٹھوری پکڑتے اپنی جانب متوجہ
کیا۔ "میری بات کا جواب دو عینا۔۔
میرا سکون چھین کر تم یہاں خوشیاں
مناتی پھر رہی ہو۔۔۔ زبردست بیوی۔۔
زبردست۔۔۔"

Kitab Chehra Novels



"تت۔۔۔ تم نے مجھے خود یہاں
چھوڑا تھا۔" اسکے لبوں سے ٹوٹے
پھوٹے الفاظ ادا ہوئے تھے۔ ٹھنڈ
الگ تھی جو اسکی جان آدھی کر رہی
تھی۔ براق گہری مگر سرد نگاہوں
سے تیوری پر بل ڈالے اسے دیکھتا
رہا۔ اسکے اتنے سارے سوالوں کا
بس یہ جواب تھا اسکے پاس۔!! وہ



اپنی بے چینیاں گنوا رہا تھا۔ اور اسکے
پاس بس یہ وضاحت تھی۔۔؟ یہ
لڑکی اس شدت سے اسکے پیچھے
پاگل کیوں نہیں ہو رہی تھی۔ جس
طرح وہ اس زہر میں ڈوب رہا تھا۔

"ٹھیک ہے پھر چلو ابھی اسی وقت
میرے ساتھ۔۔!!" ابھی وہ ڈھنگ
سے ری ایکٹ بھی نہ کر پائی تھی



کہ ایک نئی آواز نے اسکے قدموں
تले سے زمین کھینچ لی تھی۔

"منہا کہیں نہیں جائے گی۔۔!"

جاری ہے |

Kitab Chehra Novels



رفوگر

قسط ۳۳

براق گہری مگر سرد نگاہوں سے
تیوری پر بل ڈالے اسے دیکھتا رہا۔
اسکے اتنے سارے سوالوں کا بس یہ



جواب تھا اسکے پاس۔۔!! وہ اپنی
بے چینیاں گنوا رہا تھا۔ اور اسکے پاس
بس یہ وضاحت تھی۔۔؟ یہ لڑکی
اس شدت سے اسکے پیچھے پاگل
کیوں نہیں ہو رہی تھی۔ جس طرح
وہ اس زہر میں ڈوب رہا تھا۔

Kitab Chehra Novels

"ٹھیک ہے پھر چلو ابھی اسی وقت



میرے ساتھ۔۔!!" ابھی وہ ڈھنگ
سے ری ایکٹ بھی نہ کر پائی تھی
کہ ایک نئی آواز نے اسکے قدموں
تلے سے زمین کھینچ لی تھی۔

"منہا کہیں نہیں جائے
گی۔۔!!" نگاہیں پھیرتے کچھ فاصلے
پر تنے ہوئے تاثرات لیے کھڑے
باسل کو دیکھا۔ اور اسے لگا اس پر



گڑھوں پانی آگرا ہو۔ کیونکہ جس
پوزیشن میں وہ دونوں اس وقت
کھڑے تھے وہ کسی بھی عزت دار
لڑکی کے لیے شرم ناک ہو سکتی
تھی۔

منہا نے براق کا حصار توڑنا چاہا جو
اب بھی اسکے چہرے کے اتار چڑھاؤ
دیکھ رہا تھا۔ پیچھے کون کھڑا تھا۔ یا



ابھی اس نے کیا کہا تھا اس نے
جیسے سنا ہی نہ تھا۔

"گاڑی میں بیٹھو۔!" اسکا انداز کسی
بھی رعایت سے عاری تھا۔ منہا نے
زرد پڑتے چہرے کے ساتھ نگاہیں
ایک بار پھر بھائی کی جانب کیں۔ جو
جبرے بھینچے اس جانب لپکا ہی تھا



کہ گارڈز اسکی راہ میں حائل
ہو گئے۔

"یو۔۔!! ہٹو میرے راستے
سے۔۔" اسکی غصیلی آواز پر براق
نے منہا سے نگاہیں پھیرتے گردن
ہلکی سے ٹیڑھی کرتے باسل کی
جانب دیکھا۔ اسے تگڑے گارڈز کو
پرے دھکیلنے کی کوشش کرتا خون



رنگ آنکھوں سے اسے گھور رہا
تھا۔

"یہ تو وہی ہے نا جو ہمارے گھر آیا
تھا ڈارلنگ۔" نگاہیں واپس منہا کی
جانب موڑیں جس کی آنکھیں آہستہ
آہستہ نم ہو رہیں تھیں۔

Kitab Chehra Novels



"پلیز۔۔!!" اس کے لبوں سے بہت
مدھم سی سسکی برآمد ہوئی تھی۔ مگر
اس وقت براق الگ ہی پلان کے
ساتھ کھڑا تھا۔

"ہٹو میرے راستے سے۔۔ ورنہ اچھا
نہیں ہوگا۔"

Kitab Chehra Novels



"کیا اب بھی غیرت باقی ہے اس
میں۔۔؟" اسکا انداز بڑا ہی سادھا
تھا۔ مگر الفاظ کسی کو بھی بے موت
مار سکتے تھے۔

"براق۔۔!!" منہا تڑپ اٹھی اور
بے ساختہ باسل کی جانب دیکھا جس
کی رنگت تانبے کی طرح دھک رہی
تھی۔



"یس ڈارلنگ۔۔؟" منہا نے نم
آنکھیں لیے ایک تپتی نگاہ اس کی
وارفتگی سے دیکھتی آنکھوں میں
ڈالی تھی اور خود گارڈز کو حکم دے
گئی۔

"چھوڑیں میرے بھائی کو۔۔" اسکے
حکم پر گارڈز نے پلٹ کر براق کی
جانب دیکھا تھا جو اس وقت بڑی



دلچسپ نگاہوں سے اپنی بیوی کو
دیکھ رہا تھا۔ جیسے اسکا یہ عمل بہت
پسند آیا تھا۔ اور پھر نگاہیں موڑتے
منتظر کھڑے گارڈز کو دیکھا۔

"دیکھ کیا رہے ہو۔۔ کیا کہا ہے
تمہاری لیڈی نے۔۔؟" اسکا گرین
سگنل ملتے ہی وہ فوراً پیچھے ہٹ گئے
تھے۔ اور باسل فاصلہ سمیٹتا تیزی



سے بہن کی جانب لپکا۔ مگر بیچ میں
کار پر رکھے براق کے ہاتھ نے
اسے مزید جلال میں مبتلا کر دیا تھا۔

"دور ہٹو براق آلیا میری بہن
سے۔۔" اس نے مشتعل ہوتے اسکا
ہاتھ بیچ سے ہٹانا چاہا مگر وہ روز
باکسنگ کلب میں ایکسپریس کرنے
والے کا کسرتی ہاتھ تھا جو اپنی جگہ



سے ٹس سے مس بھی نہ ہوا تھا۔
بلکہ براق نے ایک بیزار نگاہ اپنے
سالے پر ڈالی تھی۔

"کیا تمہیں اتنی تمیز بھی نہیں جب
میاں بیوی ساتھ کھڑے ہوں اس
طرح نہیں آتے۔؟" منہا کو اپنے
قدموں سے جان نکلتی محسوس
ہوئی۔ اس شخص کی بھیانک باتیں



اسکے بھائی پر کس طرح اثر کر رہی
ہوں گی وہ بخوبی جانتی تھی۔ اور وہ
جذبات اور غصے میں آکر کوئی بھی
غلط قدم اٹھا سکتا تھا۔

"میاں بیوی۔۔!! میں لعنت بھیجتا
ہوں تم پر۔۔ میری معصوم بہن کو
قید کر کے اسے زد و کوب کر کے
زبردستی شادی کو اپنی مردانگی سمجھتے



ہو۔۔؟" منہا نے سہمتے براق کی
سمت دیکھا مگر اسکے چہرے پر ہنوز
وہی تاثرات تھے۔

"یہ میری بہن ہے۔۔ میری۔۔!!
سنا تم نے۔۔ اسکے پاس تمہیں بھٹکنے
بھی نہیں دوں گا۔۔!!" اسکی مسلسل
رسہ کشی پر براق فلک شگاف قہقہہ



لگاتا آنکھوں میں معنی خیزی لیے
اسکی سمت جھکا تھا۔

"شاید تمہارا ننھا دماغ بھول گیا
سالے صاحب تمہاری معصوم بہن
پچھلے کئی دنوں سے میرے ساتھ
ہی تھی۔" باسل جو منہا کو اسکے
حصار سے نکالنے کے لیے پاگل ہو رہا



تھا اسکی اس قدر بے باک بات پر
سیاہ پڑتا بے اختیار کالر تھام گیا۔۔!

براق نے میکا کی انداز میں نگاہ نیچی
کرتے اپنی قیمتی شرٹ کے کالر پر
اسکا ہاتھ دیکھا تھا۔

KitabChohra Novels
اور پھر ایسا لگا ہر چیز تھم چکی
تھی۔۔!!

ایک معمولی انسان کا ہاتھ براق آلیار
کے کالر تک تھا۔!

اتنی ہمت۔۔!!

اتنی اوقات۔۔!!

یہاں تک کہ منہا بھی بھائی کے
اس عمل پر اپنا سانس روک گئی

۔



تھی۔ اسکے آنسو تک ٹھہر گئے
تھے۔ کیا کر گیا تھا اسکا بھائی۔!! کیا
قیامت ہو گئی تھی۔!! بلکہ اصل
قیامت تو اب آنی تھی۔ یہ بس
لمحوں کا کھیل تھا باسل کی جرأت
پر اس سے پہلے کہ گارڈز فاصلہ
عبور کرتے ان تک پہنچتے براق ایک
ہی جست میں داؤں بدلتا کار سے



ہاتھ ہٹا کر باسل کو حلق سے پکڑتا
اونچا کر گیا۔

"نہیں۔۔!!" منہا بے اختیار چیخی
تھی۔ مگر اس پل براق کی آنکھوں
میں خون اتر ا ہوا تھا۔ اسکے سامنے
ایک انسان نہیں بلکہ مچلتی ہوئی
مچھلی تھی۔

Kitab Chehra Novels



"براق۔۔ براق چھوڑو اسے۔۔۔"

"نہیں۔۔ نہ۔۔ منہا۔۔ اس کمینے سے
دور ہو۔۔"

"چپ ہو جاؤ تم۔۔" پلیز تم اسے
چھوڑ دو۔۔ مم۔۔ میں معافی۔۔" اپنی
بہن کو ہاتھ جوڑتا دیکھ باسل پوری
قوت سے چیختا کوششیں مزید تیز



کر گیا۔ آج وہ کسی بھی قیمت پر اس
شخص کو جیتنے نہیں دینا چاہتا تھا۔

"تمہارے لیے ایک بار چھوڑ چکا
ہوں اس کیڑے کو۔" اسکے حلق
پر گرفت مضبوط کرتا وہ انتہائی
سنگین لہجے میں بولا تھا۔

Kitab Chehra Novels



"میں۔۔ میں تمہیں۔۔ اپنی۔۔ بہن
کے قریب بھی نہیں آنے دوں۔۔
گا۔۔" براق کی گرفت اسکے حلق پر
مزید سخت ہوئی تھی۔ اور بھائی کی
حالت دیکھ منہا نے براق کے
مضبوط بازو کو جھنجھوڑ ڈالا۔

Kitab Chehra Novels
"دیکھ رہی ہو۔۔ مجھے تم سے الگ
کرنے کی باتیں کر رہا ہے۔۔ حالانکہ



موت بس چند قدم دور ہے اس
سے۔۔ "اسکی جنونی مسکراہٹ منہا
کو وحشتوں میں دھکیل رہی تھی۔ وہ
تو اس شخص کا ہر رنگ جانتی تھی۔

"نہیں۔۔ نہیں۔۔ پلیز تم سن کیوں
نہیں رہے میری۔۔"

Kitab Chehra Novels



"باسل۔۔۔!!!" دور سے آتی مثال
کی آواز پر ان تینوں کی ہی پوزیشنز
میں کوئی تبدیلی نہیں آئی تھی۔ کئی
قدم ایک ساتھ ان کی جانب بڑھے
تھے۔

"چھوڑو میرے بھائی کو جنگلی
جانور۔۔۔ تبریز اس سے کہیں میرے
بھائی کو چھوڑے۔۔۔ وہ مر جائے



گا"مشال کی گھبراہٹ بھری نم آواز
کے ساتھ منہا کی سسکیاں بھی
شامل تھیں۔ تبریز سمیت اب وہ
تینوں ہی اسے پرے دھکیلنے میں
لگے تھے۔

"براق کیا پاگل پن ہے۔۔ چھوڑ
اسے وہ مر جائے گا۔۔"



"تو مر جائے۔۔ تاکہ آئندہ کسی میں
میرے آگے بولنے کی ہمت نہ
رہے۔۔" اپنی پر جلال آواز میں
دھاڑتے تبریز کے بعد مشال اور
پھر منہا کو سرخ نگاہوں سے دیکھا
تھا۔ جو اس وقت ہلدی کی طرح
پیلی پڑ چکی تھی۔ ایسا لگتا تھا وہ بھی
اپنا دل پکڑے گی اور یہیں تڑپتی



گر جائے گی۔ اور نجانے یہ خیال
آتے ہی براق کو کیا ہوا تھا۔ اس
نے جھٹکے سے باسل کو چھوڑا تھا جو
نیچے فرش پر گرا تھا اور وہ خود منہا
کی سمت لپکا۔ مگر وہ چیخ مارتی دور
ہو گئی۔

Kitab Chehra Novels
"یہاں آؤ۔" اسکے کمانڈ بھرے

انداز پر منہا آنکھوں میں آنسو لیے



سر نفی میں ہلاتی دور ہٹنے لگی۔ جبکہ
مشال اور تبریز بری طرح کھانتے
باسل کو اٹھنے میں مدد دے رہے
تھے۔

"سنا نہیں تم نے۔۔ میرے پاس
آؤ۔"

Kitab Chehra Novels



"من۔۔ منہا۔۔" باسل کی ٹوٹتی آواز
پر منہا نے تڑپ کر بھائی کی جانب
دیکھا۔ جبکہ براق اب بھی اسے اپنے
پاس بلا رہا تھا۔

"منہا۔۔!!" جہاں باسل کی آواز
میں آس تھی مان تھا۔ وہیں براق
کے لہجے میں تنبیہ تھی سختی
تھی۔۔ دھونس تھی۔۔ منہا نے نگاہ



اٹھا کر براق کی جانب دیکھا۔ جہاں
صاف پیغام تھا 'تمہیں میری طرف
ہی آنا ہے۔۔' اسکی آنکھوں سے
تیزی سے آنسو گرنے لگے۔

"منہا اس شخص کے قریب بھی
مت جانا۔۔ ورنہ میں مر جاؤں
گا۔۔"

Kitab Chehra Novels



"تمہارے پاس آپشنز نہیں۔۔۔ یہاں
آؤ۔۔۔" اس بار وہ دو ٹوک لہجے میں
بولا اور منہا بلاآخر قدم بڑھا گئی۔
براق اور باسل دونوں ہی ذرا سے
فاصلے پر تھے۔ منہا نے براق کے
نزدیک آتے ایک آخری نگاہ اس پر
ڈالی جہاں اب غرور اور فتح چمک
رہی تھی۔ وہیں باسل اور مشال جیسے

صدے سے سن ہو چکے تھے۔ مگر
منہا سنان براق آلیار کا بڑھا ہوا
ہاتھ تھامنے کے بجائے اسکے آگے
سے گزر گئی تھی۔ اس نے جہنم کے
بجائے اس بار جنت خریدی تھی
چاہے وہ دوپل کی ہی کیوں نہ
ہوتی۔ اس بار اس نے اس شیطان
کے بجائے اپنے بھائی کو چنا تھا۔ اس



کا مان بڑھایا تھا۔ جبکہ براق۔۔! وہ
ایک پل کے لیے اپنی جگہ فریز
ہو چکا تھا۔ منہا سنان اسے کراس
کر کے گزر گئی تھی۔ اسکے بجائے
اس نے اپنے بھائی کو چنا تھا یہ
سوچے بنا کہ وہ چاہتا تو اسی پل یہ
سارا کھیل ختم کر سکتا تھا۔ اس لمحے
Kitab Chehra Novels
براق آلیار کا چہرہ توہین سے سیاہ



پڑھ چکا تھا۔ گردن ہلکی سی ترچھی
کرتے سرخ نگاہوں سے ان تینوں
کا ملن دیکھا اور اسکا شدت سے دل
چاہا اس منظر کو آگ لگا دے۔
جبرے بھینچتے اس نے اپنے قدم
منہا کی جانب بڑھائے ہی تھے کہ
ایک اور عجیب انتہائی ٹھٹھکا دینے
والی بات ہوئی۔

Kitab Chehra Novels



اسکا بھائی۔۔!! اسکا ساتھی۔۔!!
اسکا یار۔۔!! اسکے سامنے آکھڑا ہوا
تھا۔ ان تینوں کی ڈھال بن
کر۔۔!! اسکی نگاہوں میں اس
وقت ایک عجیب سا تاثر تھا۔ براق
سرخ آنکھوں سے اسکی آنکھوں میں
دیکھتا رہا۔

Kitab Chehra Novels

"سامنے سے ہٹ۔۔!!"



"تو پیچھے ہٹ جا براق۔۔ منہا فیصلہ
سنا چکی۔۔!!"

"میں فیصلہ سننے نہیں کرنے آیا
ہوں۔۔!!"

"مگر میں تجھے ایسا نہیں کرنے دوں
گا۔۔!!"

Kitab Chehra Novels



"تو مجھے روکے گا۔۔۔؟" ایک قدم
اسکے نزدیک ہوتا عین آنکھوں میں
آنکھیں ڈالے قہر آلود نگاہوں سے
اسے دیکھ رہا تھا۔ تبریز نے لب
بھینچتے اسکے چہرے پر چھایا جلال
اور سرخی دیکھی تھی۔ ایسا کوئی لمحہ
نہیں آیا تھا زندگی میں سوائے مثال



سے شادی کے جب وہ آمنے سامنے
ہوں۔

"یہ فیملی ہے اب میری۔"

"اور میں۔۔؟"

"تو جانتا ہے تو کیا ہے میرے
لیے۔"



"نہیں۔۔" براق نے سر
جھٹکا۔۔ "اب نہیں جانتا۔۔ کیونکہ
تیری نظر میں اب میری حیثیت
بدل چکی ہے۔۔" ایک پرافیت نگاہ
اس پر ڈالتے اس نے پیچھے بھائی
کے حصار میں کھڑی اس دشمن
جاں کو دیکھا تھا۔ اور جبرے بھینچتا
کار کی سمت بڑھ گیا۔ آج بہت کچھ



تھا جو بدل چکا تھا۔ تبریز ساکت کھڑا
اسے جانا دیکھتا رہا جبکہ منہا۔!!
اسے کچھ محسوس ہی نہیں ہو رہا تھا۔
وہ خالی خالی نگاہوں سے خود سے
دور جاتے اس شخص کو دیکھ رہی
تھی۔ جس نے ایک بار کے بعد
دوبارہ اس پر نگاہ ڈالنا بھی ضروری
نہ سمجھا تھا۔



وہ کمرے میں داخل ہوئی تو ملازم
تبریز کے کپڑے پیک کر رہا تھا۔ اس
نے الجھی نگاہوں سے پیکنگ دیکھی
اور واپس کمرے سے نکلنے لگی مگر
پھر رکی تھی۔

Kitab Chehra Novels

"تبریز کہاں ہیں۔۔؟"



"سر ابھی تھوڑی دیر پہلے اسٹڈی
میں گئے ہیں۔۔" وہ سر ہلاتی باہر
نکل گئی۔ کل رات کے بعد سے
اسکی تبریز سے کوئی بات نہ ہو سکی
تھی۔ وہ رات کو پارٹی کے بعد
نجانے کہاں چلا گیا تھا۔ اور صبح بھی
کس ٹائم آفس کے لیے نکلا تھا۔ وہ
سمن کے کاموں میں مصروف تھی



کہ بات ہی نہ کر سکی۔ نیچے اسٹڈی
میں آئی تو تبریز شیف کے پاس
کھڑا کوئی فائل ڈھونڈ رہا تھا۔

"کیا ڈھونڈ رہے ہیں۔۔؟" اسکی
دھیمی آواز پر تبریز کے ہاتھ تھمے
تھے۔ مگر اگلے پل وہ پھر مصروف
ہو چکا تھا۔ وہ قریب آتی شیف سے
آگئی۔



"آپ کہیں جارہے ہیں مجھے بتایا
نہیں۔۔" شرٹ میں چھپے اسکے
کسرتی بازو پر انگلیاں پھیرتے پوچھا۔
تبریز نے گہری سانس بھرتے بس
ایک نگاہ اس دشمنِ جاں پر ڈالی
تھی۔ مگر پھر نظریں پھیرتا آگے
بڑھ گیا۔

Kitab Chehra Novels



"کچھ دیر پہلے ہی پروگرام فائنل ہوا
ہے۔۔ شاید ایک ایک لگے
وہاں۔۔" اسکے سپاٹ لہجے سے زیادہ
وہ نیوز پر کھٹکھی تھی۔

"ایک ایک۔۔!! آپ نے مجھے
پہلے کیوں نہیں بتایا۔۔ اور اتنے دن
آپ ہمارے بغیر تو کبھی نہیں
گئے۔۔"



"اب بہن کے ساتھ رہتی ہو تم۔۔
مجھے نہیں لگتا اب ہمارا اس طرح
کہیں نکلنا پوسیبل ہے۔۔" اس کے لہجے
میں کچھ عجیب تھا بہت عجیب مثال
اپنی جگہ سن کھڑی اسے دیکھتی
رہی۔ ابھی تو اس نے کل لے
جانے والے اسٹیپ پر اسے گھینکس

Kitab Chehra Novels



بھی نہ کیا تھا۔ اور آج یہ کیا شکوہ
کر گیا تھا۔

"آپ کو منہا کا یہاں رہنا پسند
نہیں۔۔؟" اسکی پل میں بدلتی رنگت
دیکھ کر تبریز لب بھینچتا فائل پر
نظریں جما گیا۔

Kitab Chehra Novels



"ایسا نہیں ہے مگر تم اللوجیکل
باتیں کر کے میرا وقت ضائع کر رہی
ہو۔۔"

"میں وقت ضائع کر رہی ہوں
آپکا۔۔؟"

"ہاں۔۔ ایک گھنٹے بعد میری فلائٹ
ہے۔۔ اور میری ایک بہت اہم فائل



نہیں مل رہی۔۔" تبریز نے سرد
لہجے میں کہتے ایک بار بھی اسکی
جانب نہ دیکھا تھا۔ اس پل وہ اسکی
سمت دیکھنا بھی نہیں چاہتا تھا۔
کیونکہ اس کی وجہ سے صرف اس
کے لیے وہ اپنے بھائی اپنے دوست
اپنے ساتھی کو ناراض کر چکا تھا۔ اس
شخص کا مان توڑ چکا تھا جس کی

زندگی میں اسکے اور آدم کے علاوہ
اور کوئی تھا ہی نہیں۔ کل پارٹی کے
بعد وہ سیدھا اسکے مینشن گیا تھا۔ مگر
براق اپنے گھر آیا ہی نہ تھا جب
اسے اپنی سوز سز سے معلوم ہوا وہ
نیویارک جا چکا تھا۔

Kitah Chehra Novels
"میں ہیلپ کرواؤں۔۔؟" حلق میں
اٹکتا کڑوا گولا اندر اتارتی صلح جو



انداز میں بولی تھی۔ مگر تبریز نے
ایک جھنجھلاہٹ بھری نگاہ اسکی
سمت ڈالی۔

"تم سے کہہ دیا نا جاؤ۔۔ تو پھر
کیوں سر پر سوار ہو۔۔؟" اس بار
اسکے لہجے میں موجود غضب مثال
کو بے یقین کر گیا۔ ان کے شادی
کے اتنے سالوں میں یہ پہلا لمحہ تھا



کہ تبریز نے اس سے اس لہجے میں
بات کی تھی۔ آنسو جو ضبط کیے
کھڑی تھی آنکھوں سے نکلتے رخسار
پر آگرے۔ اور پھر وہ ایک لمحہ بھی
وہاں نہیں رکی تھی۔ جبکہ تبریز ہاتھ
میں موجود فائل دور پھینکتا سر میں
ہاتھ پھیر کر رہ گیا۔

Kitab Chehra Novels



منہا واش روم سے برآمد ہوئی تو
چہرہ بالکل زرد ہو رہا تھا۔ اپنے
چکراتے سر سے دیوار کا سہارا لیتی۔
بیڈ تک آئی تھی۔ اور پیٹ پکڑتی
ڈھیر ہو گئی۔ ایسا لگ رہا تھا کسی نے
اسکے وجود کے کئی ٹکڑے کر دیے
ہوں۔ کل رات سے وہ ایک لمحہ
چین کا نہ لے سکی تھی۔ ایک عجیب

سی گھبراہٹ ایک بے چینی نے اسکا
احاطہ کیا ہوا تھا۔

"یا اللہ۔!!" اپنے پٹھتے سر کو
دونوں ہاتھوں میں تھام گئی تھی۔ صبح
جب وہ اٹھی تھی اسکی یہ کیفیت نہ
تھی یہی وجہ تھی کہ وہ یونیورسٹی
چلی گئی تھی۔ مگر یونیورسٹی میں ہی
اسکی حالت بگڑنے لگی تھی۔ اسی



لیے وہ آخری کلاس اٹینڈ کیے بغیر
آگئی تھی۔ اور تب سے کمرے میں
ہی بند تھی۔ مثال نجانے کہاں تھی
ورنہ اسکی کیفیت دیکھ کر ضرور
پریشان ہو جاتی۔

"یہ ضرور اس شخص کی وجہ سے
ہو رہا ہے۔۔ میں نے اسی کی ٹینشن
لی ہے۔۔" ماتھا انگلیوں سے دباتی



بڑبڑائی۔ کل رات کا ایک منظر تھا
جو اسکے ذہن میں چپک کر رہ گیا
تھا۔ اور وہ جا ہی نہیں رہا تھا۔ اس
نے ہزار بار اس منظر کو جھٹکنا چاہا
مگر وہ ہر بار ایک نئی سوچ کے
ساتھ اسکے سامنے آجاتا۔

Kitab Chehra Novels
"میں مان ہی نہیں سکتی۔۔۔ یہ اتنی
آسانی سے صرف تبریز بھائی کے
...



کہنے پر میرا پیچھا چھوڑ دے۔۔" تلخی
سے سوچا۔ ذہن کے پردے پر ایک
بار پھر وہی منظر ابھرا تھا جب
براق نے اسے آخری بار ایسی
نگاہوں سے دیکھا تھا۔ جیسے اب
واقعی وہ اسے آزاد کر چکا ہو۔ اسے
الوداع کہہ چکا ہو۔ اسکے بعد اب
کوئی واپسی نہ ہو۔ 'نا ممکن۔۔!!' میں



جانتی ہوں تم مرتے دم تک میرا
پچھا نہیں چھوڑ سکتے۔۔ اسے مسلسل
سوچتے دماغ میں ایک اور ٹیس اٹھی
تھی۔ اور میں کیوں چنتی اپنے بھائی
اور بہن کے مقابلے میں اس شخص
کو۔۔؟ کتنا غرور تھا اسے جیسے میں
اسکے علاوہ کسی اور کو چن ہی نہیں
سکتی۔۔ مگر اب کیا کرے گا وہ۔



اسے اس بات کی فکر ستا رہی تھی۔
کیا باسل کو نقصان پہنچانے کی
کوشش کرتا یا سیدھا اسے ہی دوبارہ
کہیں سے اٹھاوا لے گا۔ اور یہ خیال
آتے ہی اسکی دھڑکنیں مزید
بے ترتیب ہوئیں تھیں۔

نہیں۔۔ اب وہ ایسا نہیں کرے
گا۔۔ ورنہ تبریز بھائی اسے نہیں



چھوڑیں گے۔۔' یہ ایک جھوٹا بہلاوا
تھا جو اس نے اپنے دل کو دیا
تھا۔ مگر کیا پتہ اب وہ واقعی میرا
پیچھا چھوڑ دے۔۔' بے چین ہوتی
پیٹ کے بل لیٹ کر سائیڈ ٹیبل پر
پڑا اپنا موبائل گھورنے لگی۔' ہاں
شاید۔۔!! اسکی زندگی میں لڑکیوں
کی کئی تھوڑی ہے۔۔ وہ بھی ایک



سے ایک حسین لڑکی۔۔ عیاشی تو
ہمیشہ سے اسکا شوق ہے۔۔ کیا پتہ
کل رات ہی۔۔ اس کے پیٹ میں
عجیب گرہیں سی پڑیں تھیں۔۔
دونوں ہاتھوں سے پیٹ تھامتی
آنکھیں میچ کر درد کی شدت کو کم
کرنے لگی۔ مگر اب اچانک نجانے
کیوں یہ کیفیت برداشت سے باہر



ہونے لگی تھی۔ اسے اپنا چہرہ پسینے
سے تر ہوتا محسوس ہوا۔ جب یکدم
ہی ایک مہربان لمس اسے اپنے
رخسار پر محسوس ہوا تھا۔

"منہا۔۔۔ منہا۔۔!! میری جان
آنکھیں کھولو۔۔ کیا ہوا
تمہیں۔۔" مشال کی فکر مند آواز پر



اس نے نم آنکھیں کھول کر اسے
دیکھا۔

"آ۔۔ آپی۔۔ بہت درد ہو رہا ہے۔۔
گھب۔۔ گھبراہٹ ہو رہی ہے۔۔"

"کچھ نہیں ہوگا۔۔ بس ذرا سا
حوصلہ۔۔ ہم ابھی ڈاکٹر کے پاس
چل رہے ہیں۔۔" یہ آخری آواز



تھی جو اسکے کانوں سے ٹکرائی تھی
اسکے بعد وہ خرد سے بیگانہ ہو چکی
تھی۔

"سر تبریز سر آئے ہیں۔۔" شام
کے سات بج رہے تھے۔ نیویارک
میں موجود اپنے اپارٹمنٹ میں



موجود وہ اس وقت کلب جانے
کے لیے ریڈی ہو رہا تھا۔ جب میکس
نے آکر اسے مطلع کیا تھا۔ براق کی
بھنویں جڑ گئیں۔

"اسے گھسنے کس نے دیا
یہاں۔۔۔؟" کل رات سے وہ جس
کیفیت میں تھا۔ یہ وہی جانتا تھا خود
کو کسی کے بے جا قتل سے اس نے



کس طرح باز رکھا تھا۔ کل رات
سے اسے تبریز پر شدید اشتعال آرہا
تھا۔ وہ کسی دوسرے کے لیے اسکے
سامنے آکھڑا ہوا تھا۔ اور ان
'دوسروں' کا تو وہ ذکر بھی سننا
نہیں چاہتا تھا۔ کیونکہ جب جب اس
طرف اس کا خیال جارہا تھا اسکا دل
و دماغ بھٹی کی طرح سلگ رہا تھا



یہی وجہ تھی کہ وہ لاس اینجلس
سے ہی نکل آیا تھا۔ یہی ایک حل
تھا یہی ایک راستہ تھا اس چیپٹر کو
کلوز کرنے کا۔ مگر اسے یہ نہیں
معلوم تھا ان دو کوڑی کے لوگوں
کے لیے وہ اپنے بھائی کو ہی کھو
دے گا۔

Kitab Chehra Novels



"سر وہ کافی ڈسٹرب لگ رہے
ہیں۔۔" میکس نے گرٹ بڑاتے ہوئے
وضاحت دی۔ کیونکہ کل سے وہ
جس قدر مشتعل تھا کوئی بعید نہ
تھی کہ اسی کا سر پھاڑ دیتا۔

"ڈسٹرب۔۔ مائی فٹ۔۔" سر جھٹکتا
باہر نکل گیا۔ لاؤنج میں آتے سفید
شرٹ اور نیوی بلو پینٹ میں ملبوس



تبریز پر ایک نگاہ بھی ڈالے بغیر وہ
سیدھا نکل گیا تھا۔ جبکہ تبریز اسے
کمرے سے نکلتا دیکھ تیزی سے اسکی
جانب لپکا۔ وہ یہاں آنے تک کتنا
ڈسٹرب رہا تھا۔ ایک تو مشال کو
ناراض کر آیا تھا دوسرا براق کی کل
سے خاموشی اسکا دماغ خراب کر رہی
تھی۔

Kitab Chehra Novels



"براق۔۔ براق میری بات
سن۔۔" براق ایک جھٹکے سے پلٹا تھا
اور پوری قوت سے ہاتھ کا تیج بناتا
اسکی ناک پر جڑ گیا۔ تبریز کراہتا ہوا
ناک تھامتا پیچھے ہٹا۔

"دفع ہو جا اپنی شکل کو لے کر ورنہ
وہ تیری ہوتی سوتی تابوت میں
دیکھے گی اگلی بار تجھے۔۔" تبریز کے



کراہنے کی پرواہ کیے بغیر وہ پھنکارتا
واپس پلٹنے لگا مگر تبریز پھر روک
گیا۔

"تو کہیں نہیں جائے گا۔۔۔" اور
براق نے بنا لحاظ کیے ایک اور
ضرور دار مکا اسکے منہ پر رسید کیا
تھا۔

Kitab Chehra Novels



"آئندہ۔۔۔!! میرے راستے میں
نہیں آئے گا تو۔۔" وہ اپنی سفید
آستین سے خون صاف کرتا براق
کے انگارہ ہوتے چہرے کو دیکھ پھر
قریب آگیا۔

"تو مجھے روک نہیں سکتا۔۔"

Kitab Chehra Novels



"اپنی اوقات دکھانے کے بعد یہاں
لینے کیا آیا ہے تو۔۔؟
مزاح۔۔؟" اسے گریبان سے پکڑتا
دھاڑ اٹھا تھا۔

"نہیں۔۔ بس یہ دیکھنے آیا تھا اس
عام سی لڑکی کے ہجر میں مر تو
نہ۔۔۔" اور بس براق آلیاں آپے



سے باہر ہوتا لاتوں اور گھونسوں
سے اسکی درگت بنا گیا تھا۔

"بس۔۔۔ بس کر۔۔" فرش پر پڑے
تبریز نے بری طرح کھانستے سختی
سے اسکی ٹانگ پکڑ لی۔ براق نے
ایک تنفر بھری نگاہ اسکی انجر پنجر
حالت پر ڈالی اور جھٹکے سے ٹانگ
چھڑاتا کافی ٹیبل کی سمت بڑھ گیا۔



جہاں ٹشو باکس رکھا تھا۔ چار پانچ
ٹشوز ساتھ نکالتے اپنا چہرہ صاف کیا
اتنے میں تبریز بھی اٹھ کر صوفے
کے پاس چلا آیا۔

"بیٹھ جا اب۔۔" براق سے ٹشو
باکس چھین کر اپنی ناک سے بہتا
خون صاف کرتا وہیں صوفے پر
ڈھیر ہو گیا۔ لیکن بیٹھنے سے پہلے

کراہتے براق کو گالی دینا نہ بھولا
تھا۔

"یہاں کیوں آیا ہے۔۔؟" اس بار
براق کا لہجہ انتہائی سرد اور دو ٹوک
تھا۔ اتنا مار کر بھی اسکے غصے میں
کوئی تبدیلی نہ آئی تھی۔

Kitab Chehra Novels



"دیکھ براق۔۔ کل اگر تو منہا
کو۔۔"

"شٹ۔۔ اپ۔۔!! اس۔۔" براق
نے لب بھینچتے خود کو کچھ غلط کہنے
سے روکا تھا۔ "اس لڑکی کا نام بھی
میرے سامنے نہیں لے گا تو۔۔"

Kitab Chehra Novels



"اچھا نہیں لوں گا۔۔ بس مجھ سے
ناراضگی ختم کر۔۔۔" براق کی تیوری
کے بلوں میں مزید اضافہ ہوا تھا۔

"تجھے میری ناراضگی کی پرواہ ہوتی تو
کل ان دو ٹکے کے لوگوں کے
سامنے اپنی اوقات نہیں
دکھاتا۔۔" تبریز نے اس کے الفاظ کے



چناؤ پر انتہائی خفگی بھری نگاہوں
سے دیکھا تھا۔

"جب وہ لوگ تجھے اتنے برے
لگتے ہیں۔۔ تو پھر کیوں تو اسے
زبردستی اپنے ساتھ رکھنا چاہتا
ہے۔۔" براق نے سلگتی نگاہ اسکی
جانب ڈالی۔ اتنا انجان یا معصوم وہ
تھا نہیں جتنا بن رہا تھا۔ یا اسے



آزماء رہا تھا۔" دیکھ میں جانتا ہوں
دل تو تیرا اس سے اکتا چکا ہوگا۔
تو کہاں ایک دن سے زیادہ
برداشت نہیں کرتا کسی صنف نازک
کو اور یہاں وہ پچھلے کئی مہینوں
سے تیرے ساتھ تھی۔۔ اور رہی
قتل کی بات۔۔ وہ اب تو نے کیوں

Kitab Chehra Novels



نہیں کیا تھا یہ میری سمجھ سے
باہر۔۔"

"اب میں تجھ سے پوچھ کر فیصلے
لوں گا۔۔ اور تو شاید بھول رہا ہے
شادی کی ہے میں نے اس
سے۔۔" تبریز نے ٹھٹھک کر اسکی
اگ بگولا ہوتی صورت دیکھی اور



ناک سے ٹشو ہٹاتے دوسرا ٹشو
رکھا۔

"تو اس شادی کو مانتا ہے۔۔؟"

"وہ تو مانتی ہے نا۔۔" مگر پھر یکدم
ہی لب بھینچ گیا۔ "ٹو ہیل ود ہر۔۔
مجھ سے اب اسکے بارے میں کہو اس
نہیں کرے گا تو۔۔" انگلی اٹھا کر



اس بار بڑے سخت لہجے میں تنبیہ
کی تھی۔ جس لڑکی کے بارے میں
وہ اب سوچنا بھی نہیں چاہتا تھا اسکا
ذکر بھی کیوں سنتا۔ "میں یہ چیپٹر
تیرے گھر سے نکلتے وقت کلوز
کر چکا ہوں۔۔" اس کے لہجے میں ایسی
سنگینی تھی کہ تبریز ایک پل کے لیے

Kitab Chelra Novels



ٹھہر گیا تھا۔ وہ ایسا ہر گز نہیں چاہتا تھا۔

"اگر تو یہ میرے کل لیے جانے والے اسٹیپ کی وجہ سے کر رہا ہے۔۔ تو میں تجھے یہ نہیں کرنے دوں گا۔" براق نے ناگواری سے سر جھٹکا۔

Kitab Chehra Novels



"پہلے تو ڈسائیڈ کر لے کہ چاہتا کیا
ہے۔۔ کل اپنی ہوتی سوتی کی وجہ
سے مجھے کوئی قدم اٹھانے نہیں
دیا۔۔ آج لیکچر دینے چلا آیا۔۔ جا
جا کر اس سے اجازت مانگ جس
کے قدموں میں دن رات بیٹھا رہتا
ہے۔۔"

Kitab Chehra Novels



"بکواس بند کر۔۔ محبت کرتا ہوں
میں اس سے۔۔ اور آج صرف تیری
وجہ سے۔۔ زندگی میں پہلی بار اس
سے اونچی آواز میں بات کی میں
نے۔۔" براق نے اس کے سختی سے
بھینچے جڑے اور سرخ ہوتی رنگت
بس ایک نظر دیکھی تھی۔ مگر اس
ایک نظر میں ہی وہ اسکی اندورنی

کیفیت کا اندازہ لگا گیا تھا۔ "وہ اپنی
جگہ بالکل غلط نہیں۔۔ بتا کیا غلط
کر رہی ہیں وہ دونوں۔۔ تیرا ایجنج۔۔
تیرے کام کسی کو بھی تجھ سے
بدل کر دیں وہ تو پھر شریف
باکردار لڑکیاں ہیں۔۔۔"

Kitab Chehra Novels
"تو سنبھال نا اب 'شریف' لڑکیوں
کو میرے پاس کیوں آیا ہے۔۔؟ اور



ایک بات کان کھول کر سن
لے۔۔ "براق نے وارننگ بھرے
انداز میں کہتے اسکی سمت دیکھا
تھا۔ "تجھے مجھ سے ملنا ہے مل نہیں
ملنا نہ مل۔۔ مگر میرے سامنے اس
فیملی کا ذکر نہیں کرے گا اب
تو۔۔" بات مکمل کرتا وہ ایک لمحہ
بھی وہاں نہ رکا تھا۔

"بس رپورٹس کچھ دیر میں آجائیں
 گی اسکے بعد ہم گھر چلیں
 گے۔۔" ہاسپٹل کے بیڈ پر لیٹی منہا
 کے بال سمیٹتی پیار سے بولی۔ یہاں
 آئے انہیں دو گھنٹے سے زیادہ ہو چکے
 تھے۔ منہا کو سکون کے انجیکشنز اور
 ڈرپ دی گئی تھی۔ جس کے بعد ہی

اسے سکون نصیب ہوا۔ مثال اسے
اس کے دل کے ڈاکٹر کے پاس ہی
لے آئی تھی۔ کیونکہ وہی اسکا مرض
سمجھتا تھا۔ اب بھی اس نے منہا کے
چند ٹیسٹ کروائے تھے جن کا
انہیں انتظار تھا۔

Kitab Chehra Novels
"سمن کی خیریت تو پوچھ لیں۔۔۔"
اکیلی ہوگی گھر پر۔۔۔" تکیے کے



سہارے اٹھتی فکر مندی سے بولی۔
کیونکہ مثال سب چھوڑ چھاڑ اسے
گھر سے لے کر نکل گئی تھی۔

"میری بات ہو چکی ہے کلارا سے
تمہاری بھانجی اس وقت میرے
میک اپ میں گھسی بیٹھی ہے۔۔۔ میرا
کہیں جانا اسکے لیے پریشانی نہیں بلکہ
آزادی کا پر مٹ ہوتا ہے۔۔۔" اسکے



نگاہیں گھمانے پر منہا کھل کر
مسکرائی تھی مگر یہ مسکراہٹ اگلے
پل سمٹ بھی گئی۔

"میں نے ڈسٹرب کردی نا آپکی
زندگی۔۔؟"

"کیا کہہ رہی ہو۔۔؟" تیوری پر بل
ڈالتی اسکے سامنے بیڈ پر آ بیٹھی۔



"ہاں نا۔۔ جب سے میں آئی ہوں
تبریز بھائی اور آپ بری طرح
ڈسٹرب ہیں۔۔ آپ کو لگتا ہے مجھے
نظر نہیں آتا۔۔؟"

"ایسا نہیں ہے میری جان۔۔ تم
بلکل غلط سمجھ رہی ہو۔۔ تم مجھے
آٹھ سال بعد ملی ہو۔۔ تمہیں لگتا
ہے میں تم سے پریشان ہو سکتی



ہوں۔۔؟ اور تبریز کو تم سے مسئلہ
ہوتا تو وہ تمہیں اس شخص کے
ساتھ نہیں بھیج دیتے۔۔؟" منہا سر
جھکائے اپنی ہتھیلیوں کو دیکھ رہی
تھی۔ آنکھوں کی زمین نم تھی مگر
وہ مثال کو دکھانا نہیں چاہتی تھی۔

Kitab Chehra Novels

"لیکن مجھے۔۔" ابھی وہ بول ہی رہی
تھی کہ دروازہ ناک کرتا ایک ادھیڑ

عمر ڈاکٹر اور ایک فی میل ڈاکٹر روم
میں داخل ہوئے تھے۔

"گڈ ایوننگ۔۔ کیسا محسوس کر رہیں
ہیں اب آپ مسز براق۔۔؟" مشال
نے چونکتے منہا کی جانب دیکھا جو
ایک پل کے لیے بالکل چپ رہ گئی
تھی۔ اس نے خود بھی ناگواری سے
لب بھینچ لیے۔ غلطی اسی کی تھی



اس نے ہاسپٹل کے رجسٹر سے اسکا
نام کیوں نہیں چینیج کروایا تھا۔

"ٹھیک ہوں۔۔"

"رپورٹس آگئیں ڈاکٹر

صاحب۔۔؟" اس بار مشال نے

پوچھا تھا۔
Kitab Chehra Novels



"جی بلکل آچکی ہیں۔۔ بس ہم ان کا
ایک چیک اپ کریں گے۔۔ اسکے
بعد یہ گھر جاسکتی ہیں۔۔" لیڈی ڈاکٹر
سے اکوپمینٹ لیتے ڈاکٹر پروفیشنل
انداز میں بولا تھا۔

"مسٹر براق نہیں آئے۔۔ اچھا ہوتا
وہ بھی یہیں ہوتے۔۔" مشال نے



زچ ہوتے پہلو بدلا۔ اور بہن کی
زرد پڑھتی شکل دیکھی۔

"وہ مصروف تھے۔۔ اس لیے نہیں
آسکے۔۔ میں منہا کی بڑی بہن
ہوں۔۔ آپ مجھ سے ڈسکس کر سکتے
ہیں۔۔"

Kitab Chehra Novels



"ارے نہیں۔۔ ایسا کوئی سیریس
ڈسکس کرنے کے لیے نہیں۔۔ مگر
جب ہم ایسی نیوز دیتے ہیں ہزبینڈ
وائف ساتھ ہوں زیادہ بہتر ہوتا
ہے۔۔" مشال نے کچھ الجھتے منہا کی
جانب دیکھا اسکے چہرے پر بھی
ایسے ہی تاثرات تھے۔

Kitab Chehra Novels



"کیا مطلب۔۔ کیسی نیوز۔۔؟" اس
نے حتہ المکاں لہجے کو نارمل رکھا
تھا۔ جبکہ منہا کی چھٹی حس اسے
کوئی اچھے سگنل نہیں دے رہی
تھی۔ اس پل اسے اپنا دل کانوں
میں دھڑکتا محسوس ہو رہا تھا۔

Kitab Chehra Novels

"منز براق۔۔ یو آر
ایکسپیکٹنگ۔۔!!" ڈاکٹر کی سنجیدہ

آواز کمرے کی خاموشی میں ابھرتی
ان دونوں کو پتھر کا کر گئی۔

جاری ہے |

Kitab Chehra Novels



رفوگر

قسط ۳۴

Kitab Chehra Novels

محبتوں میں ہر ایک لمحہ وصال ہو
گاہے یہ طے ہوا تھا۔

...



انچھڑ کے بھی ایک دوسرے کا
خیال ہو گا۔۔۔ یہ طے ہوا تھا۔

وہی ہونا ، بدلتے موسم میں تم
نے ہم کو بھلا دیا ہے۔۔۔

کوئی بھی رُت ہو نہ چاہتوں کو
زوال ہو گا۔۔۔ یہ طے ہوا تھا۔



یہ کیا کہ سانسیں اکھڑ گئی ہیں سفر
کے آغاز میں ہی یارو
کوئی بھی تھک کے نہ راستے میں
نڈھال ہو گا۔۔۔ یہ طے ہوا تھا۔

جدا ہوئے ہیں تو کیا ہوا ہے یہی
تو دستور زندگی ہے



جدا یوں میں نہ قربتوں کا ملال ہو
گا۔۔۔ یہ طے ہوا تھا۔

چلو کہ فیضان کشتیوں کو جلا دیں
گمنام ساحلوں پر

کہ اب یہاں سے نہ واپسی کا
سوال ہو گا۔۔۔ یہ طے ہوا تھا۔



شراب کا گلاس ہاتھ میں لیے وہ
اس وقت کلب کے بے ہنگم شور
میں بیٹھا تھا۔ مگر وہ اس شور سے
اس شام سے اتنا ہی بیگانہ تھا جتنا
وہ اپنے شہر سے بیگانہ ہو چکا تھا۔
نیویارک آئے ایک ہفتہ ہو چکا تھا
اسے۔۔ ایک ہفتے سے وہ اس شہر
سے دور تھا جہاں وہ تھی۔۔ جہاں



وہ اپنے اپنوں میں تھی۔ جہاں اسکی
مکمل خوشیاں تھیں۔۔ جہاں وہ نہیں
تھا۔۔!! اسے ایک ہفتہ ہو چکا تھا
اس شہر کو چھوڑے۔۔ مگر وہ آج
بھی وہیں انہیں کیفیات کے ساتھ
کھرا تھا جن سے پیچھا چھڑانے
کے لیے اس شہر سے نکلا تھا۔

..



ایک عجیب سی تپش تھی جو ہر لمحہ
جلا رہی تھی بے چین کر رہی
تھی۔۔ اور اس لڑکی سے نفرت پر
مجبور کر رہی تھی۔ کہنے کو تو وہ
چیپٹر کلوز کر چکا تھا منہا سنان کا
مگر یہ اتنا آسان تو ہر گز نہ تھا کہ
وہ سب کچھ بآسانی بھول جاتا۔ وہ
بے عزتی بھول جاتا جو اس نے



اپنے سو کالڈ بھائی کے لیے کی
تھی۔

"یعنی میری نرمی تمہیں راس ہی
نہیں آئی۔۔ تم لائق ہی نہ

تھیں۔۔" شراب حلق میں اتارتا
ارد گرد پھرتیں نیم عریاں حسیناؤں
کو خالی الذہنی سے دیکھ رہا تھا۔ مگر

...



ان نقلی رنگوں سے سچی ایک لڑکی
بھی اسے اتنی پرکشش نظر نہیں
آ رہی تھی۔ جتنا وہ سادگی میں اس
پر وار کر دیتی تھی۔ اس نے آج
تک اس لڑکی کو میک اپ میں
نہیں دیکھا تھا سوائے آخری بار
کے۔!! اور سارا بگاڑ کی کمبخت
اس آخری بار کا تھا۔!! "مائی



فٹ۔۔!! بہت اکڑ ہے اسے۔۔
اب میں بھی دیکھتا ہوں۔۔ کون
پلٹ کر دیکھتا ہے تمہیں۔۔" یہ تو
براق نے بھی سوچ لیا تھا۔ اب
اسکی جانب پلٹ کر نہیں دیکھنا
تھا۔ وہ اس لائق ہی نہیں تھی کہ
وہ اپنا آپ اس ناقدری کو سونپتا۔



اپنے انتقام کو ادھورا چھوڑنے پر
آ رہا تھا وہ صرف اس لڑکی کی وجہ
سے اپنے باپ کے سامنے شرمندہ
ہوا تھا۔ کہاں وہ آٹھ سال سے اس
لڑکی کو ڈھونڈ رہا تھا۔ اور کہاں
منہاسنان نے ہی اب اس کے
ہاتھ پاؤں باندھ دیے تھے۔ اور
دوسری جانب اسی نے براق آلیار



اور وہ کیوں سوچتا۔؟ ایک انتقام
کے علاوہ دونوں کے درمیان اور
کونسا تعلق تھا۔؟ یا تو اسے اس
لڑکی کو شروع میں ہی مار دینا
چاہیے تھا لیکن اب جب وہ اپنے
اس منصوبے سے پیچھے ہٹ کر
اسے چھوڑ چکا تھا تو واپس پلٹ کر
نہیں دیکھنا چاہیے تھا۔ مگر اب غصہ



کو ریجیکٹ کیا۔ اس پر اپنے اس
چینوٹے سے بھی کم حیثیت رکھنے
والے بھائی کو فوقیت دی تھی۔
لیکن اگر یہ سب کسی کی وجہ سے
ممکن ہوا تھا تو وہ صرف اسکے اپنے
بھائی کی وجہ سے۔ براق نے دانت
پیتے اپنے سامنے رکھے صوفے کی
جانب دیکھا جہاں کچھ دیر پہلے وہ



بیٹھا تھا مگر اب کہیں نکل گیا تھا۔
وہ کل سے اسکے ساتھ ہی تھا۔ کسی
جونک کی طرح چپکا تھا۔ کیونکہ وہ
جانتا تھا وہ دونوں بھائی براق آلیار
کی کمزوری تھے۔ جس کا تبریز نے
اچھے سے فائدہ اٹھایا تھا۔ اسے کاٹ
کر اپنی بیوی کی اس ہوتی سوتی کو
اپنے پروں میں محفوظ کر لیا تھا۔



یعنی وہ لوگ یہ سمجھ رہے تھے کہ
منہا سنان اس طرح اس سے۔۔!!
براق آلیار سے محفوظ رہ سکتی
تھی۔۔؟ وہ چاہتا تو الف سے
لے کرے تک سب کے دماغوں
کا یہ خلل دور کر سکتا تھا۔ سب کچھ
پلٹ کر رکھ سکتا تھا۔



مگر۔۔!!

وہ اب ایسا ہر گز کچھ کرنے والا نہ
تھا۔ یہ چیپٹر جو وہ منہا سنان کی
دل کی بیماری کے وقت بند کرنا
چاہ رہا تھا اب اسکی غداری پر بند
کر گیا تھا۔ اب واقعی اس کی جانب
نہیں پلٹنا تھا۔ چاہے وہ اس دل کی



بیماری میں تڑپتی مر ہی کیوں نہ
جاتی۔۔!!

"سر۔۔!!" براق نے گلاس بھرتے
میکس کی جانب نگاہ ڈالی۔ "ایک
نیوز ہے۔۔!!"

"کس حوالے سے۔۔؟" اسکے
سنیچدہ لہجے پر میکس نے لبوں پر



زبان پھیری تھی۔

"میڈم کچھ دن پہلے۔۔"

"شٹ اپ۔۔۔!!!" اس کے ذکر

پر ہی وہ جنونی کیفیت میں مبتلا
Kitab Chehra Novels
ہونے لگا۔ "میں نے کیا بکواس کی

تھی۔۔ اس لڑکی کے متعلق میں

ایک لفظ بھی نہیں سنوں گا۔۔ یا



تم چاہ رہے ہو۔۔ تمہاری زبان
گدی سے کھینچ لوں۔۔؟ "بوتل
ٹیبیل پر پٹختا پھنکار اٹھا۔ اور میکس
کی زبان اسکے اس قدر شدید ری
ایکشن پر تالو سے چپک چکی تھی۔

Kitab Chehra Novels

"اب دفع ہو یہاں سے۔۔" گلاس
حلق میں اتارتا اسے جانے کا اشارہ



کر گیا۔ میکس نے ایک بے بس نگاہ
اپنے بوس پر ڈالی تھی جو خبر وہ
اسے دینے آیا تھا شاید اس سے
اسکے پچھلے ایک ہفتے کے رویے
میں کوئی تبدیلی آجاتی۔۔ مگر قسمت
کو شاید کچھ اور منظور تھا۔



"مسز براق یو آر ایکسیکٹنگ۔۔"

"مسز براق یو آر ایکسیکٹنگ۔۔"

"مسز براق یو آر ایکسیکٹنگ۔۔"

Kitab Chehra Novels

یہ صرف ایک جملہ نہیں بلکہ ایک
نیا موڑ تھا جو اسکی تباہ حال زندگی
میں آیا تھا۔ اس خبر کو سنے پانچ



دن گزر چکے تھے۔ مگر ان پانچ
دن میں لاکھوں بار اس نے یہ
جملہ دہرایا تھا۔ اس کا ذہن اس پر
چبنا تھا۔ وہ تعلق جو اس نے اس
شخص کو رد کر کے تقریباً ختم ہی
کر دیا تھا۔ اس خبر نے جیسے اسکی
تمام سوچیں منجمد کر دیں تھیں۔



کیا مذاق تھا جو اسکے ساتھ ہوا تھا۔
یہ قسمت اسکے ساتھ کیا کر رہی
تھی۔ اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا۔ اس
خبر کے بعد اس نے اپنے دل کو
بھی ٹٹولا تھا مگر وہاں سے اسے
کوئی آواز سنائی نہ دی تھی۔ اسکا
دل بالکل خالی تھا۔ کوئی بنجر ویران
زمین۔۔!! اس نے کبھی تصور میں



بھی نہ سوچا تھا کہ وہ اس شخص
کی اولاد کی ماں بنے گی جس کی
وجہ سے اسکا باپ مر چکا تھا اسکی
فیملی بکھر چکی تھی۔ جس دن یہ
خبر اس نے اور مشال نے سنی
تھی۔ ان دونوں کے درمیان کوئی
گفتگو نہ ہوئی تھی۔ مشال نے ایک
لفظ بھی نہ کہا تھا۔ مگر اب یہ



خاموشی ہر گزرتے دن کے ساتھ
شدت اختیار کرتی جا رہی تھی۔ اسکی
بہن چپ کیوں تھی۔۔؟ کیا اس
نے کوئی گناہ کیا تھا۔۔؟ یا یہ اس
کی غلطی تھی۔۔؟ چاہے جیسے بھی
حالات ہوں درمیان میں جتنی بھی
نفرتیں ہوں اس نے براق آلیار
کے ساتھ مل کر کوئی حرام کام



نہیں کیا تھا۔ جو وہ نظریں چراتے یا
سر جھکاتی۔

اپنی نم آنکھیں اٹھا کر واشروم کے
مرر میں دیکھا۔ بکھرے بال۔۔

سو جھی آنکھیں۔۔ اور زرد چہرہ۔۔

ایک تو اس اچانک بدلتی کیفیت
نے اسکی جان نکالی ہوئی تھی اور



دوسرا اپنی اس حالت کو قبول کرنا
اس کے لیے ایک ناممکن امر بن
چکا تھا۔

"یا اللہ تو کیا چاہتا ہے۔۔ مجھے کچھ

سمجھ نہیں آرہا۔۔ میں کیا

کروں۔۔؟" تھک کر وہیں واشروم
کی دیوار سے لگتی بیٹھتی چلی گئی۔



اس شخص نے اسکی سوچوں نے
اسکی تمام توانائیاں کھینچ لی تھیں۔

"اگر اسے پتا چلا وہ کیا کرے
گا۔۔؟" یہ ایک نیا خوف تھا جو اس
کے دل میں کنڈلی مار کر بیٹھ چکا
تھا۔ "شاید اسے کوئی فرق ہی نہ
پڑے۔۔" اسکی آنکھوں کے سامنے



براق کے گھر سے نکلنے سے پہلے
کے تاثرات ابھرے تھے۔ وہ
تاثرات تو منہا سنان آج تک نہیں
بھولی تھی۔ کتنی سرد مہری۔۔ کتنی
بیگانگی۔۔ کتنی نفرت لے کر وہ
یہاں سے نکلا تھا۔!!

Kitab Chehra Novels



"یا شاید وہ اسے اپنی اولاد ہی
ایکسیپٹ نہ کرے۔۔!" ایسے ہی
عجیب عجیب ابہام پالے وہ خود کو
مزید پاگل کر رہی تھی۔ لیکن وہ
چاہتی کیا تھی اسے خود سمجھ نہیں
آ رہا تھا۔ کیا وہ چاہتی تھی کہ وہ
شخص اپنی اولاد کو اون کرے۔۔؟
اپنا نام دے۔۔؟



"نہیں وہ ہر گز ایسا نہیں کرے
گا۔۔ اسے تو اب مجھے بدنام اور
رسوا کرنے کا موقع ملا ہے۔۔ وہ
کیسے اس موقع کو جانے دے
گا۔۔؟" ایک اور تلخ سوچ اسکے
ذہن میں ابھری تھی۔ جب باہر
ہوتی دستک نے اسے سوچوں کے
بھنور سے نکالا تھا۔ اسے معلوم تھا



باہر دروازے پر ملازمہ کے علاوہ
کوئی نہیں ہو سکتا تھا۔ مثال چاہے
صحیح طرح اسکا سامنا نہیں کر پارہی
تھی وہ بمشکل چند بار ہی ملازمہ
کے ساتھ آئی تھی۔ کیونکہ وہ

دونوں ہی ایک دوسرے سے

نظریں چرا رہیں تھیں اس وقت۔
مگر وہ اسکا خیال پورا رکھوا رہی



تھی اسکی ڈائٹ کا دھیان رکھ رہی
تھی۔ جو اس حالت میں ایک
عورت کا رکھا جانا چاہیے تھا۔ مگر
اسے فزیکل سے زیادہ مینٹل ہیلتھ
کی بہتری کی ضرورت تھی۔

Kitab Chehra Novels



شام پانچ بجے کا وقت تھا جب
اسکی واپسی ہوئی تھی۔ اور یہ وہی
جانتا تھا اس پورے ہفتے میں اس
نے کتنی شدت سے اپنے گھر اور
فیملی کو مس کیا تھا۔ سب سے بڑی
وجہ اسکا مشال کو خفا کر کے جانا تھا
ورنہ ہمیشہ ایسا ہوتا تھا کہ وہ کہیں
بھی جاتا یا تو جلدی لوٹ آتا تھا یا



سمن اور مشال کو ساتھ لے کر
جاتا مگر اس بار یہ دونوں ہی کام
نہ ہو سکے تھے۔ اور سب سے بڑی
بات وہ جس طرح اس پورے ہفتے
اسے کالز اور میسجز کرتا منانے کی
کوششیں کرتا رہا مشال نے ایک
کال تک اٹینڈ نہ کی تھی اسکی۔ اور



یہی بات اسے پورے ہفتے سب
سے زیادہ بے چین کرتی رہی تھی۔

"بابا۔۔!!" لاؤنج میں ٹی وی
دیکھتی سمن باپ کو دیکھ ریموٹ
پھینکتی تیزی سے اسکی سمت دوڑی
تھی۔



"بابا کی جان۔۔!!" اسے باہوں
میں بھرتا کئی بوسے دے
گیا۔۔ "بابا کو مس کیا۔۔؟" سمن
نے تیزی سے گردن ہلائی۔

"بہت۔۔ بہت۔۔ بہت"
زیادہ۔۔ "تبریز ہنستا اسکے بال بکھیر
گیا۔" اور ماما۔۔ انہوں



نے۔۔؟" ارد گرد نگاہ دوڑاتا اسے
لیے صوفے پر آبیٹھا۔ اس ٹائم وہ
کچن میں ہوتی تھی سمن کے لیے
کچھ نہ کچھ بنا رہی ہوتی تھی۔

"ماما نے بتایا ہی نہیں۔۔ میں نے
پوچھا بی۔۔ بس چپ رہیں۔۔" چونچ
بناتی معصومیت سے بولی۔



"اچھا ایسی بات ہے۔۔ کہاں ہیں
آپ کی ماما۔۔ میں خود پوچھ لوں
گا۔۔" وہ خود ہی کچن کی جانب
بڑھنے لگا مگر سمن روک گئی۔

"ماما پلانٹس کے پاس ہیں۔۔"

"کیوں آج آپ کے لیے کچھ نیا
ٹرائے نہیں کیا۔۔؟" سمن نے



گردن نفی میں ہلا دی۔۔

"کلارا نے بنا کر دیا تھا مجھے چاکلیٹ
شیک۔۔ ماما نے تو اتنے سارے دن
سے کچھ بنایا ہی نہیں۔۔" سمن کے
چہرے پر کچھ نیا نہ بننے کے غم
میں اداسی چھا چکی تھی۔



"اچھا ایسی بات ہے یعنی میرے
جانے کے بعد میری بیٹی کا خیال
نہیں رکھا گیا۔!! ابھی خبر لیتا
ہوں میں آپکی ماما کی۔" مصنوعی
رعب سے کہتا بیٹی کو کھلکھلانے پر
مجبور کر گیا۔ اوپر فرسٹ فلور پر
بنے انڈور پلانٹس کے ایریا میں آیا
تو سیاہ کرتا پاجامہ پر سرخ شال



اوڑھے مشال اسے سامنے ہی ہاتھ
باندھے سوچوں میں گم کھڑی نظر
آئی تھی۔ تبریز نے احتیاط سے
سلائڈنگ ڈور کھولا تھا اور دبے
قدموں اسکے بالکل عقب میں جاتا
حصار میں لے گیا تھا۔



"مسڈ یو سو مچ۔۔!!" اس اچانک
آمد پر مشال اپنی جگہ سے اچھل
پڑی تھی۔ اور متحیر نگاہوں سے
گردن موڑتے تبریز کی جانب
دیکھا۔ وہ قریب ہوتا اسکے رخسار پر
اپنا لمس چھوڑ چکا تھا۔ مشال تڑپ
کر اسکی گرفت سے نکلی۔



"آپ کب آئے۔۔؟" اسکا لہجہ
انتہائی بے تاثر تھا۔ اسکے آنے کی
کوئی خوشی یا جوش لہجے سے مفقود
تھا۔ وہ چند پل اسے دیکھتا رہا۔

"کچھ دیر پہلے۔۔ سمن نے بتایا تم
یہاں ہو۔۔" مشال نے محض سر
آہستہ سے ہلا دیا تھا۔



"او کے آپ فریش ہو جائیں۔۔ میں
تب تک کافی بھجواتی ہوں۔۔" کترا
کر ایک جانب سے نکل ہی رہی
تھی مگر تبریز کلائی تھامتا روک
گیا۔

Kitab Chehra Novels

"اب تک خفا ہو۔۔؟" اسکی گھمبیر
آواز پر اس کے حلق میں گولا سا



اٹکنے لگا۔ "آئی ایم سوری۔!!" کیا
جان لیوا انداز تھا۔ کیا ادا تھی پہلے
زخم زخم کر کے چلا گیا اور اب
کتنی سادگی سے غلطی کا اقرار کر گیا
تھا۔ اور وہ جو پچھلے ایک ہفتے میں
اسکے رویے کی وجہ سے اتنا اہم
فیصلہ کر گئی تھی وہ۔!!



"آپ نے ایسا کچھ نہیں کیا جس
کی معافی مانگیں۔۔ آپ کے جانے
کے بعد مجھے بھی ریلائز ہوا
کہ۔۔" اسکی گرفت میں موجود اپنی
کلانی دیکھتے نگاہ اٹھا کر تبریز کی
سمت دیکھا جس کی یکدم ہی
بھنویں سکڑیں تھیں۔ "منہا کو
یہاں نہیں رہنا چاہیے۔۔ باسل نیا



گھر رینٹ پر لے رہا ہے دو دن
میں وہ وہاں۔۔"

"یہ کیا کہہ رہی ہو ہوش میں
ہو۔۔؟ منہا کو یہاں سے بھیجنے کا
ڈسپن کیسے لے سکتی ہو تم۔۔؟"

"کیوں وہ بہن ہے میری۔۔ اور
اس سے پہلے کہ آپ تنگ آکر



اس سے کچھ کہیں۔۔ اس سے بہتر
یہ نہیں کہ میں خود ہی اسے یہاں
سے بھیج دوں۔۔" اور یہ مثال ہی
جانتی تھی اس نے اپنے لہجے کو
بھگنے سے کیسے روکا تھا۔

Kitab Chehra Novels

"فار گاٹ سیک لیل۔۔!! میرا
کہنے کا ہر گز یہ مقصد نہیں تھا۔۔

..



تمہیں لگتا ہے مجھے اس معصوم
لڑکی کی دو وقت کی روٹی بھاری
پڑی گی۔۔ جس کے لیے میں خود
براق سے لڑتا رہا ہوں۔۔؟" اس کے
جھنجھلاہٹ بھرے انداز پر مشال
نے نم آنکھوں سے اسے دیکھا
تھا۔



"پھر وہ طعنے جو یہاں سے جانے
سے پہلے آپ دے کر گئے۔۔ کس
لیے تھے وہ۔۔؟ میری بہن ایک
خود دار لڑکی ہے اس نے بچپن
سے لے کر آج تک اپنے لیے
محنت کی ہے۔۔ وہ اب بھی اپنے
رہنے کے لیے ٹھکانا ڈھونڈ سکتی
ہے۔۔ میری طرح نہیں کہ بے



آسرا ہو کر آپ کے در پر پڑی
رہوں۔۔"

"مثال۔۔!!" اس بار بڑے سخت
لہجے میں تبریز نے اسے تنبیہ کی
تھی۔ ضبط سے اسکی آنکھوں میں
ڈورے اتر آئے تھے۔ "یہ بکواس
آج کر لی آئندہ میرے سامنے مت



کرنا سمجھ آئی۔۔ تمہیں معلوم ہے
تم کیا ہو میرے لیے۔۔ نہ تمہیں
دوبارہ سننے کی ضرورت ہے نہ
مجھے بتانے کی۔۔ "مشال نے
دوسرے ہاتھ سے اپنی آنکھ کا
کنارا صاف کیا تھا۔ یہ وہی جانتی
تھی پچھلے ایک ہفتے سے کتنی
ڈسٹرب رہی تھی وہ۔۔" اور



دوسری بات تم یا منہا خود بھی
چاہے تو یہاں سے کہیں نہیں
جاسکتی۔۔" اس کے دو ٹوک لہجے پر
مشال نے ماتھے پر شکنیں لیے
الجھن بھرے تاثرات کے ساتھ
اسکی سمت دیکھا۔

Kitab Chehra Novels



"کیا مطلب۔۔؟ وہ قید میں ہے
یہاں۔۔؟ اور جب میں نہیں چاہتی
کہ وہ یہاں رہے تو اسکا یہاں
رہنے کا کوئی جواز ہی نہیں۔۔"

"بات تمہارے چاہنے یا نہ چاہنے
کی نہیں۔۔ لیلیٰ میں صرف تمہارے
خاطر زندگی میں دوسری بار اپنے



بھائی کے خلاف کھڑا ہوا ہوں اور
تم سوچ بھی نہیں سکتیں اس فیصلے
نے اسے اور مجھے کس قدر کرب
میں مبتلا کیا ہے۔۔" اس بار مثال
نے بغور اسکا چہرہ دیکھا۔ جہاں کئی
زخموں کے نشان تھے جو اب ہلکے
ہلکے مندمل ہو چکے تھے۔ مگر صاف



نظر آرہا تھا وہ نشان اپنی جگہ
موجود تھے۔

"میری زندگی میں تمہارے بعد
اگر کوئی ہے تو براق اور آدم
ہیں۔۔۔ لیکن میں نے تمہاری خاطر
کبھی اپنے بھائی کی نہیں سنی۔۔۔
ایسے میں اتنا بڑا اسٹینڈ لے کر



اسکی بیوی کو کیسے یوں گھر سے
نکال سکتا ہوں۔۔؟"

"کیوں اس سے اسکا کیا لینا دینا۔۔

وہ تو خوش ہو جائے گا۔۔ اسکا بدلا

بھی پورا ہو جائے گا مجھے اور میری

بہن کو ذلیل کر کے۔۔" اسنے لہجے



میں موجود نفرت پر تبریز اسے
دیکھ کر رہ گیا۔

"اگر تمہیں معلوم نہیں تو میں بتا
دوں تمہاری بہن کو تم سے ملانے
والا وہی ہے۔!!" مشال کے
ماتھے پر شکنوں میں اضافہ ہونے



لگا۔ مگر آنکھوں میں عجیب ابھرن
سی ابھری تھی۔

"لیکن دور بھی اسی نے رکھا نا۔
اسکا کوئی مفاد ہوگا جیسی اس نے
یہ قدم اٹھایا ہوگا۔ اور اس بات
کا کیا تعلق منہا کے واپس باسل
کے پاس جانے سے۔؟"



"تعلق ہے۔۔ منہا یہاں سے نہیں
جائے گی سنا تم نے۔۔ تم معاملے
کی سنگینی کو سمجھ نہیں رہیں
شاید۔۔ اگر خدا نخواستہ منہا کو کچھ
ہو گیا براق میرا گریبان پکڑے
گا۔۔" کیونکہ یہ بات تو وہ بخوبی
جانتا تھا براق کی لا تعلق وقت یا
اوپری تھی وہ منہا کو کبھی بھی غیر



محفوظ جگہوں پر رہنے کی اجازت
نہ دیتا یہ جانتے ہوئے کہ رون
کس طرح اسکے ہاتھ دھو کر پیچھے
پڑا تھا۔

"وہ کیوں گریبان پکڑے گا آپکا۔
جبکہ وہ خود اسکی جان کا دشمن بنا



ہے۔۔ اسکا حشر کیا کر دیا آپ کو
نظر نہیں آتا۔۔؟"

"تمہیں نظر نہیں آرہا مثال مگر
مجھے سب صاف نظر آرہا ہے۔۔
منہا کو اگر تم نے یہاں سے نکالا
تو اسکی موت کی وجہ تم بنو
گی۔۔!"



"یہ۔۔ یہ کیا کہہ رہے ہیں آپ۔۔
مم۔۔ میں ایسا کیوں چاہوں
گی۔۔؟"

"تو پھر یہ خیال دل سے نکال
دو۔۔ کیونکہ رونن اسکی جان کا
دشمن بنا ہے اور براق اس چکر
میں پہلے ہی خود کو بہت مسائل



میں پھنسا چکا ہے ایسے میں اگر
منہا کو کچھ ہوتا ہے۔۔ وہ تمہارے
شوہر کو جان سے مار دے گا سمجھ
آئی۔۔ "نہیں۔۔!! اسے کچھ سمجھ
نہیں آرہا تھا۔ تبریز نے اسے
سمجھانے کے بجائے مزید الجھا دیا
تھا۔



"براق میرا اور میری بہن کا دشمن
ہے۔۔ یہ بات کسی سے ڈھکی چھپی
نہیں حالانکہ اس نفرت کی وجہ
سے میرا باپ مرچکا اسکی اپنی ماں
کو ما میں ہے جسے وہ رتی بھر محبت
نہیں کرتا۔ لیکن وہ ہم سے اب
کس بات کا بدلا لینا چاہتا ہے یہ
مجھے کبھی سمجھ نہیں آیا۔" تبریز



نے ایک افسردہ نگاہ اس انجان
لڑکی پر ڈالی تھی۔ اسے خبر ہی نہ
تھی منہا نے اس شخص کے باپ
کا قتل کیا تھا۔ اور وہ اسے ہی اپنے
نکاح میں لے چکا تھا اور لا
شعوری طور پر اب اسکی حفاظت
بھی کر رہا تھا۔ وہ خود براق کو نہ
سمجھ سکا تھا۔ یہ کیا کر رہا تھا وہ۔؟



یہ کس راہ پر نکل چکا تھا وہ۔۔؟
دوسری جانب اسکی بیوی تھی۔ جو
سالوں سے اس بھیانک حقیقت
سے لاعلم تھی۔

"اور اب آپ یہ کہہ رہے ہیں۔۔
براق آپ کا گریبان پکڑے گا اگر
منہا کو کچھ ہوا۔۔!!"



"ہاں کیونکہ یہ اسکی انا کا مسئلہ بن
چکا ہے۔۔ منہا اس مافیا ولڈ میں
براق کی بیوی کے نام سے پہچانی
جاتی ہے۔۔ ایسے میں کوئی اور اسکی
جان لے یا نقصان پہنچائے یہ
براق کے لیے ذلت کا مقام
ہوگا۔۔" اتنا کہتا اسے سن کھڑا چھوڑ



وہ وہاں سے نکل گیا تھا۔ اس سے
زیادہ وہ اسے نہیں سمجھا سکتا تھا۔

"منہا۔۔!!" وہ فرسٹ فلور پر بنے
کوریڈور سے گزر رہی تھی۔ جب
اسکی نگاہ پیچ و پیچ بنی بالکنی کے
دونوں سلائڈنگ ڈور کھولی کھڑی

۔



منہا پر پڑی تھی۔ اس شدید ٹھنڈ
میں وہ اس وقت صرف ایک ہلکے
سے سویٹر میں کھڑی تھی۔ منہا
نے پلٹ کر دیکھا۔ ڈارک بلو گاؤن
سویٹر اور شال میں اچھی طرح
خود کو لپیٹی نزدیک چلی آئی۔



"اتنی ٹھنڈ میں کیوں کھڑی ہو۔۔
پاگل ہو گئی ہو۔۔؟" اسکا ہاتھ پکڑا
تو بالکل برف کی ڈلی ہو رہا
تھا۔ "دماغ خراب ہو چکا ہے
تمہارا۔۔ بخار چڑھ جائے گا چلو
اندر۔۔" اپنی شال اتارتی اسے اوڑھا
کر ساتھ لیے اندر چلی آئی۔
سلائڈنگ ڈور لاک کر کے وہیں



قریب ہی رکھے صوفے پر اسے
بیٹھا کر ہیٹر تیز کر گئی۔ اور جب
منہا کی سمت پلٹی ایک پل کے لیے
ٹھٹھک کر رہ گئی۔ وہ سر جھکائے
رو رہی تھی۔

Kitab Chehra Novels

"منہا۔۔ میری جان۔۔" تڑپ کر
اسکی جانب بڑھتی گلے سے لگا



گئی۔

"آپی۔۔ مم۔۔ میں کیا
کروں۔۔" پھوٹ پھوٹ کر روتی
وہ بکھر گئی تھی۔ کئی دنوں سے
مسلل سوچ سوچ کر اسکا دماغ
پھٹ چکا تھا۔ ایسا لگ رہا تھا ایک
اندھیری گلی میں داخل ہو چکی تھی



جہاں اسے سنبھالنے والا اسکا ہاتھ
تھامنے والا کوئی نہ تھا۔ "آ۔۔ آپ
بھی مجھ سے۔۔ خفا ہو۔۔ مم۔۔ میں
کہاں جاؤں۔۔"

"نہیں۔۔ نہیں میرا بچہ۔۔ میں کیوں
اپنی جان سے خفا ہوں
گی۔۔" اسکے گرد مضبوطی سے ہاتھ



لپیٹی ہوئی تھی۔ "مجھے کیا معلوم
نہیں میری جان کہ کتنا سفر کیا
ہے تم نے۔۔ میں کیوں ایسا کچھ
سوچوں گی۔۔ میرے لیے تو تم
سب سے بڑھ کر ہو۔۔" منہا نے
الگ ہوتے اسکے دونوں ہاتھ تھام
لیے۔۔



"آآپی۔۔ میں۔۔ میں نہیں چاہتی
تھی ایسا ہو۔۔ مگ۔۔ مگر میں اسکے
ہاتھوں میں ایک کٹھ پتلی تھی
بس۔۔ مجھے سمجھ نہیں آرہا۔۔ اپنی
اس اولاد پر میں خوش ہوں یا ماتم
مناؤں۔۔" اس کی آواز کوریڈور
کے پاس سے گزرتے ایک انسان
کو ٹھٹھکا گئی تھی۔ جس کے سبب



وہ وجود کافی دیر سے یہاں کھڑا
ان دونوں پر نظر رکھا ہوا تھا۔

"اس میں تمہارا کوئی قصور نہیں
منہا۔۔ یہ اولاد اس شخص کی ہے
جس نے دن رات تمہارے مشکل
کیے ہوئے تھے۔۔ اور اب یہ
تمہاری مرضی ہے۔۔ تم اسے دنیا



میں لاؤ یا نہیں۔۔" عینا نے جھٹکے
سے سر اٹھا کر بہن کی جانب
دیکھا۔ مگر وہ انتہائی سنجیدہ تھی۔

"آپی۔۔!!"

Kitab Chehra Novels

"ہاں منہا۔۔ یہ بوجھ تم نہیں اٹھا
سکتیں تو ہم کل ہی جا کر اس سے
چھٹکارا حاصل کر لیں گے۔۔" دیوار



کی اوٹ میں کھڑا وجود تیزی سے
وہاں سے نکلتا اپنے موبائل پر ایک
میج ٹائپ کر رہا تھا۔ اور اسے براق
آلیار کو سینڈ کر گیا تھا۔ جبکہ دوسری
جانب منہا کی تو جیسے کسی نے
قوتِ گویائی سلب کر لی تھی۔ وہ
ساکت بیٹھی اپنی بہن کو دیکھ رہی
تھی۔ یہ کیا کہہ گئی تھی وہ۔!!



منہا سنان نے دماغ میں بدترین
سنیریوز سوچے تھے مگر ایک بار
بھی اس پوائنٹ پر نہیں پہنچی
تھی۔ اور نہ ہی پہنچنے کا تصور
کر سکتی تھی۔

Kitab Chehra Novels

"آپی آ۔۔ آپ مجھے حرام کام
کرنے کا کہہ رہی ہیں۔۔؟" آنسو



ایک بار پھر ٹوٹ کر اسکی آنکھوں
سے گرے تھے۔ اور مشال کو خود
اپنے جذباتی ہونے پر پچھتاوا ہوا
تھا۔ وہ خود کبھی یہ بات تصور میں
بھی نہیں سوچ سکتی تھی مگر
صرف براق آلیار کی نفرت میں
وہ بھی کچھ آگے نکل گئی تھی۔



"نہیں۔۔ آئی ایم سوری۔۔ میں ایسا
نہیں چاہتی جس سے تمہیں تکلیف
ہو۔۔۔ پتا نہیں کیوں یہ بات
میرے منہ سے نکل گئی۔۔ مگر تم
کیا کرو گی جب اسے پتا
چلا۔۔؟" منہا نے نگاہیں پھیرتے
آنسو رگڑ ڈالے۔



"میں مرتے دم تک یہ بات اس
سے چھپاؤں گی۔۔ اور خود اپنی اولاد
کی پرورش کروں گی۔۔" یہ کہتے وہ
کس کرب سے گزری تھی یہ اسکا
دل بھی نہیں جانتا تھا کہ کیوں یہ
درد اندر اٹھا تھا۔ مثال نے اسکے
ٹھنڈے پڑھتے ہاتھ مضبوطی سے
تھام لیے۔۔



"میں تمہارے ساتھ ہوں۔۔ کل
میرے ساتھ ڈاکٹر کے پاس
چلنا۔ تاکہ تمہارا تفصیلی چیک اپ
بھی ہو جائے اور میں تمہاری
کنڈیشن کے حساب سے ڈائیٹ بھی
ڈسکس کر لوں۔۔" منہا گہری سانس
بھرتی اسکے کندھے پر سر رکھ گئی
تھی۔



رفوگر

قسط ۳۵

Kitah Chehra Novels

اس نے واٹس ایپ آن کرتے براق
کی چیٹ پر کلک کیا جہاں لاسٹ
سین ابھی چند منٹ پہلے کا آرہا تھا۔



نجانے کیوں اسکا دل الگ انداز میں
دھڑکا تھا۔ اور پھر لاسٹ سیمین کی
جگہ دوبارہ آن لائن شو ہونے لگا
تھا۔ وہ آن لائن تھا۔ نچلا لب دانتوں
تले دہاتی جلدی سے واٹس ایپ سے
باہر آگئی۔ ایسا لگ رہا تھا اسے واٹس
ایپ پر نہیں بلکہ اصل میں اپنے
سامنے دیکھ لیا ہو۔ وہ شخص تھا ہی
ایسا۔ منہا جب بھی اس کے ساتھ ہوتی



کوئی ایسا لمحہ نہ ہوتا تھا کہ وہ اس
سے خوف زدہ نہ ہو۔ اگرچہ یہ خوف
تشدد کا نہ ہوتا تھا مگر وہ مبینہ طور
اسے خوف زدہ کرتا تھا نا۔!!
صرف عائشہ آنٹی کو ایک نظر دیکھنے
پر جو اسکا ری ایکشن تھا وہ تو کبھی
بھول ہی نہیں سکتی تھی وہ۔ اور اس
دن کے بعد سے وہ اس قدر سہم
گئی تھی کہ دوبارہ اوپر جانے کی



ہمت نہ کی تھی۔ لیکن ایک عجیب
بات تھی جو اسے ڈسٹرب کرتی
تھی۔ اس نے اب تک انہیں زندہ
کیوں چھوڑا ہوا تھا۔؟ ایک طرح
دیکھا جاتا تو انکی دیکھ بھال کر رہا تھا
وہ۔ یہ شخص اتنا مسٹیریس تھا کہ
اکثر وہ خود اس کے رویوں پر الجھ
جاتی تھی۔ وہ خود اسکی سب سے بڑی
دشمن تھی مگر براق نے کبھی اسے



مارا پیٹا نہ تھا۔ جب یکدم ہی اسے
غصہ چڑھ آیا۔۔!

"میں کیوں سوچ رہی ہوں اتنا۔۔
اس نے دوسرے کام میرے ساتھ
مار پیٹ سے بھی زیادہ برے کیے
ہیں۔۔ میری مرضی کے خلاف مجھ
سے شادی کی۔۔ پھر مجھ سے۔۔" الب
۔۔



جینتی سرخ چہرے کے ساتھ اپنے
سامنے رکھا سیریل کا باؤل گھورنے
لگی۔ جسے اس نے چھوا بھی نہ تھا۔

"تم نے اب تک کھانا بھی شروع
نہیں کیا۔" لاؤنج میں آتی مشال کی
آواز پر اس نے سر اٹھایا۔

Kitab Chehra Novels



"میرا بلکل دل نہیں چاہ رہا آپ۔۔
ایسا لگ رہا ہے جو کھاؤں گی سب
واپس باہر آجائے گا۔" انتہائی
اکتاہٹ بھرے انداز میں بولی تو
مشال برابر میں آ بیٹھی۔

"کوئی بات نہیں میری جان۔۔ شروع
شروع ایسا ہی ہوتا ہے۔۔ لیکن
بھوکے بھی تو نہیں رہ سکتے نا" مشال



نے پیار سے اسکے کندھے پر ہاتھ
رکھا تھا۔ عینا سر جھکا گئی۔ "آؤ میں
کھلاؤں۔۔" باول اٹھاتے چمچے اسکے منہ
کے آگے کیا تو وہ عجیب بگڑے
ہوئے منہ بناتی زبردستی منہ کھول
گئی۔

Kitab Chehra Novels

"آپی باسل کو۔۔ بتا دیا آپ نے۔۔"



"نہیں فلحال بہت مصروف ہے۔۔ تم جانتی تو ہو نائٹ شفٹس نے توڑ رکھا ہے اسے۔۔ میں بتا دوں گی کچھ دن میں۔۔ تم فکر نہیں کرو۔"

"اسکا ری ایکشن تو بہت شدید

ہوگا۔۔ میں کیسے فیس کروں گی

اسے۔۔؟"



"پاگل ہو گئی ہو۔۔ اس میں تمہارا کیا
قصور۔۔ اور یہ کام تو اللہ کی طرف
سے ہوتے ہیں۔۔ اس میں انسان کا
کوئی اختیار نہیں ہوتا" مشال نے
بڑے حوصلہ مند انداز میں اسے
سمجھایا تھا۔ واقعی صحیح تو کہہ رہی تھی
وہ۔۔ یہ تو اللہ کی مصلحت تھی۔ مگر
وہ اپنے بھائی سے کس طرح نظریں
ملائے گی۔۔؟



"اب جلدی کرو۔۔ تین بجے کی
اپوائنٹمنٹ ہے۔۔" اسے ایک اور چمچہ
کھلانا چاہا مگر وہ انکار کر گئی
تھی۔ "سمن کب تک آئے گی۔۔
اتنے دن سے صحیح طرح بات ہی
نہیں ہو پار ہی اس سے۔۔"

Kitab Chehra Novels

"ان مہارانی صاحبہ کے اسکول میں
ٹیبلو پریکٹس چل رہی ہے۔۔ چار بجے



کے بعد ہی آئیں گی وہ تو اب۔۔ اور
تم اٹھو۔۔ میں ڈرائیور کو گاڑی نکالنے
کا کہہ رہی ہوں۔۔ "مشال اٹھ کر
گئی تو وہ گہرا سانس بھرتی صوفے کی
پشت سے ٹیک لگا گئی۔ اس وقت وہ
مہرون رنگ کی شورٹ شرٹ اور
پلارزو میں ملبوس ایک بڑی سی
براؤن شال اپنے گرد لپیٹی بیٹھی
تھی۔ مشال نے تقریباً پچاس فیصد



کپڑے اسکے ایشین اسٹائل کے
بنوائے تھے۔ جو وہ اکثر اب وہی
پہنتی تھی۔ اور ہاسپٹل بھی یہی پہن
کر جانے کا ارادہ تھا۔ تقریباً دس
منٹ بعد وہ دونوں کار میں موجود
تھیں۔

Kitab Chehra Novels

"فائل رکھ لی ہے میں نے
تمہاری۔" منہا سر ہلاتی سیٹ کی



پشت سے ٹیک لگا گئی۔ اس کے وجود
میں خاصی ویکنئیس آچکی تھی۔

"تبریز بھائی آج کل بہت کم نظر
آ رہے ہیں۔۔"

"ہاں کافی بڑی رہنے لگے ہیں۔۔
رات کو بھی دیر سے گھر آتے
ہیں۔۔ براق کے نیویارک جانے کے



بعد سارا کام ان کے کندھوں پر
ہے۔۔"جب یکدم ہی براق کے ذکر
پر کار میں خاموشی چھا گئی تھی۔ اس
پل ان دونوں نے ہی اپنے لب
بھینچ لیے تھے۔ جبکہ مشال نے اسے
یہ نہیں بتایا تھا کہ اسکی اور تبریز کی
سر کے سے بات ہی نہیں ہو رہی
تھی۔۔ اس نے چاہا بھی مگر تبریز کی



مصرفیات نے اسے موقع ہی نہ دیا
تھا۔

گارڈز کی دو کاریں ان کی کار کے
آگے پیچھے چل رہی تھیں۔ ابھی انہیں
سفر کرتے دس منٹ ہی گزرے
تھے۔ جب یکدم ہی بیچ سڑک پر ان
کی کاریں رک گئیں۔



"کیا بات ہے۔۔ کار کیوں روکی
ہے۔۔؟" مشال نے فوراً الرٹ ہوتے
ڈرائیور سے پوچھا۔ تبریز نے اسے ان
حالات کے حوالے سے خاصہ چوکنا
کر رکھا تھا۔ کہ اگر ذرا بھی مشکوک
حرکت محسوس کرے تو اسے یا اسکے
اسسٹینٹ کو فوراً انفارم کرے۔



"پتا نہیں میڈم۔۔ میں اتر کر معلوم کرتا ہوں۔۔۔" منہا نے بھی باہر جھانک کر دیکھا پوری سڑک ویران تھی۔ دور دور تک کوئی دوسری کار نظر نہیں آرہی تھی۔ مگر دیکھتے ہی دیکھتے یکدم ماحول بدلا تھا۔ چھ سے سات مرسدیز اور ایک اوڈی نے ان کی کاروں کو چاروں اطراف سے گھیر لیا۔ منہا نے خوف زدہ نگاہوں نے



پلٹ کر مشال کی جانب دیکھا۔ اس کے
چہرے پر بھی وہی تاثرات تھے۔

"یہ۔۔۔ سب کیا ہو رہا ہے آپ۔۔۔!!"

"مجھے خود نہیں پتا کون لوگ ہیں

یہ۔۔۔" موبائل کان سے ہٹاتے
گھبرائے ہوئے لہجے میں بولی۔ مگر نگاہ
جب تیزی سے کاروں سے اترتے



اسلحہ برداروں پڑی۔ مشال نے
ڈرائیور کو واپس کار میں بیٹھنے کا
اشارہ کیا تھا۔ مگر وہ اسکی سننے کے
 بجائے خاموشی سے کار کے باہر ہی
کھڑا رہا۔ یہ ہو کیا رہا تھا۔ ان دونوں
کی آنکھیں خوف و ہراس سے پھلنے
 لگیں تھیں۔ منہا کی نگاہ کچھ فاصلے پر
کھڑی اوڈی تک گئی۔ جس کا دروازہ
ایک اسلحہ بردار نے کھولا تھا۔ اور



اندر سے جو شخصیت برآمد ہوئی تھی
اسکا دل پاتال میں گرا گئی۔ اسکی
آنکھیں بے یقینی سے پھٹ گئیں
تھیں۔ سیاہ پینٹ اور شرٹ جس کے
اوپری بٹن کھلے تھے اور اسکا کسرتی
سینہ جھلک رہا تھا۔ چہرے پر سنگلاخ
تاثرات لیے ہاتھ میں موجود گن لوڈ
کر کے لمبے لمبے ڈگ بھرتا ان کی



کار کی سمت بڑھ رہا تھا۔ منہا نے
بے اختیار مثال کا ہاتھ تھام لیا۔

"آپی۔۔!!" نم نگاہوں سے بہن کو
دیکھا۔ مگر وہ تو خود اس وقت بالکل
بلینک تھی۔ "اب کیا ہوگا۔۔" مثال
نے وندو سے نظریں ہٹاتے بہن کے
زرد چہرے کو دیکھا اور بے اختیار
اپنے ساتھ لگا گئی۔



"کچھ نہیں ہوگا۔۔ ہمت کرو۔۔ میں
کچھ نہیں ہونے دوں گی
تمہیں۔۔" مگر اس پل مشال کا اپنا
دل لرز رہا تھا براق ہاتھ میں گن
لیے ان کے نزدیک آ رہا تھا اور جو
رنگ اس پل اسکی آنکھوں اور
چہرے پر تھے وہ کسی کا بھی خون
سلب کر سکتے تھے۔ براق کے قریب
پہنچنے سے پہلے مشال نے گاڑی اندر



سے لاک کر لی تھی۔ مگر وہ جانتی
تھی یہ حل نہ تھا۔ یہ معمولی سی کار
انہیں اس شخص سے محفوظ نہیں رکھ
سکتی تھی۔

"کیوں آیا ہے یہ یہاں
آپی۔۔؟" براق نے قریب آتے پچھلا
ڈور کھولنا چاہا مگر وہ لاکڈ دیکھ ایک
زوردار ہاتھ کار پر مارا تھا۔ اور اندر



ان دونوں کی چیخیں نکل کئیں۔ جب
اس نے ڈرائیور کا گریبان پکڑتے
ایک جھٹکے سے کار کی چابی چھینی
تھی اور اگلے پل کار ان لاک ہو چکی
تھی۔

"آپی۔۔!!" کیسی بے بس پکار تھی
اسکی بہن کی۔۔ مثال کی آنکھوں میں
نمی جمع ہونے لگی۔ کیونکہ اسے معلوم



تھا وہ اسکے ساتھ۔۔ اسکے نزدیک
ہو کر بھی اسکی حفاظت نہیں کر پائے
گی۔ اور پھر جھٹکے سے کار کا دروازہ
کھلا تھا۔ اور براق کا دیوہیکل وجود کار
کی چھت پر ہاتھ ٹکاتا ہلکا سا جھکا تھا
اور پیچھے کا ہر منظر ان کی نگاہوں
سے اوچھل کر گیا۔

"کیسی ہیں بھابھی صاحبہ۔۔" لھنی
مونچھوں تلے عنابی لبوں پر تمسخر
بھری مسکراہٹ لیے۔ انتہائی سرد لہجے
میں بولتا ایک پل کے لیے ان دونوں
کو ہی فریز کر گیا تھا۔ منہا کا دل اس
وقت کسی تیز رفتار ٹرین کی طرح
دھڑک رہا تھا۔ اور براق کی نگاہ
مشال سے ہوتی بلاآخر اسکی نم نگاہوں
سے آ ملی۔ مگر اسے دیکھ کر اس نے



کچھ نہ کہا تھا بس جبروں میں حرکت
ہوئی تھی۔ آنکھوں میں موجود سرخی
میں مزید اضافہ ہوا تھا۔

"کک۔۔ کیا ہے یہ سب۔۔ اس طرح
گاڑی روک کر۔۔ ہراساں کرنے کا
کیا مقصد ہے تمہارا۔۔" منہا کے گرد
گرفت مضبوط کرتے لہجے کو بھی
مضبوط رکھنا چاہا مگر یہ اتنا آسان بھی



نہ تھا اس وقت۔ براق نے منہا سے
نگاہیں ہٹاتے واپس مشال کی جانب
دیکھا۔

"سیدھے طریقے پسند نہیں نا تم
لوگوں کو۔۔!! بس پھر اپنے بچے کی
ماں کو اٹھانے کا اور کوئی حل نہیں
سوچھا مجھے۔۔" اسکا سلگتا ہوا لہجہ کار
میں گونجا تھا۔ اور ان دونوں پر ہیبت



ناک سناٹا طاری کر گئے۔ منہا شکا کڈ
بیٹھی اس شخص کو دیکھ رہی تھی
جس کے چہرے پر اولاد کے ذکر پر
کوئی نرمی نہ تھی۔ کوئی پرادرانہ
شفقت نہ تھی۔ مگر اس اولاد کے لیے
حق سے اسکے سامنے کھڑا تھا۔

Kitab Chehra Novels

”اگلیا مطلب۔۔ کس کا بچہ۔۔ ہوش
میں ہو تم۔۔ یہ کیا بول رہے



ہو۔۔"شاک سے پہلے مشال ہی نکلی
تھی۔ کیونکہ یہ معاملہ اسی کو سنبھالنا
تھا۔ اور آخر یہ خبر براق تک پہنچی
کیسے۔؟ اس نے ہاسپٹل والوں کو ایک
خطیر رقم صرف اس بات کو راز
رکھنے کے لیے تھمائی تھی پھر
کیسے۔۔۔؟



"میرا بچہ۔۔۔!!!! جسے تم دونوں
ابھی مروانے جا رہیں تھیں۔۔۔" اسکی
دھاڑ پر منہا سختی سے آنکھیں میچتی
مشال سے چپک گئی۔ مگر اگلے پل
کھول بھی گئی تھی۔ کیونکہ براق نے
ایک جھٹکے سے اسکی کلائی اپنی آہنی
گرفت میں لی تھی۔



"ایسا کچھ نہیں ہے۔۔ براق چھوڑو
منہا کو۔۔"

"آپی۔۔!!" مشال کی گرفت سے
نکلنے پر منہا بے اختیار چیخی تھی۔ "تم
یہ صحیح نہیں کر رہے براق۔۔ چھوڑو
میری بہن کو۔۔ ورنہ اچھا نہیں
ہوگا۔۔" سسکتی منہا کے ساتھ کار
سے اترتی وہ بھی مسلسل چیخ رہی



تھی۔ جب براق کے قدموں کو یکدم
بریک لگا تھا اور پلٹ کر واپس مشال
کی جانب دیکھا۔

"لیلیٰ اس وقت مجھے صرف اپنے
بھائی کی کا لحاظ ہے۔۔۔ ورنہ اب

تک۔۔۔" اس نے دوسرے ہاتھ میں

موجود گن مشال کے چہرے کے
سامنے کی تھی۔ منہا کی جیسے جان پر



بن آئی۔ "اس گن میں موجود ساری
گولیاں اپنی اولاد کے قتل کے
منصوبے بنانے والے میں اتار چکا
ہوتا۔" اسکی سرسراقی آواز میں ایسی
تنبیہ اور جنون تھا کہ پاس کھڑے
مشال کے گارڈز میں بھی اتنی ہمت
نہ تھی کہ اس وقت اُسکی حفاظت
کے لیے قدم بڑھاتے۔ براق نے منہا
کی زرد صورت کی جانب نگاہیں



موڑیں۔ اور اس پل اتنی نفرت تھی
ان نگاہوں میں کہ منہا کو اپنا وجود
سن پڑتا محسوس ہوا۔ "تمہارا حساب تو
شروع ہو گا۔" اسے گھسیٹا اوڈی کی
سمت بڑھ گیا۔ مشال نے اسکے پیچھے
جانا چاہا تھا مگر براق کے گارڈز اس
کے سامنے دیوار بن کر کھڑے
ہو چکے تھے۔



"براق۔۔!! تم ایسا نہیں کر سکتے۔۔
اس طرح میری بہن کو نہیں لے کر
جاسکتے۔۔۔۔۔ براق۔۔۔۔۔ میں جان سے
مار دوں گی۔۔!!" مگر دیکھتے ہی دیکھتے
براق کی کاریں وہاں سے نکل گئیں
تھیں۔

Kitab Chehra Novels



منہا کو کار میں بٹھاتے ہی اس نے
کسی اچھوت شے کی طرح اس کا
ہاتھ چھوڑا تھا۔ اور ڈرائیور کو کار
اسٹارٹ کرنے کا اشارہ کر گیا۔

"آپی۔۔۔!!" منہا ہر چیز سے
بے پرواہ کھڑکی سے لگی مشال کو دیکھ
رہی تھی۔ جو اب بھی براق کے
گارڈز کے گھیرے میں تھی۔ اور پھر



آہستہ آہستہ وہ منظر دور سے دور
ہونے لگا۔ اسکی سسکیاں تیز رفتار
دوڑتی کار میں گونج رہیں تھیں۔ برابر
میں بیٹھا براق اسکے سسکیاں بھرتے
وجود سے لا تعلق بنا بیٹھا ونڈو سے
باہر دیکھ رہا تھا۔ نہیں۔۔!! بلکہ اپنے
اندر اٹھتے ابال کو فلحال دبانے کی
کوششوں میں تھا۔ کیونکہ اس وقت
اگر وہ پھٹتا اس لڑکی کی موت تھی



جس کے نتیجے میں وہ اپنی اولاد بھی
کھو دیتا۔

کل شام کلارا کی جانب سے ریسو
ہونے والے میسج نے اسے ہلا کر رکھ
دیا تھا۔ کئی لمحے تک تو وہ اپنی جگہ
منجمد رہ گیا تھا۔ وہ یعنی براق

آلیار۔۔!! اسکا وارث۔۔ اسکا جانشین
آنے والا تھا۔ اسکی نسل کو اسکے نام



کو آگے بڑھانے والا آرہا تھا۔ اسے
باپ کہنے والا آرہا تھا۔!! مگر یہ
خوش خبری کس بھیانک انداز میں
اسے ملی تھی۔!! ابھی وہ صحیح طرح
اس خبر پر اپنے اندر خوشگوار احساس
کو محسوس بھی نہ کر پایا تھا کہ کلارا
کا مکمل میج اسکے دماغ کے پرچے اڑا
گیا تھا۔ منہا سنان اسکی اولاد کو مارنا
چاہتی تھی۔!! اتنی شدید نفرت



تھی اسے اس سے کہ اپنے وجود سے
اسکی اولاد کا لمس تک مٹا دینا چاہتی
تھی۔!! اتنی سفاک ہو گئی تھی وہ
اسکے معاملے میں۔۔؟

براق نے نگاہیں پھیرتے گریہ کے
سبب اس کے لرزتے وجود کو دیکھا۔
یہ وہی جانتا تھا وہ کس طرح
نیویارک سے لاس اینجلس پہنچا تھا۔



موسم کی خرابی کے سبب ہر پائیلیٹ
کئی کترا رہا تھا۔ مگر اس نے وہی کیا
تھا جو ایک مافیا بوس کر سکتا تھا۔ اس
نے ہر اس پائلٹ کو فیملی سمیت
موت کی دھمکی دے ڈالی تھی جو
ہلکی سی نظر بھی بچا رہا تھا۔ اور اس
وقت بھی وہ ایئرپورٹ سے سیدھا
تبریز کے گھر کے لیے نکلا تھا۔ اسکا
بس نہیں چل رہا تھا۔ وہ اس لڑکی کا



منہ تھپڑوں سے لال کر دیتا۔ اسے
یقین نہیں آرہا تھا وہ اتنے دن اس
جیسی لڑکی کے ہجر میں پاگل رہا
تھا۔؟ اسے یاد کرتا رہا تھا۔ جو اسکی
نفرت میں اے نی انتہاء پر جا چکی تھی
کہ صحیح غلط۔۔ جائز ناجائز کی تمیز تک
بھول گئی تھی۔ تف ہے براق آلیدہ
تم پر۔۔ تف۔۔'



"تم بھی جیولز لورن ہی
نکلیں۔۔!!" براق کی سرد آواز کار
میں گونجی تھی۔ منہا نے جھٹکے سے
سر اٹھا کر اسکی نفرت و انتقام سے
پر آنکھوں میں دیکھا۔ یہ سیاہ آنکھیں
اسے اس پل بلکل اجنبی اور خوف
ناک لگیں تھیں۔ اسکے اپنے دل کی
کیفیت عجیب ہونے لگی۔ جیسے جیسے
کار مینشن کی سمت بڑھ رہی تھی ایسا



لگ رہا تھا اس بار اسکے دروازے
اسے ہمیشہ کے لیے اپنے اندر قید
کر لیں گے اس سے جینے کا حق بھی
چھین لیں گے۔ اور وہ انہی اونچے
اونچے ستونوں تلے کہس دب کر
مر جائے گی۔۔

Kitab Chehra Novels

"تت۔۔ تم۔۔"



"شٹ اپ۔۔۔!! یہ زبان اگر
میرے سامنے کھلی۔۔ گدی سے کھینچ
لوں گا۔۔!!" جنونی انداز میں دھاڑتا
اسے بے اختیار دروازے سے چپکوا
گیا۔ عینا پھٹی پھٹی آنکھوں سے اسکے
انداز کو دیکھ رہی تھی۔ یہ روپ تو
اس نے اس وقت بھی نہیں دیکھا
تھا اس کا۔ جب وہ منہا کے روپ
میں اسکے سامنے آئی تھی۔ کاریں



میشن کے ڈرائیو وے پر آکر رکیں
تو گارڈز نے براق کی جانب کا
دروازہ کھولا تھا۔ وہ اترتا گھوم کر منہا
کی سمت آیا تھا اور کار کا دروازہ
کھول گیا۔ منہا سہمتی پیچھے ہٹی تھی۔
مگر براق اسکا گداز بازو تھامتا ایک
جھٹکے میں باہر نکال گیا۔ بکھرے بال
اور کندھے پر جھولتی شال لیے منہا
نے سسکتے اپنا بازو چھڑانا چاہا۔



"چھ۔۔ چھوڑو۔ مجھے۔۔ تکلیف ہو رہی ہے۔۔"

"تکلیف۔۔!! اسکا تو ابھی اندازہ ہی نہیں۔۔ کہ کتنی تکلیف پہنچانے والا ہوں میں تمہیں۔۔" اسکی آنکھوں میں دیکھتے عجیب سلی انداز میں

مسکرایا تھا۔۔ "اور چھوڑنے کی بات تو ذہن سے نکال دو۔۔ اب تو قبر تک



پیچھا کرنا ہے۔۔" اسے وحشتوں میں
دھکیلتا آگے بڑھنے لگا۔ وہ خالی خالی
نگاہوں سے ارد گرد کا منظر دیکھتی
اسکے ساتھ کھنچی چلی جا رہی تھی۔
راستے میں جی یونگ، میکس، مسٹر
فلکس اور مس سسیلی کے مانوس
چہرے نظر آئے تھے۔ مگر اسکا دماغ
اس وقت اتنے شدید صدمے سے
دوچار تھا کہ ان کو مدد کے لیے بھی



نہ پکار سکی۔ براق کے قدم اس وقت
تک نہیں تھمے تھے جب تک وہ
بیڈروم تک نہ آپہنچ گیا۔

"مم۔۔ میری بات سنو۔۔

دیکھو۔۔" براق نے جھٹکے سے اسے

بیڈ پر پھینکا تھا۔ "مع کیا ہے نا منہ

کھولنے کو سمجھ نہیں آئی

تمہارے۔۔" اسکی ٹھوڑی پکڑ کر جھکتا



نہ پکار سکی۔ براق کے قدم اس وقت
تک نہیں تھمے تھے جب تک وہ
بیڈروم تک نہ آپہنچ گیا۔

"مم۔۔ میری بات سنو۔۔

دیکھو۔۔" براق نے جھٹکے سے اسے

بیڈ پر پھینکا تھا۔ "مع کیا ہے نا منہ

کھولنے کو سمجھ نہیں آئی

تمہارے۔۔" اسکی ٹھوڑی پکڑ کر جھکتا



پوری قوت سے گرجا تھا۔ منہا
آنکھیں میچتی ہچکیوں سے رونے
لگی۔ "تم سوچ بھی نہیں سکتیں کتنا
گر گئی ہو میری نظروں اسے۔۔ تم
نے سوچا بھی کیسے کہ مجھ سے ہی
میری اولاد کا چھپا کر تم اسے قتل
بھی کر دو گی۔۔؟ ہاؤ ڈیر یو منہا
سنان۔۔ ہاؤ۔۔ ڈیر۔۔ یو۔۔!!" اسکی
پھنکار پر منہا نے تڑپ کر آنکھیں



کھولی تھیں۔ یہ کب سے کیا کہہ رہا
تھا وہ۔۔؟ وہ ایسا کیوں کرتی۔۔؟ یہ
غلط اور جھوٹی بات اس تک آخری
کس نے پہنچائی تھی۔۔؟

"مس سسیلی۔۔!!" براق نے اسکی
ٹھوڑی چھوڑتے دروازے کی سمت
دیکھا عینا نے بھی اسکی نظروں کا
تعاقب کیا تھا۔ جہاں مس سسیلی اور



ایک فی میل ورکر ایک ساتھ کھڑیں
تھیں۔

"یہ اس کمرے سے نہیں نکلے گی۔۔
اور کیا نام ہے تمہارا۔۔" نیو ورکر کی
جانب اشارہ کیا۔۔

"سرایزائیل۔۔"



"ایس یو۔۔!! میری غیر موجودگی
میں تم اسکے ساتھ رہو گی۔۔ اسکا
سایہ بن کر۔۔ یہاں تک کہ واشروم
بھی ساتھ جاؤ گی۔۔ انڈراسٹینڈ۔۔!!
اور مس سسبلی۔۔!! اسکے کھانے
پینے کی نگرانی کی ذمہ داری آپکی
ہے۔۔ مجھے کسی قسم کی شکایت کا
موقع نہیں ملنا چاہیے۔۔" براق نے
ان دونوں سے نگاہیں ہٹاتے واپس



اسکی بے یقینی سے پھیلی آنکھوں کو
دیکھا اور واپس ٹھوڑی پکڑتے اپنی
جانب متوجہ کیا۔

"یہ مت سمجھنا صرف ان پر چھوڑ
دیا تمہیں اور تم آزاد ہو۔!! اس
گھر میں۔۔ اس کمرے میں جگہ جگہ
کیمرے ہیں۔۔ اس لیے میری اولاد
کو نقصان پہنچانے کا سوچا بھی



تو۔۔"اسکے کان کے نزدیک جھکا
تھا۔"مجھے قسم ہے تمہاری مکروہ
چالوں کی تبریز کے ری ایکشن کی
پرواہ کیے بغیر تمہارے بہن بھائی کو
تمہاری آنکھوں کے سامنے موت کی
نیند سلاؤں گا۔"اسے پتھر کر کے
جھٹکے سے چھوڑتا کمرے سے نکل گیا۔
مس سسیلی بھی ایک افسردہ نگاہ اس
پر ڈالتیں کمرے سے نکل گئیں



تھیں۔ جبکہ وہ اسی انداز میں بیڈ پر
بیٹھی رہی اس لمحے جیسے ہر احساس
سے بے خبر ہو چکی تھی وہ۔!!

"اتنا سب ہو گیا آپ نے مجھے بتایا
کیوں نہیں۔۔" باسل مشال پر چیخ
اٹھا۔ آج وہ وقت نکال کر دونوں



بہنوں سے ملنے آیا تھا۔ مگر منہا کی
غیر موجودگی اور مشال کی حالت نے
اسے چکرا کر رکھ دیا تھا۔

"تم نہیں جانتے تین دن سے میں
خود کتنا پریشان ہوں۔۔" اپنے آنسو
ضبط کرتے اس سے نظریں چرا گئی۔
وہ ہی تو تھی جو اپنی بہن کی حفاظت
نہ کر سکی تھی۔ اور وہ درندہ اسکی



آنکھوں کے سامنے اسے لے گیا
تھا۔

"تین دن ہو گئے۔۔ تین دن آپ۔۔
آپ کو مجھے اسی دن بتانا چاہیے
تھا۔۔"

"میں بتانا چاہتی تھی مگر تبریز نے
کہا تم دوسرے شہر میں ہو۔۔ اس



لیے پریشان نہ کروں اور اگر بتا بھی
دیتی تو بتاؤ کیا کر لیتے ہم۔۔ "باسل
گیراج کی جانب سے کسی رینگ
ایونٹ کی کاروں کی مرمت کے لیے
گیا ہوا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ تبریز
نے مشال کو یہ جذباتیت کرنے سے
روک دیا تھا۔ جبکہ وہ خود مشال پر
برس پڑا تھا کیونکہ جو خبریں سننے

..



میں آئیں نہیں وہ تبریز کا بھی دماغ
گھوما گئیں تھیں۔

"ہم پولیس میں کمپلین کر سکتے
ہیں۔۔ میں اس درندے کے پاس
اپنی بہن نہیں چھوڑ سکتا وہ بھی اس
حالت میں۔۔" باسل کی نہیں تن
چکی تھیں۔ اسکا بس نہیں چل رہا تھا
ابھی جا کر اس شخص کا قتل کر



آئے۔ جس کی وجہ سے اسکی بہن پر
یہ مشکلات آئیں تھیں۔

"کوئی فائدہ نہیں۔!!" ڈرائنگ روم
میں داخل ہوتے تبریز کی آواز پر
دونوں نے دروازے کی سمت دیکھا
تھا۔ "پولیس کچھ نہیں کر سکتی اس
معاملے میں بلکہ کسی بھی معاملے میں



براق کے حوالے سے پولیس کی مدد
لینا بیکار ہے۔۔"

"مگر آپ تو اسکے بھائی ہیں آپ تو
کر سکتے ہیں نا۔۔" مشال اپنی جگہ
سے اٹھ کھڑی ہوئی۔ تبریز نے ایک
بے چین نگاہ اس دشمنِ جاں پر ڈالی
جس نے بہن کے غم میں خود کو
اور فیملی کو بالکل فراموش کر دیا تھا۔



"یہی جو الزام براق نے تم دونوں پر
لگایا ہے۔۔ اس پر تو دنیا کا کوئی
قانون کچھ نہیں کر سکتا۔۔!" باسل
نے بھنویں سکیرتے الجھ کر بہن کو
اور تبریز کو دیکھا۔

"کیا مطلب۔۔ کیسا الزام۔۔؟۔۔ آپنی
تبریز بھائی کس الزام کی بات
کر رہے ہیں۔۔؟"



"ایک تو تم دونوں نے سوچا کیسے کہ
براق سے خبر چھپی رہ جائے گی کہ
منہا ایکسپیکٹ کر رہی ہے اور دوسرا
تم نے اسکی اولاد کو مارنے کا منصوبہ
تک بنالیا۔" اس وقت تبریز کے
چہرے پر سخت ناگواری اور غصہ تھا۔
وہ سوچ بھی نہیں سکتا مثال براق
کی نفرت میں اتنا آگے بھی نکل سکتی

ط

ۛ



تھی۔ جبکہ باسل نے ہٹھک کر بہن کو دیکھا۔

"یہ۔۔ یہ سچ نہیں تبریز۔۔!! مم۔۔
میں ایسا نہیں چاہتی۔۔"

"پھر یہ بات کہاں سے آئی بولو۔۔؟
اتنا تو مجھے بھی معلوم ہے اگر کسی
مخبر نے یہاں سے وہاں خبر پہنچائی



ہے تو جھوٹ ہر گز نہیں
ہے۔۔ "مثال نے نم مگر کچھ
شرمندہ نگاہوں سے تبریز کو اور پھر
باسل کو دیکھا۔ جو خود بے یقین کھڑا
تھا۔

"مم۔۔ میں مانتی ہوں میں نے بس
منہا کو مشورہ دیا تھا۔" تبریز
بے اختیار اپنے بالوں میں ہاتھ پھیر

..



گیا۔ وہ جانتا تھا آگ لگی تھی جیسی
دھواں اٹھ رہا تھا۔ "مم۔۔ مگر منہا
نے اسی وقت انکار کر دیا تھا۔ اور
میں نے زبردستی نہیں کی۔۔ میں
صرف اپنی بہن کی مرضی اور خوشی
چاہتی تھی۔۔ اگر اسے اس بچے سے
مسئلہ نہیں۔۔ تو میں کون ہوتی
ہوں۔۔"



"مگر براق تمہارے مشورے کو ہی
تمہارا اور عینا کا مقصد سمجھ چکا
ہے۔۔ وہ اس وقت اتنا جنون میں
ہے۔۔ اسے میری شکل بھی دیکھنے کا
دل نہیں کر رہا۔۔" تبریز انداز سراسر
ڈپٹتا ہوا تھا۔

"تو آپ کے کہنے کا مطلب ہے ہم
اسکے رحم و کرم پر چھوڑ دیں اپنی



بہن کو۔۔؟" بہن کو چپ چاپ روتا
دیکھ باسل سے رہا نہ گیا تھا۔" میں
آج ہی اسے واپس لے آؤں گا۔"

"لیلیٰ اپنے بھائی کو سمجھاؤ۔۔ اگر یہ
اس وقت براق کے گھر گیا تو اپنے
اور منہا دونوں کے حق میں برا
کرے گا۔۔" تبریز کے لہجے میں ایک
تنبیہ تھی۔ اور پھر وہ مزید وہاں



نہیں رکا تھا۔ وہ ان جذباتی بہن بھائی
کو اس سے زیادہ نہیں سمجھا سکتا تھا۔
تبریز کے جانے کے بعد باسل مشال
کے پاس چلا آیا۔

"کوئی کچھ بھی کہے آپ۔۔ میں نہیں
ڈرتا اس کمینے سے۔۔ میں منہا کو
واپس لے آؤں گا یہاں بلکہ۔۔ کسی
اور شہر منتقل کردوں گا۔" مشال



نے نم آنکھوں سے اپنے بھولے
بھائی کو دیکھا جو عمر میں منہا سے
بس ایک سال بڑا تھا مگر کسی بڑے
بھائی کی طرح بی ہیو کرتا تھا۔

"منہا کو وہ کچھ نہیں کر سکتا۔ اتنا تو
میں بھی جانتی ہوں کیونکہ ابھی اسے
اپنی اولاد کی فکر ہے۔۔ لیکن میں
اسکے خاطر تمہیں مشکل میں نہیں



ڈال سکتی۔۔ تم دونوں میرے لیے
برابر کے اہم ہو۔۔!"

جس وقت وہ گھر لوٹا رات کے گیارہ
بج رہے تھے۔ لاؤنج میں داخل ہوا تو
مس سیلی کو اپنا منتظر پایا تھا۔ اب
وہ روز یونہی انہیں منتظر دیکھتا تھا۔



ایک تو اسے منہا کی روز کی روٹین
سننی ہوتی تھی دوسرا اسکی ضدوں
کی ایک لمبی فہرست۔۔! پچھلے ایک
ہفتے میں اس نے مشکل سے ایک
سے دو بار ہی دیکھا تھا اسے۔ وہ اپنے
کمرے کے بجائے اپنے ہی کمرے
کے برابر والے کمرے میں اسٹے
کر رہا تھا۔ اسے اس لڑکی کی شکل بھی
نہیں دیکھنی تھی کیونکہ جب جب



اسے دیکھ رہا تھا۔ اسکا جلال اور
شدت سے سر اٹھا رہا تھا۔

"گڈ ایوننگ سر۔۔!!" اس نے محض
سر ہلایا تھا۔

"سو گئی وہ۔۔؟" مس سسیلی اپنے
متفکر تاثرات چھپا نہ سکیں۔۔



"سر میڈم دن بدن ویک ہوتی
جاری ہیں۔۔ آج صبح ہم نے انہیں
زبردستی بہلا پھسلا کر کھلا دیا تو
انہوں نے پورا دن کسی چیز کو ہاتھ
بھی نہیں لگایا۔۔ ایون اپنی ہارٹ کی
دوائیاں تک نہیں لیں۔۔" براق کے
سختی سے بھنچے جبروں میں حرکت
ہوئی تھی۔



"کیوں کر رہی ہے یہ سب۔۔ پوچھا
آپ نے۔۔؟" اس کا اب بھی منہا
کی شکل دیکھنے کا کوئی ارادہ نہ تھا۔
ورنہ وہ خود جا کر اسکا دماغ سیٹ
کر دیتا۔۔ مگر اب لگ رہا تھا یہ
ضروری ہو گیا تھا پچھلے ایک ہفتے میں
وہ جتنا برداشت کر چکا تھا اسکا ضبط
بھی ختم ہو چکا تھا۔



"بس ایک ہی ضد لگائی ہوئی ہے۔۔
مسز تبریز اور اپنے بھائی سے ملنا
ہے۔۔"

'میرے جیتے جی تو ہر گز
نہیں۔۔' اس نے بے اختیار دل میں
سوچا تھا اور لمبے لمبے ڈگ بھرتا
سیڑھیوں کی سمت بڑھ گیا۔ مس
سسلی بھی تیز قدموں سے اس کے



پچھے لپکیں تھیں منہا کو اس کنڈیشن
میں وہ براق کے حوالے ہر گز نہیں
کر سکتیں تھیں۔

"سر پلیز آپ ان پر غصہ مت کیجیے
گا۔۔ اس وقت وہ اس کنڈیشن میں
نہیں کہ انہیں اسٹریس دیا
جائے۔۔"



"ہونہ۔۔۔ اسے پرواہ ہے اپنی کنڈیشن
کی۔۔۔؟" تنفر سے کہتا اپنے کمرے کی
سمت بڑھ گیا۔ مس سسلی بھی اسکے
ساتھ ہی تھیں۔ وہ دروازے کے
پاس پہنچتا ایک ہی جھٹکے میں وا کر
گیا۔ دوسری جانب نیو ورکر ایزابیل
جو کافی دیر سے اسے اپنے ساتھ
واشروم چلنے کا کہہ رہی تھی۔ منہا
نے چیخ کر اسکا ہاتھ جھٹک دیا تھا۔



"تم لوگ مجھے نہیں بتاؤ گے۔۔ میں
اپنا خیال خود کر سکتی ہوں سمجھ
آئی۔۔" ایزابیل نے ایک پریشان کن
نگاہ دروازے کی جانب ڈالی تھی
جہاں سرخ آنکھیں لیے اسکا بوس
کھڑا اپنی بیوی کو گھور رہا تھا۔ منہا
نے بھی اسکی نگاہوں کے تعاقب
میں دروازے کی سمت دیکھا۔ اور
ایک پل کے لیے اسکی ویران



آنکھیں جیسے زنجیر ہو گئیں تھیں۔ وہ
ساکت بیٹھی اسے دیکھتی رہی۔ نجانے
کتنے دن بعد دیکھ رہی تھی وہ اس
شخص کو۔۔۔ اسے یہاں پھینک کر
کہاں چلا گیا تھا وہ۔۔؟ کیا وہ اب اس
گھر میں نہیں رہتا تھا۔۔؟ یا واقعی
اسے اس سے اتنی شدید نفرت
ہو چکی تھی کہ اب اسکی شکل بھی
نہیں دیکھنا چاہتا تھا۔



"مس سسلی جائیں کھانا لائیں
آپ۔۔" اسکی گھمبیر آواز پر بھی منہا
کی نگاہوں کا ارتکاز نہیں ٹوٹا تھا۔ وہ
یونہی اس شخص کو دیکھے جارہی تھی۔
مگر اب ان ہری آنکھوں میں نمی
تیرنے لگی تھی۔ مس سسلی نے
نگاہوں سے ایزابیل کو بھی ساتھ
آنے کا اشارہ کیا تھا اور وہ ان کے
ساتھ ہی نکل گئی۔ اب وہ دونوں



کمرے کی اس پراسرار خاموشی میں
تنہا تھے۔ براق نے اس پر نگاہیں
جمائے ایک ہاتھ سے کمرے کا
دروازہ بند کیا تھا اور قدم اسکی سمت
بڑھا گیا۔ جبکہ دوسری جانب منہا
نجانے کیوں اس پل خود کو لے کر
بے حد کونشس ہوئی تھی۔ وہ کیا پہنی
ہوئی تھی۔۔۔؟ ڈارک گرین رنگ کا
ٹاپ اور ٹراؤز جو کل مس سسلی



نے اسکے نہانے سے پہلے نکالا تھا۔
اور کل سے اب تک وہ اسی لباس
میں تھی۔ ایزبیل نے اسکے بالوں میں
کنگھا کرنے کو کہا بھی تھا مگر وہ سختی
سے انکار کر گئی تھی۔ اسے وہ تیس
بیس سالہ عورت نما لڑکی سخت زہر
لگتی تھی۔ اگر اسے باتھ روم جانا
ہوتا۔۔ نہانا ہوتا وہ ہمیشہ اسکے سر پر
نازل رہتی تھی۔ یہاں تک کہ جب



وہ سو رہی ہوتی وہ لڑکی صوفے پر
اسکے سامنے سوتی تھی۔ جبکہ کمرے کا
دروازہ باہر سے لاک ہوتا تھا۔ اسے
اس سونے کے پنجرے میں قید
کر دیا گیا تھا۔ جہاں ہر پل اسے اپنا
دم گھٹتا محسوس ہوتا تھا۔ مگر اس پل
اس شخص کو دیکھ کر جیسے کوئی کھڑکی
کھلی تھی۔ کوئی راہ نکلی تھی۔ بال کان
کے پیچھے اڑتی سر جھکا گئی۔



"اٹھو۔۔!" منہا نے چونک کر سر
واپس اٹھایا۔ وہ بالکل اسکے سر پر کھڑا
تھا وہی شان و شوکت اور جاہ و جلال
کے ساتھ۔ چار کول کلر کے تھری
پیس میں ملبوس صندل کی مخصوص
خوشبو میں نہایا۔ اتنا شاندار کیوں تھا
وہ۔۔؟ اور اسے آج ہی کیوں احساس
ہو رہا تھا۔۔؟ کیا یہ تبدیلی اسکے
کمرے میں رہ کر اسے ہی موجود نہ



پا کر آئی تھی۔۔؟ یا اس قید نے اسے
اتنا ایگزوسٹ کر دیا تھا کہ اب کوئی
بھی اس کے سامنے آتا تو وہ اسے
سیجا سمجھنے لگتی۔۔؟

"سنا نہیں تم نے۔۔؟"

"کک۔۔ کیوں۔۔؟"



"فریش نہیں ہونا۔۔؟" اسکا لہجہ
انتہائی سرد اور دوٹوک تھا مگر نجانے
کیوں منہا کے زرد چہرے پر ڈھیر
سارا خون سمٹ آیا۔ اور سر جھکاتی
نفی میں ہلا گئی۔ براق نے تیوری پر
بل ڈالتے اسکے جھکے سر کو دیکھا۔ اسکا
مضبوط ہاتھ منہا کے سیاہ اور براؤن
بالوں تک گیا تھا۔ اور ان میں ہاتھ
پھنساتا سر اونچا کر گیا۔ منہا کی



آنکھوں میں حیرت سی ابھری تھی۔
مگر اس نے بال چھڑانے کی کوشش
نہ کی۔ کیونکہ اسے معلوم تھا اس
طرح براق اسے چھوڑنے کے بجائے
گرفت مزید تنگ کر دیتا۔

"سنا ہے کھانا پینا چھوڑ رکھا
ہے۔۔" منہا نے اسے خود پر جھکتے
دیکھ بے اختیار تھوک نگلا تھا۔ اور دو



تین بار پللیں جھپکاتے نمی واپس اندر
اتارنی چاہی۔ "کیا آخری ملاقات میں
کی گئی میری تنبیہ کو بس ایک
دھمکی سمجھ رہی ہو۔؟" اسکے مدھم
مگر زہریلے لہجے پر دل کے اندر
ایک عجیب درد نے کروٹ لی تھی۔
اور کانوں میں اسکے ایک ہفتے پرانے
کہے جملے گونج اٹھے۔



"مم۔۔ میں ایسا نہیں چاہتی۔۔ جیسا تم سمجھ رہے ہو۔۔ تمہیں غلط۔۔" براق کی گرفت اسکے بالوں پر مضبوط ہوئی تھی اور وہ بے اختیار آنکھیں میچ گئی۔

"میں نے وضاحت تو مانگی ہی نہیں۔۔ میں تو بس پوچھ رہا ہوں کیا ٹریلر دیکھنا چاہتی ہو۔۔ تمہارا بھائی اس وقت گیراج میں کام کر رہا ہے۔۔"



وہاں خود بخود آگ بھی لگ سکتی
ہے۔۔ بلاسٹ بھی ہو سکتا
ہے۔۔ "منہا کی آنکھیں کھلی تھیں
اور تحیر سے پھیلنے لگیں۔" تمہاری
بہن۔۔ مشال۔۔ میرے بھائی کی لیلیٰ
وہ سیڑھیوں سے گر کر مر سکتی
ہے۔۔ کبھی سوچا ہے۔۔؟ "منہا یکدم
ہی اسکے سفاک جملوں پر پھوٹ



پھوٹ کر روتی ہذیانی کیفیت میں سر
نفی میں ہلانے لگی۔

"نہیں۔۔ نہیں۔۔ نہیں پلیز ایسا مت
کرنا۔۔ ان دونوں نے کچھ نہیں بگاڑا
تمہارا۔۔" اس نے باقاعدہ براق کے
آگے ہاتھ جوڑ دیے تھے۔ جسے وہ
اگلے ہی پل جھٹکتا۔۔ اس کے سامنے بیٹھ
کر ٹھوڑی جکڑ گیا۔



"مجھے پاگل ہونے پر مجبور مت کرو
منہا۔۔۔!! ورنہ تم اور تمہاری بہن
جو نقصان مجھے پہنچانے جا رہی تھیں
اسکے بعد تو تم دونوں کا قتل واجب
ہے مجھ پر۔۔"

"تم۔۔ میرا۔۔ میرا یقین کیوں نہیں
کر رہے۔۔ ہم نے ایسا۔۔"



"جسٹ شٹ یور ماؤتھ۔۔!!" اسی
پل کمرے میں دستک دیتیں مس
کسیلی ٹرالی کے ساتھ داخل ہوئی
تھیں۔ جس میں منہا کے کھانے کے
ساتھ اسکی دوائیاں بھی تھیں۔ وہ آنسو
رگڑتی سر جھکا گئی۔ اس گھر میں وہ
ایک تماشے۔۔ ایک کھیل اور براق
آلیار کی رکھیل سے زیادہ حیثیت
نہیں رکھتی تھی۔۔ اور اب تو ایک



اور عہدے کا اضافہ ہو چکا تھا۔ اگر
وہ کچھ تھی تو صرف اسکی اولاد کی
ماں۔۔ اسکا اپنا وجود اپنی ہستی ہر چیز
جیسے اس شخص کے سامنے تباہ ہو چکی
تھی۔

"کھانا کھاؤ اور اسکے بعد دوائی۔۔
تمہارا دل اس وقت تک دھڑکتا رہنا
چاہیے جب تک میری اولاد دنیا میں
ٹپٹپ



نہ آجائے۔۔"منہا نے ہٹھکتے اسکی
سمت دیکھا۔ کیا سلگتا تیر تھا جو اس
نے لفظوں کی صورت اس پر پھینکا
تھا۔ کتنے ہی لمحے وہ ان سرد نگاہوں
میں دیکھتی رہی۔ یعنی اسکا دل صرف
اس وقت تک ہی دھڑکنا تھا جب
تک اسکی اولاد اسکے اندر سانس لے
رہی تھی۔۔ اور اسکے بعد۔۔؟ اسکے
دل نے ایک نئی درد کی کروٹ لی



تھی۔ تھوک اور آنسو دونوں حلق
میں اتارتے درد کو برداشت کرنا
چاہا۔ اور سختی سے نچلا لب دانتوں
تले لے دبا گئی۔ پھر اس نے نگاہیں
موڑی تھیں اور ٹرالی پر رکھی پلیٹ
میں موجود دوائیاں اٹھا کر ایک ساتھ
پھانکتی پانی کا گلاس اٹھا گئی۔ براق نے
تمام کاروائی خاموشی سے دیکھی
تھی۔



"یہ کام میرے پیچھے بھی اسی طرح
کر سکتیں تھیں۔۔ یا اب تمہیں میری
توجہ چاہیے۔۔؟" اسکے طنزیہ تیر پر
عینا کے سرد تاثرات میں کوئی تبدیلی
نہ آئی تھی۔ اس سے پہلے کہ وہ
مزید کوئی تیر اسکے اندر اتارتا ایک
نوکر تیزی سے بھاگتا ہوا کمرے میں
آیا تھا۔ براق نے پلٹ کر دروازے



کی سمت دیکھا تھا۔ مگر وہ اسی طرح
منجمد بیٹھی رہی تھی۔

"سر میڈم کی اچانک حالت بگڑ گئی
ہے۔۔ پلیز جلدی چلیں۔۔"

جاری ہے |



رفوگر

قسط ۳۶

Kitab Chehra Novels

رات کا آخری پہر تھا۔ جس وقت
ہر ذی نفس موت کی سی نیند سو



رہا تھا۔ وہ تنہا ہاسپٹل کے کاریڈور
میں کھڑا۔ سامنے ونڈو کے پار
موجود اس عورت کو دیکھ رہا تھا۔ جو
کبھی اسکی ماں کہلائی جاتی تھی۔۔
اسکے باپ کے نام سے جانی جاتی
تھی۔ جو اپنے حسن کی بدولت جانی
جاتی تھی۔ گزرتے وقت نے زندگی
کے صفحات کو تو پلٹا تھا ساتھ ہی



گزرے وقت پر گرد بھی ڈال دی
تھی۔ اب اسکی دنیا میں اگر کوئی
ذکر کرتا تھا تو آلیار وافی کا۔۔ اسکی
شان و شوکت کا۔۔ مگر جب بھی
یہ ذکر چھڑتا اسکی ماں کی بے وفائی
کے قصے بھی نکل پڑتے تھے۔

Kitab Chelra Novels

یہ وہ عورت تھی جو اس کے لیے



وجود کا وہ زہریلا حصہ تھی جو
آہستہ آہستہ اسکے جسم کو کھا رہی
تھی مگر براق اسے پھر بھی اپنے
وجود سے الگ نہیں کر رہا تھا۔
نجانے کیا بات تھی جو اتنی شدید
نفرت کے باوجود بھی وہ اسے خود
سے الگ نہیں کر پایا تھا۔ جبکہ یہ تو
وہ عورت تھی جس نے زندگی کے



ہر قدم پر اپنی اولاد سے جان
چھڑانی چاہی تھی۔

اور اس پل اس عورت کے ساتھ
ایک اور چہرہ بھی اسکی آنکھوں کے
سامنے ابھرا تھا۔ اور وہ تھا منہا
سنان کا!! وہ بھی تو دوسری جیولز
لورن تھی۔ جس طرح جیولز لورن
اپنی اولاد سے جان چھڑانا چاہتی



تھی منہا سنان بھی تو یہی کر رہی
تھی۔۔!! جس طرح آلیار وانی نے
زبردستی اسے دنیا میں لانے کی ضد
کی تھی وہ بھی تو وہی کر رہا
تھا۔!! تو کیا پھر ماضی دہرایا جا رہا
تھا۔؟ کیا پھر ایک انسیکیور
کو مپلیکسڈ چائلڈ پیدا ہونے والا
تھا۔؟ کیا وہ بھی آلیار وانی کی



طرح مارا جانے والا تھا اس بے وفا
کے پیچھے سر پٹ بھاگتا۔ اسکی
طلب میں تڑپتا۔؟ اور وہ جیولز
لورن کی طرح سب تباہ کر کے
بھی معصومیت کا کارڈ کھیلنے والی
تھی۔؟

Kitab Chehra Novels

اگر ایسا تھا تو وہ سب کچھ ابھی
کیوں نہیں ختم کر رہا تھا۔؟ اس



کہانی کو آگے بڑھنے سے کیوں
نہیں روک رہا تھا۔۔؟ جب اسے
انجام معلوم تھا۔۔ جبرے بھینچتے
سامنے نیند کی وادیوں میں اتری
اس بوڑھیا کو براق نے سرخ
نگاہوں سے دیکھا۔ یہ عورت ہمیشہ
اسے آئینہ دکھاتی تھی۔ وہ جب
جب اسکے پاس آتا تھا اپنے ارد گرد



ہوتا ہر عمل ہر غداری ہر جھوٹ
زیادہ شدت سے محسوس ہوتا تھا۔

"اپنی کہانی کا انجام میں خود لکھوں
گا جیولز لورن۔۔۔ نہ میں منہا سنان
کو تمہاری ڈگر پر نکلنے دوں گا۔۔۔ نہ
خود آلیار وانی بنوں گا۔۔۔ نہ اپنی
اولاد کو تنہائی کے گہرے کوؤں
میں پھینکوں گا۔!!" وہ اپنی



سوچوں کے تانو بانو میں لگا تھا۔ کہ
اپنے پیچھے کسی کے قدم تھمتے
محسوس ہوئے۔ براق پلٹا نہیں تھا وہ
جانتا تھا پیچھے کون آکر رکا تھا۔

"مجھے اس عورت کی بے ہوشی سے
زیادہ ہوشمندی کی فکر ہے۔۔۔ یہ
کیسے سامنا کرے گی میرا۔۔ میں
کیسے اسے ہوش میں دیکھوں



گا۔؟" پیچھے کھڑے تبریز نے لب
بھینچتے اسکے تھکان زدہ انداز کو
دیکھا تھا۔ آج سے دو دن پہلے
جیولز لورن ہوش میں آچکی تھی۔
مگر ابھی اسے انڈر ایزرویشن رکھا
گیا تھا۔ صرف ڈاکٹرز ہی اس سے
مل رہے تھے۔ جبکہ براق پچھلے دو
دن سے اسی ہاسپٹل میں موجود



تھا۔ وہ جو اپنی ماں سے سخت نفرت
کا دعویٰ کرتا تھا۔ ایک پل بھی اس
جگہ سے نہ ہلا تھا مگر اس عورت
کے سامنے بھی نہ گیا تھا۔ کیا عجیب
شخص تھا وہ۔!!

Kitab Chehra Novels

"یہ وقت پر چھوڑ دے براق۔۔ نہ
ان کی بے ہوشی میں ہمارا ہاتھ تھا
نہ ان کی ہوشمندی میں ہمارا کردار



ہے۔۔ یہ وقت طے کرے گا ان کا
کیا ہونا ہے۔۔ "براق نے گردن
ہلکی سی ترچھی کرتے تبریز کی سمت
دیکھا۔ جو پچھلے دو دن سے مسلسل
کسی سائے کی طرح اسکے ساتھ
تھا۔ اسکا بھائی اسکا ایک ایسا مضبوط
پلر تھا جس کے بغیر براق آلیار
کچھ بھی نہ تھا۔ وہ جانتا تھا زندگی



کے کسی بھی موڑ پر وہ جب بھی
خود کو گرتا ہوا پائے گا اسکے بھائی
اسکے شانے بنے ہوں گے۔

"وقت نے تو آٹھ سال پہلے طے
کر دیا تھا۔ ایک میں ہی ہوں جو
ضد پر اڑا ہوں۔"



"تو ضد پر نہیں اڑا ہوش میں ہے
اسی لیے ایسا کر رہا ہے۔۔" ایک تلخ
مسکراہٹ اسکے لبوں پر ابھری
تھی۔ اور وہ قدم بڑھاتا آگے نکل
گیا۔ تبریز یونہی کھڑا اسے دیکھتا رہا
جب تک وہ کاریڈور کا موڑ مڑتا
غائب نہ ہو گیا۔



سوئٹر اور شال اوڑھ اس وقت وہ
کمرے کی کھڑکی کے پاس کھڑی
نیچے ڈرائیو وے پر رکیں کاروں کو
دیکھ رہی تھی۔ سننے میں آیا تھا
جیولز بلاآخر تین دن بعد آج گھر
لوٹ آئی تھی۔ اور مکمل ہوش و
حواس میں بھی تھی۔ بے چینی سے
ہتھیلیاں مسلتے کمرے کے بند

--



دروازے کو دیکھا۔ باہر ہوتی گہما گہی
وہ بخوبی محسوس کر سکتی تھی۔ براق
نے پچھلے تین دنوں میں ایک بار
بھی اس کمرے کا رخ نہیں کیا
تھا۔ یا شاید گھر ہی نہیں آیا تھا۔ اور
آج وہ گھر پر موجود تھا کیونکہ وہ
ایزابیل اور مس سسلی دونوں سے
اسکا ذکر سن چکی تھی۔



"آپی کو پتا نہیں میرے بارے
میں کوئی خبر پہنچی بھی ہوگی یا
نہیں۔۔؟ اور باسل۔۔!! وہ کتنا
پریشان ہوگا میرے لیے۔۔" گہری
سانس بھرتی واپس بیڈ پر آ بیٹھی۔
پورا دن ایک کمرے میں گھوم
گھوم کر اسکا سر چکرانے لگا تھا۔ اوپر
سے اسکی بھوک اڑی ہوئی تھی۔ اور



کچھ وہ خود بھی کھانے سے گریز
کر رہی تھی کیونکہ جو بھی کھا رہی
تھی قمہ کی صورت باہر آرہا تھا۔
اور دماغ بٹانے کے لیے نہ موبائل
اسکے پاس تھا نہ لیپ ٹاپ اور نہ
ہی بکس۔!!

Kitab Chehra Novels

پڑھائی کو تو اس نے خیر آباد کہہ
ہی دیا تھا کیونکہ چند دن بعد سے



اسکے فائنل پیپرز شروع ہونے
والے تھے تیاری تو دور براق اسے
کمرے سے بھی نکلنے نہیں دے رہا
تھا۔ اور اس پل اسے نجانے کیوں
اپنی بے بسی پر غصہ آنے لگا تھا۔ وہ
فرسٹریشن کا شکار ہو رہی تھی۔ کیا
اگلے آٹھ ماہ اس طرح کمرے میں
قید رہ کر گزارے گی وہ۔۔؟



"پھر تو میرا دل بند کروانے کی
تمہاری خواہش ضرور پوری ہو جائے
گی۔۔" تلخی سے سوچتی اٹھ کھڑی
ہوئی۔ مگر اتنا ضرور ہوا تھا کہ جب
سے براق نے وہ تلخ بات کی تھی
وہ ریگولری اپنی میڈیسن لے رہی
تھی۔ اور یہ صرف براق کی وجہ
سے نہیں بلکہ اپنی اولاد کے لیے



بھی کر رہی تھی۔ وہ اسکی دشمن
نہیں تھی۔ اسے براق کو غلط ثابت
کرنا تھا۔ جب یکدم ہی اسکے ذہن
میں براق کا کرب زدہ لہجہ ابھرا
تھا۔۔

Kitab Chehra Novels
اتم بھی جیولز لورن نکلیں۔۔'



کیا مقصد تھا اس جملے کا۔؟ وہ کہنا
کیا چاہتا تھا۔؟ وہ اسے اپنی ماں
سے کس ناطے سے کمپیئر کر رہا
تھا۔؟ وہ تو خود ان باپ بیٹے کی
ستائی عورت تھی۔ شروع میں وہ
اس عورت کو برا سمجھتی تھی اسے
جج کرتی تھی۔ مگر اب اگر سوچتی
تھی اسے جیولز کہیں سے بھی غلط

--

--



نظر نہیں آتی تھی اگر وہ اس قتل
و بربریت کے ماحول سے خوف
زدہ ہو کر بھاگنا چاہتی تھی تو کیا غلط
تھا۔؟

اسکے قدم خود بخود ہی کمرے کے
دروازے کی سمت بڑھ گئے۔

دھڑکتے دل کے ساتھ دروازے
کے ہینڈل پر ہاتھ رکھا جو حیرت



انگیز طور پر گھوم گیا تھا۔ یعنی
دروازہ ان لاک تھا۔!! دروازہ
کھول کر احتیاطاً سر نکال کر باہر
جھانکا پورا کاریڈور ویران پڑا تھا۔
خیر یہ عام بات تھی۔ براق کے
فلور پر ہمیشہ سناٹا ہی پایا جاتا تھا۔
اس نے کمرے میں لگی گھڑی میں
وقت دیکھا جو رات کے دس بجا

-



رہی تھی۔ اسے ایک پل کے لیے
حیرت ہوئی مس سسلی اور ایزابیل
آج اب تک کھانا لے کر کیوں
نہیں آئیں تھیں اس کے
پاس۔!!

Kitab Chehra Novels

کمرے سے نکلتی کاریڈور میں قدم
آگے بڑھا گئی۔ اس وقت وہ انتہائی
قیمتی آرام دہ سلیپرز پہنی ہوئی



تھی۔ یہ سلپرز کا آرام دہ سیٹ
اسکی یہاں آمد کے اگلے دن ہی
اسکے کمرے میں آیا تھا۔ کاریڈور
کے اختتام تک آتے آتے ہی وہ
ہانپنے لگی تھی۔ مگر اتنا سارا چلنا
ایک طرح اچھا بھی لگا تھا۔ مسلسل
دس دن سے ایک کمرے میں قید
رہ کر اتنا چکی تھی۔ جیسے جیسے اسکے



قدم سیڑھیاں طے کر رہے تھے۔
کانوں میں ایک جانی پہچانی نسوانی
آواز ابھری تھی۔ منہا کے ماتھے پر
بل جمع ہونے لگے۔ یہ آواز کسی اور
کی نہیں بلکہ اسکی اپنی بہن کی ہی
تھی۔ اسکے قدموں میں خود بخود
تیزی آگئی۔



"عینا۔۔!! یہاں کیا کر رہی ہو
تم۔۔؟" لاؤنج کی سیڑھیوں کی
سمت آتیں مس سسلی اسے کمرے
سے باہر دیکھ ٹھٹھک کر رہ گئیں۔

"وہ۔۔ میں۔۔ آپی۔۔ آپی آئی ہوئی
ہیں آپ نے مجھے بتایا کیوں
نہیں۔۔؟" وہ الٹا ان سے سوال
کر گئی۔ مشال کی تیز تیز آوازیں اب



وہ واضح طور پر سن سکتی تھی۔ یہ
آوازیں ڈرانگ روم سے آرہیں
تھیں۔

"سر غصہ ہوں گے تمہیں یہاں
دیکھ کر۔۔ تم کیوں انہیں موقع
دے رہی ہو۔۔؟"



"مجھے پرواہ نہیں ہے اسکی۔۔ ابھی
صرف میں اپنی بہن سے ملنا چاہتی
ہوں۔۔" مس سسلی سے ہاتھ
چھڑاتی ان آوازوں کی سمت بڑھ
گئی۔

Kitab Chehra Novels

"جواب دو کہاں ہے میری بہن۔۔
تبریز اس سے کہیں اگر منہا کو
ایک خراش بھی آئی میں اپنے



ہاتھوں سے اس شخص کی جان لوں
گی۔۔" وہ اندر داخل ہوئی تو تبریز
کے حصار میں کھڑی مشال سامنے
صوفے پر براجمان چہرے پر بیزار
تاثرات لیے بیٹھے براق کو کھری
کھری سنار ہی تھی۔ منہا ایک پل
کے لیے سہمی تھی بہن کے اس
قدر سخت جملوں پر۔۔ کیونکہ براق



میں نہ اتنا ضبط تھا نہ ہی وہ کسی کو
اتنا بولنے کی اجازت دیتا تھا۔

"آپ اس سے پوچھ کیوں نہیں
رہے تبریز۔!!"

"آپی۔!!" اس سے پہلے کے
ماحول میں سنگینی آتی منہا ان تینوں
کی توجہ اپنی جانب مبذول کر گئی۔



مشال اسکی آواز پر بے ساختہ پلٹی
تھی۔ "منہا۔۔!! میری

جان۔۔!!" تبریز کے حصار سے
نکلتی وہ تیزی سے اسکی جانب لپکی
تھی۔ اور اپنے گلے سے لگا گئی۔ منہا
کی نگاہیں بے اختیار براق تک گئیں
تھیں۔ جو ماتھے پر بے شمار بل اور
سرخ آنکھوں کو چھوٹا کیے اسی پر



فوکس کیا ہوا تھا۔ لمحے کے ہزارویں
حصے میں وہ نظریں چرا بھی گئی
تھی۔

"تم۔۔ تم ٹھیک ہو نا منہا۔۔؟" خود
سے الگ کرتی اسکا چہرہ تھام گئی۔
منہا کے ہر ہر نقوش کو بغور دیکھ
رہی تھی۔ جیسے کسی چوٹ یا تشدد
کے نشان ڈھونڈ رہی ہو۔



"تبریز اپنی بیوی سے پوچھ کر بتا
ذرا کتنے نشان ملے۔۔؟ مجھے بھی
گن کر بتائے۔۔" اسکی سرد تمسخر
بھری آواز پر جہاں مشال کے
چہرے پر ناگوار تاثرات ابھرے
تھے وہیں منہا کے چہرے پر سرخی
دوڑ گئی۔ اس وقت اسکا دل اس
قدر زور سے دھڑک رہا تھا۔ کہ وہ



کانوں میں دھڑکتا محسوس کر سکتی
تھی۔

"مجھے بتاؤ۔۔۔ یہ تمہیں دھمکا رہا
ہے۔۔۔؟ تمہیں کسی سے ڈرنے کی
ضرورت نہیں۔۔۔ میں کبھی بھی
تمہیں اس گھٹن میں رہنے نہیں
دوں گی" منہا نے چور نگاہوں سے
براق کی سمت دیکھا جو اب بھی



اسی جگہ بیٹھا یہ سارا منظر دیکھ رہا
تھا۔ اور نگاہیں واپس مشال کی
جانب موڑ لیں۔ اس وقت اس
کمرے کا ماحول پر امن رکھنا اسکے
ہاتھ میں تھا۔ ورنہ سب کچھ برباد
ہوتا سو ہوتا براق کرتا پھر بھی اپنی
ہی۔ "اے۔۔ ایسی کوئی بات نہیں
آپی۔۔" اگلا جملہ بولنے کے لیے



اپنے خشک پڑتے لب تر کیے
تھے۔ "براق نے کچھ نہیں کیا۔"

"کیا کہہ رہی ہو تم یہ۔۔؟" مشال
نے شکڈ ہوتے انتہائی غصیلے لہجے
میں اس سے استفسار کیا۔ منہا کی
نگاہ پھر اس کو نے تک جا پہنچی
جہاں وہ بیٹھا تھا۔ اور اس پل اس
نے براق کے چہرے پر بڑے



مضحکہ خیز تاثرات ابھرتے دیکھے
تھے۔ اس سے نظریں ملتے ہی اس
نے ایک آئی برو اچکائی تھی۔ جیسے
داد دی ہو۔

"لیلیٰ۔۔!!" تبریز اب مداخلت کیے
بغیر نہ رہ سکا۔ اسے معلوم تھا براق
کا پیانہ اب کسی بھی وقت چھلک
سکتا تھا۔ اسکی بیوی کی اتنی



بد تمیزیاں وہ صرف اس کی وجہ
سے برداشت کرتا تھا۔

"تم جھوٹ بول رہی ہو۔۔ مجھے پتا
ہے۔۔" اور اس بار براق اپنی جگہ
سے اٹھتا منہا کی سمت قدم بڑھا
گیا تھا۔



"نہ۔۔ نہیں آپ۔۔ میں آپ کے
سامنے کھڑی ہوں۔۔ آپ۔۔ آپ
خود دیکھ سکتی ہو۔۔" اسے اپنے
قریب آتا دیکھ وہ ایک پاؤں سے
دوسرے پاؤں پر وزن دیتی مزید
وضاحتوں پر اتر آئی۔ اور پھر براق
اسے اپنے انتہائی نزدیک بالکل برابر
میں رکتا محسوس ہوا۔ اُسکا ہاتھ



پھیلاتا منہا کو اپنے حصار میں لے
گیا۔ ایک طرح سے اس نے اسے
مشال سے دور کیا تھا۔ جو اس وقت
کنگ کھڑی بہن کو دیکھ رہی تھی۔

"منہا۔۔۔!!!" بہن کی آواز میں
موجود شک پر اس نے بمشکل
نظریں اٹھائیں تھیں۔ "یہ تم کیا

--



کہہ رہی ہو۔۔ تمہیں اندازہ
ہے۔۔؟"

"آپی۔۔"

"اگر یہ سچ ہے۔۔ تو بتاؤ تمہارا
موبائل کہاں ہے۔۔؟ مجھ سے
باسل سے ہم سب سے رابطے میں
کیوں نہیں ہو تم۔۔" مشال ایک



زہریلی نگاہ براق کی کمینگی بھری
نگاہوں میں ڈالتی غصیلے لہجے میں
بولی تھی۔

"مم۔۔ میں موبائل ہی بھول گئی۔۔
پتا نہیں کہاں رکھا تھا۔۔"

Kitab Chehra Novels

"سچ کیوں نہیں بتاتیں۔۔؟" براق
کے تمسخرانہ انداز پر منہا نے جھٹکے



سے گردن موڑتے اسکی سمت
دیکھا۔ جو سب کچھ فراموش کیے
اس پل اسے بیتے دنوں کی طرح
ہی دیکھ رہا تھا مگر آج ایک چیلنج
بھی تھا ان آنکھوں میں۔۔۔ وہ کیا
کہنے والا تھا۔۔۔؟ اسکی آنکھوں ابھرتا
ہر تاثر براق بخوبی پڑھ رہا تھا۔ وہ
جانتا تھا ان آنکھوں کو۔۔۔ وہ ان کی



ایک ایک تحریر پڑھ سکتا تھا۔ "کہ تمہیں اتنے دن مجھ سے فرصت ہی نہیں ملی۔۔ کسی اور کو کیسے یاد کرتیں۔۔؟" اپنے گھمبیر لہجے پر اس نے عینا کی رنگت صاف بدلتی دیکھی تھی۔ جہاں زردیوں میں اب گلابیاں بھی کھل گئیں تھیں۔ یہ کونسا روپ تھا اس لڑکی کا۔۔؟



"میں مان ہی نہیں سکتی۔۔" مشال
کی متنفر آواز پر وہ دونوں ہی
چونکے تھے۔

"تو مت مانیں سالی

صاحبہ۔۔!" انداز سراسر سلگانے والا
تھا۔ تبریز نے خشمگین نگاہوں سے
اسے دیکھتے دانت پیس ڈالے۔



"ویسے اگر ہم یہ نوک جھوک
ڈاننگ ٹیبل پر کر لیں۔۔ کیا خیال
ہے تبریز۔۔؟ میری بیوی کے ڈنر
کا ٹائم نکلا جا رہا ہے۔۔ سالی صاحبہ
چلیں آجائیں۔۔ آپ بھی کیا یاد
کریں گی۔۔" مشال نے سخت
نفرت بھری نگاہوں سے اس
بہروپے کو دیکھا تھا۔



"تمہارے ساتھ کھانے سے بہتر
ہے میں زہر کھالوں۔۔"

"کوئی بات نہیں۔۔ مینو میں یہ بھی
مل جائے گا آپکو۔۔"

"براق انف۔۔" تبریز قدم بڑھاتا
مشال کے پاس چلا آیا۔ "ہمیں چلنا



چاہیے اب۔۔"مشال نے نم شکایتی
نگاہوں سے تبریز کی سمت دیکھا۔

"آپ کیسے۔۔"

"ہم پھر ملنے آجائیں گے۔۔ ابھی
چلو لیٹی کافی رات ہو چکی سمن اکیلی
پریشان ہو رہی ہوگی۔۔" اس نے
اشارے سے اسے خاموش رہنے کو



کہا تھا۔ اگر مزید ابھی براق کو پن
کرتے یہ شاید دوبارہ گھر میں گھسنے
بھی نہ دیتا۔

"اگلی بار تب ہی قدم رکھیو جب

میری سمن ساتھ ہو سمجھ

آئی۔۔" براق کے جتنا انداز پر

تبریز نے آنکھیں چھوٹی انتہا

ناگواری سے اسے دیکھا۔ یعنی ہر



سلگتا تیرا سے ابھی ہی پھینکنا تھا۔
اور مثال تو جیسے بھڑک اٹھی
تھی۔

"تم۔۔!!"

"ہاں۔۔ ہاں آپ۔۔ مجھے بھی ملے
بہت دن ہو گئے سمن سے۔۔" منہا
کی ترنت مداخلت پر تبریز نے سکھ



کا سانس بھرا تھا۔ اور مشال کو بغیر
کچھ کہنے کا موقع دیے منہا کو خدا
حافظ کرتا اسے لیے وہاں سے نکل
گیا تھا۔ وہ آنکھوں میں نمی لیے
انہیں خود سے دور جاتا دیکھتی رہی
یہاں تک کہ وہ دونوں نظروں
سے اوجھل ہو گئے۔۔۔ جب یکدم ہی



براق نے اسے جھٹکے سے اپنی سمت
موڑا تھا۔

"اب کونسی نئی چال چل رہی ہو
ہاں۔۔؟" اسے ٹھوڑی سے پکڑتا ہلکا
سا اونچا کر گیا۔ منہا نے پلکیں جھپکتے
اسکے سخت تاثرات دیکھے۔

"کک۔۔ کیا مطلب۔۔؟"



"مجھے پاگل جھتی ہو۔۔؟ یا میرے
سر پر سینگ نظر آرہے ہیں۔۔
ہاں۔۔!! یہ اچانک نیک پری کیسے
اتر آئی تم میں۔۔؟"

"دو۔۔ دیکھو۔۔ تم۔۔"

Kitab Chehra Novels

"ہاں۔۔ بولو۔۔" اس سے پہلے کہ
وہ مزید تفتیش کا سلسلہ لمبا کرتا۔



اسکے موبائل پر ہوتی رنگینگ نے
اپنی سمت متوجہ کر لیا۔ اسے کافی
دیر سے اس کال کا انتظار تھا ورنہ
ابھی منہا سے تفتیش کے لیے اسے
نظر انداز کر دیتا۔

Kitab Chehra Novels

"ہماری بات یہاں ختم نہیں ہوئی
ہے۔۔ میں واپس آؤں گا تو ہم
یہیں سے شروع کریں



گے۔۔"اسے چھوڑ کر ایک نظر
موبائل دیکھتا وارنگ پھر لہجے میں
بولا۔ اور مس سسلی کو آواز لگائی
تھی۔ جو اگلے ہی لمحے حاضر ہو گئیں
تھیں۔"کھانا کھلائیں اسے۔۔ اور مجھے
اب تمہاری کوئی کمپلین ملی تو اچھا
نہیں ہوگا۔۔"اسے تنبیہ کرتا
عجلت میں نکل گیا تھا۔ اور منہا نے



اسکے نکلتے ہی جیسے کب سے رکی
سانس بہال کی تھی اور پاس پڑے
صوفے پر ڈھیر ہو گئی۔

Kitab Chehra Novels
"تم یہاں کیا کر رہی ہو۔۔؟" وہ

یاٹ پر پہنچا تو ڈارک گرین گاؤن
پر سرخ رنگ کا فر پہنے اپنے لمبے



بالوں کو کھولی۔ لبوں پر سرخ گلوں
لگائے اپنا قیامت خیز حسن لیے
رونیکا اسکی منتظر تھی۔ جبکہ میج اسے
لوکا کے وفادار کی جانب سے آیا
تھا جو اصل میں اُسکا نہیں بلکہ
براق کا وفادار تھا۔ جو اس وقت کچھ
اہم بات کرنا چاہتا تھا اس سے۔
لیکن اسکی جگہ رونیکا کو دیکھ براق



کا دماغ گھوم گیا تھا۔ وہ اپنے
سارے ضروری کام چھوڑ کر یہاں
آیا تھا اور اب اسے اپنا وقت برباد
ہوتا نظر آرہا تھا۔ دوسرا منہا کے
روئے نے اسے بری طرح الجھا دیا
تھا۔ اسکی طرف سے دماغ الگ
خراب تھا۔



"مجھے۔۔ تم سے بات کرنی
تھی۔۔" منت بھرے لہجے میں کہتی
اسکے نزدیک چلی آئی۔

"تمہیں اندازہ ہے۔۔ یہاں منہ اٹھا
کر چلے آنا کا کیا انجام ہو سکتا
ہے۔۔؟ تمہارے بھائی کے کرتوتوں
کا بدلا میں تم سے لے سکتا
ہوں۔۔ یا انہیں صرف تمہارے



ذریعے ایسا بلیک میل کر سکتا ہوں
کہ وہ گھٹنوں پر چل کر میرے
پاس آئیں۔۔۔" براق نے انتہائی
ناگواری سے اسے دیکھتے بری طرح
جھڑکا تھا۔

"تم ایسا کبھی نہیں کرو گے۔۔۔ جیہی
تو میں ہر چیز سے بے فکر ہو کر
تمہارے پاس چلی آتی



ہوں۔۔۔" اسے بے خودی کے عالم
میں دیکھتی کھوئے کھوئے انداز میں
بولی تھی۔ براق کے جڑے سختی
سے آپس میں جڑ گئے۔ اسے سمجھ
نہیں آرہی تھی کہ وہ آخر اس
لڑکی کا کیا کرتا۔

Kitab Chehra Novels

"یہ کیا پاگل پن لگا رکھا ہے تم
نے۔۔۔؟ اپنے حواس میں آؤ۔۔۔"



"کیسے آؤں۔۔؟" وہی بے بس
انداز۔۔!! اس لڑکی کا شاید واقعی
دماغ الٹ چکا تھا۔ ورنہ ابھی جس
جگہ وہ کھڑی تھی براق اسکا فائدہ
اٹھا کر رونن کا پورا گیٹ پلٹ سکتا
تھا۔

Kitab Chehra Novels

"دیکھو رونیکا۔۔ میں تمہیں پہلے بھی
کہہ چکا ہوں۔۔" اس بار وہ



قدرے سنبھلے ہوئے لہجے میں بولا
تھا۔ "یہ انتظار یہ پاگل پن لا حاصل
ہے۔۔!! میں آج۔۔ کل یا پھر
مستقبل میں کبھی بھی تمہیں اپنی
زندگی میں شامل نہیں کروں گا۔
کیا یہ اتنی سی بات تمہارے دماغ
میں نہیں بیٹھ رہی۔۔؟" اور آخر
کار اسکا لہجہ انتہائی دو ٹوک ہو چکا



تھا۔ رونیکا کی چمک دار آنکھوں میں
نمی ابھرنے لگی۔

"جانتی ہوں۔۔ اور قبول بھی کر چکی
ہوں۔۔ بار بار کیوں میرے زخموں
پر نمک ڈال رہے ہو۔۔؟" اس کے
شکایت بھرے اداس لہجے پر براق
ایک پل کے لیے بالکل چپ ہو گیا
تھا۔



"پھر یہاں کیا کر رہی ہو تم۔۔؟"

"تم سے ملنا چاہتی تھی۔۔ بس
یو نہی۔۔ او۔۔ اور کچھ بتانا بھی
تھا۔۔" سر جھکاتی مدھم مگر رندھی
ہوئی آواز میں بولی تو براق کی
بھنویں نا سمجھی سے آپس میں جڑ
گئیں۔



"کیا۔۔؟"

"رون۔۔!!" اور اس شخص کے
ذکر پر ہی براق کے بھنے جبروں
میں حرکت ہوئی تھی۔ "وہ۔۔
مجھے۔۔ مجھے معلوم ہے وہ کہاں
ہے۔۔" براق آنکھوں میں الجھن
بھرے اسے دیکھتا رہا۔



"تم یہاں مجھے اپنے بھائی کی خفیہ
جگہ کے بارے میں بتانے آئی
ہو۔۔ تاکہ میں اسے قتل
کر دوں۔۔؟" رونیکا نے لب بھینچتے
آنکھ کا کنارہ صاف کیا تھا۔

Kitab Chehra Novels

"وہ میرا بھائی نہیں ہے۔۔ اگر ہوتا
صرف اپنی پاور کے لیے مجھے ایک
رشیمن بوڑھے سے کبھی منسوب نہ



کرتا۔۔"اور اس بار آنسو اسکے
بے داغ رخسار پر نکل آئے تھے۔
اگر براق کو اس بات پر حیرت
بھی ہوئی تھی تو اپنے چہرے پر
ایسے کسی تاثر کو آنے نہ دیا تھا۔ وہ
بس خاموش نگاہوں سے اسے دیکھ
رہا تھا۔ اسے رونن سے ہر بدترین
کام کی توقع تھی۔ مگر وہ اپنی بہن



کا بھی نہیں تھا۔!! یعنی وہ صرف
اسکی پاور کم کرنے کے لیے اپنی
بہن کو بیچ رہا تھا۔! اس نے
ناگواری سے سر جھٹکا۔

"مگر یہ پھر بھی صحیح نہیں لوکا کو
بھی تمہارا یہ عمل پسند نہیں آئے
گا۔۔۔"



"وہ جب رونن کے آگے بے بس
ہیں تو میرے معاملات میں بھی
بولنے کا کوئی حق نہیں انہیں۔۔ وہ
میرے لیے کھڑے نہیں ہو سکتے تو
مجھے بھی پرواہ نہیں ان کی۔۔"

Kitab Chehra Novels

"رونیکا۔۔ رونن کو تمہاری حرکتیں
پتا چل گئیں تو وہ تمہیں تمہاری
شادی سے پہلے مروا دے گا۔ اس



لیے عقل سے کام لو اور واپس
جاؤ۔۔" اسے اپنی سوز پر پورا
یقین تھا۔ وہ بہت مضبوط تھیں۔ چند
دن میں وہ رونن کا کسی نہ کسی
طرح پتہ لگا ہی لیتا۔!! اور رونیکا
کو اس جنگ میں گھسیٹنا اسے کسی
طور صحیح نہ لگا تھا۔



"یہ بہتر آپشن ہے میرے لیے۔۔
تمہیں اندازہ نہیں میری کیفیت
کا۔۔" اس بار اس نے آنسو پونچھنے
کی کوئی کوشش نہ کی تھی۔ براق
گہری سانس بھرتا رینگ سے ٹیک
لگا گیا۔

Kitab Chehra Novels

"وہ نیوزیلینڈ میں ہے ابھی۔۔ لوکا یا
کسی کا بھی کوئی رابطہ نہیں اس



سے۔۔ کیونکہ وہ جانتا ہے تم اسکی
تاک میں بیٹھے ہو۔۔ اور کچھ عرب
ڈیلرز سے تعلقات بحال کرنے میں
لگا ہے "اس سے ذرا فاصلے پر
ریکنگ کے پاس ٹھہرتی بھاری آواز
میں بولی تھی۔ براق کی آنکھوں
میں یکدم ہی انتقام کا رنگ
ابھرنے لگا۔ آخری کب تک وہ اس



سے بچتا مگر اسکے گرد پنجا اسکے گھر
کا بھیدی تنگ کروا رہا تھا۔

"ایک بات پوچھوں۔۔؟" براق نے
چونک کر اسکی جانب دیکھا جو کسی
دیوانی کی طرح بس اسے دیکھ رہی
تھی۔ کیا پاگل تھی یہ۔۔؟ مگر نجانے
کیوں وہ سر ہلا گیا۔



"کیا محبت ہو گئی ہے تمہیں 'اس' سے۔۔؟" اسکے لہجے میں عجب
نوحے سے تھے۔ جبکہ براق ایک
پل کے لیے تھما تھا۔ اس کا اپنا ذہن
'اس' تک جا پہنچا۔ محبت۔۔!! وہ کچھ
بھی کرتا اس سے محبت۔۔ یا۔۔
عشق۔۔ مگر 'اس' کے دل میں تو
ہمیشہ نفرت ہی رہنی تھی۔ وہ تو



بھی اسے ان نگاہوں سے نہ دیکھے
گی جن سے اس وقت رونیکا دیکھ
رہی تھی۔ کیا منہا سنان اسے یوں
کھوئے ہوئے انداز میں دیکھ سکتی
تھی کبھی۔۔؟ کیا وہ کبھی اسکی
دیوانی ہو سکتی تھی۔۔؟ کیا کبھی اسکی
دوری کا غم منا سکتی تھی۔۔؟ کیا
اسکے پاس آنے کے لیے تڑپ سکتی

..



تھی۔۔؟ کیا اسکے ہجر میں اس
طرح پاگل ہو سکتی تھی جیسے یہ
سامنے کھڑی لڑکی ہو رہی تھی۔ کہ
اپنے بھائی کی موت کا سودا تک
کرنے کھڑی تھی۔

Kitab Chehra Novels

"نہیں۔۔!!" اس نے بڑے سخت
اور دو ٹوک لہجے میں کہا تھا۔ مگر
اس پل براق کے چہرے پر ایسے



تاثرات ابھرے تھے کہ رونیکا کی
آنکھوں سے تیزی سے آنسو گرنے
لگے۔ وہ عشق میں مبتلا لڑکی کے
سامنے جھوٹ بول رہا تھا۔ کیا مذاق
تھا یہ۔۔۔ یا شاید اسکا سوال ہی غلط
تھا۔ اسے منہا سنان سے محبت تو
تھی ہی نہیں وہ تو اس کے عشق
میں مبتلا تھا۔ اسے تو محبت سے بڑا



مرض لاحق تھا۔۔ وہ تو اسکی طرح
عشق کا مریض تھا۔ مگر یہ گناہ
کیوں کر گیا تھا وہ۔۔؟ اپنے باپ کی
قاتل سے کیسے عشق کر سکتا تھا
وہ۔۔؟ اسے وہ کیوں کبھی نظر نہیں
آئی تھی۔

Kitab Chehra Novels

"ہاں کیونکہ تم اسکے عشق میں مبتلا
ہو۔۔" اسکی سسکی پر براق کے



جبرے بھینچ گئے۔

"شٹ اپ۔۔ میں یہاں تم سے
اسکا ذکر کرنے نہیں کھڑا ہوا۔ اور
اب تمہیں واپس جانا
چاہیے۔۔" اسکے کھر درے انداز پر
وہ اداسی سے ہنستی سر اثبات میں
ہلا گئی۔



"میں نے مبارک باد نہیں دی
تمہیں۔۔" اپنی نم بھیگی آنکھوں سے
اسے دیکھتی بولی تو براق کی
آنکھوں میں ایک بار پھر نا سمجھی
ابھری تھی۔

Kitab Chehra Novels

"باپ بننے والے ہو۔۔!!" رونیکا
کے لبوں پر ایک اداس مسکراہٹ
ابھری تھی۔ "اس لڑکی کو اپنے



ساتھ باندھ کر رکھنے کی اچھی چال
چلی ہے۔۔۔" براق اس بار کچھ نہ
بولا تھا۔ وہ بس خاموش سرد نگاہوں
سے اسے دیکھ رہا تھا۔ وہ اسے
مبارکباد نہیں دے رہی تھی۔ اپنے
عشق کا اپنے پاگل پن کا ماتم منا
رہی تھی۔ اور نجانے کیوں براق کو
اس وقت اس پر بالکل غصہ نہیں



آ رہا تھا۔ جب اُس نے اپنے ہلچ سے
ایک چھوٹا سا مخمل کا باکس نکال
کر اسکے سامنے کیا تھا۔

"یہ۔۔۔ یہ چھوٹا سا گفٹ تمہارے
لیے۔۔۔" اُس نے خود ہی باکس
کھول دیا تھا۔ جس میں ایک انتہائی
نفیس کنگ کے تاج نما ہیروں سے
جڑا ایک بروچ تھا۔



"یہ میں نے خود بنایا ہے تمہارے
لیے۔۔" براق نے نگاہیں پھیرتے
گہرے سمندر پر جما لیں۔

"یہ میں نہیں لے سکتا رونیکا۔۔"

"کیوں۔۔؟" کیا اداسیاں سمیٹا ٹوٹا

ہوا لہجہ تھا۔ براق نے بے اختیار
پیشانی مسلی۔



"تم سمجھ نہیں رہیں۔۔"

"مجھے نہیں سمجھنا۔۔ میرا دل نہ

سہی یہ چھوٹا سا گفٹ تو قبول
کر سکتے ہو نا تم۔۔! ہماری آخری

ملاقات کے واسطے ہی سہی۔۔" اس

بار براق نے چونک کر اسکی نم

نگاہوں میں دیکھا تھا۔ اور اس وقت

اسے احساس ہوا تھا وہ واقعی غم کی



انتہاؤں پر تھی۔ "ہاں براق۔۔ شاید
اس ملاقات کے بعد میں اس شہر
واپس کبھی نہ آؤں۔۔"

"اگر یہ میری وجہ سے کرو گی۔۔
تو میں بیوقوفی کے سوا اور کوئی نام
نہیں دوں گا تمہیں۔۔" مگر ہاتھ
بڑھاتا وہ باکس لے گیا تھا۔



"تم میرے درد سے نہیں گزرے
ابھی۔۔ اسی لیے کہہ رہے ہو۔۔
خیر۔۔" دونوں ہاتھوں سے اپنے
رخسار پونچھے تھے۔

"اپنی بیوی سے کہنا مجھے شدید حسد
ہے اس سے۔۔ میں مر کر بھی
اسکے لیے دل میں نرمی کا خیال
بھی نہیں لاسکتی۔۔ کیونکہ جو وہ بغیر



چاہ کے حاصل کر چکی وہ مجھے
چاہنے کے بعد بھی نہیں
ملا۔۔ "ایک آخری محبت بھری نگاہ
براق پر ڈالتی وہ آگے بڑھ گئی
تھی۔ براق نے گردن ہلکی سی
ترچھی کرتے اسے دور جاتے دیکھا
تھا۔



"رونیکا۔۔!!" تیز برقیلی ہوا میں
اس کی گھمبیر آواز ابھری تھی۔ اور
رونیکا کھٹکتی دل و جاں سے پلٹی۔

"اس رشین بڑھے سے شادی مت
کرنا۔" اس نے رونیکا کی نم
آنکھوں میں چمک اور لبوں پر ہلکی
سی مسکراہٹ ابھرتی دیکھی تھی۔



پھر وہ سر اثبات میں ہلاتی واپس
مڑ گئی تھی۔

میشن واپس لوٹنے تک وہ عجیب
کیفیات کا شکار رہا تھا۔ اس کا دماغ
لامتناہ سوچوں میں الجھا تھا۔ ڈرائیو
وے پر کار رکنے پر بھی وہ باہر نہ



نکلا تھا۔ یونہی سیٹ کی پشت سے
سر ٹکائے بیٹھا رہا۔

"بوس۔۔۔" میکس نے خود آگے
بڑھ کر کار کا دروازہ کھولا تو وہ
گہری سانس بھرتا باہر نکل آیا۔
رات کے دو بجے کا وقت تھا۔ ہر
سو خاموشی چھائی تھی۔ براق قدم
بڑھاتا گھر کی سمت بڑھ گیا۔ لاؤنج



میں داخل ہوا تو تاریکی نے استقبال
کیا تھا۔ اسکے قدم سیڑھیوں کی
سمت بڑھ گئے۔ کئی دن سے وہ
بہت کم ہی گھر کا چکر لگا رہا تھا۔
اور پچھلے تین دن سے تو وہ جیولز
کی وجہ سے غائب تھا اور باقی دن
اپنی بیوی سے دور رہنے کے لیے۔
کیونکہ وہ جانتا تھا یا تو وہ اس پر اپنا



غصہ اپنا غبار نکالے گا یا اسکی
قربت میں کھو جائے گا۔ اسکے
معاملے میں دونوں صورتوں میں
ہی انتہا پسند تھا وہ۔ اس لیے اس
جادوگرنی سے دور رہنا ہی بہتر تھا
مگر آج جو حرکت اس نے کی تھی
اس کی وضاحت لیے بغیر ہی وہ چلا
گیا تھا۔ کمرے میں داخل ہوا تو

۔



تمام لائٹس آف تھیں سوائے ایک
سائیڈ لیمپ کے۔۔

"ہاں کیونکہ تم اسکے عشق میں مبتلا
ہو۔۔!!" براق کے قدم بیڈ کی

سمت بڑھے تھے۔ جہاں وہ بے نیاز
دونوں ہاتھ چہرے کے نیچے رکھے
بچوں کی سی معصومیت لیے بے خبر
سو رہی تھی۔ اسکے جلتے دل پر



صرف اسے دیکھ کر ہی ٹھنڈک
پڑنے لگی تھی۔ بھلا ایسا کیسے ہو سکتا
تھا۔ وہ کیوں اس پر اتنا اثر انداز
ہوتی تھی۔۔؟ بیڈ پر اسکے انتہائی
نزدیک بیٹھ گیا۔ کتنا وقت بیت چکا
تھا اس ساحرہ کی قربت محسوس
کیے۔ ایسا لگتا تھا زمانے گزر گئے۔



"باپ بننے والے ہو۔۔ اس لڑکی کو
اپنے ساتھ باندھ کر رکھنے کی اچھی
چال چلی ہے۔۔"

یہ اسکی چال تھی۔۔؟ نہیں یہ تو
قدرت کی چال تھی جو واپس اس
لڑکی کو اسکے پاس کھینچ لائی تھی۔
ایک نئے احساس۔۔ ایک نئی جان
کے ساتھ۔۔ ورنہ اس نے تو کبھی



فیمیلی اور بچوں کے بارے میں سوچا
ہی نہ تھا۔ کوئی خیال ہی نہ گزرا تھا
کبھی ذہن سے مگر اس سامنے
موجود لڑکی نے جیسے اسکی سوچوں
کے دھارے ہی موڑ دیے تھے۔
اسکی تنہا ویران زندگی کے پنے
پکٹ ڈالے تھے۔ اب وہ بیوی والا
بھی تھا اور اسکی اولاد بھی دنیا میں

..



آنے والی تھی۔ اسے باپ پکارنے
والا کوئی آنے والا تھا۔ یہ احساس
اتنا نیا اور خوبصورت کیوں تھا۔؟
جبکہ وہ خود ایک بدترین تنہا بچپن
گزار چکا تھا پھر کیوں۔۔؟

Kitab Chehra Novels

احتیاط سے ہاتھ بڑھاتا اسکے رخسار
پر رکھ گیا۔ یہ کون تھی۔۔؟ وہ کب
ایک پر اکتفاء کرنے والا ہو گیا



تھا۔؟ نرمی سے اسکا رخسار اپنے
انگوٹھے سے سہلا رہا تھا۔ کہ عینا
کے نیند میں ہی تاثرات بدلے
تھے۔ بھنویں سکیرتی اپنا نچلا لب
دانتوں میں دبا گئی۔ جیسے اپنے اندر
اٹھتی تکلیف کو کم کرنا چاہ رہی
تھی۔ اسکا ہاتھ دل پر جاتا دیکھ براق
نے اپنا ہاتھ پیچھے کر لیا۔



"آہ۔۔" عینا نے کراہتے بے اختیار
آنکھیں کھولیں تھیں۔ براق یو نہی
اسے دیکھتا رہا۔ منہا نے بے چین
ہوتے موندی موندی آنکھوں سے
سامنے کا منظر دیکھا تو ایکدم
ٹھٹھک گئی۔ جب یقین ہو گیا کہ
براق واقعی اسکے اتنا نزدیک بیٹھا تھا



آنکھیں پوری وا ہوئیں تھیں۔ اور وہ
تکے کا سہارا لیتی اٹھ بیٹھی۔

"تت۔۔ تم یہاں۔۔ کیوں بیٹھے
ہو۔۔؟" اضطرابی کیفیت میں دل پر
ہاتھ رکھتے اس سے پوچھا۔ مگر براق
کی نگاہیں اپنے دل کے مقام پر
رکھے ہاتھ پر ٹھہرتیں دیکھ اس نے



تھوک نگلا تھا۔ اور سائیڈ پر پڑا
دوپٹہ اٹھاتی اوڑھ گئی۔

"کیا ہوا۔؟ کیوں اٹھی ہو
اچانک۔۔؟" منہا نے ایک بار پھر
کھٹکھٹے اسکی سمت دیکھا۔ مگر اگلے
ہی پل لب بھیج گئی۔

"تم سے پوچھ رہا ہوں۔۔"



"کچھ نہیں۔۔ بس ایسے ہی آنکھ
کھل گئی۔۔" اگر وہ اندھا ہوتا تو
عینا یہ جھوٹ بول سکتی تھی۔ مگر
براق کی آنکھیں ابھی صحیح سلامت
تھیں۔ اس لیے اسے خود سے دور
ہوتا دیکھ بازو تھام کر روک گیا۔

Kitab Chelra Novels

"پین ہو رہا ہے یا
گھبراہٹ۔۔؟" اسکا لہجہ سپاٹ تھا



مگر نگاہیں کچھ اور ہی کہہ رہیں
تھیں۔ منہا کے حلق میں نجانے
کیوں کڑوا گولا اٹکا تھا۔ ذہن میں
اسکا تین دن پرانا جملہ ابھرا تھا۔
کتنی سفاکی سے اس شخص نے اسکی
ذات کو بے مول کیا تھا۔ اسکی نظر
میں تو صرف اپنی اولاد کی حیثیت
تھی۔ وہ تو ایک ذریعہ تھی بس۔!



"بے فکر ہو جاؤ۔۔ تمہاری اولاد کو
کچھ نہیں ہوگا۔۔" تلخی بھرے
لہجے میں کہتے بازو چھڑانا چاہا مگر
براق کا دماغ گھوم چکا تھا۔ ہلکا
ساجھٹکا دیتا اسے واپس اسکے تکیے پر
پٹخ دیا۔

Kitab Chehra Novels

"کیسے بے فکر ہو جاؤں۔۔ جب میری
اولاد کی ماں ہی اسے قتل کرنے



کے در پر ہو۔۔" اسکے دونوں ہاتھ
گرفت میں لیتا ہلکا سا جھکا تھا۔ منہا
کی آنکھوں سے آنسو نکلتے کنپٹیوں
میں جذب ہونے لگے۔

"چھوڑو میرے ہاتھ۔۔"

Kitab Chehra Novels

"کیوں۔۔ اب آئینہ دکھا رہا ہوں تو
اتنا چھ کیوں رہا ہے۔۔"



"میں کہہ رہی ہوں چھوڑو۔۔ مجھے
تمہیں صفائی دینے کی ضرورت
نہیں ہے۔۔" زور لگا کر پیچھے کرنا
چاہا۔ وہ اسکے سامنے اپنی صفائیاں
دینے میں توانائیاں سرف نہیں
کر سکتی تھی۔ نہ ہی اتنی سکت تھی
اب اس میں۔ براق نے پوری قوت
سے ہاتھ بیڈ کراؤن پر دے مارا۔



"جس کے بارے میں تم یہ بکواس
کر رہی ہو۔۔ باپ ہوں میں
اسکا۔۔" اسکے غضبناک انداز پر منہا
خوفزدہ ہوتی بے اختیار آنکھیں میچ
گئی۔ جبکہ براق اپنے اس شدید ردِ
عمل پر ایک پل کے لیے خود
ششدر رہ گیا۔ اور نگاہ سانس
رو کے آنکھیں میچی منہا پر گئی تو



دل جیسے کسی نے مٹھی میں جکڑا
تھا۔ وہ کیا سمجھ رہی تھی کہ وہ
اسے مارنے والا تھا۔؟ اتنا گرا ہوا
اور کم ذات سمجھتی تھی وہ اس
کو۔۔؟

Kitab Chehra Novels

جب کئی لمحے کچھ محسوس نہ ہوا تو
منہا نے آنکھیں کھولیں تھیں۔
براق کی گرفت اسکے ہاتھوں پر



ڈھیلی پڑ چکی تھی۔ مگر وہ اب بھی
اسے دیکھ رہا تھا۔ منہا پیچھے سرکتی
بلکل ہیڈ بارڈ سے چپک کر نیم
دراز ہو گئی۔

"ایک بات ہمیشہ یاد رکھنا۔۔ میں
کتنا بھی کمینہ ہو جاؤں۔۔ کتنے بھی
قتل کردوں ان ہاتھوں سے۔۔ مگر
یہ تم پر کبھی نہیں اٹھیں



گے۔۔"اسکے سرد لہجے پر سانس
روکے اسے دیکھے گئی۔ یہ وعدہ
کیوں کیا تھا اس شخص نے اس
سے۔۔؟ آخر کس لیے وہ تھی
کون اسکی۔۔؟ جبکہ اسے معلوم تھا
نجانے کیا بات تھی کیسا یقین تھا
کہ وہ شخص کسی بھی لیول پر چلا



جاتا مگر بھی اس پر ہاتھ نہیں اٹھا
سکتا تھا۔

"مگر جان سے تو مار سکتے ہو
نا۔۔؟" پتا نہیں کیا ہوا تھا اسے۔
اپنے خیالات کی رو میں یہ سوال
کر گئی تھی۔ دل میں اٹھتی تکلیف
خود بخود ہی دب گئی تھی۔ یا اس
شخص نے اسکا ذہن بٹا دیا تھا۔ براق



نے جبرے بھینچتے اسے ٹھوڑی
سے پکڑ کر قریب کیا تھا۔

"صحیح کہہ رہی ہو۔۔ جان سے تو
جاؤ گی تم۔۔ مگر پہلے مجھے میری
اولاد چاہیے۔۔ وہ بھی صرف۔۔

تم۔۔ سے۔۔" اسے سلگتا چھوڑا اٹھ

کھڑا ہوا۔ منہا نے انتہائی سرخ
نگاہوں سے اس شخص کو دیکھا تھا۔



جو اپنا قیمتی کوٹ اتار رہا تھا۔ اور
پھر وہ کوٹ بغیر پلٹے اسکے منہ پر
مارتا ڈرینگ روم کی سمت بڑھ گیا
تھا۔ منہا نے کوٹ منہ سے ہٹاتے
جلتی نگاہوں سے ڈرینگ روم کے
دروازے کو دیکھا تھا۔ ارد گرد پھیلتی
براق کے کلون کی مخصوص مہک
نے اسے اپنے حصار میں لے لیا



تھا۔ اس سے پہلے کہ وہ کوٹ
دوسری جانب پھینکتی اسے کچھ
سخت قسم کا اپنے ہاتھ میں محسوس
ہوا تھا۔ کوٹ کی پوکٹس ٹوٹتے ایک
پوکٹ میں ہاتھ ڈال کر سیاہ مخمل
کا بوکس نکالا تھا۔ کیا تھا یہ۔۔؟ مگر
فی میل پرفیوم کی مہک اس باکس
میں سے آتی دیکھ اسکے دل میں



بے چینی کی بڑی عجیب لہر اٹھی
تھی۔ وہ فی میل پرفیوم کی خوشبو
ہی تھی اسے اچھی طرح سے اندازہ
تھا۔ دھڑکتے دل کے ساتھ ایک
آخری نظر ڈرینگ روم کے
دروازے پر ڈالی تھی اور باکس
کھول گئی۔ جس میں ایک انتہائی
بیش قیمت ہیروں سے جڑا تاج نما



بروچ تھا۔ وہ چند پل کے لیے
ساکت ہوتی اسکی خوبصورتی میں کھو
سی گئی۔ یقیناً یہ ایک انتہائی قیمتی
بروچ تھا۔ لیکن۔۔!!

"کس لڑکی نے دیا ہے اسے جو یہ
اپنے ساتھ لے آیا۔" اسے معلوم
بھی نہ ہو سکا تھا اسکی آنکھوں میں
نئے سرے سے نمی جمع ہو رہی



تھی۔۔

جاری ہے |

Kitab Chehra Novels



رفوگر

قسط ۳۷

Kitab Chehra Novels

کل رات ہوئے واقعے نے جیسے
اسے نئی سوچیں تھما دیں تھیں۔ نئے
در تھے جو کل وا ہوئے تھے اور



اسکی سوچوں کا رخ ہی مڑ گیا تھا۔ وہ
جو ہمہ وقت اس قید سے نکلنے اور
اپنے بہن بھائی کے پاس بھاگنے کا
سوچتی رہتی تھی۔ کل رات سے اسکا
دماغ اس بروج میں اٹکا تھا۔ اس نے
نجانے کتنی بار ہیڈ سائیڈ ٹیبل کی
ڈرار کو دیکھا تھا جہاں وہ موجود تھا۔



کل وہ براق کے ڈریسنگ روم سے
نکلنے سے پہلے ہی باکس واپس کوٹ
میں ڈالتی سوتی بن کر لیٹ گئی
تھی۔ نجانے کیوں اسے براق کے
لائے عمل کا انتظار تھا۔ کہ وہ اس
باکس کے ساتھ کیا کرتا۔ پھر اس
نے براق کو ڈریسنگ روم سے ٹی
شرٹ اور ٹراؤزر میں ملبوس باہر



نکلتے دیکھا تھا۔ مگر وہ بیڈ کے
نزدیک آکر رک گیا تھا۔ اور کوٹ
بیڈ سے اٹھا کر پاس پڑے صوفے پر
ڈال ہی رہا تھا کہ جب اسے بھی
شاید اس باکس کا احساس ہوا تھا۔
اس پل منہا نے نجانے کیوں اپنا
دل تھام لیا۔ اسکا دل اتنی زور سے
کیوں دھڑک رہا تھا؟ براق کوٹ
سے باکس نکالتا چند پل یوں ہی دیکھتا



رہا۔ پھر اس نے اسے گہری سانس
بھرتے دیکھا تھا۔ اور اسے بیڈ کے
نزدیک آتا دیکھ اس نے کمبل کی
جھری میں بھی آنکھیں بند کر لیں۔
مگر براق نے سائیڈ ڈرار کھولی تھی
اور وہ باکس ڈالتا واپس بند کر گیا۔
پھر اس نے براق کو گھوم کر اپنی
جگہ آتے دیکھا تھا۔ وہ اپنی جگہ لیٹ
چکا تھا۔ اسے براق کی نظروں کی



تپش اپنی پشت پر پوری شدت سے
محسوس ہو رہی تھی۔ اس نے دھڑکتے
دل کے ساتھ اسکی پیش رفت کا
انتظار کیا تھا مگر ایسا نہ ہوا تھا۔ اور
وہ نجانے کتنے لمحے اندھیرے میں
آنکھیں کھولے اسی پوزیشن میں پڑی
رہی۔ اسے نہیں یاد تھا وہ کب سوئی
تھی۔ مگر وہ ساری رات اسی بے کلی
کا شکار رہی تھی۔ یہی وجہ تھی کہ



صبح اسکی آنکھ دیر سے کھلی تھی۔ اور
جب اٹھی کمرے میں تنہا تھی۔ براق
کہیں موجود نہ تھا۔ مگر سائیڈ ٹیبل پر
اسکا موبائل پڑا تھا۔ جہاں
مشال، سینڈرا، باسل اور ایلکس کے
ڈھیر سارے میسجز آئے ہوئے
تھے۔ ایک میج آدم کا بھی تھا جو
اگلے ہفتے سے شروع ہو جانے والے
ایگزامز کا پوچھ رہا تھا۔



’کیا سین ہے سپر ز دے رہی ہو یا
نہیں۔۔ یا اب بھی تمہیں میرے
مضبوط بازوؤں کی ضرورت ہے یہ
معرکہ سر کرنے کے لیے۔۔؟‘ منہا
نے بے اختیار اپنے لب کچل ڈالے
تھے۔ اور میسج لکھنے لگی۔

’اگر بات نہ بنی۔۔ تم سے کانٹیکٹ
کروں گی۔۔‘ آخر میں مسکراہٹ والی



ایموجی لگانا نہ بھولی تھی۔ براق نے
موبائل واپس کرنے کے ساتھ ایک
احسان اور کیا تھا کہ اب کمرے کا
لاک کھلا ہی رہتا تھا۔ ایزابیل اسکا
ناشتہ کمرے میں ہی لے آئی تھی۔
جسے اس نے بمشکل ہی زہر مار کیا

تھا اور جب تک اس نے اپنی
دوائیاں نہ کھالیں وہ کمرے سے نہ
ہلی تھی۔ مشال سے اسکی مختصر سی



بات ہوئی تھی کیونکہ اس کے
موبائل میں چار جنگ نہ تھی۔

کھنیوں سے نیچے آتے بال لپیٹتی
سلیپرز اڑس کر کمرے سے باہر نکل
گئی۔ اسکا دل بے چین ہو رہا تھا۔ نیچے
لاؤنج میں آئی تو روزمرہ کے کام
جاری تھے۔ وہ لاؤنج پار کرتی باہر
نکل آئی۔ آسمان سے جھانکتا سورج



اسے چہرے پر ہاتھ رکھنے پر مجبور
کر گیا تھا۔ آج بڑے دن بعد بیل
ایئر میں سورج نکلا تھا۔

"میڈم۔۔ آپ کو واک کرنی ہے تو
آئیں میں کروا دوں۔۔" ایزابیل
تیزی سے نجانے کہاں سے نکل کر
اسکے سامنے آئی تھی۔ منہا کے منہ
میں کڑواہٹ گھلنے لگی۔



"نہیں۔۔ میں کر لوں گی۔۔" اسکی آفر
نظر انداز کرتی آگے بڑھ گئی مگر وہ
اسکے ساتھ ہی ہو لی۔۔

"سوری میم۔۔ سر نے آج صبح سختی
سے آرڈر دیے ہیں۔۔ جب بھی آپ
سیڑھیوں یا سلپری جگہ پر ہوں۔۔
آپکو بالکل تنہا نہ چھوڑا جائے۔۔" منہا
کو اپنے چہرے پر گلابی دوڑتی محسوس



ہوئی۔ ایزابیل اب اسکے ساتھ ساتھ نیچے آرہی تھی۔

"اور کیا کیا آرڈر دیے ہیں تمہارے
سر نے۔۔" عینا کے دانت پیسنے پر
ایزابیل سٹپٹا گئی۔

Kitab Chehra Novels

"بس آپکی میڈیسن اور میل کے
حوالے سے ہی تھے باقی



آرڈرز۔۔" وہ قدم بڑھاتی گھانس پر
آگئی تھی۔ جب اسکی نگاہ دوسری
ونگ کے آخر میں کھڑی مس
سیلی پر پڑی۔ اس نے انہیں آج
صبح سے نہیں دیکھا تھا۔ اور اس
وقت وہ اکیلی نہیں تھیں بلکہ ویل
چیر پر موجود جیولز بھی ان کے
ساتھ تھی۔ وہ چند لمحے اسی عورت
کو دیکھتی رہی۔ جو ارد گرد سے بیگانہ



سوئمنگ پول کے پانی پر نظریں
جمائے بالکل خاموش بیٹھی تھی۔ منہا
فوراً اس جانب سے نظریں موڑ گئی۔

"کیا مجھے اورنج جوس لا کر دے سکتی
ہیں آپ۔۔ تب تک ایک راؤنڈ
کمپیٹ کر لوں گی میں۔۔"



"وائے نوٹ میم۔۔ میں ابھی لاتی
ہوں۔۔" وہ فوراً تابعداری سے سر
ہلاتی پلٹ گئی تھی۔ اور اسکے جاتے
ہی منہا کے قدم دوسری ونگ کی
جانب بڑھ گئے۔ اس نے پھولوں کی
باڑ کے سائیڈ میں ہوتے قریب سے
جیولز کو دیکھا۔ وہ ایک ہی پوزیشن
میں تھی۔ مس سسیلی بھی خاموشی
سے اس کے پیچھے کھڑی تھیں۔ اگر



جیولز وقفے وقفے سے پللیں نہ
چھپکاتی یا اپنے ہاتھوں کو حرکت نہ
دیتی کوئی بھی اسے سکتے میں سمجھتا۔
وہ نجانے کتنے لمحے وہاں کھڑی اسے
یونہی دیکھتی رہی تھی۔ اسے تو لگ
رہا تھا جب وہ ہوش میں لوٹے گی
اسے سب یاد ہوگا۔



"کیا کر رہی ہو تم یہاں۔۔" کسی نے
مدھم مگر سرد آواز میں کہتے بازو
پکڑ کر اپنی سمت موڑا تھا۔ اور سامنے
موجود شخص کو دیکھ اسکی اوپر کی
سانس اوپر اور نیچے کی نیچے رہ گئی۔
براق آنکھوں میں شدید ناگواری
لیے اسے گھور رہا تھا۔



"وہ۔۔ وہ میں کچھ۔۔ کچھ بھی
نہیں۔۔"

"ان کے پاس جانا چاہ رہیں
تھیں۔۔؟ اپنی شکل دکھا کر اپنے
باپ کی یاد دلانا چاہتی تھیں۔۔؟"

"نہ۔۔ نہیں ایسا کچھ نہیں ہے۔۔
مم۔۔ میں بس واک کے لیے آئی
۔۔



تھی ان پر صرف نظر۔۔"

"اور تم نے سوچا کیوں نا میری

غیر موجودگی کا فائدہ اٹھایا

جائے۔۔" اسے باڑ سے لگتا ایک

قدم نزدیک ہوا تھا۔ اس طرح کہ وہ

دونوں اب انہیں نظر نہیں آرہیں

تھیں۔



"میں۔۔ ایسا کچھ۔۔ نہیں۔۔ کر رہی
تھی۔۔" اسکے پہاڑ جیسے وجود کو
پرے دھکیلنا چاہا۔ حالانکہ وہ صحیح کہہ
رہا تھا وہ اس کی غیر موجودگی کا فائدہ
ہی اٹھانا چاہتی تھی۔

Kitab Chehra Novels

"یاد رکھو۔۔ منہا۔۔!!" انتہائی سرد
اور دو ٹوک آواز میں اسے تنبیہی
نگاہوں سے دیکھتا اسکے سر کے اوپر



دیوار پر ہاتھ رکھ کر جھکا تھا۔ "وہ
غلطی سے تمہیں دیکھ بھی لیں تو تم
عینا ہی نام بتاؤ گی اپنا۔۔ سمجھ
آئی۔۔؟" منہا دل تھامی چند لمحے
یو نہی اسے دیکھتی رہی۔ مگر پھر لب
تر کرتی بولی۔

"او۔۔ اور اگر وہ خود پہچان لیں مجھے
پھر۔۔؟" براق کے لبوں پر ایک



عجیب سی مسکراہٹ ابھری تھی مگر
صرف ایک پل کے لیے۔۔

"وہ کوما سے اٹھی ہیں نیند سے
نہیں۔۔ تم نے تو مجھ جیسے گینگسٹر کی
آنکھوں میں دھول جھونک دی تھی
پھر وہ تو آدھی سے زیادہ میموری
کھو چکی ہیں۔۔" اور اس بار منہا کی
ہری آنکھیں شاک سے پوری کھل



کنیں تھیں۔ جیولز لورن اپنی میموری
کھوچکی تھی۔۔!!! یعنی وہ اسکے باپ
کو۔۔ ان کے ساتھ ہوئے حادثے
کو۔۔ اس تمام دور کو بھول چکی
تھی۔۔؟ دوسری جانب براق بغور
اسکے تروتازہ چہرے اور کھلی آنکھوں
کو دیکھ رہا تھا۔ ان ہی آنکھوں نے تو
ایک زمانے سے اسے اپنا اسیر
کر رکھا تھا۔ آج نجانے کیا سمائی تھی



اسے جو اپنا کام دھندا چھوڑ چھاڑ
واپس گھر چلا آیا تھا۔ اور آتے ہی
ملازم سے اسکے بارے میں پوچھا تھا
اور گارڈن میں ہی چلا آیا تھا مگر
اسے چھپ کر جیولز کو دیکھتا پا کر
اس کے اندر اندر تک ناگواری پھیل
گئی تھی۔ نجانے وہ کیوں اسے جیولز
سے دور رکھنا چاہتا تھا جیسے ان



دونوں کا ملنا اسکی بربادی تھا۔ یا بہت
بڑا خسارہ۔!!

مگر اس پل اس کی قربت میں کھڑا
وہ ہر شے بھول گیا تھا۔ یہ بھی کے
ان کے درمیان کئی دن سے سرد
جنگ چھڑی تھی۔ وہ بات تک نہیں
کر رہے تھے ایک دوسرے سے۔



"کل اپنی بہن کے سامنے جھوٹ
کیوں بولا تھا۔" ہاتھ پیچھے لے جاتا
اسکے بالوں سے کبچر نکال گیا۔ منہا
نے دنگ ہوتے اسکی پیش رفت
دیکھی تھی۔ اسکے سلکی سیاہ اور براؤن
بال دونوں اطراف سے چہرے کا
احاطہ کر گئے۔ "اسے جھوٹی تسلیاں
کیوں دیں۔" "ٹھوڑی کے نیچے دو
انگلیاں رکھتا اب براہ راست اسکی



آنکھوں میں دیکھ رہا تھا۔ منہا چند
پل ان سیاہ گہری آنکھوں میں
دیکھتی رہی۔ وہ کیا سننا چاہ رہا تھا
جب سب کچھ اسکے سامنے
تھا۔ "جواب دو۔۔"

Kitab Chehra Novels

"میں پہلے ہی انہیں بہت پریشان
کر چکی ہوں۔۔ میری وجہ سے تبریز
بھائی اور وہ ڈسٹرب تھیں۔۔ اب



مزید ان کے لیے مسئلہ نہیں بننا
چاہتی تھی۔۔" سپاٹ لہجے میں کہتے
اسکا ہاتھ ٹھوڑی کے نیچے سے ہٹانا
چاہا مگر براق نے ایسا نہیں ہونے
دیا۔

Kitab Chehra Novels

"آئی ایم امپریسڈ۔۔ کاش تمہاری بہن
میں بھی عقل آجائے کہ میاں بیوی
کے معاملات میں نہیں بولتے۔"



"وہ آپنی ہیں میری۔۔" اسکے لہجے
میں موجود ناگواری منہا کے دل پر
لگی تھی۔ وہ اسی طرح ہمیشہ اسکی
بہن کو اسکی زندگی سے باہر دھکیل
دینا چاہتا تھا۔

Kitab Chehra Novels

"اور میں شوہر ہوں۔۔!! اور جس
کی تم طرفداری کر رہی ہو وہ میرے
بچے کے قتل کے منصوبے بنا رہی
۔۔"



تھی۔۔" براق کا دماغ پل میں آؤٹ
ہوا تھا۔ منہا لب بھینچتی بے بسی سے
نگاہیں گھوما گئی۔

"میں تمہیں کیسے یقین دلاؤں۔۔ یہ
سچ نہیں ہے۔۔" براق نے اسکی
ٹھوڑی جکڑتے ہلکا سا اونچا کیا۔ اس
پل اسکی آنکھیں سرخ ہو رہیں
تھیں۔ "مت دلاؤ۔۔ مجھے اس معاملے



میں کسی پر بھروسہ نہیں۔۔!! جب
تک میری اولاد میرے پاس۔۔
میرے ہاتھ میں نہیں آئے گی۔۔
مجھے کسی کا یقین نہیں۔۔" اس کے لہجے
میں ایک عجیب سختی سی در آئی
تھی۔ جب منہا کو اس کا دوسرا ہاتھ
انتہائی نرمی اور احتیاط سے سویٹر اور
شال میں چھپے پیٹ پر محسوس ہوا
تھا۔ اس نے سرخ پڑتے براق کا



چہرہ دیکھا۔ وہ اسے نہیں دیکھ رہا تھا
اسکی نگاہیں اپنے ہاتھ پر تھیں۔
چہرے پر اتنے نرم اور معصوم
تاثرات تھے کہ وہ سب کچھ بھلائی
انہیں دیکھتی رہ گئی۔ اس نے اتنے ماہ
میں براق کے چہرے پر کبھی یہ تاثر
نہیں دیکھا تھا۔ تو کیا صرف ایک
اولاد اس شخص کے اندر اتنی تبدیلی



لا سکتی تھی۔۔؟ اسے درندے سے
انسان بنا سکتی تھی۔۔؟

"تم کیوں چاہتے ہو یہ اولاد دنیا میں
آئے۔۔؟ تاکہ پھر ایک تم جیسا
گینگسٹر آگے جا کر تمہاری طرح تباہی
پھیلائے۔۔؟" اس کے سوال پر براق
کے چہرے پر موجود چند لمحے پہلے
والی نرمی یکدم کہیں کھو گئی تھی۔

۔۔



اب چہرے پر وہی کرختلی تھی جو
ہمہ وقت رہتی تھی۔

"یہ میں ڈسائیڈ کروں گا کہ میری
اولاد کیسی نکلے گی۔ تمہیں اپنے ننھے

دماغ پر زور ڈالنے کی ضرورت
نہیں۔" اسکے ماتھے کو دو انگلیوں

سے بجایا تھا۔ منہ اندر تک سلگ
اٹھی۔



"شاید تم بھول رہے ہو۔۔ یہ میری
بھی اولاد ہے۔۔"

"ہاں مگر یہ میری وجہ سے دنیا میں
آ رہی ہے۔۔ اگر میں وقت پر نہ آتا
تم شاید۔۔!"

Kitab Chehra Novels

"یہ سچ نہیں ہے۔۔" اسکی آواز یکدم
بلند ہوئی تھی۔ مگر براق کی آنکھوں



میں وہی سرد تاثرات تھے۔ منہا
آنکھوں میں نمی لیے اسکا بازو جھٹکے
سے ہٹاتی ایک جانب سے نکلنے لگی۔
مگر وہ واپس اسے پھولوں کی باڑ
سے لگا گیا تھا۔

Kitab Chehra Novels

"میری بات ابھی ختم نہیں
ہوئی۔۔" اسے خود پر جھکتا دیکھ منہا
چہرہ موڑ گئی۔



"مجھے تمہاری کوئی بات نہیں سننی
سنا تم نے۔۔"

"میں کب سے تمہاری سننے
لگا۔۔؟" اس کے دل جلانے والے انداز پر
منہا کے جڑوں میں حرکت ہوئی
تھی۔ کیونکہ وہ جو کہہ رہا تھا وہ
سچ۔۔!!



"مگر تمہیں اب میری سننی
ہوگی۔۔!! یہ میری اولاد ہے۔۔ تم
مجھے اسکے حوالے سے دھمکا نہیں
سکتے۔۔"

"اور تم سے کس نے کہا کہ میں
تمہیں جو چاہے کرنے دوں
گا۔۔؟" گردن ہلکی سی ترچھی کرتے
اسکی آنکھوں میں دیکھا۔۔ "تم تو اس



سے چھٹکارا چاہتی ہو پھر کس بات کا
حق جتا رہی ہو۔۔؟ میری بات آج
کان کھول کر سن لو منہا۔۔" براق
کی آنکھوں زمانوں کی سختیاں اترنے
لگیں تھیں۔ "یہ میری اولاد ہے۔۔
براق آلیار کی۔۔!! اسے میں زمانے
کی گرم نگاہ بھی پڑنے نہیں دوں گا
کجا کہ کوئی غلط نگاہ اس پر ڈالے۔۔
پھر اپنی بدترین موت کی تیاری بھی



کر کے رکھے۔۔" منہا کی آنکھوں میں
تلخی سی ابھرنے لگی۔

"اپنی اولاد کی اتنی فکر۔۔ اتنی
محبت۔۔؟ کیا دوسرے جنہیں تم
اپنی بربریت کا نشانہ بناتے ہو وہ
کسی کی اولاد نہیں۔۔؟ اور میں۔۔؟
میں بھی تو کسی کی اولاد
تھی۔۔" اسکے تنفر بھرے انداز پر



براق کے لبوں پر ایک بے ساختہ
مسکراہٹ ابھری تھی۔ ایک کمینی
مسکراہٹ۔۔

"تم سنان احمد کی بیٹی ہو یہ کیوں
بھول جاتی ہو۔۔ اور قسم لے لو
فائدے میں ہی رہی ہو۔۔ ورنہ جو
نام تمہارے ساتھ جڑا تھا اور جو گناہ
تم کر چکی ہو۔۔ اسکے بعد تو موت

-



بھی خوشی خوشی تمہیں قبول
کر لیتی۔۔ "مگر منہا سنان اس پل
نہیں جانتی تھی۔ وہ کتنی بڑی حقیقت
اس پر کھول رہا تھا۔ اس نے ایک
بار پھر اسے پرے دھکیلنا چاہا تھا۔ مگر
وہ اپنی جگہ اسی طرح کھڑا رہا۔" میں
موت سے نہیں ڈرتی۔۔ چاہو تو آزماء
لو۔۔ "اسکی ہری آنکھوں میں
ہلکورے لیتا غصہ براق کے دل پر



ایک عجیب سی ٹھنڈک ڈال گیا تھا۔
یا تو اس لڑکی کی ہر ادا کمال تھی۔ یا
وہ بالکل ہی اپنا دماغی توازن کھو چکا
تھا۔ تب ہی تو اتنی پرکشش لگ رہی
تھی وہ اس وقت اسے۔

Kitab Chehra Novels

"ابھی تو آزما بھی نہیں سکتا۔۔ میری
جان تم سے جڑی ہے۔۔" گھمبیر لہجے
میں کہتا اسے بھنویں سکیرنے پر



مجبور کر گیا۔ مگر جب اسکا مفہوم سمجھ
آیا وہ اندر تک سلگ
اٹھی۔ "خود غرض۔۔۔" اسکے بازو کے
نیچے سے نکلنا چاہا مگر وہ اسکے گرد
حصار باندھ گیا۔ منہا اسی تک و دو
میں تھی کہ اسکا لمس اپنی گردن
کے خم پر محسوس کرتے اسکی زبان
تالو سے چپک گئی۔ اس وقت وہ
گارڈن میں موجود تھے چاہے یہ جگہ



سب کی نظر میں نہ تھی مگر سیکڑوں
گارڈز تھے جو یہاں ہمہ وقت موجود
رہتے تھے۔ اسکی حرکتیں بڑھتے دیکھ
منہا نے اسے پرے دھکیلنا چاہا۔

"تم ہوش میں ہو۔۔ ہم گارڈن میں
کھڑے ہیں اس وقت۔۔!!"



"تو۔۔؟" اپنی مخمور جذبولں سے چور
نگاہیں اٹھاتا اسکا چہرہ تھام چکا تھا۔ کیا
لڑکی تھی یہ۔۔؟ اسکے باپ کی قاتل
تھی۔۔ اس نے اپنے بہن بھائی کی
خاطر اسے دھتکار دیا تھا۔ اسکی اولاد
کو مارنے کے در پر تھی لیکن وہ پھر
بھی اسکے گرد طواف کرتا تھا۔ ایسا
لگتا تھا وہ ہزار ایسے اور گناہ کرے
گی۔ اور وہ ہزار بار بھول کر پھر



اسکے سامنے اسی انداز میں کھڑا
ہوگا۔ منہا سنان کے آگے اسکی انا
اسکی اکڑ کہاں چلی جاتی تھی۔؟ وہ
کیوں اسکی ذرا سی قربت اور توجہ
کے لیے اتنا پاگل رہتا تھا۔؟

Kitab Chehra Novels

"دیکھو مم۔۔ میں۔۔" تھوک نکلتے
ارد گرد دیکھا۔۔ "مس سسلی
آپ۔۔!!" منہا کے یکدم شاک



ہوتے تاثرات کو دیکھتا براق بھنویں
سکیرتا پلٹا تھا اور وہ موقعے کا فائدہ
اٹھاتی تیر کی طرح وہاں سے نکلی
تھی۔

"منہا۔۔۔!!" براق نے اس کے جھانسنے
پر سخت لہجے میں پکارا تھا۔ مگر اسکی
پشت دور سے دور ہوتی جا رہی تھی۔
لب بھینچتا باہر نکلا تو۔۔ ایک عجیب



منظر اسکے سامنے تھا۔ اسکی ماں۔۔
جیولز سر ہلکا سا ترچھا کیے اسی کی
جانب دیکھ رہی تھی۔ کتنی بنجر اور
ویران آنکھیں تھیں یہ۔۔!! کیسا
کھنڈر وجود تھا وہ۔۔!!

Kitab Chehra Novels

"بب۔۔۔۔۔ براق۔۔۔!!" جیولز
کے لب آہستہ سے ہلے تھے۔ اور
اپنا نام براق نے بھی بخوبی اسکے



لبوں پر محسوس کر لیا تھا۔ یعنی اسے
وہ یاد تھا۔۔۔!! مس سسلی حیران
کھڑی جیولز کو دیکھ رہی تھیں۔ یہ
کل سے اب تک بولا جانے والا پہلا
لفظ تھا۔ کیونکہ براق پہلی بار ہوش و
حواس میں اسکے سامنے آیا تھا۔ مگر
اب جب جیولز کی آنکھوں میں اس
کے لیے شناسائی تھی۔ وہ آنکھوں
میں سرخی لیے واپس پلٹ گیا تھا۔



اسکے قدم گھر کے بجائے اپنی کار کی
سمت تھے۔

رات کے گیارہ بج رہے تھے۔ اس
وقت وہ اپنی آفس بلڈنگ میں ٹاپ
فلور پر بنے اپنے آفس میں کھڑا۔
نیچے چیونٹیوں کی طرح نظر آتے



ٹریفک اور شہر کی رنگینیوں کو دیکھ
رہا تھا۔ وہ جب سے مینشن سے
یہاں آیا تھا۔ اس نے ایک میٹنگ
بھی اٹینڈ نہ کی تھی کچھ کھانا پینا تو
دور کی بات تھی۔ اسکا ذہن تو جیسے
ایک منظر پر اٹکا تھا۔ ایک پکار تھی
جو بار بار اس کے کانوں میں دھرائی
جارہی تھی۔ وہ عورت جو صرف
برتھ سرٹیفکیٹ تک اسکی ماں تھی۔



آج آٹھ سال بعد ہوش میں آنے
کے بعد کچھ بولی تھی تو وہ اس کا
نام تھا۔!!

کیا بھیانک مذاق تھا یہ۔۔؟ جیولز
لورن جس نے اپنے ہاتھوں سے
سب تباہ کیا تھا۔ اپنے اکلوتے بیٹے کو
تو اپنی زندگی کی فہرست میں کبھی
شامل ہی نہ کیا تھا۔ پھر اسکی یادداشت



میں وہ کیسے رہ گیا تھا۔۔؟ اسے تو وہ
کبھی ہوش و حواس میں یاد نہ رہا تھا
پھر وہ کیوں آج صرف ایک نام پکار
کر اسکے سالوں پرانے زخم ادھیڑ گئی
تھی۔۔؟ ہاں آج اسکے زخموں سے

کھرنڈ نچا تھا۔ یہ عورت بس افیت
دینا ہی تو جانتی تھی۔ وہ ایک میچور
چونیتس سالہ مرد تھا۔ ایک گینگسٹر۔۔
ایک بزنس ٹائیکون۔۔ جس میں



جذباتیت صفر کی حد تک بھی پائی
نہیں جاتی تھی۔ وہ آج اپنی ماں کے
منہ سے اپنا نام پکارے جانے پر ایسا
بیزار ہوا تھا دنیا سے کہ اپنے
سارے کام دھندے بھول گیا تھا۔
اسکی گہری بے نور آنکھوں کے
سامنے کئی سالوں پرانے بہت
دھندلے منظر ابھر اور چھپ رہے



تھے۔ جب وہ مشکل سے نو دس
سال کا ہوا کرتا تھا۔

جب ماں سے دل کی ہر بات شیر
کرنے کو دل چاہتا تھا۔

جب ڈراؤنے خوابوں سے ڈر کر ماں
کی آغوش میں چھپنے کا دل چاہتا
تھا۔



جب اپنے دوسرے بھائیوں کو ممتا کا
پیار دیکھتے دل مچل جاتا تھا۔

جب اپنی چھوٹی سی جیت پر ماں کو
خوش دیکھنے کا دل چاہتا تھا۔

Kitab Chehra Novels
جب اسکول سے لوٹ کر ماں سے
لپٹنے کا دل چاہتا تھا۔



سارا دن گزارے وقت کو اس سے
شیر کرنے کا دل چاہتا تھا۔

جب اپنے دل میں چھپے بھیانک
خوف۔۔ بھیانک راز ماں کو بتانے کا
دل چاہتا تھا۔۔

Kitab Chehra Novels

مگر یہ ماں اس وقت کہیں نہیں
تھی۔۔ یہ جیولز لورن اس وقت



کہیں نہیں تھی۔ اسے جب جب اس
ماں جیسی ہستی کی ضرورت تھی۔ یہ
عورت کہیں نہیں تھی۔ اسکی شخصیت
کی تباہی میں اگر کسی کا کردار تھا وہ
صرف یہ عورت تھی۔۔ اور وہ آج
بھی اسکے ساتھ تھی۔۔ ایک سیاہ
سائے کی طرح۔۔!!



کمرے میں بجتی موبائل کی رنگ
ٹون نے اسے بری طرح خیالات
کے مدوجزر سے نکال کر باہر پٹخا
تھا۔ چونک کر گردن ہلکی سی ترچھی
کی مگر سامنے لگے دیوار گیر آئینے
نے اسے بری طرح کھٹھکا دیا۔
سامنے وہی کھڑا تھا۔ اونچا لمبا اسی
وقار اور جاہ و جلال کے ساتھ جس
سے ایک دنیا کانپتی تھی۔ مگر آج ان



آنکھوں میں اصلیت تھی۔۔ کیونکہ
آج ان میں نمی تھی۔۔!! آج ان
میں ماضی آب و تاب سے چمک رہا
تھا۔ اسکی سیاہ قسمت کی طرح۔!!
ماضی کے وہ بدنما داغ جو وقت کے
ساتھ دھندلے پڑ گئے تھے۔ آج ان
پر ایک اور چابک پڑا تھا۔



کیا یہ نمی اسکے ماضی کی وجہ سے
تھی۔۔؟ اور اسکے اندر جیسے ایک نیا
لاوا پکنے لگا۔ آنکھیں سختی سے بند
کرتے نمی واپس اندر اتاری تھی۔ یہ
توہین تھی براق آلیار کی نظر میں
اگر وہ اس عورت کی وجہ سے اپنا
آج بھی تباہ کرتا۔۔ کل وہ بے بس و
بے اختیار تھا۔۔ آج وہ عورت خود
اس حال میں تھی۔۔ اور جب



آنکھیں واپس کھلیں۔ ان میں وہی
سرخی اور سرد مہری تھی۔ جو ہمہ
وقت اسکی آنکھوں میں رہتی تھی۔
موبائل بج بج کر بند ہو چکا تھا۔ اور
وہ بغیر اسکرین چیک کیے موبائل
اٹھاتا آفس سے باہر نکل گیا۔ لابی
میں صوفے پر بیٹھا میکس میک پر
مصروف تھا۔ براق کے قدم رکے
تھے۔



"تم کیوں نہیں گئے اب
تک۔۔؟" اسکی سرد آواز پر میکس
چونک کر سیدھا ہوتا اٹھ کھڑا ہوا۔
پورا آفس خالی ہو چکا تھا۔ یقیناً صرف
اسکے گارڈز اور وہ ہی موجود تھا
بس۔

Kitab Chehra Novels

"آپ کے بغیر کیسے جاسکتا ہوں
بوس۔۔؟"



"کیوں۔۔ کیا میں تمہارے اندر چابی
بھروں گا جیسی چلو گے۔۔" عجیب
جھنجھلاہٹ تھی۔ میکس نے حیرت
سے اسے دیکھا تھا۔ "اپنی زندگی کے
بارے میں بھی سوچو۔۔ ساری زندگی
میرا سایا بنے رہنا ہے کیا۔۔؟" براق
ڈپٹتا آگے بڑھ گیا۔ جبکہ میکس
خوامخواہ ہی نجل سا ہوتا اسکے پیچھے
ہولیا۔



"جو حکم بوس۔۔!!" براق نے لفٹ
میں داخل ہوتے ایک نگاہ اس پر
ڈالی۔

"یعنی میں نہیں کہتا تو اسی طرح
میرے پہلو سے لگے
رہتے۔۔؟" اسکے ساتھ لفٹ میں
داخل ہوتا میکس بیسمنٹ کا بٹن دبا
گیا تھا۔



"اپنی زندگی شروع کر کے بھی آپکے
پہلو سے ہی لگا رہوں گا میں
تو۔۔" براق نے اسکے معصومانہ جواب
پر سر آہستہ سے ادھر ادھر ہلایا تھا۔
اور بیسمیٹ میں لفٹ کھلنے پر وہ
منتظر کھڑے گارڈز کی جانب بڑھ
گیا۔ گھر پہنچنے تک میکس اور اسکے
درمیان کوئی بات نہ ہوئی تھی۔ وہ
اپنی لامتناہ سوچوں میں گم رہا تھا۔



"بوس جیکس نیکسٹ ویک ہونے
والی فائٹ کے لیے ریکویسٹ کر رہا
ہے۔۔" لاؤنچ میں داخل ہوتے
میکس نے اسے محتاط انداز میں بتایا۔
جب سے عینا نے اسے نشہ دے کر
ہر دیا تھا۔ جیکس کو دوبارہ لڑنے کا
موقع نہیں مل پارہا تھا خاص کر
بڑی فائٹس میں۔۔



"پہلے چھوٹے گراؤنڈ پر چیک کرو۔۔

پھر بڑی فائٹ میں اتارنا۔۔" اسے

ہدایت دیتا آگے بڑھ ہی رہا تھا کہ

اسکے قدم ٹھٹھکے تھے۔ لاؤنج کے ٹو

سیٹر صوفے پر شال اوڑھی 'وہ' بیٹھے

بیٹھے سو رہی تھی۔ بال جوڑے سے

نکلتے چہرے پر بکھرے تھے۔ لیمپ

کی دودھیا روشنی میں اسکی گندمی

رنگت چمک رہی تھی۔



"نیکسٹ فائٹ کے بعد بات کرنا
اس سے۔۔" اس سے پہلے کہ مکئیس
کی نگاہ منہا تک جاتی جانے کا اشارہ
کر دیا۔ اسکے جانے کے بعد براق
ایک قدم اسکے نزدیک آیا تھا۔ اس
وقت وہ بڑی گہری نیند میں تھی۔
مگر وہ تھی کیوں یہاں۔۔؟ کیا اسکے
انتظار میں بیٹھی تھی۔۔؟ یہ کایا پلٹ
کیونکر ہو سکتی تھی۔۔؟ وہ مان ہی



نہیں سکتا تھا۔ مگر ایک بات تھی جو
اس نے عینا کے آنے کے بعد
شدت سے محسوس کی تھی۔ اسکے
اس محل نما گھر میں چھائی ویرانی
صرف ایک وجود کے واپس لوٹنے
سے چھٹ گئی تھی۔ گھر میں پھر
سے وہی ہنگامے شروع ہو چکے تھے
جو اس لڑکی کے دم سے رہتے
تھے۔ گھر کا کوئی کونہ اب اکیلا اور



ویران نہیں لگتا تھا۔ تمام ملازمین کی
پھر سے ڈیوٹیاں لگ گئیں تھیں۔ گھر
کے گارڈز تک اب مزید الرٹ
ہو چکے تھے۔

"سر۔۔!" براق نے چونکتے کچھ
فاصلے پر کھڑی ایزابیل کو دیکھا۔ اور
اسکی تیوری پر بل آگئے۔



"یہ یہاں کیا کر رہی ہے۔۔؟"

"سر میں نے میڈم کو بہت کہا کہ
روم میں چلیں مگر انہوں نے مجھے
منع کر دیا۔۔ کہنے لگیں وہ خود چلی
جائیں گی۔۔"

Kitab Chehra Novels

"اور آپ چلی گئیں۔۔ یہ سوچے بغیر
کے وہ رات کے اس وقت اوپر روم



تک کیسے جائے گی۔۔؟ میرے آرڈرز
بھول گئے کیا آپ لوگ۔۔؟" اس کے
لہجے میں سخت ناگواری تھی۔ ایزابیل
شرمندہ ہوتی سر جھکا گئی۔

"آئندہ ایسا نہ ہو۔۔ ناؤ گو۔۔" اسے
جانے کا حکم دیتا سوئی ہوئی منہا کی
جانب متوجہ ہوا تھا جس کا سر اب
صوفے کی آرم پر ٹک چکا تھا۔ جھکتا



احتیاط سے اسکے گرد حصار باندھتا
باہوں میں اٹھا گیا۔ منہا کے سوتے
ہوئے ہی ماتھے پر بل پڑے تھے۔
جنہیں براق نے بھی دیکھا تھا مگر وہ
سوتی رہی۔ وہ بھی قدم سیڑھیوں کی
سمت بڑھا گیا۔ کمرے میں پہنچ کر
اس نے سب سے پہلے لائٹ جلائی
تھی۔ اور منہا کی آنکھ بھی کھل گئی۔
موندی موندی آنکھوں سے خود پر



جھکے براق کی سمت دیکھا۔ وہ بھی
اسکی آنکھیں کھلتی دیکھ بیڈ پر لٹانے
کا ارادہ ملتوی کر گیا۔ لیکن جب منہا
کے حواس بحال ہوئے۔ ہونق ہوتے
فوراً ارد گرد دیکھا۔

Kitab Chehra Novels

"مجھے کیوں اٹھایا ہوا ہے۔۔ اتارو
نیچے۔۔" براق نے اتارنے کے بجائے
گرفت مضبوط کی تھی۔



"سنا ہے جتنا پرلگنٹ بیوی کے
قریب رہو۔۔ بے بی پر اتنا باپ کا اثر
آتا ہے۔۔ اب سوچ رہا ہوں دن
رات تمہیں ساتھ رکھوں۔۔ تاکہ
میری اولاد میں میرا ہی اثر
آئے۔۔" عینا کی آنکھوں میں
بے اختیار ناگواری سمٹ آئی۔ اور میرا
بس چلے تو ان نو ماہ میں تمہاری
شکل نہ دیکھوں۔۔ یہ بات وہ دل



میں ہی کہہ سکی تھی۔ مگر جس تیزی
سے براق کے تاثرات بدلے تھے۔
ایسا لگا وہ یہ جملہ باواز بول گئی ہو۔
خشمگین نگاہوں سے اسے دیکھتا قدم
بیڈ کی سمت بڑھا گیا۔

Kitab Chehra Novels

"یہی وجہ ہے کہ میں اپنی اولاد میں
تمہارے جراثیم نہیں آنے دینا
چاہتا۔" کسی بوجھ کی طرح اسے بیڈ



پر ڈالا تھا۔ مگر اس ناگواری میں بھی احتیاط تھی۔ منہا نے ہیڈ بارڈ سے لگتے اسکی جانب دیکھا۔ جو اسے بالکل نظر انداز کیے اپنا کوٹ اتار رہا تھا۔

"مجھ پر جائے گا تو ذہین اور بہادر ہی نکلے گا۔" اسکے بڑبڑانے پر براق نے کوٹ صوفے پر ڈالتے ایک نظر اس پر ڈالی۔ مگر وہ فوراً لب سیتی



لمبل اوڑھ گئی۔ پھر یکدم ہی اسکے
ذہن میں جھموکا ہوا تھا۔ اور
بے اختیار اٹھ بیٹھی۔ اسے تو بات
کرنی تھی اس سے۔ جیسی تو لاؤنج
میں گھنٹوں انتظار کیا تھا اسکا۔ 'اوہ۔۔

یعنی یہ مجھے وہیں سے لایا

ہے۔۔' اپنی نیند پر نخل ہوتے ایک
چور نگاہ اسکی سمت ڈالی جو کلوزیٹ
کی سمت بڑھ گیا تھا۔ "کیسے کروں



گی اب بات۔۔ موڈ تو پہلے ہی بگاڑ
چکی ہوں۔۔ "مگر وہ پھر بھی اٹھ چکی
تھی۔ اور اسکے پیچھے ہی کلوزیٹ میں
آگئی۔ براق اسکی جانب سے پیٹھ کیے
اپنے لیے آرام دہ کپڑے نکال رہا
تھا۔ یہاں سے جانے سے پہلے یہ
تمام کام وہ خود کرتی تھی مگر اب
'وہ' خود کر رہا تھا۔



"میں۔۔ میں آٹھ بجے سے تمہارا
ویٹ کر رہی تھی۔۔" ایک ناخن سے
چہرے پر آتی لٹ پیچھے کرتی ہلکا سا
منمنائی۔ براق اسکی آواز پر ٹھٹھکا تھا
اور گردن ہلکی سی موڑتے اسکی
سمت دیکھا۔

Kitab Chehra Novels

"تم۔۔!! اور میرا انتظار۔۔!!" کیا
طنزیہ انداز تھا۔ منہا اندر تک ٹھنڈی



پڑ گئی۔ مگر یہ معرکہ اسے آج ہی
سر کرنا تھا۔ اس لیے سر اثبات میں
ہلا دیا۔ اور اب براق پورا پلٹا تھا۔

"یقیناً اس معجزے کا سبب بھی کچھ
ہوگا۔" "لہجہ ہنوز وہی تھا۔ مگر اب
آنکھوں میں ایک الگ ہی رنگ ابھر
آیا تھا۔ منہا نے بے اختیار اپنے
ہونٹ تر کیے تھے۔



"وہ۔۔ ایچو نلی۔۔ مجھ سے۔۔ اکیلے
کھانا نہیں کھایا جا رہا تھا۔۔" براق کی
دائیں آئی برو اوپر اٹھی
تھی۔ "بس۔۔ اسی لیے۔۔" بات مختصر
کرتے اسکے نا سمجھ میں آنے والے
تاثرات دیکھے جو بغور گہری نگاہوں
سے اسے دیکھ رہا تھا۔ مگر اسکے چند
لمحے انتظار کے بعد بھی وہ کچھ نہ
بولا تھا۔



"کھانا کھاؤ گے۔۔؟" اسے خود ہی یہ
معنی خیز خاموشی توڑنی پڑی۔ جبکہ
براق اسکے پے در پے حملوں پر
الجھا کھڑا تھا۔

"طبیعت ٹھیک ہے تمہاری۔۔؟"

Kitab Chelira Novels

"ہا۔۔ ہاں بالکل۔۔" اور اب براق
نے آنکھیں چھوٹی کرتے اس پر



فوکس کیس تھیں۔ "لاؤں کھانا۔۔؟"

براق نے محض سر ہرادیایا۔ عینا اسکے
اقرار پر فوراً پلٹی تھی مگر اسکی اگلی
بات پر قدم جم بھی گئے تھے۔ "اگر
زہر شامل نہ ہو تو۔۔" اس نے پلٹ
کر ایک سلگتی نگاہ بھنچے لب اور
آنکھوں میں کمینگی لیے کھڑے اس
شخص کو دیکھا۔



"ایک زہر کیا بگاڑ لے گا
تمہارا۔۔؟" اس نے اپنے دانت پیس
ڈالے تھے۔ براق اتفاق کرتا سر
اثبات میں ہلا گیا۔

"صحیح بات ہے۔۔ خیر مس سسلی کو
بولو اثر کام سے۔۔ خود جانے کی
ضرورت نہیں۔۔"



"مس سسلی کو شام سے سر درد
ہو رہا تھا۔۔ وہ دوائی کھا کر سوئی ہوں
گی۔۔ میں لے آؤں گی۔۔"

"کیا کہہ رہا ہوں میں تم
سے۔۔؟" اسکی وارنگ پر وہ زچ
ہو گئی۔



"نیچے جا کر کچن سے کھانا لانا کوئی
ایسی مشقت نہیں کہ میں راستے میں
مر جاؤں۔۔" اور بولنے کے بعد اسے
احساس ہوا براق کن قہر آلود نگاہوں
سے اسے دیکھ رہا تھا۔

Kitab Chehra Novels

"اپنی اس زبان کو خود لگام دے
لو۔۔ کیونکہ اگر یہ کام میں نے کیا تو
تمہارے ہی حق میں برا



ہوگا۔" اس کی تنبیہ پر وہ
بے اختیار لب بھینچ گئی۔ "اور اس
خوشفشی میں مت رہنا کہ یہ میں
تمہاری فکر میں کہہ رہا ہوں اسکے
لیے تو تمہارے بہت سارے سگے
موجود ہیں جو تمہاری مجھ سے بھی
حفاظت کرنے کے دعوے کرتے
ہیں۔۔۔ یہ میں اپنی اولاد کے لیے
کروں گا۔۔۔ جو مجھے ہر حال میں



چاہیے۔۔ "اتنا کہتا کپڑے لے کر
واشروم کی سمت بڑھ گیا تھا۔ مگر
منہا کئی لمحے وہاں سے ہل نہ سکی
تھی۔ اسے احساس بھی نہ ہوا تھا اسکی
آنکھوں میں اداسی جمع ہونے لگی
تھی۔ نچلا لب دانتوں تلے دباتی دل
میں ابھرتے ان انجانے جذبوں کو
دبانے کی کوشش کرتی تیزی سے
کمرے سے باہر نکل گئی۔ وہ کب



سے اسکی باتوں کو دل پر لینے لگی
تھی۔۔؟ دل کی اس بدلتی کیفیت پر
وہ خود سے بھی جھگڑ پڑی تھی۔ وہ
تو شروع سے ہی مجھے قتل کرنا چاہتا
ہے۔۔ اب اگر ایسا کہہ دیا تو کیا نیا
ہے۔۔؟ 'سر جھٹکتی مائیکرو ویو میں کھانا
گرم کرنے لگی۔ اگلے دس منٹ میں
گرما گرم کھانا ٹرے میں سجاتی اوپر
کی سمت بڑھ گئی۔ اور اس نے



شعوری طور پر سیڑھیوں پر ہر قدم
احتیاط سے رکھا تھا۔ اسے اپنی اولاد
خود عزیز تھی جس کے لیے اسے
براق کی دھمکی یا تحفظ کی قطعاً
ضرورت نہ تھی۔

کمرے میں داخل ہوئی تو براق سفید
ٹی شرٹ اور ٹراؤز میں ملبوس نم
بال لیے صوفے کی پشت سے سر



ٹکائے بیٹھا تھا۔ ایک ہاتھ صوفے کی
آرم پر تھا جبکہ دوسرے سے وہ
آنکھیں بند کیے ماتھا دبا رہا تھا۔ اس
نے آگے بڑھتے ٹرے احتیاط سے
ٹیبیل پر رکھ دی۔ براق نے اپنی
سرخ آنکھیں کھولتے ایک نظر اسے
اور پھر ٹیبیل پر رکھی ٹرے دیکھی۔
جس میں اسٹیک، سوپ، پاستا اور سیلڈ
موجود تھی۔ عینا اس کے سامنے ہی



بیڈ کے کنارے پر ٹک گئی تھی۔ وہ
ٹرے اپنی جانب کھسکاتا کھانے کی
جانب متوجہ ہو چکا تھا۔ اسے رغبت
سے کھاتا دیکھ منہا کی بھوک بھی
چمک اٹھی تھی۔ ایسا بالکل نہ تھا کہ
اس نے اس کے انتظار میں کھانا نہیں
کھایا تھا۔ بس بات اتنی تھی کہ دل
متلانے کے سبب وہ زیادہ نہ کھا پائی
تھی۔ اور وہ کھائے ہوئے بھی چار



گھٹنے گزر چکے تھے یہی وجہ تھی کہ
اسے بھوک لگنے لگی تھی۔ مگر اسے
اس وقت کسی اور بات کی زیادہ فکر
تھی۔ براق نے نگاہ اٹھاتے سوالیہ نگاہ
اس پر ڈالی۔ منہا نے بھی اسے انہی
نگاہوں سے دیکھا۔

Kitab Chehra Novels

"تم اتنی اچھی ہر گز نہیں ہو کہ
میرے لیے بیچ رات میں اٹھ کر



کھانا لاؤ۔۔ یہاں آ کر بیٹھو۔۔" اپنے
برابر میں بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ وہ
خاموشی سے اس سے کچھ فاصلے پر
آنیتھی تو براق نے سوپ اسکے
سامنے رکھ دیا تھا۔ جس کے چھوٹے
چھوٹے چمچے حلق میں اتارنے لگی۔

"مجھے تم سے ایک بات کرنی
تھی۔۔" اس نے گلا کھنکھارتے بات



کا آغاز کیا تھا۔ مگر براق کے تاثرات
میں کوئی تبدیلی نہ آئی وہ اسی طرح
پاستا سے انصاف کر رہا تھا۔

"تم سے کہہ رہی ہوں۔۔"

Kitab Chehra Novels
"مجھے معلوم ہے۔۔ یہ

سب۔۔" کانٹے سے اسکی اور ٹرے
کی جانب اشارہ کیا۔ "تم نے صرف



اسی لمحے کے لیے کیا ہے۔۔" اس کے
طنز پر وہ بس کڑوا گھونٹ بھر کر رہ
گئی۔

"مجھے بس اتنا کہنا تھا ایک ہفتے بعد
میرے فائنل ایگزامز اسٹارٹ
ہو رہے ہیں۔۔ اپنے گارڈز سے کہہ
دینا میرا راستہ نہ روکیں۔۔" دو ٹوک
انداز میں کہتی بیڈ پر اپنی جگہ سے



اٹھی تھی اور بیڈ کی سمت بڑھ گئی۔
بھاڑ میں جاتا اس وقت کچھ کھانا اور
بھلا اسے ضرورت کیا تھی یہ سب
کرنے کی۔؟ پڑھنا اسکا حق تھا وہ
اپنے بل بوتے پر پڑھ رہی تھی۔
اسے اس سے قطعاً اجازت لینے کی
ضرورت نہ تھی۔



"تم نے اپنا راستہ خود روکا
ہے۔۔" براق کے سپاٹ لہجے پر اسکا
کمبل اٹھاتا ہاتھ بیچ میں ہی تھم گیا۔
اور نا سمجھی سے اسکی جانب دیکھا۔

"کیا گارنٹی ہے کہ تم ایگزام کے
بہانے نکل کر میری اولاد کو نقصان
پہنچانے نہیں گی۔۔؟"



"میں ایسا کچھ نہیں کروں
گی۔۔!!" اسکی آنکھوں کے ساتھ
لہجے میں نمی گھل چکی تھی۔ اتنی
بے بسی۔۔!! وہ بھی اپنے جائز حق
پر۔۔!! وہ اس سے کچھ مانگ تو
نہیں رہی تھی۔ کسی چیز کی فرمائش تو
نہیں کر رہی تھی۔

-



"اور تمہیں لگتا ہے میں اب تمہاری
ان باتوں پر یقین کروں
گا۔؟" اسکے سرد اور بے تاثر انداز پر
اسکی آنکھوں کی جلن بڑھنے لگی
تھی۔ بغیر ایک بھی لفظ کہے وہ کمبل
میں منہ چھپاتی بے آواز رو دی تھی۔
یہ انتہا تھی اسکے صبر اور برداشت
کی جو اس پل ختم ہو چکی تھی۔ کانٹا
پلیٹ میں ڈالتا وہ چند لمحے اس کمبل



میں چھپے وجود کو دیکھتا رہا۔ پھر جگہ
سے اٹھتا کمرے سے نکل گیا۔ اس
وقت اسے نشے کی شدید طلب
ہو رہی تھی۔ مگر اسے اب منہ سے
لگا نہیں سکتا تھا۔ اس لیے سگریٹ
سے ہی کام چلانا تھا۔ مگر اسے نہیں
معلوم تھا یہ سگریٹ نوشی کا سیشن
ساری رات چلنا تھا۔ اسٹڈی میں آتے
ٹراؤزر سے سے موبائل نکالتا آدم کو



کال لگا گیا۔ جسے پہلی بیل پر ہی
ریسیو کر لیا تھا۔

"یہ شادی شدہ لوگ ہم کنواروں کو
کیونکر اس وقت کال کرنے
لگے۔۔"

Kitab Chehra Novels

"شٹ اپ۔۔ اس کے ایگزامز اسٹارٹ
ہو رہے ہیں کل سے یہاں آکر ایک

۔



گھنٹہ دینا ہے تمہیں۔۔" اسکے شوخ
لہجے کو نظر انداز کرتا ڈپٹ کر بولا
تھا۔

"کیا۔۔ کیا کہہ رہے ہیں۔۔ مجھے اپنا
نہیں پڑھنا کیا۔۔" اسپیکر سے آدم
کی صدمے سے چیختی ہوئی آواز نکلی
تھی۔ مگر براق کال کاٹ چکا تھا۔



رفوگر

قسط ۳۸

Kitab Chehra Novels

سیاہ کرتا پاجاما پر سیاہ ہی سویٹر اور
شال اوڑھے اس وقت وہ فرسٹ



فلور پر موجود گلاس وال کے پاس
کھڑی باہر ہوتی ہلکی ہلکی برف
باری کو دیکھ رہی تھی۔ جس کا
سلسلہ صبح سے ہی وقفے وقفے
سے جاری تھا۔ مگر اسکے باوجود
بھی براق صبح سے نکلا تھا۔ کل
رات کے بعد سے ان کے
درمیان کوئی گفتگو کوئی جھڑپ نہ



ہوئی تھی۔ جس کا تمام کریڈٹ
منہا کو ہی جاتا تھا۔ کیونکہ وہ خود
ہی اسکی موجودگی میں کترا کر اس
جگہ سے ہٹ گئی تھی جہاں وہ
موجود تھا۔ کچھ دیر پہلے اسے آدم
نے میسج کیا تھا۔ وہ کچھ ٹاپک
ڈسکس کرنا چاہتا اسی لیے آج شام
میں آرہا تھا۔ منہا نے منع کر دیا



تھا مگر اسکے باوجود بھی وہ آرہا
تھا۔ جب اسے ایگزائمز ہی نہیں
دینے تھے وہ کیا تیاری کرتی۔۔؟
آنکھ سے ایک آنسو نکل کر چپکے
سے رخسار پر گرا تھا۔ جسے وہ فوراً
راگڑ گئی۔

Kitab Chehra Novels



اسکے دل میں اس وقت سوئیاں
چھ رہیں تھیں۔ ایک ایسی بے بسی
تھی جس کا کوئی حل نہ تھا۔ وہ
اس شخص کو وضاحتیں اور
صفائیاں دیتی تھک چکی تھی۔ اُسکی
کی نفرت کا گراف اب اسکے لیے
اتنا بڑھ چکا تھا کہ وہ رو رو کر



قسمیں بھی اٹھا لیتی تو وہ یقین نہ
کرتا۔ جبکہ دوسری جانب منہا کے
دل میں بھی اسکے لیے کوئی جگہ
نہ تھی وہ بھی اس کے ساتھ
ایک لمحہ نہیں رہنا چاہتی تھی جس
طرح وہ نہیں رہنا چاہتا تھا اسکے
ساتھ۔۔!! ہاں اب تو وہ صاف
الفاظ میں کہتا تھا اسے اسکے مرنے



سے فرق نہیں پڑتا تھا وہ صرف
اپنی اولاد کی وجہ سے اسے
برداشت کر رہا تھا۔ اور اس بار
آنکھوں سے آنسو اور روانی سے
بہنے لگے۔ اسے نہیں معلوم تھا وہ
کل رات سے اسکے ناروا رویے پر
زیادہ رو رہی تھی یا اسکے الفاظ پر



جو تیر کی طرح اسکے زخمی دل
میں پیوست ہو چکے تھے۔

"سنو لڑکی۔!!" عقب سے آتی
کمزور آواز نے ایک پل کے لیے
اسے اپنی جگہ پر فریز کر دیا۔ آہستہ
سے گردن موڑی تو سامنے ہی
ویل چیئر پر سادہ سے سفید گاؤن



اور بھورے رنگ کی شال اوڑھے
وہ سفید بالوں والی کمزور سی
عورت موجود تھی۔ جسے آٹھ سال
پہلے وہ ٹھہر کر حسرت و رشک
بھری نگاہوں سے دیکھتی تھی۔
اس عورت کا حسن ہی تو تھا جو
براق کو ملا تھا جس پر وہ مغرور
تھا۔ مگر اس عورت کا حسن تو



ڈھل چکا تھا۔ اس پل اگر کوئی
سامنے موجود تھا تو بس ہڈیوں کا
ڈھانچہ تھا۔ "تم نے آلیار دیکھا
ہے۔۔؟" اپنی ویران آنکھیں ہال
وے میں ایک طرف سے دوسری
طرف لے جاتی کسی کو ڈھونڈ
رہی تھی۔ "ابھی۔۔ میں وہاں سے
دیکھ رہی تھی" ہاتھ سے ہال کے



آخری کی جانب اشارہ کیا۔ "وہ۔۔
یہاں تمہارے پاس۔۔ کھڑا
تھا۔۔" منہا کے وجود میں ایک
سرد لہر سی دوڑ گئی تھی۔ اور اس
نے بھی بے اختیار ادھر ادھر
نگاہیں دوڑائیں۔ یہ جانتے ہوئے
بھی کہ اسی نے تو اس شخص کو
قبر میں اتارا تھا۔



"رات کو آیا تھا میرے پاس۔۔
پھر بس دور دور سے نظر آرہا
ہے۔۔" وہ اس سے زیادہ خود سے
مخاطب تھی۔ اور منہا کو لگا اسکا
دل کانوں سے دھڑکتا ابھی باہر
آنکے گا۔ جیولز اسکی خاموشی کا
نوٹس لیے بغیر اپنی ہی سوچوں
میں الجھی اب بٹن کی مدد سے

..



ویل چیئر آگے بڑھا رہی تھی۔
منہا کی نگاہیں غیر ارادی طور پر
جیولز پر ہی ٹکی تھیں۔ اس وقت
اسے وہ نجانے کیوں کہانی کا کوئی
خوف ناک کردار لگی تھی۔ اسکی
باتیں اسے وحشت کا شکار
کر چکیں تھیں۔ اس کے جانے پر
ابھی وہ اپنا رکا ہوا سانس بھی



بحال نہیں کر پائی تھی کہ جیولز
کی ویل چیئر کے پہیے تھمے تھے۔
اور اس نے بے اختیار منہا کی
سمت پلٹ کر دیکھا۔ منہا کو لگا
اسکا دل اچھل کر حلق میں آگیا
ہو۔ وہ دم سادھے اسے دیکھتی
رہی۔ کیونکہ جیولز ویل چیئر واپس
گھومتی اب دوبارہ اسی کی طرف

۔



آرہی تھی۔ اس کا دل چاہا وہ اس
کے خود کے پاس پہنچنے سے پہلے
یہاں سے بھاگ جائے۔ مگر اسکے
قدم جیسے کسی نے فریز کر دیے
تھے۔ اور بلاآخر وہ اس سے تین
چار قدم کے فاصلے پر آرکی۔



"تم۔۔ براق کے ساتھ۔۔ رہتی ہو
نا۔۔؟" اس نے جیسے بڑی وقت
سے یہ جملہ بولا تھا۔ عینا کو سمجھ
ہی نہ آیا کہ کیا کرے اس لیے
بس سر اثبات میں ہلا گئی۔ جیولز
چند لمحے یوں ہی خالی خالی آنکھوں
سے اسے دیکھتی رہی۔ منہا کا ان
ویران بنجر آنکھوں میں دیکھنا



نجانے کیوں اتنا مشکل ہو گیا تھا۔
ایسا لگتا تھا پرانے کھنڈرات یا کسی
آسیب زدہ گھروں کو تکتی آئیں
تھیں یہ آنکھیں۔۔!

"اس سے کہنا۔۔ مجھ سے۔۔ مل
لے۔۔ وہ نظر نہیں آتا اب
مجھے۔۔!!" عجیب اداسی اور پریشانی

..



تھی لہجے میں جیسے یہ براق کا
نہیں بلکہ اسکی آنکھوں کا قصور
ہو۔

"مجھے یاد ہے۔۔ وہ نو سال کا
تھا۔۔ تب نظر آیا تھا آخری بار۔۔
پھر اس واقعے کے بعد۔۔"



"میڈم۔۔!!" اس سے پہلے کہ وہ
مزید بھی کچھ کہتی پیچھے سے آتیں
مس سسیلی نے بے اختیار جیولز کو
پکارا تھا اور دوڑتی ہوئیں اس تک
پہنچیں۔ منہا نے چونک کر مس
سیلی کے حواس باختہ تاثرات
دیکھے تھے۔ "آپ یہاں کیا کر رہی
ہیں۔۔ میں تو اسٹڈی میں چھوڑ کر



آئی تھی آپ کو۔۔!!" ایک نظر
عینا کے حیران تاثرات پر ڈالتیں
جیولز کی ویل چیئر گھوما کر آگے
بڑھنے لگیں۔ جیولز سر ویل چیئر
سے لگاتی اب دوبارہ ادھر ادھر
نظریں گھوما کر آلیا رانی کو ڈھونڈ
رہی تھی۔۔ مگر اس شخص کو تو
وقت کی دھول اڑا لے گئی تھی۔



جبکہ منہا اپنے خیالات کے تانے
بانے میں الجھی اسے دور تک جاتا
دیکھتی رہی۔ جیولز کیا کہہ رہی
تھی اس سے براق کے بارے
میں۔۔؟ مگر اسکی باقی باتوں کا
سوچ کر وہ سر جھٹک گئی تھی۔



اس وقت وہ کسینو میں بیٹھا
صوفے کی پشت سے نیم دراز
سگریٹ کے گہرے گہرے کش
بھر رہا تھا۔ اسکے چہرے پر گہری
سوچ کی لکیریں تھیں۔ اور نگاہیں
سامنے بیٹھے لوکا پر تھیں۔ ڈارک
گرے تھری پیس میں ملبوس اس
وقت وہ بڑے بکھرے حال میں



بیٹھا تھا۔ شراب کی آدھی سے
زیادہ بوتل اپنے حلق میں اندیل
چکا تھا۔ مگر اُسکی ٹینشن میں کوئی
کمی نہیں آرہی تھی۔

"میں جانتا ہوں تجھے معلوم ہے
کہ رونن کہاں ہے۔۔" براق نے
جواب دینے کے بجائے ایک اور



گہرا کش بھرا تھا۔ "مگر جو نقصان
اب مجھے پہنچ چکا ہے اسکے بعد
میں اسکی شکل بھی دیکھنا نہیں
چاہتا۔" لب بھینچتے گلاس اٹھایا
تھا اور شراب حلق میں اتار گیا۔
اس وقت براق کو اسکی ذہنی
ابتری کا اچھی طرح اندازہ تھا۔ لوکا
اینٹونی کل رات اپنی آنکھوں کے



سامنے اپنا اٹلی کا محل جلتا دیکھ کر
آیا تھا۔ اسلئے یہ کیفیت تو اس پر
اترنی ہی تھی۔

"میں سوچ بھی نہیں سکتا وہ
بیوقوفیوں میں اتنا آگے نکل جائے
گا۔۔ کہ اپنے ہی بزنس کو داؤں پر
لگا دے گا۔۔ کل جس طرح میں



اور رونیکا آگ سے بچ کر نکلے
ہیں قیامت کا منظر تھا

براق۔۔۔!!" دراصل ہوا یہ تھا
کہ رونن کئی دوسری گینگز کے
اسمگل شدہ کنٹینرز بغیر انکو فائدہ

پہنچائے بچ کر نکلا ہوا تھا یہی وجہ
تھی کہ اب تک اسے بینک سے
پیسہ نکلوانے کی ضرورت نہ پڑی
۔۔



تھی۔ اور ایک ملک سے دوسرے
ملک چھپتا پھر رہا تھا۔ جبکہ دوسری
جانب ان گینگ لیڈران نے لوکا
کو علم میں لائے بغیر اسکے پورے
محل میں آگ لگا دی تھی۔ بات
یہیں ختم نہ ہوئی تھی۔ اسکے گھر
کے ایک ایک ملازم کو قتل کر دیا
گیا تھا۔ اور اب روینکا اور اسکی



جان کے دشمن بنے تھے۔ یہی وجہ
تھی کہ وہ پہلی فرصت میں لاس
اینجلس چلا آیا تھا۔

"مجھے ان سے مذاکرات کرنے
ہوں گے ورنہ وہ جنگلی آہستہ
آہستہ میرا سب برباد کر دیں
گے۔۔"



"اس قدر مست ہونے کو کس
نے کہا تھا کہ وہ پیٹھ پیچھے تمام
منصوبے بناتا چلا گیا اور تو خرگوش
کی نیند سوتا رہا۔۔ یہاں تک کہ
تیری اکلوتی بہن کو ایک رشین
بوڑھے کے لیے بھی بک کر دیا
اور تو دھت بیٹھا ہے۔۔" اس کے
لہجے میں ناگواری ہی ناگواری



تھی۔ لوکا نے ہٹھک کر اسکی سرد
آنکھوں میں دیکھا۔ مگر اگلے پل
نظر چراتا ایک اور گلاس بھرنے
لگا۔

"تجھے لگتا ہے یہ شراب مسئلے کا
حل نکال کر دے گی۔۔؟" لوکا کا
گلاس بھرتا ہاتھ تھم گیا۔



"میں اسی لیے تیرے پاس آیا
ہوں۔۔ مجھے بس رونیکا کی سیکیورٹی
کی پرواہ ہے کیونکہ اب مجھے کسی
پر بھی بھروسہ نہیں۔۔ باقی میں
سب سنبھال لوں گا۔"

Kitab Chehra Novels

"بھروسہ تو مجھ پر بھی نہیں کرنا
چاہیے آخر تیرے چہیتے کے خون



کا پیسا گھوم رہا ہوں۔۔"

"تو گرے گا تو واسیلینس پھیلائے

گا۔۔ میری غیرت پر حملہ نہیں

کرے گا۔۔" کیا عجیب یقین تھا۔ وہ

اپنی بہن اسے سوچنے آیا تھا۔

"بس اس وقت تک اپنی سیکورٹی

میں رکھ لے جب تک میں



معاملات کو استحکام پر نہ لے
آؤں۔۔" اسکے لہجے میں موجود
گزارش براق جیسے بے مروت اور
بد لحاظ کو بھی خاموش کروا گئی
تھی۔ کیونکہ لوکا وہ واحد بندہ تھا
جو غیر ہو کر بھی اسکے ہر رویے
اور مزاج سے آشنا تھا۔



جس وقت آدم آیا اکیلا نہیں تھا
اسکے ساتھ مشال اور سمن بھی
موجود تھیں۔ جنہیں دیکھ اسکے
اداس چہرے پر یکدم خوشی کی لہر
دوڑ گئی تھی۔



"ارے یار زبردستی لٹک کر آئی
ہیں دونوں اماں بیٹی۔۔" ڈرائنگ
روم کے صوفے پر ڈھیر ہوتا آدم
بگڑ کر بولا۔ کیونکہ اس ری یونین
پر بعد میں تبریز اور براق دونوں
سے سلاواتیں اسے سننے کو ملتیں۔
مشال اور سمن بس اسے گھور کر
رہ گئیں۔



"بہت اچھا کیا۔۔" منہا سمن کے
رخسار پر بوسہ دیتی اپنے ساتھ بٹھا
گئی۔

"آنی چاچو آپکو نکلی کہہ رہے
تھے۔۔" سمن کی شکایت پر منہا کا
منہ بے ساختہ کھلا تھا۔ اور اس نے



آدم کی جانب دیکھا جو اب مزے
سے ٹانگیں ہلا رہا تھا۔

"ابھی بتاؤں تمہیں۔۔ اسکا لرشپ
بیڈ ہوں میں۔۔"

Kitab Chehra Novels

"کیا فائدہ بھائی کی زندگی میں
آنے سے عقل تو گھٹنوں میں چلی
گئی نا۔۔ اب بھی میری ذمہ داری



ہے بھابھی صاحبہ کے ایگزام کی
تیاری کروانا۔۔ "مشال نے
مسکراہٹ ضبط کرتے اسکے کندھے
پر دھموکا جڑا تھا۔ جبکہ منہا کی
رنگت سرخ پڑھ چکی تھی۔

Kitab Chehra Novels

"ست۔۔ کام چور۔۔ آپنی یہ جھوٹ
کہہ رہا ہے۔۔ میں نے نہیں بلایا



بلکہ اس سیمسٹر کے اسٹارٹ میں
میرے پورے پورے اسائنمنٹس
کاپی کروائے ہیں اس نے۔۔ "منہا
کے تو جیسے پتے پر لگ گئی تھی۔
مگر آدم کے سلگانے والے
تاثرات میں کوئی تبدیلی نہ آئی
تھی۔ آخر کو وہ صرف ہیڈ کوارٹر
کے آرڈرز پر اپنا کام دھندا چھوڑ



کر یہاں آیا تھا۔ کچھ تو اسکی بیوی
کو سلگاتا۔۔

"ہاں مجھے معلوم ہے یہ کتنا بڑا
فراڈ ہے۔۔ اسے چھوڑو۔۔ طبیعت
کیسی ہے اب تمہاری۔۔ میڈیسن
ٹائم پر لے رہی ہو۔۔" اس کے
فکر مندی پر منہا نے اس کے ہاتھ پر



ہاتھ رکھ دیا۔ "بلکل بے فکر
ہو جائیں میڈیسن اور ڈانٹ دونوں
کا خیال رکھا جا رہا ہے۔۔" سوائے
مینٹل پیس کے۔۔ دل میں سوچتی
بظاہر نرمی سے مسکرا دی تھی۔
مشال محض سانس خارج کر گئی۔

-



"تمہیں پیپرز دینے کی ضرورت
ہی کیا ہے۔۔ اور ویک ہو جاؤ
گی۔۔" اس بار آدم اور منہا
دونوں نے حیرت سے مشال کی
جانب دیکھا تھا۔

Kitab Chehra Novels

"کیا کہہ رہیں لیلی۔۔ ایسے ہی
اسے ڈی موٹیویٹ کرتی رہیں تو



دوبارہ نہیں لاؤں گا۔۔"

"ہاں تو میں خود آجاؤں گی۔۔ بہن
سے ملنے آرہی ہوں میں یہاں
اپنی سمجھ آئی۔۔"

Kitab Chehra Novels

"گیٹ کون کھولے گا آپکی شکل
دیکھ کر وہ تو میں زبردستی گھسا
لایا۔۔" مشال نے سلگ کر اسکے



منہ پر کشن مارا تھا۔ منہا نفی میں
سر ہلا گئی۔

"آپی میں ہر حال میں پیپرز دینا
چاہتی ہوں۔۔ میری اتنے سال کی
اسٹرگل۔۔ میری محنت ہے یہ۔۔"

"مگر میری جان اسٹریس بالکل
نہیں لینا۔۔ ایک تو براق جیسے



تخص کے ساتھ رہنا کیا کم ذہنی
دباؤ کا سبب ہے۔۔ پھر اب پڑھائی
کی ٹینشن۔۔"

"ہاں بیٹا کرو برائی میں کان لپیٹ
کر بیٹھا ہوں نا۔!!" آدم ہر
انداز سراسر دھمکانے والا تھا۔ مگر
وہ دونوں ہی ناک سے مکھی اڑا



کنیں تھیں۔ جسے دیکھ سمن کھلکھلا
کر ہنس پڑی۔

"چاچو ماما اور آنی آپ کو سیریس
نہیں لے رہیں۔۔" اس سے پہلے
کہ وہ آدم کی رینج سے نکلتی اسے
پکڑتا پونیاں کھینچ گیا۔



"گڈ آفٹر نوں۔۔!!" مس سسیلی
کے ڈرائنگ روم میں داخل
ہونے پر وہ تینوں ان کی سمت
متوجہ ہوئے تھے۔ مگر تفکر کے
سائے صرف عینا کے چہرے پر
بکھرے تھے۔ اسے اچھی طرح
معلوم تھا وہ براق کی کتنی وفادار
تھیں۔



"کیسی ہیں مس سسیلی۔۔؟" مثال
نے ان کا حال احوال پوچھا۔ جس
کا بڑی خوش اخلاقی سے جواب دیا
تھا انہوں نے۔۔

"عائشہ آنٹی کی طبیعت کیسی
ہے۔۔ بات کرنی شروع
کی۔۔؟" مس سسیلی نے جواب



دینے سے پہلے ایک نظر عینا کی
جانب ڈالی تھی۔

"زیادہ تو نہیں مگر تھوڑا بہت
بول لیتی ہیں۔۔ اس وقت تو دوائی

کھا کر اپنے روم میں سو رہی

ہیں۔۔" مشال لب بھینچتی محض

سر ہلا گئی۔ "آئیں بے بی سمن میں



نے پیسٹریز بنائی ہیں۔۔ آکر ٹیسٹ
کریں جلدی۔۔ میں آپ لوگوں
کے لیے بھی بھجواتی ہوں۔۔ "ان
کے جانے کے بعد روم میں چند
لمحوں کی خاموشی رہی تھی۔ جیسے
آدم نے ہی توڑا تھا۔

Kitab Chehra Novels



"چلو بھئی عینا۔۔ نہیں منہا۔۔
ارے یار ایک تو دو دو نام رکھ
کر گھوم رہی ہو۔۔ جلدی پڑھنا
شروع کرو پورا دن نہیں ہے
میرے پاس۔۔"

Kitab Chehra Novels

"کیوں کاروں سے ٹکریں مارنے
کے علاوہ اور کیا کام آگیا تمہارے



پاس۔۔؟"مشال کے طنز پر آدم
نے تلملا کر اسے دیکھا تھا جو
اسکی رینگ کو ٹکریں مارنا کہہ
رہی تھی۔

"جس دن نیشنل لیول کی
چیمپین شپ جیتنا نا اپنے ارد گرد
بھٹکنے بھی نہیں دوں گا آپکو



تو۔۔"منہا نے ہنستے ہوئے
بے اختیار اپنا ماتھا پیٹا تھا۔ اسے
نہیں معلوم تھا اسکی بہن کی ان
تینوں بھائیوں سے ہی نہیں بنتی
تھی۔

Kitab Chehra Novels

چھ بجے کا وقت تھا جس وہ لوٹا
تھا ڈرائیونگ روم سے آتی آوازوں



پر اسے کچھ حیرت ہوئی۔ اسکے
پر سکون گھر کا سکون آخر کون تباہ
کر رہا تھا۔ ڈرائینگ روم کی جانب
قدم بڑھاتے گلاس ونڈو سے اندر
کا منظر دیکھا تو ایک پل کے لیے
ٹھٹھک گیا۔ سرخ چہرہ لیے بیٹھی
وہ دشمن جاں اپنی ہنسی ضبط کرنے
کی کوششوں میں تھی۔ کیونکہ



مشال اور سمن نجانے کس بات
پر آدم سے بحث کر رہیں تھیں۔
بلکہ سمن تو باقاعدہ لڑ رہی تھی۔
اور آدم اسے بازوؤں میں دبوچا
چپ ہونے کے اشارے کر رہا
تھا۔ یقیناً سمن پھر کوئی گل افشانی
کر رہی تھی۔



"لیلی میڈم اور بے بی سمن آدم
سر کے ساتھ ہی آئیں تھیں۔۔ دو
گھنٹے پہلے۔۔" مس سسیلی کی آواز
نے اسے اس حصار سے نکالا تھا۔
اور تاثرات واپس سرد ہو گئے۔

Kitab Chehra Novels

"لیلی پر نظر رکھنی ہے آپ
نے۔۔ کوئی چیز خفیہ طور پر منہا



کو نہ دے وہ۔۔" اس کی تنبیہ پر
انہوں نے فوراً سر اثبات میں ہلایا
تھا۔ براق نے ایک آخری نگاہ اس
دشمنِ جاں پر ڈالی تھی اور
سیڑھیوں کی سمت بڑھ گیا۔ منہا
سنان کے خوبصورت پلوں میں
اس کا کوئی حصہ نہ تھا۔ اسکی



مسکراہٹوں پر اس کا کوئی حق نہ
تھا۔

"میڈم۔۔!!" منہا بیڈ پر لیٹی
کورس کی کوئی کتاب پڑھ رہی
تھی کہ ایزابیل چلی آئی۔ "سرنے
ڈنر کے لیے نیچے بلایا ہے



آپکو۔۔"منہا نے کچھ حیران ہوتے
والکلک کی جانب دیکھا۔ جہاں
رات کے نو بج رہے تھے۔ اسے
معلوم تھا کہ وہ شام سے گھر پر
موجود تھا اور جس وقت مشال
اور آدم گئے تب بھی گھر پر ہی
تھا۔ لیکن کوئی شور یا ہنگامہ نہ کیا
تھا جس پر اسے بڑی حیرت بھی



ہوئی تھی۔ اور تب سے شاید
اسٹڈی میں ہی بند تھا۔

"مجھے۔۔ بھوک نہیں ہے۔۔" نہ
ہی اس کا دل تھا اسکے سامنے
جانے کا اور نہ ہی اس وقت اسکی
باتیں سننا چاہتی تھی۔ مگر ایزابیل



کو اپنی جگہ جما دیکھ عینا نے
سوالیہ نگاہ اسکی سمت ڈالی۔

"سرنے کہا ہے آپکو ساتھ لے
کر آؤں۔۔" منہا نے زور دار
طریقے سے بک بند کی اور سلپرز
پیروں میں اڑستی اسکے ساتھ باہر
کی جانب بڑھ گئی۔ نیچے آئی تو



براق ڈائنگ ٹیبل پر اپنی مخصوص
جگہ بیٹھا فش سے طبعا آزمائی
کر رہا تھا۔ وہ جل کر رہ گئی۔ اسے
کھانے کے لیے بلایا تھا۔ مگر اسکا
انتظار نہیں کر سکتا تھا۔ قدموں کی
آہٹ پر براق نے پلیٹ سے
نگاہیں اٹھاتے ٹیبل کے پاس سیاہ
کرتا پاجامہ پر سیاہ ہی شال اوڑھے



کھڑی منہا کو دیکھا۔ جو اس وقت
آنکھوں میں تپش لیے اسے دیکھ
رہی تھی۔ جوڑے سے نکلتی لٹیں
اسکے چہرے کا احاطہ کیے ہوئیں۔
اسے اور پرکشش بنا رہیں تھیں۔
وہ چند لمحے اسے یوں ہی دیکھتا رہا۔
یہاں تک کہ وہ قریب آچکی
تھی۔



"مجھے سی فوڈ نہیں پسند اگر یہ
ٹیبیل پر ہوا۔۔ میں کچھ نہیں کھا
پاؤں گی۔۔" اس کے بالکل برابر میں
اپنی مخصوص چیئر کے پاس آکر
رکتی نگاہیں پھیر کر بولی تھی۔

Kitab Chehra Novels

براق جیسے سحر سے نکلا تھا اور
ایک نظر پلیٹ میں موجود گریلڈ
فش دیکھی۔ وہ بخوبی جانتا تھا اسے



سی فوڈ بالکل پسند نہ تھا اور آج
کل تو ویسے بھی اسے ہر دوسری
چیز پر ابکائی آرہی تھی۔

"بے فکر رہو تمہارے قریب نہیں

آؤں گا یہ کھا کر۔۔ بیٹھو

اب۔۔" کانٹے میں موجود مچھلی

منہ میں رکھتا سپاٹ لہجے میں بولا



تھا۔ اور منہا سرخ پڑھنے کے
ساتھ سلگ بھی گئی۔ اسے اپنی جگہ
جما دیکھ براق نے بس ایک نگاہ
اسکی جانب ڈالی تھی۔ اور وہ لب
بھینختی بادل نحواستہ ٹک گئی۔

ایزابیل نے قریب آکر اسکے لیے
ایک پیالے میں یخنی نکال کر
سامنے رکھی تھی۔ اسے رات کے

..



ڈنر میں یہ ضرور پینی ہوتی تھی۔
جو براق کے سخت آرڈر تھے۔

"تم نے بتایا نہیں آج بہن آئی
تھی تمہاری۔" اسکا پیالے میں

چمچہ ہلاتا ہاتھ تھما تھا اور نگاہ اٹھا
کر سیلڈ کھاتے اس وجہہ مگر



شیطانی تاثرات والے شخص کو
دیکھا۔

"میرے بارے میں تو خبریں تم
تک پہلے ہی پہنچ جاتی
ہیں۔۔" انداز سراسر شرمندہ کرنے
والا تھا مگر مقابل کی آنکھوں میں
ایسا کوئی تاثر نہ ابھرا تھا۔



"مگر میں تم سے سننا چاہتا
ہوں۔۔۔ ورنہ دیکھ تو میں بھی چکا
ہوں کتنی بہار آئی ہوئی تھی
لوگوں پر میری غیر موجودگی
میں۔۔۔" اسکے پر تپش لہجے پر
نجانے کیوں منہا کے چہرے سے
دھواں اٹھنے لگا تھا۔ سر مزید جھکا
گئی۔



"آدم۔۔ لایا تھا انہیں اپنے
ساتھ۔۔" اسکی مدھم آواز پر براق
نے بغور اسکے جھکے سر کو دیکھا۔

"لک۔۔ ایٹ۔۔ می۔۔" عینا نے
بے ساختہ نگاہیں اٹھا کر اسکی سمت
دیکھا تھا مگر وہاں صرف سرد

..



مہری موجود تھی۔ اسکا دل نجانے
کیوں مرجھا گیا۔

"اگر اس پڑھائی کے سلسلے میں
ایک بار بھی تمہاری طبیعت
خراب ہوئی۔۔ یا کھانے اور
میڈیسن میں ناغہ ہوا۔ یہ سلسلہ
اسی وقت تمام ہو جائے گا۔۔" وہ



بنا پللیں جھپکائے اسے دیکھتی
رہی۔ یعنی اسی کی اجازت سے ہی
آدم آج آیا تھا۔ یعنی اسے کوئی
اعتراض نہ تھا اسکے پیپرز دینے
پر۔ "انڈراسٹینڈ۔۔؟"

Kitab Chehra Novels

"او۔۔ اوکے۔۔ میں۔۔ میں خیال
رکھوں گی۔۔" ہوش میں آتی سر



واپس جھکا گئی۔ دراصل وہ اب تک
بے یقینی کی کیفیت میں تھی۔ کل
اتنی سختی سے اسے منع کیا تھا۔ پھر
یہ اچانک ہوا کیا تھا۔؟ مگر اگلے
پل براق نے اس کے سر پر نیا بم
گرایا تھا۔

Kitab Chehra Novels



"ایک دو دن میں رونیکا یہاں
آ رہی ہے۔۔۔ چند دن یہیں
ٹھہرے گی۔۔۔" وہ اپنے
مخصوص لہجے میں اسے بتا رہا تھا۔
مگر عینا سر سے پیر تک سرد پڑ
چکی تھی۔ ابھی کچھ دیر پہلے جو
سوال اس نے خود سے پوچھا تھا
جیسے اسکا جواب خود ہی سامنے



آگیا تھا۔" مجھے کیوں بتا رہے ہو۔۔
تمہارا گھر ہے جو مرضی آئے
کرو۔۔" آنکھوں میں ناگواری لیے
انتہائی سلگتے لہجے میں کہتی اسکی
بات کاٹ گئی تھی۔ براق کے
ماتھے پر سلوٹیں سی ابھرنے
لگیں۔



"آئی ڈونٹ وانٹ ڈرامہ۔۔ اسی
لیے۔۔"

"اور تمہیں لگتا ہے میں ڈرامہ
کریئیٹ کروں گی۔۔؟" اب وہ
کھانا چھوڑتی اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔
یکدم ہی دل ہر چیز سے بھر گیا
تھا۔ یا شاید اس شخص کے منہ



سے رونیکا کا ذکر اسے ایک آنکھ
نہ بھایا تھا۔
جاری ہے

Kitab Chehra Novels



رفوگر

قسط ۳۹

Kitab Chehra Novels

"ایک دو دن میں رونیکا یہاں
آ رہی ہے۔۔۔ چند دن یہیں



ٹھہرے گی۔۔۔" وہ اپنے
مخصوص لہجے میں اسے بتا رہا تھا۔
مگر عینا سر سے پیر تک سرد پڑ
چکی تھی۔ ابھی کچھ دیر پہلے جو
سوال اس نے خود سے پوچھا تھا
جیسے اسکا جواب خود ہی سامنے
آگیا تھا۔ "مجھے کیوں بتا رہے ہو۔۔
تمہارا گھر ہے جو مرضی آئے



کرو۔۔ "آنکھوں میں ناگواری لیے
انتہائی سلگتے لہجے میں کہتی اسکی
بات کاٹ گئی تھی۔ براق کے
ماتھے پر سلوٹیں سی ابھرنے
لگیں۔

Kitab Chehra Novels

"آئی ڈونٹ وانٹ ڈرامہ۔۔ اسی



لیے۔۔"

"اور تمہیں لگتا ہے میں ڈرامہ
کریئٹ کروں گی۔۔؟" اب وہ
کھانا چھوڑتی اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔
یکدم ہی دل ہر چیز سے بھر گیا
تھا۔ یا شاید اس شخص کے منہ



سے رونیکا کا ذکر اسے ایک آنکھ
نہ بھایا تھا۔

"واچ یور ٹون۔۔!!" براق نے
اپنی بات کاٹے جانے اور اسکے
انداز پر تنبیہی نگاہوں سے دیکھا۔
مگر وہ نظریں پھیرتی مسکرا دی۔
بڑی عجیب سی مسکراہٹ تھی۔ "وہ



کچھ دن یہیں رہے گی اور لوکا
کے حوالے سے ہماری گیسٹ
ہے۔۔ اس لیے میں چاہتا ہوں
کوئی بدمزگی نہ ہو۔۔"

"ہماری نہیں وہ صرف 'تمہاری'
گیسٹ ہے۔۔ اور میں کیوں ایسا
کچھ کروں گی کہ بدمزگی ہو۔۔؟



البتہ 'تمہاری' گیٹ سے کسی بھی
قسم کی توقع رکھی جاسکتی
ہے۔۔ "اسکے اکھڑ لہجے پر براق
نے آنکھیں چھوٹی کرتے اسے
دیکھا۔ جو اس وقت بڑے ناگوار
تاثرات لیے کھڑی تھی۔

Kitab Chehra Novels



"وہ کچھ نہیں کرے گی۔۔ اور یہی
توقع میں تم سے رکھتا
ہوں۔۔" اس کے پر یقین لہجے نے
منہا کے اندر جیسے آگ سی
بھردی تھی۔ آخر اسے اتنی فکر
کیوں تھی اس لڑکی کی۔۔؟

..



"اگر تمہیں اتنا ہی اسکا موڈ
خراب ہونے کا ڈر ہے تو مجھے
آپی کے گھر بھیج دو۔۔ جب وہ
جائے گی میں واپس۔۔"

"انف۔۔۔!!" زوردار ہاتھ ٹیبل
پر مارتا اسکی زبان کو لگام ڈال
گیا۔ "تم سے فضول بکواس کرنے



کو تو کسی نے نہیں کہا۔۔ یہ زبان
کیوں اتنی بے لگام ہوتی جا رہی
ہے۔۔؟ "منہا نے جبرے بھینچتے
اسکی سمت دیکھا تھا۔ اس پل
دونوں کی نگاہوں میں سرخی
تھی۔ اور وہ ہمیشہ کی طرح نگاہیں
پھیر گئی۔ اس وقت اسے صرف
اس شخص کی نگاہوں سے دور جانا



تھا۔ وہ اپنی ہی کیفیت سے کھبرا
رہی تھی۔

"بیٹھو واپس۔۔!"

"مجھے بھوک نہیں۔۔"

Kitab Chehra Novels

"آئی سیڈ سٹ۔۔ ڈاؤن۔۔"



"تمہارے ساتھ مسئلہ کیا ہے۔۔
جب میں کہہ رہی ہوں مجھے نہیں
بھوک نہیں دل چاہ رہا کیوں
زبردستی کر رہے ہو۔۔؟" جھنجھلاتی
چیخ اٹھی۔ براق نے کلائی دبوتے
اسے جھٹکے سے قریب کیا تھا اور
ٹھوڑی جکڑ گیا۔



"زبردستی کیا ہوتی ہے شاید تم
جانتیں نہیں۔۔ میری نرمی کو
کمزوری سمجھنے کی غلطی مت
کرنا۔" وہ شکڈ اپنے سے بس
چند انچ دور اس کے ضبط سے
سرخ ہوتے چہرے کو دیکھ رہی
تھی۔ یہ اس شخص کی نظر میں
نرمی تھی۔۔؟ اسکا ہاتھ ٹھوڑی سے



ہٹاتے دونوں ہاتھ سینے پر رکھ کر
فاصلہ قائم کرنا چاہا تھا۔

"چھوڑو۔۔ میں۔۔" ایک نظر
اطراف میں دیکھا۔ تین ملازم کچھ
فاصلے پر سر جھکائے کھڑے
تھے۔ "میں بیٹھ رہی ہوں۔۔" اسکا



چہرہ شرم سے بے اختیار سرخ پڑھ
چکا تھا۔

"کیوں ابھی کھڑی ہو
کیا۔؟" یعنی یہ گھی ٹیڑھی انگلی
سے ہی نکلنا تھا۔ براق کو انداز
تھا۔



"براق۔۔ چھوڑو مجھے۔۔" جبرے
بھینچتی اس وقت رو دینے کو تھی۔
کیونکہ وہ کسی کرسی پر نہیں بلکہ
براق کی گود میں بیٹھی تھی۔

"چکن ٹینڈرز دیں۔۔" براق نے
اسے نظر انداز کرتے ایزابیل کو
مخاطب کیا تھا۔ اور اسکا سر شرم

۴



سے اسکی گردن میں لھس گیا۔ وہ
ایزابیل کو کیسے بھول گئی تھی۔
اب کیسے سامنا کرے گی اسکا۔
مس سسیلی کے سامنے تو پہلے ہی
اسطرح کی شرمندگی اٹھا چکی
تھی۔ "ایٹ۔۔!" اس نے نئی
بھری آنکھوں سے اسکی طرف
دیکھا۔ مگر وہ بالکل بھی اسکی جانب



متوجہ نہ تھا۔ بلکہ اپنے کھانے کی
سمت متوجہ ہو چکا تھا۔ اور جب
کافی دیر تک وہ یوں ہی ساکت بیٹھی
رہی براق نے اپنی سر دنگاہیں
اسکی جانب موڑیں تھیں۔ اور اپنا
کانٹا پھینکتا اسکے ایپریکوٹ چکن
ٹینڈرز کی جانب متوجہ ہو گیا۔ منہا
کو ہارٹ ڈیز کی وجہ سے بہت



لائٹ اور ہیلی کھانے کھانے کی
تاکید کی تھی ڈاکٹرز نے اور اب
اسکی ڈائٹ کے مطابق کی اسکا
کھانا بنتا تھا۔ "آپن یور

ماؤتھ۔۔" کانٹے میں چکن کا پیس
لیتے اسکے منہ کے قریب کیا۔ مگر

وہ بس آنسو بھری نگاہوں سے
اسے دیکھ رہی۔ لب سختی سے بھنچے



تھے۔ مگر اب آنسو گال بھگیوے
رہے تھے۔ براق اسکے کان کے
نزدیک جھکا تھا۔

"اگر تم مزید سین کوئی کریٹ
کروانا نہیں چاہتیں تو منہ کھولو۔
ورنہ تم جانتی ہو تمہارا شوہر کس
قدر لائق ہے۔" اسکی دھمکی میں



اتنا اثر تھا کہ منہا کے لب
خود بخود ہی وا ہو گئے تھے۔ لیکن
ابھی دو سے تین نوالے ہی حلق
میں اتارے تھے کہ اسے لگا اسکا
میدہ مزید کچھ قبول نہیں کر پائے
گا۔ اپنے پیٹ میں عجیب گریں
پڑتیں محسوس ہوئیں تو اس نے
بے اختیار منہ پر ہاتھ رکھتے خود کو



بمشکل روکا تھا۔ براق نے بھنویں
سکیرتے اسکی بدلتی کیفیت دیکھی
اور اسکے مچلنے پر وہ اس بار چھوڑ
گیا تھا۔ وہ تیر کی تیزی سے لاؤنج
سے نکلی تھی۔ اسکے قدم سیڑھیوں
کی سمت تھے۔ براق نے اسکے
غائب ہونے تک اسے دیکھا تھا
اور جگہ سے اٹھتا خود بھی اسی



جانب بڑھ گیا۔ وہ اس سے سخت
رویہ اپنانا نہیں چاہتا تھا مگر اس
لڑکی کی ضد اور زبان درازی
ہمیشہ اسے پرو واک کرتی تھی۔ اور
پھر وہ وہ کرتا تھا جس سے وہ
اریٹھ ہوتی تھی۔ کمرے میں
داخل ہوا تو واشروم سے پانی کی
آوازیں آرہیں تھیں۔ وہ اسی جانب



بڑھ گیا۔ ہینڈل پر ہاتھ رکھ کر
دروازہ کھولنا چاہا مگر وہ لاک تھا۔

"منہا۔۔!!" ہینڈل گھومتے دروازہ
بجایا مگر اندر سے صرف پانی بہنے
کی آواز آرہی تھی۔

Kitab Chehra Novels

"منہا دروازہ کھولو۔۔"



"مم۔۔ میں ٹھیک۔۔ ہوں۔۔" اسکی
پھنسی پھنسی آواز براق کے کانوں
تک پہنچی تھی۔ اور وہ بے چین ہوتا
زوردار طریقے سے دروازہ
دھڑھڑانے لگا۔

Kitab Chehra Novels

"آئی سیڈ۔۔ اوپن دا ڈیم
ڈور۔۔!!" اس نے بلند آواز میں



کہا تھا اس بار۔

"نہیں۔۔ جسٹ لیو می الون۔۔"

"ڈونٹ ٹیسٹ مائے پیشنس

عینا۔۔ تم لمٹس کر اس کر رہی

ہو۔۔" ہاتھ کا مکا بناتا دروازے پر

مار گیا۔ مگر اندر سے پانی کی آواز

کے ساتھ اب اسکی گھٹی سسکیاں



بھی گونج رہیں تھی۔ براق نے
بے اختیار اپنا نچلا لب دانتوں میں
بھینچ لیا۔

"عینا۔۔!!"

Kitab Chehra Novels

"اگر تم نہیں چاہتے کہ میں ساری
رات یہیں گزاروں جسٹ لیومی
الون۔۔!!" براق نے ایک سرخ



نگاہ بند دروازے پر ڈالی۔ اور لمبے
لمبے ڈگ بھرتا باہر نکل گیا۔ مگر
جانے سے پہلے زوردار طریقے
سے کمرے کا دروازہ بند کرنا نہ
بھولا تھا۔

Kitab Chehra Novels



رات کے دس بج رہے تھے۔ وہ
اسٹڈی میں بیٹھا سگریٹوں پر
سگریٹیں پھونک رہا تھا۔ کچھ دیر
پہلے ایزابیل کمرے میں منہا کی
میڈیسن وغیرہ لے کر گئی تھی
جس کا مطلب تھا دروازہ کھل چکا
تھا۔ لیکن اسے اپنے ہی کمرے
میں جانے کی اجازت نہ تھی



کیونکہ ایک ضدی لڑکی وہاں بیٹھی
تھی۔ جو دن بدن اسکے حواس پر
قابض ہو رہی تھی۔ وہ اس کے
لیے سخت نہیں ہو پارہا تھا۔ کہاں
کہ اس نے سوچا تھا کہ اسکی اولاد
کو مارنے کے منصوبے کے بعد وہ
نہ اسکی بہن کو قریب آنے دے
گا۔ نہ اسے کسی سے ملنے دے گا



نہ ہی کہیں جانے دے گا۔ مگر
کل رات اس لڑکی کے ناراض
ہونے پر وہ کیسے موم کی طرح
پگھل گیا تھا۔

"واٹ ربش۔۔۔!! یہ مجھے اپنے
اشاروں پر نچا رہی ہے اور میں
بس ایک کٹھ پتلی بنتا جا رہا



ہوں۔۔"سگریٹ کا آخری کش
بھرتے اسکی نگاہ سامنے لگیں
شیلفز پر اٹھی۔جہاں دنیا کی ہر
قیمتی شراب بند تھی۔اور ایک بار
پھر اسے احساس ہوا تھا کتنا بدل
کر رکھ دیا تھا اس لڑکی نے
اسے۔۔!! کہاں کوئی شام اسکی
شراب اور شباب کے بغیر نہیں

ۛ



گزرتی تھی۔ وہ رات کسینو سے
ایک سے ایک ہو شرابا کو اپنی
باہوں میں لے کر نکلتا تھا۔ اور
اب۔۔!!

غیر عورت کو چھوئے تو زمانہ
ہو گیا تھا جبکہ شراب کو ہاتھ
لگائے پورا ایک مہینہ گزر چکا



تھا۔ جب سے منہا گھر لوٹی تھی
اس نے ایک بار بھی شراب منہ
سے نہ لگائی تھی۔۔ لیکن کس
لیے۔۔؟ صرف اس امید میں کہ
اسکی قربت کے شاید چند لمحے
میسر آجائیں۔۔؟

Kitab Chehra Novels



"ڈیم اٹ۔۔!!" اپنی بے بسی پر
بالوں میں ہاتھ پھیرا تھا۔ جو چند
ہفتوں میں اتنے بڑھ چکے تھے کہ
اب اسکی آنکھوں کے سامنے
آرہے تھے اور اسکی گہری آنکھوں
کو مزید پرکشش بنا رہے تھے۔ آج
ڈنر بھی وہ اسی لیے اسکے ساتھ
کرنا چاہتا تھا کیونکہ شام میں اس



لڑکی کا موڈ اس قدر خوشگوار تھا
کہ وہ سمجھ رہا تھا اس کا اثر اب
تک برقرار رہے گا۔ مگر وہ یہ
بھول گیا تھا کہ اسکے موڈز کی
ناگواری کی اصل وجہ ہی وہ تھا۔
پھر کیسے وہ اسکے سامنے خوشگوار
موڈ میں رہ سکتی تھی۔۔ یعنی اس
سے زیادہ خوش قسمت اس لڑکی



کے دوست احباب تھے جن کے
ساتھ وہ اپنی مسکراہٹ اور وقت
گزارنا پسند کرتی تھی جو کہ بالکل
غیر متعلق اور فالتو تھے اسکا بس
نہیں چلتا تھا سب کے سب کو
اسکی نظروں کے سامنے سے ہمیشہ
کے لیے ایریز کر دیتا۔ مگر یہ
برداشت تھی اسکی جو وہ اس لڑکی



کی وجہ سے کر رہا تھا۔۔ موبائل
آن کرتے گیلری میں گیا تھا۔
جہاں منہا کی سمن کی برتھ ڈے
کی تصویریں موجود تھیں۔ یہ اس
نے ایونٹ اور گنازر کے لیپ
ٹاپ سے نکلوائیں تھیں۔ کچھ میں
وہ اپنی دوست کے ساتھ بیٹھی
تھی۔ کسی میں سمن کے ساتھ تھی



تو کسی میں اکیلی۔۔ وہ کچھ اور نیچے
آیا تھا۔ اب اسکے اپنے ہی گھر کی
تصویریں تھیں۔ کہیں گارڈن میں
ٹہلتی۔۔ کہیں مس سسلی سے
بات کرتی۔۔ کہیں کوئی بک میں
ہاتھ میں لیے رہتا لگتی۔۔ اور اس
تصویر کو اس نے بے اختیار زوم
کیا تھا۔ بالوں کا میسی سا بن بنائی



اپنے پی چیز پر سفید رنگ کا
سوئیٹر پہنی اپنا کوئی ٹیسٹ یاد
کر رہی تھی۔ اسے وہ منظر بھی
اچھی طرح یاد تھا۔ یہ صبح چھ بجے
کا وقت تھا۔ وہ اسے گہری نیند
سوتا دیکھ رٹے لگانے بیٹھ جاتی
تھی۔ یہ جانے بغیر کہ اسکے پہلو
سے اٹھتے ہی اسکی آنکھ کھل جاتی



تھی۔ اسے پڑھائی میں لگا دیکھ
براق نے بڑے غیر محسوس انداز
میں یہ منظر قید کیا تھا۔ اسے
محسوس بھی نہ ہو سکا تھا۔ اسکی
گھنی مونچھوں تلے لبوں پر ہلکی
سی مسکراہٹ ریگ گئی تھی۔



"براق۔۔۔!" اور اسے لگا یکدم
ہی اسکے وجود کو کسی نے فریز
کر دیا ہو۔ تمام خیالات تمام خوشنما
احساس یکدم بھک سے اڑ گئے
تھے۔ نظر اٹھا کر دیکھا اس سے
کچھ فاصلے پر ویل چیئر پر موجود
جیولز اسے بڑی پراشتیاق نگاہوں
سے دیکھ رہی تھی۔



"کیا کر رہیں ہیں۔۔ آپ۔۔
یہاں۔۔؟" وہ ویل چیئر چلاتی اسکے
نزدیک آرکی۔

"تم۔۔ مجھ سے۔۔ ملتے کیوں
نہیں۔۔؟" کیسا شکوہ تھا۔ براق کی
آنکھوں میں سرخی اٹھنے لگی۔ اب
یہ وقت آگیا تھا کہ یہ عورت



شکوہ کرتی۔۔!!" میں سارا۔۔ سارا
دن۔۔ تمہارا۔۔ انتظار۔۔ کرتی۔۔
ہوں۔۔ آلیار آ جاتا ہے۔۔ تم کیوں
نہیں آتے۔۔؟" اس بار اسکے
ماتھے پر سلوٹیں پڑیں تھیں۔ مگر
پھر کچھ یاد آتے لب بھینچ گیا۔
اسکی ماں یقیناً اپنا ذہنی توازن بھی
کھو چکی تھی۔



"اب جب وہ آپ کے ساتھ
ہیں۔۔ آپ کو میری کیا
ضرورت۔۔؟" اسکا لہجہ بڑا سرد سا
تھا۔ وہ ناراضی سے اسے دیکھنے
لگی۔

Kitab Chehra Novels

"وہ چلا جاتا ہے۔۔ وہ کہتا ہے تم
سے ملوں۔۔ مگر تم مجھے کہیں ملتے



ہی نہیں۔۔"

"مس سسیلی نے آپکو اکیلا کیوں
چھوڑا۔۔؟" وہ اب کیا بحث کرتا
اس عورت سے۔۔؟

Kitab Chehra Novels

"اسکا نام نہ لو۔۔ وہ مجھے کمرے
سے نکلنے نہیں دیتی۔۔ نہ ہی اس
لڑکی۔۔" پھر وہ اچانک رکی



تھی۔ اور بغور بیٹے کو دیکھا۔ براق
کی آنکھوں میں سرخی بڑھنے لگی۔
اسکی ماں اپنا اصل کھو چکی تھی۔ نہ
وہ انداز نہ وہ غرور نہ وہ ناز۔۔

اب تو جیسے ایک ہڈیوں کا ڈھانچا

بیٹھا تھا سامنے۔۔ جسے نہ اپنے

بکھرے بالوں کی پرواہ تھی۔۔ نہ



لباس کی۔۔ نہ اپنے ارد گرد
کی۔۔!!

"وہ کون لڑکی ہے۔۔؟" براق
دونوں کلاسیاں زانو پر رکھے بس
انہیں دیکھ رہا تھا۔ "سسیلی کہتی
ہے وہ تمہاری بیوی ہے۔۔" اور یہ
کہتے جیولز کی ویران آنکھوں میں



بس ایک لمحے کے لیے چمک
ابھری تھی۔

"آپ کو کیسی لگی وہ۔۔؟"

"مجھے تو پسند آئی۔۔ مگر۔۔" جیولز

نے سر کھجاتے اسے دیکھا۔ "وہ

چپ رہتی ہے۔۔ وہ بھی۔۔ تمہاری

طرح بات نہیں کرتی۔۔ مگر پھر



بھی اچھی لگتی ہے مجھے۔۔" اس
نے جیسے بات ختم کی تھی اور
اب اسکے خشک ہونٹوں پر
مسکراہٹ ابھری تھی۔ "تمہیں
کیسی لگتی ہے وہ۔۔؟"

Kitab Chehra Novels

"مجھے۔۔۔؟" براق نے واپس اپنی
اسکرین کی جانب دیکھا۔ جیولز کی



نگاہ بھی اسکی اسکرین تک گئی
تھی۔ اور گردن ترچھی کرتی منہا
کی اس تصویر کو بیٹے کے ساتھ
خاموشی سے دیکھتی رہی۔ "مجھے تو
میرا سب کچھ لگتی ہے وہ۔" اسکا
بڑا کھویا کھویا سا انداز تھا۔ جیولز

سے زیادہ وہ خود سے مخاطب
تھا۔ "اس سے پہلے تو بس گزر



رہی تھی زندگی۔۔۔ اب تو
محسوس کرتا ہوں۔۔ ہر دن دل
چاہتا ہے اس کے لیے کچھ
کروں۔۔ کچھ ایسا جس سے اسکے
چہرے پر میری وجہ سے
مسکراہٹ آئے۔۔ "یہ کہتے وہ اپنی
اسکرین پر آہستہ آہستہ انگلیاں
پھیر رہا تھا۔



"خود کو آلیار نہ بناؤ۔۔" اس نے
چونک کر جیولز کی جانب دیکھا۔
مگر ٹھٹھکا اسکی آنکھوں میں
موجود آنسو دیکھ کر تھا۔ وہ رو رہی
تھی۔۔ مگر وہ اسے نہیں دیکھ رہی
تھی اسکی نگاہیں اب بھی اسکریں
پر تھیں۔ نجانے کتنے لمحے یوں ہی
گزر گئے تھے۔ ان دونوں میں



سے کوئی نہ بولا تھا۔ جیسے اس جملے
کے بعد لفظ ہی ختم ہو گئے تھے۔

"مجھ۔۔ مجھے کمرے تک چھوڑ
آؤ۔۔" جیولز نے تھکن زدہ لہجے
میں اس سے گزارش کی تو وہ
بھی حواس میں لوٹنا اٹھ کھڑا ہوا
تھا۔ اور اسکی ویل چیئر گھیٹتا آگے



بڑھنے لگا۔ اس نے جیولز کا کمرہ
اپنے ہی فلور پر منتقل کروا لیا تھا۔
وہ اب اسے تنہا اوپر نہیں چھوڑ
سکتا تھا۔

Kitab Chehra Novels

وہ گھر میں داخل ہوا تو رات کے
نوج رہے تھے۔ گھر میں حسبِ



معمول خاموشی چھائی تھی۔ اسے
ملازمین نے رونیکا کی آمد کی پہلے
ہی اطلاع دے دی تھی۔ وہ آج
شام ہی یہاں پہنچی تھی جبکہ لوکا
میٹنگ کے سلسلے میں کوسا نوٹرا

روانہ ہو چکا تھا۔ دوسری جانب

اسکے ساتھ ہی رونن کو نیوزی لینڈ
میں ڈھونڈتے پھر رہے تھے۔ یقیناً



وہ فیک آئی ڈینٹیٹی کے ساتھ
کسی بل میں چھپا بیٹھا تھا۔ کہ اب
تک وہ اس تک پہنچ نہیں پارہا
تھا۔ اور اب تو لوکا نے بھی اس پر
سے ہاتھ اٹھا لیا تھا۔ یعنی اب
رونن اسکی پہنچ سے زیادہ دور نہ
تھا۔



"ڈنر کر لیا سب نے۔۔؟" اسکا
اشارہ منہا کی جانب تھا۔ جسے کل
رات سے ایک جھلک بھی نہ دیکھا
تھا۔

"جیولز میڈم کھانا کھا کر میڈیسن
لے چکیں ہیں۔۔ اب اپنے روم
میں ہیں۔۔ منہا میڈم اور مس



اینٹونیو نے ابھی نہیں کیا۔۔ مس
اینٹونیو کا کہنا ہے وہ سب کے
ساتھ کھائیں گی۔۔ "وہ سیڑھیاں
عبور کر رہا تھا۔ جب ایزابیل نے
اسے اطلاع دی تھی۔

Kitab Chehra Novels

"منہا نے کیا کھایا سارا
دن۔۔؟" ایزابیل کچھ تردد کا شکار



ہوئی تھی۔

"سر ناشتے میں صرف جوس لیا
تھا انہوں نے۔۔ پھر لंच کے وقت
انکی طبیعت کچھ اپ سیٹ ہو گئی
تھی اس لیے میڈیسن لے کر سو
گئیں تھیں۔۔" براق کے چہرے
پر تفکر کے سائے ابھرے تھے۔



"مجھے کیوں انفارم نہیں کیا اس
بارے میں۔۔؟"

"سر میڈم نے منع۔۔"

"میڈم کے لیے نہیں آپ میرے
لیے کام کر رہی ہیں۔۔!" اس کے
سرد انداز پر وہ محض سر جھکا گئی۔



"سوری سر۔۔ وہ پانچ بجے اٹھیں
تھیں پھر نوڈلز بنوا کر کھائے
تھے۔۔ تب سے کمرے میں ہی
ہیں" اور اب تو براق کا دماغ ہی
گھوم گیا۔ وہ ایسی حالت میں فالتو
چیزیں کھا کر اسٹمک مزید اپسیٹ
کرنا چاہ رہی تھی۔



"کھانا لگوائیں۔۔ اور مس اینٹونیو کو
بھی انفارم کریں۔۔" اسے ہدایت
دیتا کمرے کی جانب بڑھ گیا۔ ابھی
کمرے میں داخل ہوا ہی تھا کہ
منہا کی نہایت ہی میٹھی آواز اس کے
کانوں سے ٹکرائی تھی۔



"میں بتا نہیں سکتی تم نے کتنی
ٹینشن ریلیز کردی میری ورنہ میں
شام سے اسی ایک پر اہلم میں
الجبھی تھی۔۔" بیڈ پر کتابیں
پھیلائے پیٹھ موڑی کسی سے فون
پر مصروف تھی۔



"ہاں نا۔۔ میرے ذہن میں
اچانک ہی تمہارا خیال آیا۔۔ لیکن
پھر سوچا تم مصروف
ہو گے۔۔۔" اور اب براق ٹھٹھکا
تھا وہ کسی لڑکی سے نہیں بلکہ
لڑکے سے بات کر رہی تھی۔ اسکے
چہرے پر سخت تاثرات پھیلنے



لگے۔ منہا کسی بات پر آہستہ سے
ہنسی تھی۔

"نہیں مجھے یاد ہے وہ
وعدہ۔۔" مسکراتے ہوئے تکیے سے
ٹیک لگانے کے لیے پلٹی تھی۔ مگر
باقی جملہ منہ میں ہی رہ گیا۔ بلکہ
اسکا سانس بھی سینے میں کہیں اٹکا



رہ گیا تھا۔ کیونکہ سامنے کھڑا شخص
جن تاثرات کے ساتھ کھڑا تھا۔ وہ
بلکل بھی نارمل نہ تھے۔ سختی سے
بھنچے جبرے اور سرخ آنکھیں۔ وہ
کب آیا تھا۔؟ اور ایسا کیا سنا تھا
اس نے۔؟ وہ چند لمحے یوں ہی ال
غضبناک آنکھوں میں دیکھتی رہی
جب دوسری جانب سے ابھرتی



ایلیکس کی آواز نے اسے چونکایا
تھا۔

"ای۔۔ایلیکس۔۔ میں تم سے بعد
میں بات کرتی ہوں۔۔" لہجے پر
قابو پاتی بات مختصر کر کے کال
کاٹ گئی۔



"کیا ہوا۔۔ کیوں کاٹ دی
کال۔۔؟" وہ قدم اٹھاتا نزدیک چلا
آیا۔ منہا اسکا جواب دینے کے
 بجائے سر جھکاتی کتابیں سمیٹنے لگی۔
دل نجانے کیوں تیزی سے
دھڑکنا شروع ہو چکا تھا۔ وہ کب
سے اس شخص سے خوف زدہ



ہوتی اسکے رویوں کی فکر کرنے
لگی تھی۔۔؟

"جواب دو کیوں بند کردی
کال۔۔؟ وہ کونسا وعدہ یاد دلا رہا
تھا تمہیں۔۔؟" بازو تھامتے اسے
اپنی سمت موڑا۔۔ "آخر۔۔۔ مجھے۔۔
بھی۔۔ تو۔۔ پتہ۔۔ چلے۔۔ کونسے۔۔



عہد و پیاں۔۔ کر رکھے۔۔
ہیں۔۔ "اسکی گرفت اور بھنچی
آواز پر منہا نے بمشکل اسکی
جانب دیکھا تھا۔ آخر اسکی موجودگی
کا اسے اندازہ کیوں نہیں ہو سکا
تھا۔

Kitab Chehra Novels

"ایسا۔۔۔ کچھ۔۔"



"کچھ نہ ہونے پر وعدے کیے
جار ہے۔۔ کچھ ہوتا تو کیا
ہوتا۔۔؟" کیا آگ برستا لہجہ تھا۔ کیا
دل جلا انداز تھا۔ منہا نے
کسماتے اسکی آہنی گرفت سے
بازو نکالنا چاہا مگر گرفت مزید
سخت ہو چکی تھی۔



"جواب دو۔"

"تمہارے دماغ میں جو خناس بھر
چکا۔ اسکا کوئی جواب نہیں میرے
پاس۔" اسے خود پر جھکتا دیکھ
سینے پر ہاتھ رکھ کر پیچھے دھکیلنا
چاہا۔ جو براق کو مزید جلتی بھٹی
میں دھکیل گیا تھا۔



"تو یہ خناس بھرنے والی بھی تو
تم ہو۔۔"

"میں۔۔؟ یا تم جو بلاوجہ ایک
معمولی سی بات کو۔۔"

Kitab Chehra Novels

"معمولی سی بات۔۔؟ ایک شخص
سے تم نے وعدے کر رکھے ہیں
یہ میرے لیے معمولی بات ہونی



چاہیے۔۔؟" آنکھوں میں جبون
لیے اسکی بے یوینی سے پھیلی
نگاہوں میں جھانکا۔ اس کا بس
نہیں چل رہا تھا وہ کس طرح
اس لڑکی کا دماغ ٹھکانے پر لگاتا
جس نے اسکا سکون تہس نہس
کر کے رکھ دیا تھا۔



"تم نے میری پوری بات نہیں
سنی۔۔ اس لیے اپنے دماغ کا گند
مجھ پر مت اچھالو۔۔" وہ بھی اس
بار غصے سے چیخ اٹھی تھی۔ مگر
براق کے اگلے جملے اسکی روح فنا
کر گئے۔

Kitab Chehra Novels



"جو تمہارے ارد گرد کسی پروانے
کی طرح مندلاتا رہتا ہے تمہیں
لگتا ہے میں اپنے سامنے تمہیں
اس سے بات کرنے دیتا۔۔؟ منہا
سنان۔۔ بہت کھیل چکیں تم
میرے دل و دماغ سے۔۔ لیکن
اب تم چاہتی ہو اس بار میں اسکا
نام صفحہ ہستی سے مٹا



دوں۔۔؟" اس کے مدھم مگر چٹانوں
جیسے لہجے پر عینا کی آنکھیں پھٹ
چکی تھیں۔ کیا یہ شخص پاگل ہو گیا
تھا۔؟ وہ ایکس کے بارے میں
اتنی بھیانک بات کر کیسے گیا

تھا۔۔؟

Kitab Chehra Novels



"تم۔۔ تم ایسا کچھ نہیں کرو
گے۔۔ مم۔۔ وہ۔۔ وہ بس میرا
دوست ہے۔۔"

"دوست ہے تو اسے یہ نہیں
معلوم کہ تم شادی شدہ ہو۔۔
میرے بچے کی ماں بننے والی
ہو۔۔ پھر کیسے تم اس سے وعدے



کر سکتی ہو۔۔؟" اس کے سلگتے لہجے پر
منہا سہمتی نم نگاہوں سے اسے
دیکھنے لگی۔ وہ کبھی سوچ بھی نہیں
سکتی تھی پڑھائی میں ہیلپ
کے لیے کی گئی ایک کال یہ رنگ
اختیار کرے گئی۔

Kitab Chehra Novels



"جواب دو منہا۔۔ ورنہ مجھے قسم
ہے۔۔ وہ کل کا سورج نہیں دیکھ
پائے گا۔۔" اس کے جنونی انداز پر
منہا ضبط کھوتی پھوٹ پھوٹ کر
رو پڑی۔ وہ ایسا سمجھتا تھا اسکو۔۔؟

Kitab Chehra Novels

"مم۔۔ میں تم سے کہہ رہی ہو۔۔
ای۔۔ ایسا کچھ نہیں ہے۔۔ میں نے



بس۔۔"اسے لگا وہ صرف صفائی
نہیں دے رہی بلکہ اپنے کردار کی
گواہی بھی دے رہی تھی۔ مگر یہ
ضروری تھا اس شخص کی تسلی
کے لیے نہیں بلکہ ایلکس کی زندگی
کے لیے۔۔"ممیں۔۔ نے ہی
اس۔۔ اسے کال کی تھی اپنی
ہیلپ کے لیے۔۔ تم چاہو تو ہماری



چیٹ چیک کر سکتے ہو۔۔" اس کے
ہکلاتے لہجے اور کانپتے ہاتھوں میں
موجود موبائل دیکھ براق کے دل
کو کچھ ہوا تھا۔ وہ یکدم جیسے اپنے
جنون و کی سرحد سے پلٹا تھا۔ یہ
لہجہ کب اور کیسے ان کے بیچ آ گیا
اسے خود احساس نہ ہوا تھا۔ وہ تو
بس منہا کے ایک جملے پر پاگل



ہوا تھا۔ مگر وہ اسکے موبائل کی
تلاشی ہر گز نہیں لینا چاہتا تھا۔

"آدم اور میرے صرف دو
سبجیکٹس سیم ہیں۔۔ یہ دوسرا
سبجیکٹ تھا۔ جس میں
ایکس نے ماسٹرز کیا ہے۔۔ بس
اسی لیے۔۔"

"تم مجھ سے کہہ سکتیں تھیں۔۔
میں ٹیوٹر رکھوا دوں گا۔" اسکے
بازو پر گرفت نرم کرتے اسے اپنا
ہی لہجہ بہت پرایا محسوس ہوا تھا۔
اسکی گرفت نرم پڑتی دیکھ وہ فوراً
دور ہٹ گئی۔ اسے اسکی فیورز
نہیں چاہیے تھیں اب تو مر کر



بھی نہیں۔۔ آنسو ہاتھ کی پشت
سے رگڑے تھے۔

"مجھ۔۔ مجھے تمہارے احسان کی
قطعاً ضرورت نہیں۔۔ اور میں اب
ایلیکس کو بھی کال نہیں کروں
گی۔۔ تم چاہو تو موبائل رکھ سکتے
ہو میرا۔۔" آنسوؤں سے بھاری



ہوتی آواز میں کہتی اپنی کتابیں
سمیٹنے لگی تھی۔ براق بے اختیار اسکا
ہاتھ تھام گیا۔ نجانے کیوں ایسا لگ
رہا تھا اس پل اس لڑکی کا بے
والا ایک ایک آنسو اسے ہانٹ
کرنے والا تھا۔ منہا نے نم مگر
انتہائی سرد نگاہوں سے اسے دیکھا
تھا۔



"مجھے تمہارا موبائل اپنی تحویل
میں لینے کی ضرورت نہیں۔۔
میری بات کا جو مقصد ہے تم
اچھی طرح سے جانتی ہو۔۔ اور
اگر مجھے کسی کو سبق سکھانا ہو

ایسے بھی سکھا سکتا ہوں۔۔" براق
کی نگاہوں میں نرمی تھی مگر اسکا
لہجہ سرد تھا۔ "اور میں تمہیں پہلے



بھی وارن کرچکا ہوں تمہارے
معاملے میں میں ایسا ہی ہوں۔۔
اب چاہے تم اسے جبر سمجھو۔۔
میرا نفسیات یا پاگل پن۔۔ تمہیں
کسی اور کے ساتھ تصور کرنے
سے پہلے میں اس شخص کی جان
لینا اپنے لیے نیکی سمجھوں گا "اسکا
انداز دو ٹوک تھا۔ منہا ناگواری سے



نظریں پھیر گئی۔ اسے اس شخص
سے بات ہی نہیں کرنی تھی۔ نا
ہی اسکی نفسیاتی باتیں سننی تھیں۔

"اٹھو اب۔۔ ڈنر پر انتظار ہو رہا ہے
ہمارا۔۔"

Kitab Chehra Novels

"مجھے بھوک نہیں ہے۔۔۔" یعنی
وہ اتنی بد تمیزی کے بعد اس سے



ایکسیٹ کر رہا تھا کہ وہ اسکے
ساتھ ڈنر کرتی۔۔؟ اور وہ بخوبی
جانتی تھی کون انتظار کر رہا تھا۔
اسے شام میں ہی معلوم ہو گیا تھا
کہ رونیکا آچکی ہے۔ مگر اس نے
ملنے یا کوئی کرٹسی نبھانے کی کوئی
کوشش نہ کی تھی۔ ایک تو سرے
سے اسے وہ لڑکی ہی پسند نہ



تھی۔ دوسرا وہ یہاں آئی ہی کیوں
تھی۔ اور تیسرا وہ براق کی 'مہمانِ
خاص' تھی۔ اور یہ بات اسکی
ناپسندیدگی کے لیے کافی تھی۔

"میں نے آپشنز تو نہیں دیے۔۔۔
تمہارے پاس بس پانچ منٹ ہیں
یہ سامان سمیٹ کر آنسو صاف



کرنے کے لیے۔۔ چینج کر کے آرہا
ہوں پھر تم میرے ساتھ نیچے چلو
گی۔۔" اسے چھوڑتا کلوزیٹ کی
سمت بڑھ گیا۔ اسکی آنکھوں میں
آنسوؤں کے ساتھ اب غصہ و
ناگواری بھی ابھر آئی۔ وہ اس
شخص کی غلام نہیں تھی اسکے
ناروا سلوک کے بعد بھی کسی کنیز



کی طرح ہاتھ باندھ کر کھڑی
ہو جاتی۔ دس منٹ بعد براق فریش
ہو کر واپس آیا تو وہ اسی طرح
بیٹھی تھی۔ مسلسل آنسو رگڑنے
سے چہرہ بالکل سرخ ہو چکا تھا۔
ناول صوفے پر پھیلتا اسکی سمت
قدم بڑھا گیا۔



"تم سے کچھ کہا تھا میں نے۔۔"

"اور میں تمہاری غلام نہیں جو

سرجھکا کر ہر حکم مان

لوں۔۔" آنکھوں میں ناگواری لیے

وہ بھی دو بدو ہوئی۔ دل چاہے

تیزی سے دھڑک رہا تھا مگر اس

نے اپنے لہجے کو کمزور پڑھنے



نہیں دیا تھا۔ براق چند لمحے اسے
دیکھتا رہا۔ پھر اچانک ہی اسکی
آنکھوں کا رنگ بدلا تھا۔ بیڈ پر
اسکے بالکل برابر میں ٹک گیا۔

"بیوی تو ہو نا۔؟ اور جب بیوی
ایسے موڈز میں ہو مجھے اچھی
طرح معلوم ہے کہ کیا کرنا



چاہیے۔۔" اس کے یکدم بدلتے لہجے
اور قربت پر منہا کو اپنا سر گھومتا
محسوس ہوا۔ "میں ایسے ہزار ڈنرز
پر لعنت بھیج سکتا ہوں جن کے
بدلے تمہاری قربت کے پل میسر
نہیں۔۔" گھمبیر سرگوشیاں لہجے میں
کہتا اس کی دونوں کلائیاں تھام گیا۔



"د۔۔ دور ہو مجھ سے۔۔" اس نے
بدک کر پیچھے ہٹنا چاہا تھا مگر
براق اسکی دونوں کلائیاں تھامتا
پشت سے لگا گیا۔ "تمہیں کیا پتہ
ان لمحوں کی قیمت کا۔۔ تم تو ہمیشہ
خسارے بھرے سودے کرتی
ہو۔۔" اسکے لمس پر منہا جھلس
گئی۔ اب اپنی جذباتیت پر اسے



غصہ آرہا تھا۔ وہ کیوں نہیں سمجھ
لیتی تھی کہ اینٹ کا جواب پتھر
سے نہیں دے سکتی تھی وہ۔۔

"چھوڑو مجھے۔۔ مم۔۔ میں دو منٹ

میں فریش ہو کر آرہی

ہوں۔۔" براق نے اپنی سیاہ مخمور



آنکھیں اسکی سرخ ہوتی آنکھوں
میں ڈالی تھیں۔

"چھوڑو بعد میں کر لیں
گے۔۔" جب ہی دروازے پر
دستک ہوئی تھی۔ ایزابیل انہیں
کھانے پر کیے جانے والے انتظار
کی اطلاع دینے آئی تھی۔ دونوں



اب بھی ایک دوسرے کی
آنکھوں میں دیکھ رہے تھے مگر
اب منہا کے چہرے پر واضح
ناگواری ابھر آئی تھی۔ اس نے
ایک جھٹکے سے اپنی کلائیاں آزاد
کروائیں تھیں اور واش روم کی
سمت بڑھ گئی۔ دو چار چھپکے مار کر
باہر نکلی تو وہ اب بھی اسی جگہ



بیٹھا اپنے نم بالوں میں ہاتھ پھیر
رہا تھا۔ منہا نے ایک نگاہ اسکی
جانب ڈالی تھی اور چہرہ خشک
کرتی آگے بڑھ گئی۔

وہ چند دن سے نوٹس کر رہی
تھی۔ وہ اب جلدی گھر آ جاتا تھا۔ یا
زیادہ سے زیادہ گیارہ بارہ بجے سے



زیادہ لیٹ نہیں ہوتا تھا۔ اور نہ ہی
دوبارہ کہیں جاتا تھا۔ لیکن آج تو نو
بجے ہی آگیا تھا۔ یعنی یہ رونیکا پر
عنایتیں کی جارہیں تھیں۔ اسکے
اندر اندر تک ناگواری پھیل گئی۔
اپنے حلیے پر ایک نگاہ غلط بھی
ڈالے بغیر بیڈ پر پڑا شیرون کا
دوپٹہ اٹھاتی کمرے سے باہر نکل



گئی۔ اس وقت وہ لیلین کے ڈارک
بلو ٹاپ اور کھلے پائینچوں والے
ٹراؤز پر نفیس سیاہ رنگ کا سوٹر
زیب تن کی ہوئی تھی۔ بال ہمیشہ
کی طرح جوڑے میں لپٹے تھے۔
اس نے براق کا انتظار نہیں کیا
تھا۔ اسے پرواہ نہیں تھی وہ آرہا
تھا یا نہیں۔ کاریڈور کے اختتام پر



سیڑھیوں کے پاس پہنچی ہی تھی
کہ اپنے پیچھے کسی کی موجودگی
محسوس ہوئی تھی۔ پھر اپنی کمر کے
گرد مضبوط حصار بندھتا محسوس
ہوا۔ اس نے نگاہ اٹھا کر براق کی
جانب نہیں دیکھا تھا مگر اسکا ہاتھ
اپنی کمر سے ہٹانے کے لیے
مزاحمت ضرور کی تھی۔ جسکا نوٹس



لیے بغیر براق اسے لیے سیڑھیاں
اتر رہا تھا۔ جب اسکی نگاہ ان
دونوں کی منتظر بیٹھی رونیکا تک
گئی۔ اپنے ملیح چہرے کو نیوڈ میک
سے سجائی۔ سفید اسٹائلش ڈھیلے
سے سوئٹر اور پینٹ میں ملبوس
بڑی کھوئی کھوئی نگاہوں سے
انہیں دیکھ رہی تھی۔ اسکے ذہن



میں جھموکا سا ہوا۔ آج سے چند ماہ
پرانا ایک منظر ابھرا تھا۔ جب
رونیکا اسی طرح براق کے حصار
میں چلتی نیچے آرہی تھی۔ اور وہ
کونے میں ملازمین کی قطار میں
کھڑی تھی۔ وقت ان چند ماہ میں
کیسے بدلا تھا وہ ششدر تھی۔ کیا
اُس وقت سوچ سکتی تھی کہ کبھی



رونیکا کی طرح وہ بھی براق کے
پہلو میں ہوگی۔۔؟ نیچے آنے تک
منہا کی آنکھیں اس لڑکی پر ٹکی
رہیں تھیں۔ وہ تھی ہی ایسے حسن
کی مالک کہ کسی کو بھی جکڑ سکتی
تھی۔ اسکی نگاہ بے اختیار ہی براق
تک گئی۔ جو اپنی مخصوص جگہ پر
جاتا رونیکا کو کچھ کہہ رہا تھا۔ اس



کا انداز بڑا نرم تھا۔ منہا کے دل
کو کچھ ہوا تھا کچھ بہت عجیب۔

"میں تو دیکھو اس ملاقات پر سب
ریپ اپ کر کے گئی تھی۔۔ اس
لیے یہ میرا قصور مت

سمجھنا۔" ٹھنڈی آہ بھرتی بڑی
معصومیت سے بولی تھی۔ براق



سرفنی میں ہلاتا اسے بیٹھنے کا اشارہ
کر گیا۔

"بیٹھو۔" اور ایک نگاہ اسکی جانب
ڈالی جو اب تک کرسی کے پیچھے
کھڑی تھی۔ براق سے نگاہیں ملنے
پر لب بھینچتی اپنی مخصوص جگہ پر
تو آ بیٹھی تھی مگر نجانے کیوں دل



میں ایک عجیب سال خیال ابھرا
تھا۔ نگاہ واپس رونیکا تک گئی۔ اس
سامنے بیٹھی لڑکی میں کوئی کمی نہ
تھی وہ سر سے پیر تک حسین
تھی اور سونے پر سہاگا وہ خود کو
سنواری ہوئی بھی تھی۔ جبکہ
دوسری جانب وہ تھی سادھا سے
نقوش والی اور دوسرا سر جھاڑ منہ



پھاڑ رہنے کی عادت۔۔۔!! اسے
کبھی خود کو سنوارنے کا شوق ہی
نہیں ابھرا تھا۔ اور کس لیے
سنواری۔۔؟ اس کی زندگی میں
کونسا دن ایسا تھا جو زندگی کی
تلخیوں کے بغیر گزارا ہو۔؟ جب
اسے اپنی روزی روٹی سے لے کر
اپنی تعلیم کی فکر نہ ہو۔۔۔ یہ



چونچلے تو زندگی کی تلخیوں سے
آزاد رہنے والی لڑکیوں کے ہوتے
ہیں جس کی ایک مثال اسکے
سامنے تھی۔

"رونیکا کچھ پوچھ رہی ہے تم
سے۔۔" براق کی آواز پر عینا بری
طرح چونکی تھی۔



"سوری۔۔؟ میں نے سنا
نہیں۔۔" براق نے ایک چیلنجنگ
نگاہ اس پر ڈالی تھی۔ جیسے پوچھ رہا
تھا 'تم مجھ سے کھیل رہی ہو۔۔'
منہا جبرے بھینختی رونیکا کی سمت
متوجہ ہو گئی۔ اس نے واقعی نہیں
سنا تھا۔



"طبیعت کے بارے میں پوچھ
رہی ہوں سنا ہے کچھ دن پہلے
ایڈمٹ تھیں۔۔" اسکا انداز چاہے
بغیر کسی بناوت کے تھا۔ مگر وہ پھر
بھی اسے سخت بری لگی تھی۔

Kitab Chehra Novels

"آئی ایم فائن۔۔" ایزابیل کو بخنی
آگے رکھتے دیکھ چہرے کے



زاویے ویسے ہی بگڑ چکے تھے۔
اسکی زندگی سے مصالحہ جیسے چھین
لیے گئے تھے۔ نہ وہ جنک کھا سکتی
تھی نہ اسپاؤس۔ اس لیے یہ
سلونے اور پھیکے کھانے اب اسے
اکتاہٹ کا شکار کرنے لگے تھے۔



"لوکا سے بات ہوئی
تمہاری۔۔" روسٹڈ لیمب پلیٹ میں
نکالتے اس نے رونیکا سے پوچھا
تھا۔

"نہیں۔۔ مگر اسکے اسٹینٹ نے
کہا ہے جیسے ہی فری ہوگا رات کو
بات کرے گا۔" وہ دونوں اب



لذیز کھانے سے لطف اندوز ہوتے
کسی کنسرکشن سے متعلق گفتگو
کر رہے تھے۔ رونیکا شاید کوئی
آؤٹ لیٹ بنوا رہی تھی۔ ان
دونوں کی گفتگو میں وہ صرف
ایک لسنر کا کردار ادا کر رہی تھی۔
اور ساتھ ہی کھانے سے کھیل
رہی تھی۔ جب ان تینوں بلکہ



براق اور رونیکا کی گفتگو میں مسٹر
فلکس کی آمد نے خلل ڈالا تھا۔ وہ
سنجیدہ تاثرات لیے سیدھا براق
کے پاس آئے تھے۔ اور اب جھک
کر براق کے کان میں کچھ کہہ
رہے تھے۔ براق کے ماتھے پر
ناگواری کی ایک لکیر پڑی تھی۔



"آنے دو۔"

"بٹ سر۔۔" وہ تھوڑا جھجھکے
تھے۔

"مسٹر فلکس۔۔ یہ نیا ہے آنے
دو۔" رونیکا بھی اب الجھن میں
مبتلا ہوئی تھی۔ منہا جو خاموش
تماشائی بنی تھی مسٹر فلکس کے



جانے کے کچھ دیر بعد اس نے
لاؤنج میں چھ سات لاس اینجلس
کے پولیس اہلکاروں کو داخل
ہوتے دیکھا تھا۔ مگر نگاہ صرف
ایک شخص کو دیکھ کر کھٹکی تھی
جو اس جتنے کو لیڈ کر رہا تھا۔ خضر
طارق۔۔!! اسے اچھی طرح سے



یاد تھا یہ صبا آنٹی کا بیٹا تھا۔ مگر
یہاں کیا کر رہا تھا۔

"ارے۔۔!! ہم شاید صحیح وقت
پر آئے ہیں۔۔" پولیس یونیفارم
میں ملبوس خضر ڈائمنگ ٹیبل کے
پاس چلا آیا۔ منہا نے حیرت زدہ
ہوتے خضر سے نگاہیں ہٹاتے



گردن موڑ کر براق کی سمت
دیکھا مگر اسے خود کو دیکھتا پا کر وہ
دھک سے رہ گئی۔ کرسی کی پشت
سے ٹیک لگائے انتہائی ریلکس انداز
میں بیٹھا تھا مگر آنکھوں میں
ناگواری تھی۔ اسے سمجھ نہ آیا یعنی
ان پولیس والوں سے بھی اہم
کچھ تھا اس وقت۔۔؟



"میں ضرور دعوت دیتا مگر تمہیں
ہڈیاں نہیں ملیں گی ابھی ٹیبل
پر۔۔ اس لیے تھوڑا انتظار کرنا
پڑے گا۔" براق نے خضر کی
جانب متوجہ ہوتے بڑے ٹھنڈے
لہجے میں کہا تھا۔ رونیکا مسکراہٹ
ضبط کرتی کھانے کی جانب متوجہ
ہو گئی۔ منہا کے چہرے پر ایسا کوئی



تاثر نہ ابھرا تھا۔ جبکہ خضر کی
رنگت خطرناک حد تک سرخ پڑھ
چکی تھی۔ مگر اس نے مسکراتے
انتہائی ضبط سے ایک لیٹر مسٹر
فلکس کے ہاتھ میں تھمایا تھا۔ جو وہ
براق تک لے گئے تھے۔



"تم بھلے ہمیں دعوت نہ دو۔۔ مگر
ہم اپنے غریب خانے میں مدعو
کرنے آئے ہیں تمہیں۔۔ آخر
ہمیں بھی موقع ملنا چاہیے دی
گریٹ براق آلیار کی خدمت
کا۔۔" براق نے اسکی آنکھوں میں
آنکھیں ڈالے لیٹر مسٹر فلکس سے
لیا تھا۔ اس معمولی انسپیکٹر کو



اندازہ ہی نہ تھا وہ کس سے بل
میں گھس آیا تھا۔ براق کو اچھی
طرح معلوم تھا اس شخص کی
وردی پر نئے نئے بیجز لگے تھے۔
یہ اسی بات کا جوش تھا جو وہ اس
سے ٹکرانے کی سوچ بیٹھا تھا۔



خضر نے ایک نگاہ منہا پر ڈالتے
واپس براق کر دیکھا۔ "فیمیلی ہے
سامنے ورنہ میں کھل کر بتاتا کہ
یہ دعوت نامہ کس سلسلے میں
ہے۔۔" میکس بھی اسی پل کہیں
سے نکل کر آتا براق کے پیچھے
آکھڑا ہوا۔



"سوری بوس۔۔ مجھے علم نہیں تھا
یہ لوگ اس طرح آپکا ڈنر خراب
کریں گے۔۔ آپ فکر نہ کریں
میں ڈیل کر لوں۔۔" براق ہاتھ
اٹھاتا روک گیا۔

Kitab Chehra Novels

"ارے میرے اریسٹ وارنٹ
لائے ہیں انسپیکٹر صاحب۔۔ نئے



نئے بیج لگے ہیں شرٹ پر تھوڑا
لحاظ کرو۔۔ "اسکے چہرے پر بڑی
کمینگی بھری مسکراہٹ تھی۔ اور
منہا نے ششدر نگاہوں سے
اسے اٹھتے دیکھا تھا۔ یعنی یہ پولیس
والے اسے اریسٹ کرنے آئے
تھے۔۔؟ یقیناً یہ اس صدی کا معجزہ
ہی ہو سکتا تھا۔ جبکہ روئیکا کے



چہرے پر اب ناگواری پھیل چکی
تھی۔

"یو آر انڈر اریسٹ براق
آلیار۔" خضر اسکے طنزیہ جملوں کو
نظر انداز کرتا انتہائی سرد لہجے میں
بولا تھا۔ براق نے چیئر پرے
دھکیل کر اٹھتے میکس کو لیٹر تھما



اور دنگ بیٹھی بیوی کی کرسی کی
جانب جھکا تھا۔

"یہ مت سمجھنا کہ تم پر نظر
نہیں میری۔۔ اس طرح باول میں
چمچی ہلا کر کر پیٹ نہیں بھرتا۔۔
خود ڈھنگ سے کھا لینا۔۔ ورنہ یہ
کام میں خود آکر کروں



گا۔ "اسے سن بیٹھا چھوڑ وہ نکل
گیا تھا۔ تمام اہلکار اسکے پیچھے تھے
کسی میں بھی اتنی ہمت نہ تھی کہ
اسکے ہاتھ میں ہتھکڑی تو دور بازو
بھی چھو لیتا۔

Kitab Chitra Novels *****

جاری ہے |



رفوگر

قسط ۴۰

Kitab Chehra Novels

"کیا کہا تم نے۔۔؟" اس کے سامنے
بڑی سی ٹیبل کے پار بیٹھے انگریز



ادھیڑ عمر آفیسر کے منہ میں جاتی
سگریٹ کا ہاتھ بیچ میں ہی ٹھہر چکا
تھا۔ خضر نے ہاتھ پشت پر باندھے
سینہ تان کر ایک بار پھر پولیس
اسٹیشن لرزا دینے والی نیوز اسے
سنائی تھی۔

Kitab Chehra Novels



"براق آلیار کو میں نے اریسٹ
کر لیا ہے۔۔"

"براق آلیار۔۔؟" سگریٹ ایش
ٹرے میں پھینکتا دھیرے سے اٹھا
تھا۔ "اس شہر میں اس نام کا
صرف ایک شخص ہے۔۔ تم وانی
گروپس کے سی ای او کو۔۔ یہاں



اٹھا لائے ہو۔۔ یہی سنا ہے نا میں
نے۔۔؟" سینئر آفیسر کو جیسے اب
بھی یقین نہ آیا تھا اپنے جونیئر کی
بات پر۔ مانا خضر طارق لاس اینجلس
پولیس کی اچھی رپوٹیشن برقرار
رکھنے میں ایک اہم کردار ادا
کرنے والا شخص تھا۔ مگر ابھی وہ
جس شخص کی گرفتاری کا ذکر



کر رہا تھا وہ ان سب کا باپ تھا۔
بڑے بڑے سینئر آفیسر اور
عسکری ادارے کے افسران اسکی
جوتیاں سیدھی کرتے تھے۔ اسکی ہر
شپمینٹ میں سے تمام افراد کا
حصہ خود بخود ان کے گھر پہنچ جاتا
تھا۔ بڑے سے بڑے بیوروکریٹ
بھی اسکی نظر میں آنے کی غلطی



نہیں کرتے تھے۔ اور یہ احمق کیا
احمقانہ حرکت کر آیا تھا۔ اور اب
آنکھوں میں فتح لیے کسی سورما کی
طرح کھڑا تھا جیسے بڑا کوئی کارنامہ
انجام دیا ہو۔ اس وقت وہ اس
آفیسر کی نظر میں احمق ہی تھا۔
اس سے زیادہ کچھ نہیں۔۔!



"سر آپ ایسے ری ایکٹ کیوں
کر رہے ہیں۔۔؟ وہ ایک بڑا کرینٹل
ہے اس کی اصل جگہ ہی یہی
ہے۔۔" اسکے سخت لہجے پر آفیسر
نے بے اختیار گلاس ڈور کے پار
دیکھا اور اسکے نزدیک آیا۔

Kitab Chehra Novels



"تم احمق ہو۔۔؟ کس کی اجازت
سے تم اسے یہاں لائے ہو۔۔؟
معلوم بھی ہے کیا عذاب اپنے
گلے باندھ لیا ہے۔۔؟" دھیمے مگر
ڈپٹنے والے انداز میں بولا تھا۔ خضر
نے بے یقینی سے اپنے سینئر کو
دیکھا۔ وہ ایک بڑا آفیسر ہو کر ایسی
بات کر رہا تھا۔



"آپ جانتے ہیں کس جرم میں
ابھی فلحال پکڑا ہے میں نے
اسے۔۔" آفیسر رخ پھیرتا دونوں
ہاتھوں سے اپنا سر پکڑ گیا۔ "مچھلی
کی آڑ میں چھپا پورا منشیات اور
اسلحے سے بھرا کنٹینر ہتھے لگا ہے
ہمارے۔۔!!"



"مجھے تمہاری بیوقوفی کے اور قصے
نہیں سننے۔۔ ایڈیٹ اسکا حکومتیں
بننے میں اہم حصہ ہوتا ہے اور تم
نے ایک کنٹینر پکڑ کر کیا تیر مارا
ہے۔۔؟ وہ ایسے سو کنٹینر روز
یہاں سے اٹلی اور دوسرے ملک
بھیجتا ہے کہو تو چیک پوسٹوں کی
ویڈیوز دکھاؤں جہاں سے روز اسکا



مال بغیر کسی تلاشی کے نکلتا
ہے۔۔ جبکہ شروع سے آخر تک ہر
ایک کو معلوم ہوتا ہے اندر کیا
رکھا ہے۔۔ "اس آفیسر نے براق
آلیار کی حیثیت نہیں بلکہ اپنے
پولیس ڈیپارٹمنٹ کی براق آلیار
جیسے شخص کے سامنے اوقات
دکھائی تھی۔ خضر کے جبرے سختی



سے بھنچے تھے۔ وہ اس وقت سرخ
نگاہوں سے اپنے سینئر آفیسر کو
دیکھ رہا تھا۔ اس پل شدت سے
دل چاہا تھا۔ کہ یہ وردی اپنے جسم
سے نوچ کر پھینک دیتا۔

Kitab Chehra Novels

"یعنی اس شخص کا کوئی احتساب
نہیں کرے گا۔؟ تو یہ پولیس



ڈیپارٹمنٹ ہم بند کیوں نہیں
کر دیتے۔۔؟"

"تم کیوں ایک اندھے کنوئیں میں
خود کو دھکیل رہے ہو۔۔؟ یہ کام
ہماری پہنچ میں نہیں آتا
خضر۔۔!!"



"تو میں آنکھوں پر پٹی باندھ
لوں۔۔؟ کیا کروں بولیں۔۔؟" اسکا
لہجہ لہو رس رہا تھا۔

"تمہیں چلنا ہوگا میرے
ساتھ۔۔" اسکے تاثرات نظر انداز
کرتا آفیسر عجلت میں باہر کی جانب
بڑھ رہا تھا مگر وہ راستے میں آگیا۔



"کیا مطلب۔۔؟"

"مطلب یہ کہ تم براق آلیار سے
اتنی بڑی مس انڈرسٹینڈنگ کی
معافی مانگو گے۔۔ کیونکہ اس کنٹینر
میں کوئی ڈرگز یا اسلحہ نہیں بلکہ
صرف مچھلی تھی جس کا وہ کاروبار
کرتا ہے۔۔" اور اسے لگا جیسے پورا



پولیس اسٹیشن گھوم کر رہ گیا ہو۔
اس کا سینر یقیناً پاگل ہو چکا تھا۔

"میں مرجاؤں گا مگر کبھی یہ
جھوٹ نہیں بولوں گا۔"

"پھر یہ بھول جاؤ تمہاری فیملی اس
شہر میں سانس بھی لے پائے
گی۔" کیا شرم کا مقام تھا ایک



آفیسر اسے کمر منل سے ڈرا رہا تھا۔
اسے ہی غیر محفوظ ہونے کی
دھمکی دے رہا تھا۔

"سر ایک پولیس آفیسر ہیں
آپ۔۔" اس نے بھینچی ہوئی آواز
میں اسے شرم دلانی چاہی۔ مگر وہ
سر جھٹک گیا۔۔" میں ایک باپ بھی



ہوں اور شوہر بھی۔۔ اور سب سے
بڑھ کر ایک انسان۔۔ جسے
بے موت نہیں مرنہ۔۔ اب چلو
میرے ساتھ۔۔ "اپنی بات ختم کرتا
وہ اسے لاک اپ تک لایا تھا مگر
براق وہاں موجود نہ تھا بلکہ
دوسرے بڑے سے کیبن میں
گلاس وال کے پار بڑی شان سے



بیٹھا تھا۔ خضر کے دل میں شدت
سے خواہش ابھری تھی کہ ابھی
ہولسٹر سے گن نکال کر اس
خبیث شخص کے سینے میں اتار
دیتا۔ اسے دو سال ہونے والے
تھے اس پولیس ڈیپارٹمنٹ میں
اور جتنا اس شخص کے کرائمز اور
دہشت کے بارے میں سنا تھا اتنی



ہی شدید نفرت اسے اس شخص
سے تھی۔

"گڈ ایوننگ مسٹر وافی۔۔" خضر
کے ساتھ آفس میں داخل ہوتے
آفیسر نے بڑے مودب انداز میں
اسے اپنی سمت متوجہ کیا تھا۔



"و کٹر۔۔!!" براق نے موبائل سے
نظر ہٹاتے بھیگی بلی بنے سینٹر
آفیسر اور اسکے ساتھ سرخ چہرہ
لیے کھڑے خضر کو دیکھا
تھا۔ "ایوننگ تو برباد ہو چکی۔۔ تم
گڈ کہہ رہے ہو۔" اسکی گھمبیر
آواز پر آفیسر بے اختیار لب بھینچ
گیا۔



"میں معذرت خواہ ہوں۔۔ شاید
میرے جونیئر آفیسر کو کوئی مس
انڈر اسٹینڈنگ ہوگئی
تھی۔۔" اشارے سے خضر کو مزید
بولنے کو کہا مگر وہ جبرے بھینچے
کھڑا براق کی کمینگی بھری نگاہوں
میں نگاہیں ڈالے کھڑا تھا۔" اسے



بلکل اندازہ نہ تھا کہ وہ کسی اور
کے سامان کو آپ سے۔۔"

"سب کچھ تم ہی بول لو گے تو
پھر ہمارا جوان کیا بولے

گا۔۔؟" سگریٹ لبوں میں دباتے
لائٹر جلاتا تمسخر بھرے انداز میں
بولا تھا۔ وکٹر نے ایک زبردست



گھوری سے اسے نوازا تھا۔ "سنا ہے
نئی نئی پوشنگ ہوئی ہے۔۔؟"

"ج۔۔ جی سر نیا ہے۔۔ ابھی اتنا
علم _____"

Kitab Chehra Novels
"معذرت براق آلیار۔۔!" اپنے

آفیسر کی بات کاٹا اسکی آنکھوں
میں آنکھیں ڈال کر بولا تھا۔ "مجھے



علم نہیں تھا تم کتنی 'پہنچی' ہوئی
چیز ہو۔۔ یقیناً مجھے مس
انڈر سٹینڈنگ ہوئی ہے۔۔ "اسکے
معنی خیز سلگتے ہوئے لہجے پر براق
دلچسپی سے مسکرایا تھا۔ اسے یہ نڈر
شخص پسند آیا تھا۔ وہ جوہری تھا
اسے ہیروں کی پرکھ تھی اور پہلی
نظر میں ہی وہ اسکی جرأت بھانپ

گیا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ یہ کشش
اسے یہاں پولیس اسٹیشن تک کھینچ
لائی تھی۔ گہرا کش بھرتا اپنی جگہ
سے اٹھ کھڑا۔ اور حاکمانہ چال چلتا
اسکے سامنے آٹھرا تھا۔

Kitab Chehra Novels

"لیکن میں پہلی نظر میں پرکھنا
جانتا ہوں۔۔۔ مجھ سے مس



انڈرسٹینڈنگ نہیں ہوتی۔۔ "خضر
کے جبرے سختی سے بھنچ گئے
تھے۔ جب وہ اپنے مخصوص لہجے
میں مزید بولا تھا۔ "کوشش جاری
رکھو۔۔ ایک نا ایک میں تو
کامیاب ہو ہی جاؤ گے۔۔" اسکے
سرد لہجے پر خضر کی آنکھوں میں
نا سچھی ابھری تھی۔ جب براق



اسکے کان کے پاس جھکا تھا۔ "مگر یاد
رکھو ایسے شکار جب ہتھے چڑھتے
ہیں سیدھا انکاؤنٹر کیا جاتا ہے
سینئرز سے رائے نہیں مانگی
جاتی۔۔" خضر طارق کو زندگی کا
بہترین سبق بدترین شخص سے ملا
تھا۔ جو اسے ششدر کھڑا چھوڑ باہر
نکل گیا تھا۔



"کیسی طبیعت ہے۔۔ میڈیسن ٹائم
پر لے رہی ہو نا۔؟" مشال کی
فکر مند آواز پر وہ اداسی سے
مسکرا دی۔

Kitab Chehra Novels

"بلکل ٹھیک ہوں۔۔ اور میری
میڈیسن کا خیال رکھنے والے یہاں



بہت لوگ ہیں آپ۔۔ آپ بلکل
ٹینشن مت لو۔۔"

"کیسے نہ لوں۔۔ چاہے کتنے بھی
لوگ خیال کر رہے ہوں وہاں
تمہارا۔۔ فکر تو مجھے پھر بھی رہتی
ہے۔۔ اس شخص سے کسی خیر کی
امید نہیں تھی مگر اب وہ تمہارا



خیال کر رہا ہے اس معاملے میں
چاہے اپنے مفاد کے لیے ہی
سہی۔۔ نظر تو پھر بھی رکھوں گی
نا۔۔"

"تو آپ آج ملنے کیوں نہیں آئیں
مجھ سے۔۔؟"



"یار یہ سمن کے اسکول کے
پروگرام میں لگی تھی آج تو۔
انشاء اللہ کل آؤں گی۔"

"سمن کو بھی ساتھ لائیے گا۔"

Kitab Chehra Novels
"یہ کہنے کی ضرورت نہیں وہ خود
دیوانی رہتی وہاں آنے



کے لیے۔۔" اس کے بدمزہ لہجے پر منہا
گہری سانس بھر گئی۔

"ویسے ایک بات بتاؤ۔۔"

"ہاں"

Kitab Chehra Novels

"عائشہ آنٹی سے ملاقات ہوئی
تمہاری۔۔؟" مشال کے پوچھنے پر



منہا کی آنکھوں کے سامنے چھن
سے کچھ دن پرانا منظر ابھرا تھا۔

"ہاں ایک بار۔۔ مگر وہ بالکل بھی
پہلے جیسی نہیں رہیں آپی۔۔ ان کی
میموری تو پہلے ہی لوس ہو چکی
ہے۔۔ اور اب تو بالکل عجیب بی ہیو
کرتیں ہیں۔۔"



"ہاں مجھے بتایا تھا تبریز نے۔۔ وہ
اپنا سب کچھ بھول چکیں۔۔ ہم یا
بابا کہاں یاد ہوں گے۔۔!!" اس کے
لہجے میں موجود اداسی پر اس کے اندر
بھی اداسی اترنے لگی تھی۔ جیولز
کے باپ کو بھولنے پر نہیں بلکہ
باپ یاد آنے پر۔۔



"باسل سے بولیں مجھے کال کر لیا
کرے۔۔ کالز ابھی اتنی مہنگی نہیں
ہوئیں۔۔" اس نے بات بدل دی
تھی۔ مشال ہنس پڑی۔

"سنڈے کو آیا تھا یہاں میرا بچہ
نائٹ شفٹ پر ہوتا ہے۔۔ مجھ سے
بھی کم ہی بات کرتا ہے۔۔ لیکن



کھینچوں گی اسکے کان۔۔ "منہا نے
کچھ دیر اور اس سے بات کی
تھی۔ اور پھر کال منقطع کر دی۔
رات کے ساڑھے گیارہ ہو رہے
تھے۔ براق اب تک نہ لوٹا تھا۔
فرسٹ فلور کی رینگ کے پاس پلر
سے ٹیک لگائی نجانے کیوں لاؤنج
کو خالی خالی نظروں سے دیکھ رہی
..



تھی۔ براق کے جانے کے بعد وہ
وہاں سے اٹھ گئی تھی۔ رونیکا سے
منہ لگنے کا کوئی ارادہ نہ تھا۔ کیونکہ
وہ اب بھی لاؤنج میں ہی موجود
تھی۔ یقیناً براق کی منتظر تھی وہ
بھی۔! لیکن اپنا انتظار اسکی سمجھ
سے باہر تھا وہ کیوں منتظر تھی۔۔؟
جس غرور اور اکڑ کے ساتھ وہ



پولیس کے ساتھ نکلا تھا اسے سو
فیصد یقین تھا پولیس اسکا کچھ نہیں
بگاڑ سکتی تھی۔ لیکن اسے حیرت
اس لڑکے کی جرأت پر تھی جو
اس جیسے گینگسٹر کے گھر اسے
اریسٹ کرنے پہنچ گیا تھا۔ وہ واقعی
اس سے امپریس ہوئی تھی۔ لیکن
اس نے یہ بات مثال سے ڈسکس

۔



نہیں کی تھی نجانے کیوں اس سے
یہ بات کرنا اسے درست نہ لگا
تھا۔ یہ براق کا سراسر ذاتی معاملہ
تھا۔ وہ یہ چیزیں خود ہینڈل کرنا
بخوبی جانتا تھا۔ والکلک میں پونے
بارہ ہو رہے تھے۔ جب لاؤنج کا
گلاس ڈور کھلا تھا۔ منہا چوکنی ہوتی
پلر کی اوٹ میں ہو گئی۔ وہ قطعاً

ۛ



اس شخص پر ظاہر نہیں کرنا چاہتی
تھی کہ وہ اسکی منتظر تھی۔ گرے
ٹی شرٹ اور سوئٹ پینٹس میں
ملبوس براق اسے اندر داخل ہوتا
نظر آیا تھا۔ وہ اس قدر کیجول
ڈریسنگ میں بھی اس قدر وجیہ
لگ رہا تھا۔ کہ منہا سنان اس پر
سے نگاہ نہ ہٹ اسکی۔ چہرے پر



ہمہ وقت رہنے والی سنجیدگی تھی۔
جو اس شخص کی پہچان تھی۔ وہ
ننانوے فیصد وقت انہی تاثرات
کے ساتھ پھرتا تھا۔ اور ایک فیصد
میں اسے جلانے کے لیے تمسخر
چہرے پر سجالتا تھا۔

Kitab Chennai Novels



جب اسے رونیکا اسکی جانب بڑھتی
نظر آئی تھی۔ وہ فکر مند تاثرات
لیے براق سے کچھ پوچھ رہی تھی
جس کا وہ بڑے ریلکس انداز میں
جواب دے رہا تھا۔ اور پھر رونیکا
نے نجانے کیا کہا۔ اس نے براق
آلیار کو ہنستے دیکھا تھا۔ اسکی آنکھیں
جل اٹھی تھیں۔ اسے لگا اسکا پورا



وجود کسی نے آگ میں دھکیل دیا
ہو۔ ان کے چہرے پر موجود
مسکراہٹیں دیکھ اسکا دل چاہا ابھی
دونوں کا دماغ جا کر درست
کردے۔ مگر مزید ایک سیکنڈ بھی
وہاں رکے بغیر پلٹتی اپنے کمرے
کی جانب بڑھ گئی۔ اسکے قدموں
میں تیزی تھی۔ جبکہ حلق میں ایک



کڑوا گولا اٹک رہا تھا۔ اندھیرے
کمرے میں داخل ہوتی سیدھی بیڈ
کی سمت بڑھی اور خود کو کمبل
میں چھپا کر لیٹ چکی تھی۔ یہ
شخص ڈیزرو نہیں کرتا تھا کہ اس
کے لیے انتظار کیا جائے اور غلطی
اسی کی تھی کہ اس نے انتظار کیا
تھا۔ آنسو ٹوٹ کر اسکی کنپٹیوں میں



جذب ہوئے تھے۔ اور پھر
لاشعوری طور پر وہ کتنی ہی دیر
تک اسکی منتظر رہی۔ مگر وہ نہیں
آیا تھا۔ یعنی اتنی دیر وہ رونیکا کے
ساتھ بیٹھا اپنا دل بہلا رہا تھا۔ کمبل
میں خود کو چھپائی وہ اپنی ہی منفی
سوچوں پر سلگ رہی تھی۔ جب
بلاخر کمرے کا دروازہ وا ہوا تھا۔



براق کمرے میں داخل ہوا تو
اندھیرے نے اسکا استقبال کیا تھا۔
سائیڈ بارڈ پر ہاتھ مارتے لائٹس
آن کیں تو نگاہ سیدھی کمبل میں
چھپے بے خبر وجود پر پڑی۔ اسکے
سینے میں ایک آنچ سی اٹھی تھی۔
کتنی بے پرواہ کتنی سخت تھی وہ
اسکے لیے۔۔۔ اسے یہ تک پرواہ نہ



تھی کہ وہ آج گھر آتا نہ آتا یا
وہیں پولیس کے ہاتھوں مارا جاتا۔
اسکے لیے تو اول دن سے اسکی
حیثیت صفر تھی۔ آج جہاں ایک
غیر متعلق لڑکی جس کو وہ دھتکار
کر تہی داماں چھوڑ چکا تھا۔ وہ تک
اسکی فکر میں اسکی منتظر بیٹھی تھی۔
اور ایک یہ تھی اسے پرواہ ہی نہ



تھی۔ کیا عشق اسی خواری کا نام
تھا۔؟ براق نے وہیں کھڑے
کھڑے اسکے وجود کو گھورتے سوچا
تھا۔ وہ رونیکا سے ملنے کے بعد کافی
دیر تک سگریٹ کے بہانے گارڈن
میں نکل آیا تھا کہ شاید وہ اسکی
کاریں پورچ میں موجود دیکھ نیچے
آجاتی اس سے مل لیتی۔۔ اسکی فکر



میں سوال کرتی۔ مگر ایسا کچھ نہ ہوا
تھا کیونکہ وہ تو یہاں سو رہی تھی۔
اسے تو معلوم ہی نہ تھا وہ آچکا
تھا۔ اس وقت دل چاہا اس بے حس
لڑکی کو جھنجھوڑ ڈالے۔ جب اسکی
نگاہ سائیڈ ٹیبل پر رکھی اسکی
میڈیسن اور پانی سے بھرے گلاس



تک گئی۔ اور اسکے قدم خود بخود
اسکی سمت بڑھ گئے۔

"منہا۔۔!" اسکے قریب بیٹھتے
چہرے سے کمبل ہٹایا۔ ایک بازو
چہرے پر رکھا تھا۔ اس نے بازو
گرفت میں لیتے اسکے چہرے سے
نیچے کیا۔ جو اس وقت بالکل سرخ



ہو رہا تھا۔ اسکی بھنویں سکڑیں اور
بخار کا شک دور کرنے کے لیے
ماتھا چیک کیا۔ مگر ٹیمپریچر بالکل
نارمل تھا۔ براق نے نرمی سے اسکے
بھرے بھرے سرخ ہوتے رخسار
پر ہاتھ پھیرا تھا۔

Kitab Chehra Novels



"منہا اٹھو۔!!" اسکے لمس میں
ایسی تپش تھی کہ وہ جو کب سے
بنی پڑی تھی۔ فوراً آنکھیں کھول
گئی۔ اسکی سرخ ہوتی آنکھیں یکدم
پوری کھلتی دیکھ وہ کچھ حیرت میں
مبتلا ہوا تھا۔

Kitab Chehra Novels



"تم سو رہیں تھیں۔۔؟" منہا لب
بھینچتی اٹھ بیٹھی۔

"کیوں جاگتے رہنا تھا
مجھے۔۔۔؟" اسکے سلگتے انداز پر وہ
کچھ اور بھی ٹھٹھکا تھا۔

Kitab Chehra Novels

"امید تو یہی تھی۔۔ کہ شاید تم
میرے انتظار میں ہوتیں۔۔" اسکے



لگاؤٹ سے کہنے پر منہا طنزیہ ہنسی
تھی۔

"میں کب سے تمہارا انتظار کرنے
لگی۔۔؟ اور تمہیں تو ایسی امیدیں
کسی اور سے لگانی چاہیں۔۔ جو
تمہارے جانے کے بعد ایک پل
بھی چین سے نہ ٹک سکی۔۔" اس کے



کاٹ دار لہجے سے زیادہ وہ جملوں
پر تھما تھا۔

"تمہیں کیسے معلوم کہ وہ نیچے
میری منتظر تھی۔۔ تم تو یہاں سو
رہیں تھیں چین کی نیند۔۔" اسکی
کھوجتی نگاہوں پر منہا کو لگا اسکی
چوری پکڑی جائے گی۔ لہجے کو حتہ



الکاں ناگوار بناتے اسکی پہنچ سے
دور ہوئی۔ "ایک گھنٹے پہلے میں
واک کے لیے نکل رہی تھی۔۔

جب تمہاری وہ لاؤنج میں پریشان
بیٹھی نظر آئی تھی۔۔ ورنہ مجھے

کیا "براق کے چہرے پر ہتک آمیز

تاثرات ابھر آئے۔ ایک تو وہ اس
سے بے نیازی برت رہی تھی



دوسرا اسے ایک ایسی لڑکی کی
جھولی میں ڈال رہی تھی۔ جو چند
دن پہلے تک اسکے پیچھے پاگل
تھی۔

"ہاں تم تو چاہتی تھیں وہ دو لٹکے
کا پولیس والا میرا انکاونٹر
کر دیتا۔" منہا نے بے اختیار اسکی



جانب دیکھا تھا۔ دل میں ایک
عجیب سی لہر اٹھی تھی۔ مگر وہ اگلے
پل اس احساس کو بری طرح
جھٹک چکی تھی۔

"تم تو نہیں وہ بیچارا ضرور مر سکتا
تھا تمہارے ہاتھوں۔۔ اور تمہیں
کب سے میری چاہ کی فکر ہونے



لگی۔۔؟ نیچے وہ 'اتمہاری' مہمان
بیٹھی تو ہے دعائیں کرنے۔۔"

"شٹ۔۔اپ۔۔میں نے تمہیں
پہلے بھی منع کیا ہے کہ مجھ سے
کسی کو مت جوڑنا۔۔" براق کا لہجہ
یکدم ہی سرد مہری اختیار کر چکا تھا۔



لڑکی نرمی ڈزو ہی نہیں کرتی
تھی۔

"اچھا۔۔!! اور تمہیں کس نے
اتھارٹی دی میری ذات سے جسے
چاہے منسوب کر دو۔۔ میرے
دوستوں کو بھی میرے عاشقوں
میں شمار کر دو۔۔؟" براق کی



آنکھیں اس پر چھوٹی ہوئیں تھیں۔
وہ بخوبی اسکا سلگنا سمجھ رہا تھا۔

"مجھے جھوٹ نہیں پسند۔"

"مگر پرانی عورتوں کی باہوں میں
رہنا پسند ہے۔ جو شخص لڑکیوں کو
ٹشو پیپر کی طرح یوز کرتا ہے
اسے اپنی بیوی بالکل پاک دامن



چاہیے۔۔!!"اسکا تیر بالکل نشانے
پر لگا تھا۔ جو براق کی رنگت
خطرناک حد تک سرخ کر گیا۔ اس
نے ایک جست میں اسکی کلائی پکڑ
کر اپنے نزدیک کیا تھا۔ منہا کے
لبوں سے دبی دبی چیخ نکلی تھی۔



"میں آوارہ ہوں۔۔ دنیا کا بدترین
انسان ہوں مگر تم سے شادی کے
بعد ایک بھی حرام تعلق نہیں رکھا
اور یہی میں تم سے چاہتا ہوں۔۔
مگر مجھے نہیں لگتا تم سے سنسیر
رہنے کا کوئی فائدہ ہے اب۔۔ ایک
ایسی لڑکی جسے نہ اپنے بچے کی
پرواہ ہو نہ شوہر کی اس سے کیا



وفا نبھائی جائے۔۔؟" منہا نے نم
آنکھوں سے اسکے چہرے پر ابھرتی
ایک عجیب سی مسکراہٹ دیکھی
تھی۔۔

"ہاں تمہارے لیے تو بہت آپشنز
ہیں۔۔ نیچے جاؤ شاید وہ اب بھی
تمہاری منتظر بیٹھی ہو۔۔" ایسا لگتا



تھا وہ ہر خوف بھلا چکی تھی اس
وقت۔ جبھی تو براق کو اسی کے
لہجے میں جواب دے رہی تھی۔

"جسٹ۔۔ شٹ۔۔ پور۔۔ ماؤتھ۔۔"

ابھی چاہوں تو یہ چلتی زبان دو
سیکند میں بند کر سکتا ہوں اسلیے
بہتر ہے مجھے چیلنج مت کیا



کرو۔۔ "منہا نے جھٹکے سے اپنا بازو
اسکی گرفت سے نکالا تھا۔

"تو تم بھی میرے منہ لگنا چھوڑ

دو۔۔ "اسکے پھرے ہوئے انداز

میں کہے جملے پر براق نے ایک
ابرو اچکائی تھی۔ اور جان کر مزید

سلاگنے کے لیے اسکے لبوں کو



دیکھا۔ عینا ان نگاہوں کا مفہوم
اچھی طرح سمجھ گئی تھی۔ اس لیے
مزید اس سے منہ ماری کرنے کے
 بجائے بیڈ کی دوسری جانب کھسکتی
سر کمبل میں دے گئی۔ جسے براق
اگلے ہی لمحے ہٹا چکا تھا۔

Kitab Ghentia Novels



"دوائی لو۔۔ تمہارے فضول کے
غصے کے چکر میں میں اپنے بچے
کی صحت پر کوہمہ مائیز نہیں
کر سکتا۔۔" اس کے دو ٹوک انداز پر
وہ شرم و غصے سے کٹ کر رہ
گئی۔ اسکے ہاتھ سے ٹیبلٹ اور پانی
چھینتے ایک ساتھ ساری گولیاں
حلق میں انڈیلتی پانی پی کر واپس



لمبل میں کم ہو گئی تھی۔ براق چند
لمحے یو نہی کمبل کو دیکھتا رہا۔ پھر
لب بھینچتا اٹھ کر کمرے سے
نکل گیا۔

Kitab Chehra Novels



شانوں پہ کس کے اشک بہایا

کریں گی آپ؟

وٹھے گا کون؟ کس کو منایا

کریں گی آپ؟



وہ جا رہا ہے صُبِّہِ مُحَبَّت کا

کارواں

اب شام کو کہیں بھی نہ جایا

Kitab Chehra Novels
کریں گی آپ



اب کون "خود پرست" ستائے
گا آپ کو

کس "بے وفا" کے ناز اٹھایا

Kitab Chehra Novels
کریں گی آپ



اگلے ڈھائی تین ہفتے تک وہ پیپرز
میں سخت مصروف رہی تھی۔ سر
اٹھانے کی بھی فرصت نہ ملی تھی۔
آدم دو پیپرز میں اسکے ساتھ ہی
گھنٹوں گھنٹوں پڑھ کر گیا تھا۔ باقی
پیپرز میں وہ خود ہی پاگلوں کی
طرح لگی رہی تھی۔ مشال بھی اس
سے ہر دو دن بعد ملنے آ جاتی



تھی۔ مگر وہ اسے بھی زیادہ ٹائم
نہیں دے پاتی تھی۔ دوسری جانب
براق سے اسکی بات چیت بالکل
ختم ہو چکی تھی۔ وہ دیر رات سے
گھر آتا یا اپنے کسی کام کے سلسلے
میں مصروف رہتا۔ ان کی جھڑپیں
بالکل ختم ہو چکیں تھیں۔ وہیں براق
کا وقت اب اکثر رونیکا کے ساتھ



گزرنے لگا تھا۔ وہ اب تک انہی
کے گھر پر تھی۔ لوکا اگلے ہفتے رشیا
سے واپس آرہا تھا۔ یعنی ابھی ایک
اور ہفتہ اسے یہیں گزارنا تھا۔ مگر
پچھلے تین ہفتے میں وہ اور براق
اس قدر نزدیک ہو چکے تھے۔ کہ
اب لگتا تھا وہ ہمیشہ یہیں رہنے
والی تھی۔



منہا سنان پسِ منظر میں کہیں چلی
گئی تھی۔ اتنی مصروفیت کے باوجود
بھی اسکی نگاہیں غیر محسوس انداز
میں انہی پر تھیں۔ اب اگر وہ ڈنر
ٹیبِل پر نہیں جاتی تھی تو انہیں
اس کا انتظار بھی نہیں ہوتا تھا۔ وہ
اکثر و بیشتر ساتھ ہی ڈنر کرتے
تھے۔ رونیکا اکثر براق کے ساتھ



آفس چلی جاتی تھی۔ اب تو اس
نے براق کی پسندیدہ کافی بھی بنانی
سیکھ لی تھی۔ ڈنر کے بعد کبھی
گارڈن۔۔ کبھی لاؤنج تو کبھی اسٹڈی
میں ایک ساتھ پیتے نظر آتے
تھے۔ وہ شخص جو چند دن پہلے تک
اسکے بغیر چین سے نہیں ٹکتا تھا۔
اسکے پیچھے سایا بنا گھومتا تھا۔ اب



جیسے اسکے سائے سے بھی دور
بھاگ رہا تھا۔ اور سب سے
خوفناک بات یہ تھی منہا سنان کو
فرق پڑھ رہا تھا۔ اسکا دل اس
شخص کے اچانک بدلے رویے پر
آہستہ آہستہ مردہ ہوتا جا رہا تھا۔ اس
شخص کی بیگانگی منہا سنان کو گراں
گزر رہی تھی۔ وہ جو چند دن پہلے



تک بڑی ناگواری سے اس سے
بات کرتی تھی۔ اب پہروں بیٹھی
اسے سوچتی تھی۔ اب تو ان کے
درمیان جو ایک نفرت کا رشتہ تھا
جس کے سبب وہ جھگڑ لیتے تھے۔
ایک دوسرے پر فرسٹریشن نکال
لیتے تھے۔ وہ رشتہ بھی جیسے دم
توڑ گیا تھا۔



گہری سانس بھرتے شال اپنے گرد
سختی سے لپیٹ کر آنکھوں کی نمی
اندر اتاری تھی۔ کل اس کا آخری
پیپر تھا۔ ایک دو ماہ بعد وہ ایک
ڈگری ہولڈر کہلائی جاتی۔ کوئی بھی
فرم اسے ہاتھوں ہاتھ جاب دے
دے گی۔۔ شروع دنوں میں کتنا
خواب سا لگتا تھا یہ سب۔ مگر اب



جب اس مقام پر آکھڑی ہوئی
تھی۔ اپنے خواب کو پورا کر لیا تھا۔
اپنے اندر کوئی امنگ کوئی دلچسپی
پیدا ہوتی محسوس نہیں کر رہی
تھی۔ اب جیسے ہر چیز اپنی اہمیت
اپنے معنی کھو چکی تھی۔ یا شاید اسکی
ترجیحات بدل چکیں تھیں۔ اب وہ
اہم رہے ہی نہ تھے جو پڑھائی کے



ساتھ پارٹ ٹائم جاب کرتے
ہوئے دیکھا کرتی تھی۔ کتابیں
اسٹڈی ٹیبل پر بکھریں تھیں مگر
پڑھنے کا دل نہیں چاہ رہا تھا۔ یا
شاید سارا دن پڑھ پڑھ کر اکتا چکی
تھی۔ نگاہیں پورچ میں ٹکیں تھیں۔
رات کے نو بج رہے تھے۔ براق
اور روینکا اب تک نہیں لوٹے



تھے۔ اسے سننے میں آیا تھا جب وہ
یونی میں ہوتی وہ دونوں آفس تو
الگ کاروں میں جاتے تھے مگر
واپسی اکثر ساتھ ہی ہوتی تھی۔
رونیکا کا رویہ اس سے لیا دیا ہی
تھا۔ مگر وہ طنز یا الٹی سیدھی باتیں
کبھی نہیں کرتی تھی۔



اب اسے ضرورت ہی کیا ہے
میرے منہ لگنے کی۔۔ سب کچھ تو
اسے مل چکا ہے جس شخص کی
دیوانی تھی اب اسکی مٹھی میں
ہے۔۔ اتلنی سے مسکرائی تھی۔ جب
اسکی نگاہ میں گیٹ پر پڑی جہاں
سے کاریں آکر ڈرائیو وے پر رک
رہیں تھیں۔ پھر ایک کار سے اس



نے دو مسکراتے چہروں کو اترتے
دیکھا تھا۔ وہ دونوں ساتھ ساتھ
قدم سے قدم ملاتے گارڈن کی
سیڑھیاں چڑھ رہے تھے۔ یہ منظر
اسکی آنکھوں کو کیوں چبھ رہا
تھا۔؟ یہی تو وہ چاہتی تھی کہ
براق کی اس کے لیے او بیشن
ختم ہو جائے اب جب وہ واقعی ختم



ہو چکی تھی۔ تو یہ آنسو کس لیے
تھے۔۔؟ یہ غم کس بات کا تھا۔۔؟

اسکے دل میں ایک عجیب سی درد
کی لہر اٹھی تھی۔ ایسا لگ رہا تھا
کسی نے ڈھیر ساری سوئیاں ایک
ساتھ دل میں چھو دیں ہوں۔ لب

..

..



جینتی پٹی تھی اور صوفے تک
آگئی۔

"اف۔۔" اپنے سینے پر ہاتھ رکھتی
سر گھٹنوں میں دے گئی۔ نجانے
کتنے لمحے وہ اسی کیفیت میں بیٹھی
رہی تھی۔ اسے نہیں معلوم تھا۔ اور



یہ درد ایسا تھا کہ وہ حرکت بھی
نہیں کر سکتی تھی۔

"تم ریڈی ہو تب تک
میں۔۔۔" اسٹڈی میں داخل ہوتے
براق کا باقی جملہ منہ میں ہی رہ
گیا۔ اسکی نگاہ سامنے صوفے پر جھکے
وجود تک گئی تھی۔ منہا نے بھی



براق کی آواز پر اسی پل سر اٹھا
کر اسکی سمت دیکھا تھا۔ اور شدت
سے دعا کی تھی کہ اس وقت وہ
مر جائے مگر اسکے چہرے پر موجود
درد اور بے بسی براق کو نظر نہ

آئے۔
Kitab Chehra Novels



"مجھے خوشی ہوگی اگر تم میری
برتھ ڈے پر میرا دیا ہوا بروچ
لگاؤ۔" منہا جو پہلے ہی درد سے
بدحال بیٹھی تھی۔ اسٹڈی میں داخل
ہوتی رونیکا کی بات سن کر جیسے
پہلی پڑ گئی۔ یعنی جو بروچ آج سے
چند ہفتے اس نے براق کے کوٹ
میں دیکھا تھا وہ کسی اور کی نہیں



بلکہ رونیکا کی جانب سے ہی
تھا۔؟ رونیکا کی نگاہ بھی اس تک
گئی تھی۔ اور یکدم ہی اپنی جگہ
رک گئی۔

"او۔۔ ہائی منہا۔۔ ہاؤ از یور
پریپریشن۔۔؟" بال کانوں کے پیچھے
اڑتی اپنے اٹیلیمنٹ مگر دوستانہ لہجے

میں بولی تھی۔ منہا لب جینچی اپنا
درد ضبط کرنے کی کوششوں میں
یو نہی بیٹھی ان دونوں کو دیکھتی
رہی۔ اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا دل
کی تکلیف زیادہ شدید تھی یا رونیکا
کے جملے نے زیادہ افیت پہنچائی
تھی۔



"تم جاؤ ریڈی ہو۔" خاموشی کا
دورانیہ طویل ہوتا دیکھ براق نے
گہری نگاہوں سے اسکا جائزہ لیتے
رونیکا کو جانے کا اشارہ کیا تھا۔ وہ
بھی ایک نظر سر بک پر جھکاتی
منہا کو دیکھ باہر نکل گئی تھی۔

Kitab Chehra Novels

--



"کیا ہوا تمہیں۔۔؟" اس کے جانے
کے بعد وہ چند لمحے اسے یوں نہیں
دیکھتا رہا تھا پھر قدم بڑھاتا نزدیک
چلا آیا۔ منہا نے سر اٹھا کر اسکی
سمت دیکھا۔

Kitab Chehra Novels

"کیا ہوا ہے مجھے۔۔؟" اسکا لہجہ
ہمیشہ کی طرح روکھائی لیے ہوئے



تھا۔ مگر براق اسکے چہرے پر
ابھرتے پرافیت تاثرات بخوبی دیکھ
سکتا تھا۔

"طبیعت ٹھیک ہے۔۔؟" انداز بڑا
سپاٹ سا تھا۔ اسکے دل میں پھر
ایک ٹیس اٹھی تھی۔ سختی سے اپنا
نچلا لب دانتوں تلے دبا گئی۔ مگر



اسے یہ نہیں معلوم تھا اپنے
تاثرات کو قابو رکھنے کے لیے اتنی
زور سے ہونٹ دانتوں میں دبایا
تھا۔ کہ منہ میں خون کا مزہ گھل
چکا تھا۔

Kitab Chehra Novels

"یہ تمہارا مسئلہ تو نہیں
ہے۔۔" اس کے لہجے میں نجانے کیا



تھا۔ وہ چند پل اس ساحرہ کی
آنکھوں میں دیکھتا رہا۔ مگر اگلے پل
خود پر قابو پاتے تاثرات سخت
کر لیے۔

"تمہاری فضول باتوں کے لیے
وقت نہیں میرے پاس۔۔۔ بتاؤ



اگر طبیعت خراب ہو رہی ہے
تو۔۔"

"تم سے کس نے کہا ہے میری
فضول باتیں سنیں میں اپنا قیمتی
وقت برباد کرو۔۔؟ جاؤ اپنے 'اہم'
کام کرو۔۔" وہ منہا سنان تھی
آخری سانس تک بھی خود کو نہ



جھکانے والی۔ اپنا وقار مرتے دم
تک قائم رکھنے والی۔ مگر یہ انا کا
کھیل اب دوسری جانب سے بھی
شروع ہو چکا تھا۔

"صحیح کہہ رہی ہو۔۔ بہت اہم کام
ہیں میرے پاس۔۔ یاٹ پر روٹیکا
کی برتھ ڈے سیلیبریٹ کرنے



جانا ہے۔۔ یہاں تمہارے پاس بیٹھ
کر وقت تو ضائع نہیں کر سکتا
نا۔۔ "اسکے سلگتے لہجے پر منہا
جبرے بھینختی نگاہیں بک پر جما
گئی۔ یقیناً یہ بات جان بوجھ کر
اسے بتائی گئی تھی۔ اسے بک کی
سمت متوجہ ہوتا دیکھ براق لب



بھینچتا مزید کچھ کہنے کا ارادہ ملتوی
کرتا پلٹ گیا۔

"میری طرف سے اسے برتھ
ڈے وش کر دینا۔ اور اسی کا دیا
بروچ لگانا۔" ڈور ہینڈل پر ہاتھ
رکھے براق نے پلٹ کر اس کے زرد
چہرے کو دیکھا تھا۔ اس کا چہرہ گواہ



تھا کتنی افیت میں تھی وہ اس
وقت۔ مگر لبوں پر ایک عجیب سی
مسکراہٹ تھی۔ "خوشی ہوگی
اسے۔۔۔" براق کے جلتے دل میں
پھر سے شعلے بھڑک اٹھے تھے۔
مگر بغیر کچھ کہے زوردار آواز میں
دروازہ بند کرتا باہر نکل گیا۔



"آہ۔۔!!" اسکے جاتے ہی منہا نے
دونوں ہاتھوں سے اپنا دل تھام
لیا۔ درد اب آنسو بن کر آنکھوں
سے نکل رہا تھا۔ انٹرکام اٹھاتے
مس سسیلی سے رابطہ کیا تھا۔

Kitab Chehra Novels

"مس سسیلی پلیز کیا آپ میرے
روم سے میڈیسن لا سکتی ہیں۔۔؟"



"پلیز جلدی۔۔۔" فون واپس ٹیبل
پر رکھتی گہرے گہرے سانس بھر
رہی تھی۔ اسے معلوم تھا آنسو اس
وقت دل کے درد سے نہیں بلکہ
اپنے اچانک بدلتے احساسات کے
سبب بھی نکل رہے تھے۔ مگر اس
وقت اتنی قوت نہ تھی کہ یہ آنسو
رگڑ ڈالتی۔



سفید شرٹ اور گرے پینٹ میں
ملبوس اپنے کمرے میں موجود پشت
ٹکائے صوفے سے ٹکائے بیٹھا
سیلنگ گھور رہا تھا۔ ایک ہاتھ
صوفے پر تھا دوسرا اسکی آرم پر
آہستہ آہستہ مکے مار رہا تھا۔ یہ عمل



لا شعوری تھا کیونکہ اسکا ذہن کہیں
اور پرواز کر رہا تھا۔ دروازہ ناک
ہونے پر کھلے دروازے پر کھڑیں
مس سسیلی کو دیکھا۔

"سر مجھے میڈم کی میڈیسن چاہیں
تھیں۔۔" کمرے میں داخل ہوئیں



وہ کچھ عجلت میں بولیں۔ براق کی
بھنویں سکڑ گئیں۔

"کیا ہوا ہے اسے۔۔؟"

"مجھے زیادہ تو علم نہیں انہوں نے
انٹرکام پر میڈیسن لانے کو کہا ہے
ابھی۔۔" ڈرار سے منہا کی میڈیسن
نکالتے مس سسلی نے اسے بتایا۔



اور بغور اسکے بدلتے تاثرات
دیکھے۔ "آواز سے کافی پین میں
لگ رہیں تھیں۔۔ آئی تھنک ہارٹ
پین ہو رہا ہے انہیں۔۔" وہ کافی
دن سے براق اور منہا کے
درمیان فاصلے اور خاموشی محسوس
کر رہیں تھیں۔ اور رونیکا سے بڑھتی
دوستی بھی بخوبی دیکھ رہیں تھیں۔



بلکہ یہ بات انہوں نے نہیں
میشن کے ہر نوکر نے نوٹس کی
تھی۔ منہا آہستہ آہستہ گھر کے
ماحول سے کٹتی جا رہی تھی۔ جو
انہیں بالکل پسند نہیں آ رہا تھا۔
کہاں براق اسکا پیچھا نہیں چھوڑتا
تھا۔ انہیں اور ایزابیل کو ہر وقت
ہدایات دیتا رہتا تھا۔ اور اب ایسا



بریگانہ رویہ۔۔! وہ بس اب مشکل
سے اسکی میڈیسنز وغیرہ کے بارے
میں پوچھتا تھا۔ اسکی ڈیلی روٹین اور
باقی مصروفیات کے متعلق پوچھنا
چھوڑ چکا تھا۔ اسے خاموش دیکھ وہ
کمرے سے باہر نکلنے لگیں تھیں
جب اس نے انہیں پکارا۔



"یس سر۔۔"

"اگر اسکی طبیعت ذرا سی بھی
خراب ہو ایزائیل اور مسٹر فلکس
کے ساتھ ہاسپٹل لے جائیے
گا۔۔" اسکی ہدایت پر انکی آنکھوں
میں شاک سا ابھر آیا۔



"آپ کہیں جارہے ہیں
سر۔۔؟" براق نے انکے لہجے میں
موجود بے یقینی بخوبی محسوس کی
تھی۔ صرف وہ ہی کیوں سب ہی
حیرت میں مبتلا تھے آخر بیوی کا
غلام بنا رہنے والا کیسے اسے اسکے
حال پر چھوڑ چکا تھا۔



"ہاں رونیکا کی برتھ ہے۔۔۔" مس
سسیلی شاک سے نکلتی اوکے
کر کے باہر نکل گئیں۔ مگر وہ اب
بھی اسی مقام پر جما بیٹھا تھا۔

جاری ہے
Kitab Chehra Novels



رقم نوکر

قسط ۴۱

Kitab Chehra Novels

"ہیلو۔۔!" وہ ابھی پیپر دے کر حال
سے نکلی تھی۔ کہ ایکس کی کال



آگئی۔ اسکے قدم اب کیمپس کے
خارجی راستے کی جانب تھے۔

"کیا حال ہیں مس
آر کیٹیکٹ۔۔" اسکی شوخ آواز پر وہ
آہستہ سے مسکرا دی۔

Kitab Chenra Novels

"ٹھیک ہوں۔۔ تم سناؤ کیا کر رہے
ہو۔۔" براق کی دھمکی کے بعد یہ



پورے مہینے میں ایلیکس کی پہلی کال
تھی جو اس نے ریسرو کی تھی۔

"میں بھی ٹھیک ہوں انفیکٹ بہت
خوش بھی ہوں آج۔"

"اچھا۔ اور اسکی کیا وجہ ہے۔؟"



"بعد میں بتاؤں گا پہلے یہ بتاؤ پیپر
کیسا ہوا اور اتنے دن سے میرے
میسجز کا رپلائے کیوں نہیں کر رہیں
تھیں۔۔؟" اس نے سرد ہوا کے
سبب پونی ٹیل سے نکلتی لٹیں کان
کے پیچھے کیں۔

Kitab Chehra Novels

"تم تو جانتے ہو پیپرز میں مجھے اپنا
ہوش نہیں رہتا موبائل دیکھنے کی



فرصت ہی نہیں تھی۔۔"

"ہاں یہ بات مجھے معلوم ہے۔۔ اسی
لیے بخش رہا ہوں مگر صرف ایک
شرط پر۔۔" پارکنگ میں مرسدیز اور
گارڈز اسے منتظر کھڑے نظر آچکے
تھے۔ اس نے قدم وہیں بڑھا دیے۔

"کیسی شرط۔۔؟"



"ہمارے کیفے کو ایک ایلٹ ویڈنگ
کے لیے مقرر بنانے کا آرڈر ملا
ہے۔۔ اینڈ یو وانٹ بلیو کتنا زبردست
پیچ ہے۔۔"

"اوہ۔۔ ویس گریٹ
کوئنگر پچو لیشن۔۔ روزی کو بھی میری
طرف سے مبارک باد



دینا۔ "نزدیک آکر کار میں بیٹھتی
خوشدلی سے بولی تھی۔

"ناٹ پائسیبل۔۔ یہ کام تمہیں خود
ہی کرنا پڑے گا۔ کیونکہ ابھی ہم
سب تمہارا ہی ویٹ کر رہے ہیں
آجاؤ جلدی سے۔۔"



"کیا۔۔!! نہیں ایکس یہ پاسیبل
نہیں۔۔"

"کیوں یار اتنا سا نہیں کر سکتیں۔۔
ہم سب یہ چھوٹی سی پارٹی تمہارے
ساتھ منانا چاہتے ہیں۔۔" اسکے
سنجیدگی سے کہنے پر منہا کشمکش میں
مبتلا لب کا کونہ دبا گئی۔



"دیکھو ایلکس۔۔"

"پلیز عینا۔۔!!"

"اوکے۔۔" کال کا ٹی ڈرائیور کو کار

سینٹرل ایلامینڈا موڑنے کا کہہ گئی

تھی۔ جس پر ڈرائیور نے بیک ویو

مرر سے بڑی عجیب نگاہ سے اسے

دیکھا تھا۔ مگر وہ نظر انداز کرتی سر



سیٹ سے ٹکا کر نگاہیں ونڈو سے
باہر کے منظر پر جما گئی تھی۔ کل
ساری رات اس نے اسٹڈی میں
گزاری تھی۔ اسے نہیں معلوم تھا وہ
دونوں کب گھر سے نکلے تھے اور
کب لوٹے۔ صبح جب وہ کمرے میں
لوٹی تو براق اسے رات والی ڈریسنگ
میں ملبوس صوفے پر بیٹھے بیٹھے سوتا



نظر آیا تھا۔ وہ کپڑے تبدیل کر کے
کمرے سے نکل گئی تھی۔ یقیناً یہ
رات بھر کیے گئے نشے کا نتیجہ تھا
جو اسے کپڑے تک تبدیل کرنے
کی زحمت گوارا نہ ہوئی تھی۔

Kitab Chehra Novels

اسکی آنکھ کے کنارے پر ایک بار
پھر آنسو آٹھرا تھا۔ کل رات کا وہ
منظر اسے اچھی طرح یاد تھا جب



مس سسلی اسکا میڈیسن باکس لے
کر اسٹڈی میں آئیں تھیں۔ جو کہ
کمرے میں رکھا تھا۔ اور یہ ناممکن
تھا کہ مس سسلی کا براق سے
سامنا نہ ہوا ہو۔ یعنی اسے خبر تھی
کہ اسکی طبیعت صحیح نہیں تھی۔ اسکے
باوجود بھی وہ عیاشی کرنے نکل گیا
تھا۔ اس نے اب اپنے بچے کی فکر



نہیں کی تھی۔۔!! کہ رات کو اسکی
حالت بھی بگڑ سکتی تھی اور وہ شاید
سنگین نوعیت بھی اختیار کر جاتی۔

لیکن اب اسے تفریح کا نیا سامان
مل چکا تھا۔ اب اسے منہا سنان کی

پرواہ نہ تھی۔ پھر وہ کیوں اس کی
دھمکیوں یا باتوں کی پرواہ کرتی۔؟

جب اسے اس سے ہی سروکار نہ تھا



تو یقیناً اسکا ایلیکس کے کیفے جانا بھی
غلط نہ لگتا۔

"ہاں اب جب وہ اپنی زندگی میں
مگن ہو چکا ہے۔۔۔ اسے میری
مصروفیات سے بھی مسئلہ نہیں
ہوگا۔" خود کو تھکی دیتی۔ آنکھ کے
کنارے سے آنسو رگڑ گئی تھی۔



وہ آفس میں موجود پچھلے ایک گھنٹے
سے ایک بڑی سے اسکرین پر میکس
کی نئے پروجیکٹ کے متعلق اکھٹی
کی گئی ڈیٹیلز دیکھ رہا تھا۔ ان کے
عرب ممالک سے آنے والے
کلائنٹس کچھ دیر میں یہاں پہنچنے
والے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ میکس



اس وقت فل جوش میں تھا۔ یہ
پروجیکٹ ان کا عرب دنیا میں پہلا
قدم تھا۔

"ویری گڈ۔" اسکرین بند ہونے پر
اس نے ریمارک دیا۔ جس پر میکس
کا چہرہ کسی پھول کی طرح کھل اٹھا
تھا۔ وہ مزید آگے کا پلان بھی
ڈسکس کرنا چاہتا تھا۔ کیونکہ اس



پروجیکٹ کو براق نے خاص اسکے
ہاتھ میں دیا تھا۔

"ابھی میج ریسو ہوا ہے وہ لوگ
ایئرپورٹ پر لینڈ کر چکے
ہیں۔۔" براق نے محض غائب دماغی
سے سر ہلا دیا۔



"بوس آپ نے پھر کیا سوچا اس
آفر پر۔۔؟" میکس کے سوال پر اس
نے نا سمجھی سے دیکھا۔

"مس اینٹونیو نے جو آفر آپکو پیش
کی ہے۔۔" براق عدم دلچسپی سے سر
نफी میں ہلا گیا۔ "پاگل ہے وہ
لڑکی۔۔ ابھی نیا نیا بزنس کا جنون
چڑھا ہے سر پر اس لیے اپنے



شیرز انویسٹ کرنے میں لگی ہے۔۔
جبکہ لوکا اور رونن کو اس بارے
میں کچھ علم بھی نہیں۔۔"

"بٹ سر وہ تو ان کے پرسنل شیرز
ہیں۔۔ اگر ایک طرح دیکھا جائے۔۔
اس سے ہمارے پروجیکٹ کو ایک
بڑا بوسٹ ملے گا۔۔"



"اگر یہی کرنا ہے تو اوپن مارکیٹ
میں چلے جاؤ۔" میکس کھسیا ہٹ کا
شکار ہوتا فائلز سمیٹنے لگا۔

"کل مجھ سے میڈم فیشن انڈسٹری
کے ڈیزائنرز کی ڈیٹیلز ڈسکس
کر رہیں تھیں۔" براق کے چہرے
پر ایک جتنا مسکراہٹ ابھری تھی۔
مگر صرف ایک پل کے لیے۔



"اتنا تو کنفیوز ہے اسکا مائنڈ بھی
ریکل اسٹیٹ تو کبھی فیشن
انڈسٹری۔۔ اسلیے یہ آئیڈیا اپنے بیک
اپ پلانز میں بھی شامل مت
کرنا۔" پیکٹ سے ایک سگریٹ
نکالتا سلگا گیا۔ اس گزرے ایک ماہ
میں جتنی مقدار میں اس نے
سگریٹیں پھونکیں تھیں لنگز کینسر نہ



ہوتا تو معجزے کے سوا کچھ نہیں کہا
جاسکتا تھا۔ میکس نے اپنے موبائل پر
آتی کال دیکھ فون کان سے لگایا اور
ایک نظر سگریٹ کے گہرے کش
بھرتے براق کی سمت دیکھا۔ مگر
دوسری جانب سے براق سے بات
کرنے کی فرمائش کی گئی تھی۔



"بوس۔۔ میڈم کا ڈرائیور
ہے۔۔" براق نے نگاہیں موڑتے
اسکی سمت دیکھا۔ آنکھوں میں نا سمجھی
ابھری تھی۔ "عینا میڈم۔۔" اور اس
نے لمحے کی تاخیر کیے بنا میکس سے
موبائل لیتے کان سے لگایا تھا۔

"کیا بات ہے۔۔؟"



"بوس میڈم ابھی ہمارے ساتھ
سینٹرل المینڈا کے ایک کیفے
'سینٹرل پرکس' آئی ہیں۔۔" براق
کے سختی سے بھینچے جبروں میں
حرکت ہوئی تھی۔ "وہیں رہو۔۔ اور
گارڈز کو الرٹ رکھو۔" سرد لہجے
میں کہتا کال کاٹ کر سگریٹ ایک
جانب پھینکتا اٹھ کھڑا ہوا۔



"سب خیریت بوس۔۔؟"

"اب وہی نہیں ہوگی بس۔۔" اس کے
چہرے پر ایک عجیب سی مسکراہٹ
ابھری تھی۔ یعنی وہ اس ایک ماہ کی
ڈھیل کو غلط رنگ دے گئی
تھی۔ "میٹنگ تم ہینڈل کرو گے۔۔"
مجھے ابھی تمہاری بھابھی کا دماغ
سیٹ کرنا ہے۔۔ "روم سے نکلتا



قدم لفٹ کی سمت بڑھا گیا۔ ساتھ
چلتے میکس کا منہ شاک سے کھل
چکا تھا۔

"مم۔۔ میں کیسے کروں گا بوس اگر
آپ ساتھ نہ ہوئے تو۔۔"

Kitab Chehra Novels

"تم کرو گے۔۔ اور یہ پروجیکٹ بھی
ہمیں ملے گا۔" اٹل لہجے میں کہتا



لفٹ میں داخل ہو چکا تھا۔ اسکے دماغ
میں اس وقت دھماکے ہو رہے
تھے۔ پروجیکٹ آخری چیز تھی جس
کی اسے پرواہ ہوتی۔ اس وقت تو
منہا سنان نام کا جنون اس پر سر
چڑھ کر بول رہا تھا۔ پچھلا ایک ماہ
اس نے خود پر ضبط کے پہرے بٹھا
کر۔۔ اپنے جذبات کو قابو میں رکھ



کر گزارا تھا۔ ورنہ وہ لڑکی جو اسکے
دل و دماغ پر طاری تھی پھر دن
رات اسکے کمرے میں رہ رہی تھی
اس سے دور رہنا کہاں ممکن
تھا۔؟ مگر وہ یہ زہر بھی پی گیا تھا۔
صرف اس لیے کہ دل کی بیماری
اور پرینکینسی کے باوجود وہ اتنے
ٹف پیپرز دے رہی تھی۔ ایسے میں



اسکے ساتھ جھڑپیں ضرور اسے پاگل
کردیتیں۔ ایسے میں رونیکا اسکی ایک
اچھی دوست بننے میں کامیاب ہو چکی
تھی۔ وہ مرد تھا وہ بھی زیرک نگاہ
رکھنے والا۔ وہ دیکھ چکا تھا رونیکا اسکو
پانے کا خواب اسی رات سمندر میں
غرق کر آئی تھی جس دن اسے
بروچ تحفے میں دیا تھا۔ اس لیے



اسے اسکے ساتھ اٹھنا بیٹھنا اتنا ناگوار
نہ گزرتا تھا۔ بلکہ وہ ایک طرح
خود غرض ہو چکا تھا۔ اس نے منہا
سنان کی آنکھوں میں رونیکا کے لیے
ابھری ناگواری اور جیلیسی بھانپ لی
تھی۔ یہی وجہ تھی کہ براق کے
ساتھ وہ اکثر نظر آنے لگی تھی۔ اس
کا دل چاہتا تھا وہ ایسا کچھ کرے کہ



اس لڑکی کی نگاہوں میں آئے۔ وہ
اسے لے کر جیلِس ہو۔۔ اسے لے
کر پریشان ہو۔۔ اور اسی میں سکون
کے پل ڈھونڈے۔ مگر کل رات
اسکی حالت نے اسے اندر تک ہلا
کر رکھ دیا تھا۔ وہ جتنا بھی بے نیاز
بن جاتا مگر تھا تو اندر سے وہی۔۔
اسکے جادو کے سحر میں بال بال



ڈوبا۔ اس کے حصار میں قید۔ اس کے کے
عشق میں۔! پھر کیسے اس سے
لا تعلق ہو سکتا تھا۔؟ اس نے رونیکا
کو میکس اور گارڈز کی نفری کے
ساتھ پارٹی میں بھیج دیا تھا۔ کیونکہ
وہاں رونیکا کا پورا فرینڈ سرکل
انوائیٹڈ تھا اس لیے فکر کی بات نہ
تھی۔ جبکہ دوسری جانب وہ دشمن



جاں اسے اپنا دشمن مجھی بیٹھی
تھی۔ کہ مس سسلی کو تو کال
کر کے درد بتا سکتی تھی مگر اس سے
اپنی تکلیف بھی شیر نہیں کر سکتی
تھی۔ وہ ایک بار بھی اسٹڈی میں نہ
گیا تھا۔ اسے امید تھی وہ کمرے میں
آئے گی اور اسے دیکھ کر حیران
ہو جائے گی۔ مگر پوری رات بیت



چکی تھی اور وہ نہ آئی تھی۔ مس
سسلی نے اسکی طبیعت ٹھیک ہونے
اور اسٹڈی میں ہی سونے کی اطلاع
اسے خود آکر دی تھی۔ تب جا کر
صبح چھ بجے کے قریب اسکی آنکھ
لگی تھی۔ اور جب آنکھ کھلی وہ
کمرے میں تنہا تھا۔ وہ یونیورسٹی
جاچکی تھی۔ براق کو اچھی طرح علم



تھا کہ آج اسکا آخری پیپر تھا۔ اس
نے اپنے الگ منصوبے بنا کر رکھے
تھے آج کے دن کے لیے۔ مگر اسکی
بیوی ہمیشہ اسکے پلانز تھس نہس
کر کے رکھ دیتی تھی۔ اور اسکی تنبیہ
کو نظر انداز کر کے جو بھول اس نے
کی تھی آج اسکو سبق یاد دلانے کا
وقت تھا۔ اسکی کاریں ایکس کے



کیفے کے سامنے رکھیں تو اس تنگ
گلی میں اسے اپنے گارڈز کیفے کے
باہر کھڑے نظر آگئے تھے۔ ہاتھ
میں موجود سیاہ رنگ کی گن لوڈ
کرتا دروازہ کھولنے پر کار سے باہر
نکل گیا۔ یہ علاقہ اولڈ سٹی ایریا تھا۔
جہاں سے کچھ فاصلے پر چھوٹی گینگنز
کا وجود بھی پایا جاتا۔ جن کے بوسز



لوٹ مار کے بعد اسکے باکسنگ کلب
اپنی اوقات جتنی بیٹس لگانے آتے
تھے۔ اور وہ سب کی کمینگیوں اور

عیاش فطرتوں سے بخوبی واقف بھی
تھا۔ یہ اسکا شہر تھا اسکا چپا چپا اور ہر
گینگ کے چھوٹے بڑے غنڈوں کو

جانتا تھا وہ۔ اور اپنی بیوی کا یوں
اس علاقے میں آنا بالکل پسند نہ آیا



تھا۔ چاہے وہ کتنے بھی سال اس
علاقے میں رہ چکی ہو مگر اب اسکی
بیوی تھی۔۔ ایک مافیا بوس کی
بیوی۔۔ اسے اپنا مقام اپنی حیثیت
معلوم ہونی چاہیے تھی۔۔!

Kitab Chehra Novels

"بوس کچھ دیر پہلے ہی یہاں آئی
ہیں میڈم۔۔" گارڈ کی اطلاع پر لمبے
لمبے ڈگ بھرتا شاپ کے گلاس ڈور



کے پاس پہنچا تو کلوز کا بارڈ لگا تھا
مگر اندر کا منظر صاف اور واضح نظر
آ رہا تھا۔ چھ سات کیفے ورکرز کے
بیچ ایک ادھیڑ عمر عورت کے ساتھ
سفید شیفون کی فرائک اور چیز میں
مابوس۔ سیاہ سویٹر اور اسٹال پہنی
اپنے ریشم بالوں کو ہائی ٹیل میں
جکڑی۔ وہ کسی بات پر مسکرا رہی



تھی۔ چہرے پر آتی لٹیں اس نے
دائیں جانب دیکھتے کان کے پیچھے
کیں تھیں۔ براق نے بھی اسکی
نظروں کا تعاقب کیا تھا۔ جہاں سے
اپرن باندھا ایلیکس لبوں پر چمکتی
مسکراہٹ کے ساتھ ہاتھ میں اوون
ٹرے میں ڈھیر سارے مفرز لیے
چلا آرہا تھا۔ براق کے چہرے پر بھی



ایک عجیب سی مسکراہٹ ابھری
تھی۔ وہ کبھی تصور بھی نہیں کر سکتا
تھا ایک ادنیٰ سے کیفے کا اونر اسے
کبھی اس طرح جیلز اور انسپکٹور
فیل کروا سکتا تھا۔ جو مسکراہٹ اسکی
بیوی نے کبھی اسے نہیں نوازی تھی
اُس سے اس دو ٹکے کے شخص کو
مالا مال کر رہی تھی۔ اور اچانک ہی



اسے یہ منظر سرخ نظر آنے لگا۔
ایلیکس کچھ کہہ رہا تھا اور وہ منہ پر
ہاتھ رکھتی کھلکھلا کر ہنس رہی
تھی۔ وہ سن کھڑا اسے دیکھتا رہا۔ اس
نے آج تک اس لڑکی کو اتنا بے فکر
ہو کر ہنستا نہیں دیکھا تھا۔ منظر تو
مکمل تھا مگر اس میں اسکا حصہ نہ
تھا۔ اور اس نے اپنا حصہ لینے



کے لیے گن سے گلاس ڈور پر ناک
کیا تھا۔ دوسری جانب شاپ کے
اندر موجود منہا نے لبوں پر نرم
مسکراہٹ لیے ٹرے سے مفن
اٹھاتے گلاس ڈور کی سمت دیکھا۔ اور
اسے لگا کسی نے اسکے چہرے سے
مسکراہٹ چھین لی ہو۔ وہ ساکت
کھڑی گلاس ڈور کے پار گردن ہلکی



سی ترچھی کیے گن سے دروازہ ناک
کرتے اس سیریل کلر کو دیکھ رہی
تھی۔ ہاں اس پل اسے وہ سیریل
کلر ہی لگا تھا۔ آنکھوں میں سرخی
اور لبوں پر عجیب سی مسکراہٹ
لیے۔ اسکے ہاتھ سے مفن پھسلتا دور
جا گرا۔ ایکس اور روزی دونوں نے
اسکی کیفیت دیکھی تھی۔ اور اسکی



نظروں کا تعاقب کیا تو ان دونوں
کے چہروں کی مسکراہٹ بھی چھن
چکی تھی۔ مگر ایکس فوراً اپنے
تاثرات پر قابو پا گیا۔ اور اب سخت
ناگوار نگاہوں سے براق کو دیکھ رہا
تھا۔ جس نے پلک جھپکتے اگلے ہی
پل لاک پر فائر کی تھی۔ اور گلاس



ڈور چھنا کے سے ٹوٹا اندر موجود ہر
شخص کی چیخیں نکلوا گیا تھا۔

"کیا حرکت ہے یہ۔۔؟" ایلکس
حواس میں آتا اس پر چیخا تھا۔ مگر وہ
بغیر اسکی جانب دیکھے شیشے کے
ٹکڑوں پر قدم رکھتا منہا کی سمت
بڑھ رہا تھا۔



"میں تم سے کہہ رہا ہوں۔۔ آخر
مسئلہ کیا ہے تمہارے
ساتھ۔۔؟" اسے اپنی اور منہا کی راہ
میں حائل ہوتے دیکھ براق نے بس
ایک سرخ نگاہ اس پر ڈالی تھا اور
اگلے پل حلق سے پکڑتا اونچا کر گیا۔
منہا اور روزی دونوں ٹرانس سے
نکلتیں چیختی ہوئی اسکی جانب لپکیں



تھیں۔ کیفے کا خوشگوار ماحول یکدم
ہی بھیانک منظر میں تبدیل ہو چکا
تھا۔ براق کے اسلحہ بردار گارڈز نے
کیفے کا مکمل احاطہ کر لیا تھا۔

"میری بیوی سے دوستی رکھنے کا
شوق ہے تو اسکے شوہر سے دشمنی کا
بھی دم خم ہونا چاہیے۔۔۔ ہے



نا"ایلیکس سے نظر ہٹاتے ایک نظر
پہلی پڑتی بیوی پر ڈالی۔

"پلیز لیو ہم۔۔ایلیکس مائے
سن۔۔!!" روزی اسکے پاس کھڑی
گڑ گڑا رہی تھی۔ منہا نے آنکھوں
میں آنسو اور لرزتی ٹھوڑی لیے
براق کی آنکھوں میں دیکھا تھا۔ اسکے
حلق سے کوئی آواز نہیں نکل پارہی



تھی۔ براق بھی روزی اور ایلکس کی
سسلکیاں اور کراہیں نظر انداز کرتا
اسکی جانب دیکھ رہا تھا۔ اسکی آنکھوں
میں آنسو تھے مگر وہ اس سے آج
درخواست نہیں کر رہی تھی۔

Kitab Chehra Novels

"تم نے میری تنبیہ کو مذاق سمجھ
کر اڑا دیا۔۔ ہے نا۔۔ یہی بات ہے
نا۔ تمہیں لگ رہا تھا میں صرف



دھمکی دوں گا اور عمل نہیں کروں
گا۔ اور آج میں تمہیں بتاؤں گا
میری بات کو سیریس نہ لینے کا کیا
نتیجہ نکلتا ہے۔۔ "ایکس کی رنگت
دم گٹھنے کے سبب انتہائی سرخ
ہو چکی تھی۔ منہا نے نچلا لب سختی
سے دانتوں تلے دباتے بس ایک
نظر اپنے دوست کو دیکھا تھا۔



"تم اسے مارنا چاہتے ہو۔۔؟ مار
دو۔۔ مگر میری ایک بات یاد
رکھنا۔۔ میں۔۔ میں قسم کھاتی
ہوں۔۔ میں بھی تمہیں زندہ نہیں
ملوں گی۔۔" لرزتے مگر حتمی لہجے
میں کہتی آستیں سے آنسو رگڑ کر
تیزی سے اسکی ایک جانب سے باہر
نکل گئی۔ براق نے ماتھے پر بے شمار



بل لیے ایلیکس کے گلے پر گرفت
مضبوط کرتے گردن موڑ کر منہا کی
پشت دیکھی جو شیشے کے ٹکڑوں پر
قدم رکھتی تیزی سے باہر نکل رہی
تھی۔ اور پھر واپس پلٹ کر ایلیکس کو
دیکھا جس کی شکل لہو رنگ ہو چکی
تھی۔ مزاحمت ختم ہوتی جا رہی تھی۔



"تم نے ضرور کوئی اچھے عمل کیے
ہیں۔۔ کہ میری ڈیڈ لسٹ میں ہو کر
بھی یہاں تک کہ میرے ہاتھ آکر
بھی زندہ نکل رہے ہو۔۔" جبرے
بھینچا انتہائی سلگتے انداز میں بولتا اسے
دور پھینک گیا۔ روزی اور ورکرز
دوڑتے ہوئے ایکس کی جانب لپکے
تھے جبکہ وہ باہر کی سمت قدم بڑھا



گیا۔ جہاں اسکے گارڈز پریشان کھڑے
تھے۔ اس نے بائیں جانب دیکھا منہا
فٹ پاتھ پر تیزی سے پیدل چلتی
چلی جا رہی تھی۔ اور اسکے ساتھ دو
تین گارڈز ساتھ چلتے مسلسل واپس
چلنے کی درخواست کر رہے تھے۔ وہ
لمبے لمبے ڈگ بھرتا اسی جانب قدم
بڑھا گیا۔ اسکے انگ انگ سے



شرارے پھوٹ رہے تھے۔ چند
قدموں میں ہی اس نے منہا کو
جالیا تھا۔ کلائی سے پکڑتے جھٹکے سے
اپنی سمت موڑا تھا۔ منہا اس اچانک
افتاد پر دبی دبی چیخ کے ساتھ پلٹی
تھی۔ براق آنکھوں میں قہر لیے
اسے دیکھ رہا تھا۔ مگر اسے اب اس



بات کی رتی برابر بھی پرواہ نہ
تھی۔

"یہ اچھا نہیں کیا تم نے۔"

"ہاتھ۔۔ چھوڑو۔۔ میرا۔۔" اسے اس

قاتل کے ہاتھ اپنے وجود پر کسی

سانپ کی طرح محسوس ہو رہے

تھے۔ "تم نے اپنی کرلی۔۔ میرے



معصوم دوست کو مار دیا۔۔ ایک ایسا
شخص جس۔۔ جس نے آج تک مجھ
پر کبھی گندی نگاہ تک نہیں ڈالی تم
نے صرف میرا دوست ہونے پر
اسے مار دیا۔۔ "آنسوؤں کے درمیان
بمشکل بولتی چیخ رہی تھی۔ براق نے
اسکے آنسوؤں اور مزاحمت کی پرواہ



کیے بغیر پاس رکتی کار کا دروازہ
کھول کر اندر ڈالا تھا۔

"نہیں میں مر جاؤں گی۔۔ مگر
تمہارے ساتھ ہر گز نہیں جاؤں
گی۔۔ چھوڑو۔۔" دوسری جانب سے
دروازہ کھولنا چاہا مگر وہ لاک تھا۔



"تمہیں سنائی نہیں دے رہا۔ تم
جیسے قاتل کے ساتھ ایک لمحہ بھی
نہیں رہوں گی میں۔" پاگلوں کی
طرح چیختی مسلسل رو رہی تھی۔
جب اس نے کار کیفے کے سامنے
سے گزرتی دیکھی تھی۔ جس کی
انٹرنیس پر روزی کا سہارا لیے کھڑا
ایکس بھی نظر آیا تھا۔ اور ان کی



کار کو ہی دیکھ رہا تھا۔ وہ بنا پلک
جھپائے یہ منظر دیکھتی رہی یہاں
تک کہ کار کیفے کے آگے سے نکل
گئی تھی۔ گردن موڑتے کار کے
پچھلے شیشے میں دیکھا۔ ایکس زندہ
تھا۔!! براق نے اسے نہیں مارا
تھا۔ اس کے دل میں جیسے اطمینان
اترنے لگا۔ ایک بے گناہ کے خون



سے اللہ نے اسکا دامن محفوظ رکھا
تھا۔ کار اب مین روڈ پر دوڑ رہی
تھی۔ اطمینان بھرے انداز میں
آنکھیں بند کرتی سیدھی ہو گئی۔ برابر
میں بیٹھا شخص اسے کار میں پھینکنے
کے بعد بالکل لا تعلق ہو چکا تھا۔ یا
شاید آگے کا لا عمل سوچ رہا تھا۔
مسلل آدھے گھنٹے تک کار چلنے کے



بعد بھی جب گھر نہیں آیا تو اس
نے اپنا جھکا سر اٹھا کر ونڈو سے
باہر دیکھا۔ جہاں بالکل انجان راستے
نظر آرہے تھے۔ اس نے بے اختیار
براق کی سمت پلٹ کر دیکھا تھا۔ مگر
وہ بالکل بے نیاز بنا بیٹھا ونڈو سے
باہر دیکھ رہا تھا۔ اسکے لب وا ہوئے
تھے۔ مگر حلق سے کوئی آواز برآمد



نہ ہو سکی تھی۔ وہ جن تاثرات کے
ساتھ اس وقت بیٹھا تھا کوئی بعید نہ
تھی کہ اسکا گلا ہی گھونٹ دیتا۔ پھر
اس نے کار ایک بلڈنگ کی
بیسمنٹ میں داخل ہوتی دیکھی
تھی۔ اسکا دل گہری کھائی میں گرنے
لگا۔ کیا وہ اسے یہاں قید کرنے
کے لیے لایا۔؟ اسکی بینڈ لے روکی



تو وہ لمحے کی بھی تاخیر کیے بنا کار
سے اتر چکا تھا۔ منہا نے لرزتے دل
کے ساتھ اسے گھوم کر اپنے
دروازے کی جانب آتا دیکھا تھا۔

"اترو۔۔"

Kitab Chehra Novels

"یہ۔۔ یہ کہاں لائے ہو تم مجھے۔۔"



"میں کہہ رہا ہوں اترو۔۔ ورنہ آئی
سویر میں کندھے پر ڈال کر لے
جاؤں گا۔" اس کے سنگین لہجے پر اسکی
آنکھوں میں ایک بار پھر نمی بھرنے
لگی۔ بیگ کندھے پر لٹکائے جیسے ہی
قدم کار سے باہر رکھا براق اسکی
کلانی جکڑتا بیسمنٹ لفٹ کی سمت
بڑھ چکا تھا۔ بمشکل اس کے قدموں



سے قدم ملاتی ارد گرد پھیلی ویرانی
کو دیکھ رہی تھی۔ لفٹ کھلتے ہی اندر
داخل ہوتا اسے بھی اپنے ساتھ
گھسیٹ گیا۔

"ہم۔۔ ہم گھر۔۔ کیوں نہیں
گئے۔۔؟"



"گھر۔۔؟" براق نے ٹاپ فلور کا
بٹن دباتے سلگتی ہوئی نگاہ اس پر
ڈالی۔۔ "کونسا گھر۔۔ جسے تم قید خانہ
کہتی ہو۔۔؟ میں بتاؤں گا
تمہیں۔۔" سر آہستہ سے ہلاتا لفٹ
کے بدلتے نمبرز دیکھ رہا تھا۔ اسکی
آنکھوں سے آنسو تیزی سے باہر
آنے لگے۔ وہ اسے خوفزدہ کر رہا



تھا۔ مگر وہ اس قدر عجیب بی ہیو
کیسے کر سکتا تھا جب خود اپنی زندگی
میں مگن ہو چکا تھا۔؟ لفٹ بلاخر
ایک سیاہ اور سفید انٹیریئر سے سجے
پینٹ ہاؤس کے اندر کھلی تو منہا
ایک پل کے لیے اپنی جگہ سے ہل
نہ سکی۔ یہ کہاں لایا تھا اسے وہ۔؟



"یہ۔۔ یہ کہاں لائے ہو تم
مجھے۔۔" براق اسے گھیٹتا باہر کی
جانب بڑھ گیا۔ منہا نے مڑ کر دیکھا
لفٹ آٹومیٹکلی بند ہو رہی تھی۔ اور
اسکا دل مزید ڈوبنے لگا۔

Kitab Chehra Novels

"تم سے کہہ رہی ہو۔۔ کہاں لائے
ہو مجھے۔۔"



"تم اب یہیں رہو گی۔۔"

"کک۔۔ کیا مطلب۔۔؟" اس کے اٹل
انداز پر منہا کی آنکھیں تھیر سے
پھیل چکیں تھیں۔

Kitab Chehra Novels

"جب تک تمہارے دماغ کے
پرزے جگہ پر نہیں آ جاتے۔۔
تم۔۔۔ یہیں۔۔۔ رہو۔۔۔ گی۔۔" اس کی



ٹھوڑی پکڑ کر اونچی کرتا ایک ایک
لفظ پر زور دے کر بولا تھا۔ جیسے
اسکے دماغ میں یہ لفظ کھودنا چاہتا
ہو۔

"لل۔۔ لیکن میں نے کیا کیا ہے
آخر۔۔؟"



"کیا کیا ہے تم نے۔۔؟ میری
وارنگ کو تم نے مذاق سمجھ کر اڑا
دیا۔۔ اور جس شخص سے فون پر
بات کرنے کو منع کیا تم اس سے
ملنے پہنچ گئیں۔۔۔ ہاؤ ڈیر یو۔۔۔
ہاؤ۔۔۔ ڈیر۔۔۔ یو!!! "وہ بولا نہیں
تھا بلکہ پوری قوت سے دھاڑا تھا۔
منہا بے اختیار آنکھیں بند کر گئی مگر



جب کھولیں اس میں جلال ہلکورے
لے رہا تھا۔ پورے ایک ماہ کا غبار
اس پل اسکی آنکھوں میں موجود
تھا۔

"تم ہوتے کون ہو اب مجھ سے
بعثت پرس کرنے والے
ہاں۔۔؟" پوری قوت سے اسکا ہاتھ



اپنی ٹھوڑی سے جھٹکا تھا۔ براق کی
بھنویں سکڑ گئیں۔

"کیا مطلب اس 'اب' سے کیا مراد
ہے تمہاری۔۔؟" اسکے انجان بننے پر
منہا طنزیہ ہنسی تھی۔

Kitab Chehra Novels

"اندھا سمجھتے ہو مجھے۔۔ یا پاگل۔۔؟ تو
کان کھول کر سن لو براق آلیار نہ



میں اندھی ہوں نہ پاگل۔۔ تم اپنی
زندگی میں موو آن کر چکے ہو۔۔ اس
لیے میرے معاملات میں بھی دخل
اندازی مت کرو۔۔ "آنسو ضبط کرتی
وہ جتنی نفرت سے بول سکتی تھی
بولی تھی۔ جبکہ براق کے ماتھے پر
ان گنت شکیں اچکیں تھیں۔" وہ



موو آن کر چکا تھا یہ خبر اسے
کیوں نہیں ہوئی تھی۔۔؟

"میں۔۔ موو آن۔۔ کر چکا۔۔
اچھا۔۔!! ذرا مجھے تفصیل سے

بتاؤ۔ تاکہ تمہارے معاملات اور
دماغ بھی میں پھر صحیح سے سیٹل
کروں۔۔" سنگین لہجے میں کہتا اسکی
سمت قدم بڑھا گیا۔



"یہ ڈرامہ اس کے سامنے کرنا جس
نے تمہاری اور رونیکا کی عیاشیاں نہ
دیکھیں ہوں۔۔ اور میں پچھلے ایک
مہینے سے تم دونوں کی
آوارگیوں۔۔"

Kitab Chehra Novels
"منہا۔۔۔۔۔!!!!" براق گرج دار

لہجے میں دھاڑتا اس تک
پہنچا۔۔ "کیپ پور ماؤتھ شٹ۔۔ ورنہ



تم آج میرے ہاتھوں ماری جاؤ
گی۔۔" اسکی ٹھوڑی جکڑتا پھنکارا تھا
مگر وہ خوفزدہ ہونے کے باوجود بھی
اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈالی
دیکھتی رہی۔

Kitab Chehra Novels

"یہ دھمکی اس کو دینا جو تم سے
ڈرتا ہو۔۔ میں تم سے نہیں ڈرتی سنا
تم نے۔۔ میں۔۔ تم۔۔ سے۔۔ نہیں۔۔



ڈرتی۔۔۔!! اور جاؤ اپنی اس ہوتی
سوتی کے پاس جس کے ساتھ دن
رات گزار رہے ہو۔۔ میرے
نزدیک آنے کی ضرورت
نہیں۔۔ "شدید نفرت بھرے لہجے
میں کہتے اسے پرے دھکیلنا چاہا۔
Kitab Chehra Novels
براق اسکے دونوں ہاتھ پشت سے لگا
گیا۔



"میری ایک مہینے کی ڈھیل نے
بلکل ہی بے لگام کر دیا ہے۔۔ یعنی
میری ہی غلطی ہے تمہیں اسپیس
دینا ہی نہیں چاہیے تھا۔۔ ہر وقت
تمہارے سر پر مسلط رہتا وہی صحیح
تھا۔۔" منہا نے مزاحمت کرتے شعلہ
بار نگاہوں سے اسے دیکھا۔



"یہ کیوں نہیں کہتے اسکے ساتھ
رنگینوں میں لگے۔۔"

"بس۔۔!! بہت بکواس سن لی
تمہاری۔۔ میں نے پہلے بھی تمہیں
وارن کیا تھا۔۔ مجھ سے اس طرح
کسی لڑکی کو مت جوڑنا۔۔"



"اچھا میں اندھی ہوں۔۔؟ کیا تم
دونوں کی قربتیں ایک مہینے سے
دیکھ نہیں رہی۔۔ پاگل سمجھتے ہو
مجھے۔۔ اسے تم یہاں لائے ہی اس
لیے ہو تاکہ اپنا دل بہلا سکو۔۔ مجھ
پر تو میرے صرف دوستوں سے
ملنے اور بات کرنے تک پر پابندی



ہے اور خود اپنی محبوبہ کے
ساتھ۔۔"

"کب دیکھا تم نے مجھے
بتاؤ۔۔" اسکی کلائیوں پر گرفت سخت
کرتا سلگتے لہجے میں بولا۔۔ "کب تم
نے مجھے اس سے فزیکل کانٹیکٹ
کرتے دیکھا۔۔؟ کب میں نے اسے
اپنے نزدیک آنے دیا آنسر می یو ڈیم



اٹ۔۔"اسکے بجا الزام پر وہ واقعی
پھٹ پڑا تھا۔ منہا نے لب بھینچتے
اسکی سلگتی آنکھوں میں دیکھا جو اس
پل دو انگارے بنے تھے۔

"جواب دو مجھے۔۔ کب میں نے
اسے اس نظر سے دیکھا جس طرح
تمہیں دیکھا ہوں۔۔"اسکی جلتی
سانسوں پر منہا کو اپنا چہرہ جلتا



محسوس ہوا تھا۔ وہ چہرہ موڑتی لاؤنج
کے صوفوں پر نظریں جما گئی۔

"بولو ہے تمہارے پاس جواب۔۔؟
وہ کب میرے بیڈ روم تک آئی
جواب دو۔۔؟"

Kitab Chehra Novels

"کیا معلوم تم دونوں باہر کیا کرتے
پھر رہے ہو۔۔"



"میں اگر چاہوں تو وہ سب گھر
میں بھی کر سکتا ہوں۔۔ بولو کون
پوچھے گا کون روکے گا
مجھے۔۔؟" منہا کی آنکھوں میں
چنگاریاں بھرنے لگیں۔ "پھر کس
لیے یہ جھوٹی وضاحتیں دے رہے
ہو مجھے۔۔؟"



"جھوٹی۔۔؟ مائی فٹ۔۔ میں نے
زندگی میں کبھی کسی کو اپنی ذات پر
اس طرح اجارہ داری کرنے نہیں
دی۔۔ اور آج اگر اپنی صفائی میں
کہہ رہا ہوں۔۔ تمہیں یقین نہیں
میرا۔۔؟" اسکی بے اعتباری پر وہ
کچھ اور سلگا تھا۔ اسے نہیں معلوم



تھا رونیکا سے ذرا سی دوستی یہ رنگ
اختیار کرنے والی تھی۔

"تو کس نے کہا ہے یقین
دلاؤ۔۔؟"

"منہا میرا دماغ ویسے ہی گھوما ہوا
ہے۔۔ مجھ سے غلط بات مت
کرو۔۔"



"ورنہ۔۔؟" اسکی سرخ ہوتی آنکھوں
میں چیلنج تھا۔ جیسے کہہ رہی ہو اب
کر گزرو جو کرنا ہے۔۔ براق لب
بھینچے اپنی پسندیدہ آنکھوں میں دیکھتا
رہا۔ اور اسے گھسیٹتا پلر سے لگا گیا۔

Kitab Chehra Novels

"میں آخری بار کہہ رہا ہوں۔۔
رونیکا صرف ایک پارٹنر کی بہن کی



حیثیت سے موجود ہے یہاں اور
کچھ نہیں۔۔"

"تو پھر اپنی مہمان کے ساتھ
تمہارے دن رات کیسے گزر رہے
تھے یہ تو بتا سکتے ہو نا۔؟" اس
کے لہجے سے ٹپکتی جیلیسی پر براق
چند پل یوں ہی اسے دیکھتا رہا۔ یعنی جو
وہ محسوس کر رہا تھا وہ غلط نہ تھا۔ وہ



اسکے لیے جیلس ہو رہی تھی۔!!
منہا سنان کو پرواہ تھی اس بات کی
کہ وہ کسی اور لڑکی کے ساتھ وقت
گزار رہا تھا۔ دل میں ابھرتے اس
خوبصورت خیال کے تحت وہ
بے اختیار اسکے کان کے نزدیک جھکا
تھا۔



"تمہارے ساتھ گزارا ایک معمولی
سالحہ بھی میرے لیے اتنا قیمتی اور
مکمل ہے کہ میں تمہارے علاوہ
اپنے وجود پر اب کسی اور کا حق ہی
نہیں سمجھتا۔ اس سے زیادہ میں
اپنی بے گناہی تم پر عیاں نہیں
کر سکتا۔" اسکی گھمبیر سرگوشی منہا
سنان کے جلتے دل پر پھائے کا کام



کر گئی تھی۔ مگر براق دور نہ ہوا تھا۔
وہ اسے محسوس کرنا چاہتا تھا۔ نجانے
کتنے دنوں سے اسکا دل اسکے لمس
کے لیے تڑپ رہا تھا۔ کتنی شدت
سے وہ اس لڑکی کی قربت چاہتا
تھا۔ اسکے پاس رہنا چاہتا تھا۔ اسے
اپنے پاس رکھنا چاہتا تھا۔ اور اس پل
وہ اسکے پاس تھی وہ اسے چھو رہا



تھا۔ اپنا لمس اس پر چھوڑ رہا تھا۔
پوری شدت سے یہ لمحہ جی رہا تھا۔
منہا سنان بھی جینا چاہتی تھی اس
لمحے کو اتنی ہی شدت سے محسوس
کرنا چاہتی تھی۔ مگر موبائل کی بجتی
رنگنگ نے دونوں کو جیسے ہوش کی
دنیا میں لا پٹھا تھا۔ اس سحر کو توڑ دیا
تھا۔



"عینا اٹھو۔!" کسی کے ہلانے پر
اسکی آنکھ کھلی تھی۔ موندی موندی
آنکھوں سے خود پر سے کفر ٹر

ہٹاتے براق کو دیکھا اور ماتھے پر
بل ڈالتی کبل واپس ہسٹیتی اوڑھ

گئی۔ اس کا دماغ مکمل طور پر بیدار
نہ ہوا تھا۔ شاید وہ بہت گہری نیند



لے کر اٹھی تھی۔ اپنے ارد گرد
دیکھا۔ وہ پینٹ ہاؤس میں بنے ماسٹر
بیڈ روم میں موجود تھی۔

"اٹھو جلدی ڈنر ٹھنڈا ہو رہا
ہے۔۔" سیاہ ٹی شرٹ اور سوئیٹ
پینٹس میں ملبوس اسے آرڈر دیتا
باہر نکل گیا تھا۔ اس نے ایک نظر
والکلک پر ڈالی جو رات کے نو بجے



رہی تھی۔ اسکی آنکھوں میں حیرت
ابھر آئی وہ پچھلے چھ سات گھنٹے
سے سو رہی تھی۔ براق اور وہ جس
وقت یہاں آئے اسکے تھوڑی دیر
بعد ہی وہ کسی امپورٹنٹ کال کی
وجہ سے نکل گیا تھا۔ تھوڑی دیر بعد
اسے گارڈ پیکڈ کھانا دینے آیا تھا۔ مگر
وہ جوس کے سوا کچھ نہ لے سکی

۔



تھی۔ کیونکہ اس وقت اسکا دل متلا
رہا تھا۔ اور جوس پی کر وہ بغیر
کپڑے چینج کیے ایسے ہی سو گئی
تھی۔ کیونکہ ساری رات جاگنے کے
بعد اسے نیند کی شدید ضرورت
تھی اور دل و دماغ سے بوجھ ہٹا تھا
تو نیند بھی خود ہی آگئی تھی۔ اسے
نہیں معلوم تھا کبڈ میں اسکے لیے



کپڑے ہیں یا نہیں۔ منہ دھو کر باہر
آئی تو لاؤنج میں کچن کاؤنٹر کے
پاس رکھی چیزیں میں سے ایک پر وہ
بیٹھا تھا۔ اور کاؤنٹر پر پلیٹس وغیرہ
سجی تھیں۔ اس نے ایک نگاہ کچن
کے اندر ڈالی مگر وہاں کوئی موجود
نہ تھا یعنی یہ کام براق نے ہی کیا



تھا۔ اور اب پارسل میں سے کھانا
نکال کر پلیٹس میں رکھ رہا تھا۔

"تم سے کہا بھی تھا سوپ ٹھنڈا
ہو رہا ہے۔۔" اسکی آہٹ پر گردن
گھوماتے بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ وہ لب کا
کونہ دبائی اسکے برابر میں ہی بیٹھ
گئی۔ براق نے سوپ کا باول اسکے
سامنے رکھا تو منہا کے تاثرات



ویسے ہی اتر چکے تھے۔ اس نے آج
تک نہیں دیکھا تھا پر یکنینسی میں
ایسے پھکے کھانوں پر ڈال دیا جاتا۔ وہ
تو عورتوں کو ایسی کنڈیشن میں بڑا
جنک فوڈ اور جو ان کا دل چاہے
کھاتا دیکھتی تھی۔ اس بندے کی
لو جک اسکی سمجھ سے باہر تھی۔ اور
اگر یہ اسکی ہارٹ کنڈیشن کی وجہ



سے کر رہا تھا تو اسے شاید معلوم نہ
تھا اس نے کبھی اس طرح پرہیزی
کھانے نہیں کھائے تھے۔ باسل اسکا
خیال بھی کرتا تو وہ بری طرح جھاڑ
دیتی تھی۔ پھر جو وہ کھاتا وہ بھی
وہی کھاتی تھی۔ مگر بات تو ساری
یہی تھی سامنے اسکا بھائی نہیں بلکہ
سائیکو شوہر بیٹھا تھا۔ بے دلی سے



سوپ پیتے براق کو اپنی پلیٹ میں
کھانا نکالتے دیکھا۔ اس نے اپنا بھی
اسی ریسٹورنٹ سے کھانا منگوایا تھا
جس سے منہا کا منگوایا تھا اور یہ
کوئی حلال ریسٹورنٹ ہی تھا۔ پھر
اس نے براق کو اپنے لیے مٹن کی
چانپیں۔۔ ونگز۔۔ سیلڈ۔۔ اور سب
سے آخر میں سنگاپورین رائس



نکالتے دیکھا تھا۔ ان کی اشتہا انگیز
خوشبو سے اسکا منہ کھل چکا تھا جسے
اس نے فوراً بند کیا۔ اور ایک نگاہ
اپنے کھانے پر ڈالی ایک باول میں
سوپ اور دوسرے میں بروکلی
مشرومز اور نجانے کیا کیا الٹی
سیدھی سبزیوں سے بھرا سلاد کا
باول۔۔۔ چمچے پر گرفت مضبوط کرتی



سلگ اٹھی۔ وہ گائے یا بکری نہیں
تھی۔ جو یہ گھاس پھونس کھاتی۔ ایک
تو سارا دن بھوکی رہی تھی۔ اس سے
اچھا تو مس سسلی اسے ٹریٹ
کرتیں تھیں چاہے کھانے کم اوائل
اور کم اسپائزز کے بناتیں تھیں مگر
وہ کھا تو لیتی تھی۔



"تم نے دوپہر کو کھانا کیوں نہیں
کھایا۔؟" موبائل اسکرین بند کر کے
وگنز سوس میں ڈپ کرتے اسکی
سمت دیکھا۔

"میرا دل نہیں چاہ رہا تھا۔۔ کیونکہ
وہ بکریوں کا کھانا تھا" سوپ زہر مار
کرتی دوسرا جملہ صرف دل می ہی
بول سکی تھی۔



"کیوں دل نہیں چاہ رہا تھا۔
اس طرح روٹین ڈسٹرب ہوگی۔۔ مس
سسلی سے تمہارا ڈائٹ اسکیم جو نل
لے لیا ہے۔۔ اب جب تک یہاں
ہیں مجھے ہی دیکھنا پڑے گا۔"

Kitab Chehra Novels

"کیا مطلب کب تک یہاں ہیں
ہم۔۔؟" اسکی جانب دیکھا جس نے
ایک ونگ کے بعد دوسری اٹھائی



تھی۔ اسکے منہ میں پانی آنے لگا۔ ایسا
جنک نوڈ کھائے تو عرصہ ہو گیا تھا۔

"اسکا تو کنفرم نہیں۔"

مگر مجھے اسپیس چاہیے تھا اسلیے کچھ
وقت لگے گا۔ "منہا نظریں گھوما
گئی مگر نگاہ بکرے کی مصالحہ دار
جوسی چانپوں پر جا ٹھہری۔



"سیلڈ فنش کرو جلدی۔۔" براق
کے حکم پر اسکی بھنویں سکڑ گئیں۔

"مجھے ایسے کھانوں کی عادت
نہیں۔۔ اس سے تو میں اور ویک
ہو جاؤں گی۔۔" براق نے نیپکن
اٹھاتے اسکے ناگوار تاثرات دیکھے اور
ہاتھ بڑھا کر لب کا کنارہ صاف
کر دیا۔



"اسکی فکر تم مت کرو
ڈارلنگ۔۔!!"

"اگر تم یہ میری ہارٹ کنڈیشن کی
وجہ سے کر رہے ہو تو سن لو میں
باسل کے ساتھ رہتی تھی تب بھی
اسی طرح کے کھانے کھاتی تھی اور
بلکل ٹھیک رہتی تھی۔۔" جتانے
والے انداز میں بولتی۔ چانپ کی



پلیٹ سے ایک اٹھا کر کیچپ ڈالنے
لگی۔ براق نے خاموشی سے یہ عمل
دیکھا تھا۔ "پہلی بات اب تم بھائی
کے ساتھ نہیں شوہر کے ساتھ
رہتی ہو۔۔۔ سیکنڈ پہلے اگر بیوقوفیاں
کی جائیں تو ضروری نہیں انسان
آگے بھی وہی کرے۔۔۔ اینڈ لاسٹ
اگر تم نے سیلڈ سے پہلے کسی چیز



کو ہاتھ بھی لگایا۔ "اسکے کانٹے میں
لگا چانپ کا پیس ہاتھ بڑھا کر منہ
میں لیجاتا چیلنجنگ نظروں سے دیکھ
رہا تھا۔ "آگے تم سمجھ دار
ہو۔۔" منہا نے ایک تپی ہوئی نگاہ
اس پر ڈالی اور سیلڈ کا باول اپنی
جانب کھسکاتی کھانے لگی۔ جو اتنی
بری بھی نہ تھی مگر دوسرے ذائقے



دار کھانوں کے آگے کچھ بھی نہ
تھی۔ آج اتنے دن بعد تو اسکی
بھوک چمکی تھی ورنہ تو وہ بس
گزارے کے لیے کھا رہی تھی۔ آدھے
سے تھوڑا کم کھانے کے بعد وہ
چانپ کی سمت متوجہ ہو چکی تھی۔
اور ایک کھانے کے بعد اس نے
سنگاپورین رائس پلیٹ میں نکالے



تھے۔ براق خاموشی سے اسے کھاتا
دیکھتا رہا۔ کیونکہ جو بم وہ اسکے سر
پر گرانے والا تھا اسکے لیے ایز جی
ضرورت تھی۔ اپنا کھانا ختم کر کے وہ
پلیٹس اٹھاتا کچن میں موجود سنک کی
سمت بڑھ گیا۔ جبکہ منہا اسکے
سگھڑپن کے نظارے دیکھ ورطہ
حیرت میں تھی۔ اس نے آج تک



اس شخص کو بھی اپنے لیے پانی کا
گلاس بھرتے نہیں دیکھا۔ اور آج یہ
کھڑا کھانے کے برتن دھو رہا تھا۔ وہ
بھی پلیٹ میں موجود کھانا ختم کرتی
شرما شرمی میں اپنی جھوٹی پلیٹ اور
گلاس لیے کچن میں آگئی۔ براق نے
ایک ابرو اچکاتے اسکی جانب دیکھا۔

"ہٹو مجھے واش کرنی ہیں۔۔"



"کاؤنٹر سے کھانا اٹھا کر فرج
رکھو۔" اس سے پلیٹس اور گلاس
لیتا خود دھونے لگا۔ یہ کیا ہوا تھا
اسے۔۔؟ منہا منہ کھولے چند لمحے
یو نہی اسکی چوڑی پشت دیکھتی
رہی۔ "یقیناً کہیں سے چوٹ کھا کر
آیا ہے۔۔" پلیٹی آہستہ سے بڑبڑائی
تھی۔ مگر براق نے اسکی گل افشانی



سن لی تھی۔ اور آنکھیں چھوٹی
کرتے اسکی پشت دیکھی۔

"روم میں جا کر میڈیسن لو۔۔ دس
منٹ بعد واک کرو گی تم کچھ

ویر۔۔ اسکے بعد بیڈ پر نظر آؤ۔۔

10:30 پر تمہارے ملک شیک کا

ٹائم ہوگا۔۔" اسکے آرڈرز پر منہا منہ



ہی منہ میں بد بداتی فرج میں سامان
رکھنے لگی۔

"تم مس سسلی کو یہاں کیوں نہیں
بلا لیتے۔" اس کے مشورے پر براق
نے جن نگاہوں سے اسے دیکھا
تھا۔ وہ خجل سی ہو گئی۔ "آئی مین وہ
بہت اچھا شیک بناتی ہیں۔"



"میں بھی اتنا برا نہیں بناؤں گا۔
اور جیسا بھی بناؤں گا پینا پڑے گا
کیونکہ میں مس سسلی نہیں
ہوں۔۔" اسکے اکھڑ انداز پر منہا کے
منہ میں کڑواہٹ گھل گئی۔ اور کاؤنٹر
سے سامان سمیٹنے لگی۔

"تم ہو بھی نہیں سکتے وہ کہاں اتنی
سوفٹ اسپکویں اور کہاں تم۔۔" اسکی



بڑبڑاہٹ کو بیچ میں ہی بریک لگا
تھا۔ کیونکہ جب وہ پلٹ براق سینے
پر ہاتھ لیٹے مکمل طور پر اسکی جانب
متوجہ خستہ نگاہوں سے دیکھ رہا
تھا۔

Kitab Chehra Novels

"نہیں بولو میں سن رہا ہوں۔۔۔
میرے لہجے کو میٹھا کرنے کی بہت
فکر ہو رہی ڈونٹ وری کرتا ہوں



انتظام۔۔"منہا نے بے اختیار لب تر
کیے۔ اور باقی کھانا بھی فرج میں
رکھا۔

"میرے پاس کپڑے تو ہیں ہی
نہیں۔۔"فرج بند کرتے یکدم اسے
یاد آیا۔ براق اسکی سمت قدم بڑھا
گیا۔

~



"کبڈ چیک کی۔۔؟" اس نے نا مجھی
سے نفی میں سر ہلا دیا۔ براق اسکا
ہاتھ گرفت میں لیتا کمرے کی سمت
بڑھ گیا۔ منہا نے ایک نظر اسے
دیکھا آج پتہ نہیں کیوں بہت بدلا
بدلا لگ رہا تھا وہ۔ کمرے میں داخل
ہوتا اسے لیے کبڈ کے پاس آیا تھا
اور سلائیڈنگ ڈور ایک جانب



کر گیا۔ اندر کبڈ میں بھرے اپنے
کپڑے دیکھ اسکا منہ کھل گیا ایسا
لگ رہا تھا۔ جیسے وہ شروع سے یہیں
رہتی تھی۔ جب اسے اپنے عقب
سے وہ کان کے نزدیک جھکتا
محسوس ہوا۔

Kitab Chehra Novels

"میرے اس شہر کیا دنیا میں جہاں
جہاں گھر موجود ہیں وہاں تمہاری



کبڈ اسی طرح سچی ہے۔۔ یعنی میں
تمہیں کبھی بھی کسی بھی وقت کہیں
بھی لے جاسکتا ہوں۔" اور اسے اسکا
حصار اپنے گرد مضبوط ہوتا محسوس
ہوا تھا۔ براق کا لمس کان سے
گردن کے خم پر محسوس کرتی
آنکھیں میچ گئی۔ اس پل دل تیز
اسپیڈ میں دھڑک رہا تھا۔ مگر



خوبصورت تال پر۔ اپنے دل کی اس
کیفیت پر وہ حیرانی سے زیادہ
صدمے کا شکار تھی۔ اسکا دل اس
سے کیسے بغاوت کر سکتا تھا۔؟

"اور یہ تمہاری ایکسپریس سائز وغیرہ
کے لیے میں یہ کچھ جم سوٹ
کسٹمائز کروائے ہیں۔۔ پہن کر چیک
کرنا ہے کہ کفر ٹیبل ہیں یا



نہیں۔۔" وہ جو دل تھا مے کھڑی
تھی اسکی بات پر پٹ سے آنکھیں
کھولیں۔

"کیا مطلب۔۔؟" براق اسکا رخ
بدلتا سلائڈنگ ڈور سے لگا گیا۔

Kitab Chehra Novels

"اٹ میمنز۔۔ اب تم روز صبح چھ
سے سات میرے ساتھ ایکسپریس سائز



کرو گی۔۔"

"واٹ۔۔۔!!" اسکی صدمے سے
بھری چیخ کمرے میں گونجی تھی۔
ابھی تو پیپرز سے فارغ ہوئی تھی
ایک دن بھی صبح چین کی نیند نہ
لے سکی تھی۔ اور یہ نیا بم گرا گیا
تھا۔ مگر اس سے پہلے کہ وہ بحث
کرتی براق اسکے دونوں ہاتھ کبڈ



سے لگاتا ٹھوڑی پر جھکتا خاموش کروا
گیا۔

جاری ہے

Kitab Chehra Novels



رفوگر

قسط ۴۲

Kitab Chehra Novels

"کس کے انتظار میں بیٹھی ہو۔۔
نہیں آنا انہوں نے آج۔۔" وہ



لاؤنج میں تنہا بیٹھی گلاس وال
کے پار سے نظر آتی ہلکی ہلکی
برف باری دیکھ رہی تھی۔ ہاتھ
میں کافی سے بھرا گ تھا۔ جسکی
ہر تھوڑی دیر بعد وہ سپ
بھر رہی تھی۔ کہ پیچھے سے آتی
ایک آواز نے چونکایا تھا۔ اس
نے گردن موڑ کر دیکھا۔ بلو جینز



اور گرے ٹی شرٹ پر بلیک
لیدر جیکٹ میں ملبوس آدم ضمیر
کھڑا اسے انہی عجیب نگاہوں
سے دیکھ رہا تھا۔ جن سے ہمیشہ
دیکھا کرتا تھا۔ اس نے زندگی
میں آج تک اس شخص سے
بات نہیں کی تھی۔ نہ ہی اسکا
کبھی اس سے سامنا ہوا تھا۔ وہ



الگ تھلگ رہنے والا ایک مغرور
اور کافی حد تک بد لحاظ انسان
تھا۔ وہ اسکی اوتھ ٹیکنگ سیریمنی
میں بھی صرف براق کی وجہ
سے آئی تھی۔ اسکا اس شخص
سے کوئی واسطہ نہ تھا جبکہ اسکا
بڑا بھائی تبریز انتہائی مہذب اور
شریف انسان تھا۔ لیکن یہ



تخص۔۔!! ان کا جب بھی بھی
میٹنگز یا پارٹیز میں آنا سامنا
ہوتا یہ ایسی خاموش گہری اندر
تک اتر جانے والی نگاہوں سے
دیکھتا تھا کہ وہ نظر انداز کرنے
کے باوجود بھی ذہن سے یہ
آنکھیں جھٹک نہیں پاتی تھی۔
کیونکہ یہ رویہ دوسروں کے



ساتھ نہیں بلکہ صرف اسکے
ساتھ ہی نظر آتا تھا۔ مگر ہمیشہ
اس شخص کا نفسیات سمجھ کر ٹال
دیتی اور آج وہ سامنے موجود
تھا۔

Kitab Chehra Novels

"ایکسیوز می۔۔؟"



"نہیں آئیں گے وہ جن کی منتظر
ہو۔۔" جینز کی پوکٹس میں ہاتھ
پھنساتا اسکے سامنے آگیا۔ رونیکا
نے ناگواری سے اسکی سمت
دیکھا۔ وہ بخوبی اسکا طنز سمجھ چکی
تھی۔

Kitab Chehra Novels



"اور میں کس کی منتظر
ہوں۔۔؟" کافی کا مگ ٹیبل پر
رکھتے اس سے پوچھا۔

"جس کے لیے اس گھر میں
موجود ہو۔۔" آدم کا انداز بڑا
دل جلانے والا تھا۔ مگر وہ نگاہیں



پھیرتی مسکرا دی۔ اسی کے انداز
میں۔۔

"اور اگر میں کہوں وہ اگلے کئی
دن گھر نہیں آئے گا تو تم سمجھتے
ہو میں اگلے کئی دن یہیں بیٹھی
رہوں گی۔۔؟"



"اور کوئی آپشن بھی نہیں یہ
عشق ہے ہی کمیٹی چیز۔۔" رونیکا
کے چہرے سے ایک رنگ آکر
گزرا تھا۔ "انسان کو درد بدر کر
دیتی ہے۔۔"

Kitab Chehra Novels

"مانا کہ تم اس مافیا ورلڈ
کے لیے نہیں بنے مگر انسان کو



اتنا ہوش تو ہونا چاہیے ارد گرد کا
کہ حالات کی خبر ہو۔۔ اور میں
یہاں اپنے شوق سے نہیں
آئی۔۔ لوکا اور براق کی مرضی
سے آئی ہوں۔۔ "اسکے تنکنے پر
آدم دلچسپی سے مسکراتا بغور اسے
دیکھ رہا تھا۔ بلو اسٹائلش سویٹر
اور اوئی پاجاما میں ملبوس بالوں



کو خوبصورتی سے جوڑے میں
لیپٹے بیٹھی تھی۔ اس کے ہر ہر
انداز میں نزاکت تھی۔ آج کل
جو خبریں اسے مل رہیں تھیں۔
وہ اسے مسلسل حیران کر رہیں
تھیں۔ اس جیسی ضدی لڑکی کیسے
اتنی سیدھی ہو کر لوٹی تھی کہ
براق اب تک اسے برداشت



کر رہا تھا یعنی کوئی نہ کوئی تبدیلی
تو آئی تھی اس مغرور حسینہ
میں۔۔

"کیا پتا یہاں آنے کے لیے تم
نے خود آگ لگوائی ہو۔۔" رونیکا
کی بھنویں سکڑ گئیں۔ مگر اس
نے ضبط ہاتھ سے جانے نہ دیا۔



"تمہارے اپارٹمنٹ کا ایڈریس
بھی معلوم ہے۔۔۔ بچ کر رہنا۔۔
پتا چلا آج گھر پہنچو اور بیچ رات
میں آگ لگ جائے۔۔" میٹھی
مسکراہٹ کے ساتھ کہتی آدم کو
بے ساختہ قہقہہ لگانے پر مجبور
کر گئی۔



"کوئی بعید نہیں تمہارا وہ لوزر
بھائی میرے بھائی کے گھر میں
حملہ کروا کر بھاگا ہوا ہے۔۔ مگر
میں تمہیں ہر گز بھاگنے نہیں
دوں گا۔" اسکے طنز پر وہ مزید
بحث کرنے کا ارادہ ملتوی کرتی
اٹھ کھڑی ہوئی۔ "اب میں بچوں
کی دھمکیوں سے تو ڈرنے سے



رہی۔۔ "ٹیبیل سے اپنا موبائل
اٹھانے جھکی ہی تھی۔ کہ کسی نے
جھٹکے سے اسکے گداز بازو کو
گرفت میں لیا تھا اور واپس
صوفے پر پٹخ گیا۔ رونیکا اس
اچانک افتاد پر اس قدر شاک
ہوئی تھی کہ منہ سے چیخ بھی نہ
نکل سکی۔ اور جب حواس بحال



ہوئے صوفی کی بیک پر ہاتھ
رکھے آدم کو دیکھ اسکے چہرے کا
رنگ اڑ گیا۔ کیونکہ زندگی میں
پہلی بار اس نے اس شخص کی
آنکھوں میں اس قدر جلال اور
سرخی دیکھی تھی۔

Kitab Chelra Novels



"اب بتاؤ۔۔ کون چھوٹا ہے۔۔
کس سے۔۔" اسکی سرد آواز پر
رونیکا نے ایک نظر اسکے لمبے
چوڑے وجود سے پیچھے دیکھنا چاہا
مگر پورا لاؤنج خالی تھا۔ اس نے
اپنے خشک پڑتے لب تر کیے۔

"د۔۔ دیکھو آدم۔۔"



"آنسر۔۔ می۔۔"

"مم۔۔ میں تم سے کوئی بحث
نہیں کرنا چاہتی۔۔ نہ ہی کوئی
لڑائی۔۔"

Kitab Chehra Novels
"آئی سیڈ گیو دا ڈیم"

آنسر۔۔!! "رونیکا نے بے اختیار



ہاتھوں کو مٹھی میں جکڑا تھا۔

"کونسا آنسر۔۔۔؟"

"یہی کہ تم مجھ سے۔۔۔" آدم
کچھ اور اس پر جھکا تھا۔ اس نے
بے ساختہ اسکی لیڈر جیکٹ پر
ہاتھ رکھتے پیچھے دھکیلنا چاہا۔ مگر



یہ اتنا آسان بھی نہ تھا۔ ایسی
صورت حال کا وہ زندگی میں
پہلی بار سامنا کر رہی تھی۔ اسی
لیے معلوم ہی نہ تھا کہ اپنا
دفاع کس طرح کرے۔۔ "دو
سال بڑی ہو کر بھی۔۔ مجھ سے
اپنا دفاع نہیں کر سکتیں۔۔" اسکی
حواس باختہ شکل دیکھتا معنی



خیزی سے بولا تھا۔ رونیکا نے
جبرے بھینچتے خود کو کچھ سخت
کہنے سے روکا تھا۔ اگر وہ اس
صورتحال میں کچھ اسے سلگانے
والا کہہ دیتی یقیناً وہ اس سے
زیادہ پھیل جاتا۔

Kitab Chehra Novels



"سامنے سے ہٹو۔ مجھے جانا
ہے۔"

"کیوں تمہیں بچوں کو قابو کرنا
نہیں آتا۔؟"

"میں کہہ رہی ہوں ہٹو۔" اسکی
کیفیت پر اپنی مسکراہٹ ضبط



کرتا پیچھے ہٹ گیا۔ لیکن رونیکا
نے اس کے لبوں پر یہ
مسکراہٹ دیکھ لی تھی۔ غصے سے
سرخ پڑتی مزید بحث کرنے کے
بجائے تیزی سے وہاں سے نکل
گئی تھی۔ حالانکہ یہ بات اسکی
فطرت کے سخت خلاف تھی۔ وہ
اپنے مخالف کو اچھا خاصا منہ توڑ



جواب دینا جانتی تھی۔ مگر آج
یقیناً اسکا برا دن تھا۔

اسکی آنکھ کھلی تو صبح کے بارہ بج
رہے تھے۔ کچھ دیر یوں نہیں
کسلمندی سے لیٹے رہنے کے بعد



اپنے برابر میں موجود خالی جگہ
دیکھی۔ براق نجانے کب اٹھا
تھا۔ کمفرٹر خود پر سے ہٹاتی
ڈارک بلو پی جیز میں ملبوس
واشروم کی سمت بڑھ گئی۔ فریش
ہو کر صوفے پر پڑی شال اٹھاتی
باہر آگئی۔ مگر لاؤنج میں موجود
کچن کا منظر دیکھ ایک پل



کے لیے اسکی آنکھیں کھل
گئیں۔ وائٹ ٹی شرٹ اور ٹراؤزر
میں ملبوس ماتھے پر لاتعداد
شکنیں ڈالے وہ کٹنگ بارڈ پر
احتیاط مگر تیزی سے کچھ کاٹ
رہا تھا۔ جبکہ کچن کا ہر سامان
کیبنٹ سے باہر تھا۔ اسٹوو پر دو
سوس پین اور ایک فرائنک پین



رکھا تھا۔ اور تینوں میں سے ہی
دھواں اٹھ رہا تھا۔ اپنی حیرت پر
قابو پاتی وہ نزدیک چلی آئی
تھی۔ اور گلا کھنکھارے۔ براق جو
بری طرح کٹنگ میں مصروف
تھا۔ اسکے گلا کھنکھارنے پر چونکا
تھا۔ اور نگاہ اٹھا کر اسکی سمت
دیکھا۔



"واٹ۔۔۔؟" اسکے سیریس انداز
پر وہ ایکدم گڑبڑا گئی۔

"یہ۔۔۔" اس نے ایک نگاہ
پورے کچن پر ڈالی۔۔۔ "کیا
کمر رہے ہو۔۔۔؟"

Kitab Chehra Novels



"آسان زبان میں کوکنگ کہتے
ہیں۔۔"

"اوہ۔۔ کوکنگ۔۔" سمجھنے والے
انداز میں سر ہلویا۔ "میں۔۔ میں
کچھ ہیلپ کروں۔۔؟"

Kitab Chehra Novels



"کیوں۔۔ کیا میں کر نہیں
رہا۔۔؟" اس کے اکھڑے ہوئے لہجے
پر منہا کی تیوری پر بل آیا تھا۔
پھر کندھے اچکاتی کاؤنٹر کے
پاس رکھی چیئر کھسکا کر بیٹھ گئی۔
شملہ مرچ کاٹنے کے بعد اب
وہ پیاز کاٹ رہا تھا۔ جبکہ فرائنگ
پین میں نجانے کیا چیز تھی جسے



یکسر بھول چکا تھا۔ اور اب وہی
چیز اپنے نظر انداز کیے جانے پر
جل رہی تھی۔

"شاید تم نے پین میں کچھ رکھا

ہے۔۔ اور وہ چیز اب تمہاری

تھوڑی سی توجہ چاہتی

ہے۔۔" منہا نے اپنے لمبے



ناخنوں کو دیکھتے اسے یاد دلایا
تھا۔ اسکا کٹنگ کرتا ہاتھ تھما تھا
اور پلٹ کر دیکھا۔ جہاں فرانسنگ
پین سے دھواں اٹھ رہا تھا۔

"شٹ۔۔!" چھری بارڈ پر پھینکتا
تیزی سے اسٹو کی جانب لپکا
اور جلدی سے آف کر گیا۔ مگر



اسے پہنچنے میں خاصی تاخیر
ہو چکی تھی۔ اسکا سوس پک پک
کر بلکل خشک ہو چکا تھا۔

"ڈیم اٹ۔۔" فرانگ پین اٹھا
کر سلب پر پٹخا۔ قریب آتے اسکی
دائیں جانب سے منہ نکل کر
منہا نے بھی اس ڈیم تھنگ کو



جھانکا۔ اور بڑی مشکل سے اپنی
مسکراہٹ ضبط کی تھی۔ چلو کوئی
چیز تو تھی جہاں اسکی گردن
کے سرے میں تھوڑے بل
آتے۔

Kitab Chehra Novels

"آئی تھنک تھوڑی سا جل
گیا۔۔" براق نے اسکے پر لطف



لہجے پر سلگتے ہوئے اسکی سمت
دیکھا۔ "نہیں تھوڑے سے زیادہ
جل گیا شاید۔۔" پیچھے ہوتے
سنجھل کر جملہ درست کیا۔

"تم جگہ پر بیٹھ رہی ہو یا
نہیں۔۔" اور منہا نے خاموشی
سے واپس اپنی سابقہ جگہ بیٹھنے

۔۔۔



میں ہی عافیت مجھی تھی۔
فرانگ پین سنک میں پھینکتا فرج
کی سمت بڑھ گیا۔ واپس پلٹا تو
کٹے ہوئے فروٹس سے بھرا
باؤل اور چاکلیٹ سیرپ ہاتھ
میں تھا۔ مگر ماتھے پر وہی شکنیں
تھیں۔



"یہ کھاؤ پہلے۔۔" دونوں چیزیں
اسکے سامنے رکھتا واپس پلٹ
گیا۔ اس بار اسکی بھی بھنویں
سکڑیں تھیں مگر بھوک سے
پیٹ چیخ رہا تھا۔ اس لیے کانٹا
اٹھاتی فروٹس کی سمت متوجہ
ہو چکی تھی۔ اگلے پانچ منٹ تک
دونوں کے درمیان کوئی گفتگو نہ



ہوئی تھی کیونکہ دی گریٹ
براق آلیار انتہائی سنجیدہ تاثرات
لیے نجانے کس قسم کا آملیٹ
بنارہے تھے۔ اسکی اس قدر سنجیدہ
حالت دیکھ منہا کے لبوں پر
ایک محفوظ کن مسکراہٹ تھی۔
وہ ناشتہ بھی ایسے بنا رہا تھا۔ جیسے
اپنی گینگ کے بارے میں کوئی



بری خبر سن رہا ہو۔ مگر کچھ دیر
میں پلیٹ میں سجا کر جو چیز
اسکے سامنے لایا تھا۔ اسے دیکھ
منہا کی مسکراہٹ سمٹ گئی۔
کیونکہ اس وقت اسکے سامنے
ایک خوش رنگ اور خوشبو دار
آلیٹ تھا۔ اس نے حیرت بھری
نگاہ اٹھاتے براق کی سمت دیکھا۔



ہیٹ سے سرخ ہوتا وجیہہ چہرہ
لیے سلب پر دونوں ہتھیلیاں
جمائے اسے دیکھ رہا تھا۔ اس نے
بے اختیار منہ میں موجود
اسٹابیری حلق میں اتاری تھی۔

Kitab Chehra Novels

"ٹیسٹ اٹ۔۔" گھمبیر مگر وہی
سابقہ اکھڑ لہجے میں کہتا اسکی



دھڑکنیں منتشر کر گیا۔ وہ چند
لمحے یوں ہی اسے دیکھتی رہی۔
بالآخر براق نے ایک ابرو اچکائی
تھی۔ اور وہ ہڑبڑا کر ٹرانس سے
نکلنے کی پلٹ کی سمت
متوجہ ہو گئی۔ کانٹے اور چھری کی
مدد سے ایک چھوٹا سا حصہ توڑا
تھا۔ کیونکہ ضروری نہ تھا شکل



سے اچھی نظر آنے والی چیز
ذائقے میں بھی اچھی ہوتی۔ مگر
پہلی بانٹ پر ہی اسکی زبان پر
شملہ مرچ مشروم اور انڈے کا
خوش ذائقہ مزہ گھلا تھا۔ جو اسے
مزید کھانے پر بھی مجبور کر گیا
تھا۔ خاموشی سے دوسری کے بعد
تیسری بانٹ لیتے اسے براق کی



نظروں کی تپش پوری شدت
سے اپنے چہرے پر محسوس ہوئی
تھی۔

"آج معلوم ہوا ایک ایمپائر
چلانے سے بھی زیادہ ٹف بیوی
کے مطلب کا کھانا بنانا
ہے۔۔" اسکی بھاری سرگوشی نما



آواز پر منہا کو لگا منہ میں
موجود آلیٹ حلق میں نہیں اتار
پائے گی۔

"کیسا بنا۔؟" منہا نے پلیٹ سے
نظر اٹھاتے ایک بار پھر اسکی
سمت دیکھا جو شاید نہیں بلکہ
یقیناً اسکے ریو کا منتظر تھا۔ اس



نے خاموشی سے کانٹے میں
آلیٹ بھرتے دوبارہ اسکی جانب
دیکھا۔

"نیڈ مور پریکٹس۔۔!!" براق کی
آنکھوں کا رنگ بدلا تھا۔ اسکے
بچنے لب ایک عجیب سی
مسکراہٹ کے لیے کھنچے تھے۔



"سو یو وانٹ می ٹو میک یو
بریک فاسٹ ڈیلی۔۔؟" منہا کا
منہ میں لے جاتا کانٹا بیچ میں ہی
ٹھہر گیا۔ براق اسکی آنکھوں میں
دیکھتا سلب پر جھک کر نزدیک
ہوا تھا۔ "دین آئی آل سو وارنٹ
سمتھنگ ان ریٹرن۔۔ اینڈ یو ول
ہیو ٹو بی ہیو لائک این او بیڈینٹ



گرل۔۔" اور منہ کھولتا اسکے
کانٹے سے آملیٹ منہ میں لے
گیا۔" ہم۔۔ نائس بٹ نوٹ
پرفیکٹ۔۔" لیز آملیٹ حلق
میں اتارتا تبصرہ کر رہا تھا۔ وہ
سرخ پڑتی پلیٹ پر جھک گئی۔

Kitab Chehra Novels



"ناشتہ کر کے میڈیسن لینے
ہیں۔۔ اور پھر اپنی بہن کو کال
کر لینا۔۔ تبریز کا جینا حرام کیا ہوا
ہے اس نے۔۔" اسکے بدمزہ لہجے
میں کہنے پر منہا کا منہ کھل
گیا۔ وہ کل سے یہاں تھی اور
اسے مشال کا خیال تک نہ آیا
تھا۔ اپنی لاپرواہی پر شرمندہ



ہوتے براق کی جانب دیکھا۔ جو
گلوں اور ایپرن پہنا اب ڈش
واشنگ کر رہا تھا۔ کوئی کہہ سکتا
تھا یہ ایک مافیا بوس تھا۔ پھر اپنی
ہی سوچوں پر سرخ پڑتی جگہ
سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

Kitab Chahra Novels



"اور ایک بات۔۔!" منہا
بے اختیار اسکی سمت پلٹی۔ "آج
سن لیے تمہارے لیم ایکسکیوزز
کل سے ایسا نہیں ہوگا۔ تمہاری
رگ رگ سے واقف ہوں میں
سمجھ آئی۔" عینا کو لگا اسکے
چہرے سے دھواں اٹھ رہا ہو۔
اسے معلوم تھا براق کا اشارہ



کس جانب تھا۔ واپس پلٹتی تیزی
سے کمرے کی جانب بڑھ گئی۔
ہوا کچھ یوں تھا کہ براق نے
اسے صبح چھ بجے ایکسپریس سائز
کے لیے اٹھایا تھا مگر وہ اس قدر
سخت نیند میں تھی کہ ڈرامہ
کر کے دل پکڑ کر منع کر گئی
تھی۔ اس وقت تو اسے یہی لگا



تھا کہ براق اسکے جھانسنے میں
آگیا تھا مگر حقیقت میں ایسا
نہیں ہوا تھا۔

”یہ کیا طریقہ ہے۔۔۔ بغیر کسی کو
بتائے وہ تمہیں کہاں لے کر نکل



گیا۔۔؟"مشال نے کال ریسیو کرتے ہی اسے جھاڑ پلائی تھی۔
شام کے چار بج رہے تھے۔ اس نے اب مشال کو کال ملائی تھی کیونکہ پچھلے تین گھنٹے سے اسکا موبائل آف جا رہا تھا۔ اور اب منہا نے نہا دھو کر پیٹ پوجا کر کے اسے فرصت سے دوبارہ



کال ملائی تھی۔ براق ناشتے کے
فوراً بعد ہی میکس کی آمد پر
نکل گیا تھا۔ مگر جانے سے پہلے
اسے موبائل آن رکھنے کی تنبیہ
کر کے گیا تھا۔ حالانکہ کہ پیٹ
ہاؤس میں چپے چپے پر کیمبرے
لگے تھے۔ اور سب کے کنکیشن
براق کے موبائل سے تھے۔ یہ



بات براق نے کل رات ہی
اسے بتائی تھی۔ جس کا مطلب
تھا وہ ہر پل اسے دیکھ رہا
تھا۔ "اور تم بھی یہ نہیں کہ
مجھے کال کر کے انفارم
کردیتیں۔"

Kitab Chehra Novels



"ایسا۔۔ ایسا نہیں ہے۔۔ پتہ نہیں
میرے ذہن سے کیسے نکل گیا
آپکو انفارم کرنا۔۔"

"تم ہوش میں ہو ایک تو اسکے
ساتھ اکیلی نکل گئیں۔۔ اور پھر
تمہیں مجھے انفارم کرنا بھی یاد
نہیں رہا۔۔" مشال کی ڈپٹی ہوئی



آواز پر اس نے لب کنارہ دبا
لیا۔ اسے خود اپنے آپ پر حیرت
ہو رہی تھی وہ کیسے اتنی مگن
ہو گئی۔ کہ اسے احساس ہی نہ
رہا۔

Kitab Chehra Novels

"کہہ تو رہی ہوں کل لاسٹ
پیپر تھا میں اتنا تھکی ہوئی



تھی۔۔ اور براق مجھے بغیر بتائے
لے آیا یہاں۔۔ کل تو سارا دن
میں سوئی رہی۔۔ "بات گول
مول کرتی شرمندہ لہجے میں
بولی۔

Kitab Chehra Novels

"اچھا بس۔۔ یہ بتاؤ واپس کب
آ رہی ہو۔۔؟"



"پتا نہیں۔۔ یہ تو وہی بتائے
گا۔۔"

"تو پوچھو نا اس سے اکیلے رہ
رہی ہو وہاں مجھے فکر ہو رہی ہے
تمہاری۔۔"

Kitab Chehra Novels



"اچھا آجائے تو پوچھوں
گی۔۔" اپنے ناخنوں کو دیکھتی
مدھم آواز میں بولی۔

"اور طبیعت کیسی ہے وقت پر
دوائی اور کھانا لیا۔۔؟ مس
سسلی ساتھ ہوتیں ہیں تو میں
بے فکر رہتی ہوں اب پتا نہیں



کیا کھا پی رہی ہوگی۔۔"منہا
کے ذہن میں کل رات سے
اب تک کا ایک ایک منظر گھوم
گیا۔ چہرے پر سرخی سی ابھر آئی
تھی۔ وہ کبھی تصور بھی نہیں
کر سکتی تھی کہ زندگی میں کبھی
براق کا یہ روپ بھی دیکھنے کو
ملے گا۔



""تمہارے ساتھ گزارا ایک
معمولی سا لمحہ بھی میرے لیے
اتنا قیمتی اور مکمل ہے کہ میں
تمہارے علاوہ اپنے وجود پر اب
کسی اور کا حق ہی نہیں سمجھتا۔
اس سے زیادہ میں اپنی بے
گناہی تم پر عیاں نہیں
کر سکتا۔"



مشال کی آواز کہیں پیچھے رہ گئی
تھی۔ اسکے کانوں میں دور کہیں
براق کے کل کہے جملے ابھرے
تھے۔ اس شخص کی ذرا سی
وضاحت نے اسکے دل کو اتنی
راحت کیوں دی تھی؟ کل سے
خود کو اتنا ہلکا پھلکا کیوں محسوس
کر رہی تھی۔۔؟



"منہا۔۔ کہاں چلیں کنئیں۔۔"

"یہیں ہوں آپی۔۔ اور آپ فکر
نہیں کریں میں کھانا اور دوائی
دونوں وقت پر لے رہی
ہوں۔۔"

Kitab Chehra Novels



"کیسے فکر نہ کروں۔۔ جب سے
تم اس شخص کے ساتھ ہو مجھے
تو ٹینشن ہی رہتی ہے۔۔" اسکے
تفکر بھرے انداز ہر وہ محض
لب کاٹ کر رہ گئی۔ اب اسے کیا
بتاتی کل سے اس شخص نے
کس طرح سے ہاتھ کا چھالا بنایا
ہوا تھا اسے۔ مشال سے مزید



آدھے گھنٹے اور بات کی تھی۔ پھر
فون رکھ کر کچن کی سمت بڑھ
گئی۔ دل لگا کر اپنے لیے کریم
کافی بنائی اور باہر لاؤنج میں
موجود بڑی سے گلاس وال کی
سمت بڑھ گئی۔ جسکے پار سے
بالکنی اور پورا شہر نظر آرہا تھا۔
سپ لیتی وہیں وال سے کندھا



ٹکا کر ان مناظر میں کھو چکی
تھی۔ اس وقت نجانے کیوں خود
کو اتنا پرسکون محسوس کر رہی
تھی۔ یہ احساس بالکل نیا اور
مختلف تھا وہ خود کو اس پل تنہا
ہو کر بھی تنہا محسوس نہیں
کر رہی تھی۔ اسے احساس ہی نہ
ہوا کتنا وقت گزر چکا تھا۔ جب



اسے اپنے پیچھے کسی کی موجودگی
کا احساس ہوا۔ اس سے پہلے کہ
وہ پلٹتی پیچھے کھڑا وجود اسے
اپنے حصار میں لیتا اسکے نم
بالوں میں چہرہ چھپا گیا۔ منہا نے
کافی کامگ کرنے کے خوف
سے سختی سے تھام لیا۔ اس وقت
دل تیزی سے دھڑک رہا تھا۔ وہ



اس شخص کے لمس کو بخوبی
پہچانتی تھی۔

"کوئی کہہ سکتا ہے راتوں کو دیر
تک لوٹنے والا۔۔ اب سب کچھ
چھوڑ کر گھر آنے کی کرتا
ہے۔۔" اسکی گھمبیر سرگوشی پر
منہا آنکھیں بند کر گئی۔ مگر جب



اسکی بے باکیوں کو بڑھتے محسوس
کیا فوراً الگ ہونا چاہا۔

"چھوڑو مجھے۔۔ کافی گر جائے
گی۔۔ او۔۔ اور پھر تمہیں صاف
کرنی پڑے گی۔۔" وہ جو مدہوش
ہوا جا رہا تھا۔ اسکی بات پر
آنکھیں کھولتا اپنی سمت موڑ گیا۔



اب عینا کی پشت گلاس وال کی
جانب تھی۔

"تم نے تو اپنا پارٹ ٹائم نوکر
ہی سمجھ لیا مجھے۔۔" ایک ہاتھ
گلاس وال پر رکھتا اس پر جھکا
تھا۔ وہ لب تر کرتی کافی پر
نظریں جما گئی۔



"تو تم ہی کو شوق تھا یہاں
لانے کا۔" واہ کیا ایکسیوز تھا۔

"تو تمہیں تو کبھی ہماری
پرائیویسی کی فکر ہونے سے
رہی۔۔ تمہاری بلا سے۔۔ بیڈ روم
میں بھی ایک ورکر کھڑی ہو
تاکہ میں قریب نہ



آسکوں۔۔"منہا نے سلگ کر
اسکی جانب دیکھا۔

"تم نے خود ہی مسلط کی تھی
ایزائیل میرے سر پر۔۔ اور کونسا
بیچارا ور کر تمہارے آنے کے
بعد گھر میں نظر آتا ہے جو
تمہیں پرائیویسی نہیں مل



رہی۔۔؟" مگر براق لب کا کنارہ
دبائے مسکرا رہا تھا۔ وہ نظریں
واپس جھکا گئی۔ اس شخص کی
نظریں اس قدر معنی خیز اور
گہری تھیں کہ چند پل نظریں
ملانا بھی محال تھا۔

Kitab Chelra Novels



"یہ تم نہیں سمجھنے والیں۔۔ یہ
بتاؤ کافی دیر سے کالز کر رہا تھا
ریسیو کیوں نہیں کر رہیں
تھیں۔۔" اس کے ہاتھ سے مگ لیتا
لبوں سے لگانے لگا۔ مگر کریم
کافی دیکھ اس کے چہرے کے
زاویے بگڑ گئے۔ وہ ہمیشہ بلیک
کافی پیتا تھا۔



مگ اسکی سمت بڑھایا۔ مگر منہا
نے ایسی آنکھوں سے دیکھا 'یہ
بھی تم ہی پی لو'

"کنجوس ایک سپ لیا ہے ابھی
تو۔۔" اسکے لبوں کے قریب کیا۔
مگر وہ سینے پر ہاتھ باندھے اسکی
شرٹ کی پیٹرن گھورنے لگی۔



آج وہ نیوی بلو شرٹ اور پینٹ
میں ملبوس تھا۔ اس نے اسے
ہمیشہ ڈارک کلر کے سوٹس پہنے
ہی دیکھا تھا۔

"سوچ لو۔۔ ڈنر نہیں بناؤں گا۔۔
اگر بات نہیں مانی۔۔" منہا نے
نگاہیں واپس اسکی سمت کیں جو



اس وقت الگ ہی خمار لیے کھڑا
تھا۔ وہ فوراً نظریں چراتی سپ
بھرنے لگی۔ مگر چند گھونٹ
بھرنے کے بعد ہی اس کا دل
گھبرانے لگا تھا۔ براق نے بغیر
کہے مگ سائیڈ ٹیبل پر رکھ دیا
تھا۔ منہا نے ایک جانب سے



نکلنا چاہا۔ مگر وہ کلائی تھامتا واپس
سابقہ جگہ لے آیا۔

"یاد تو نہیں آرہی اپنے اپنوں
کی۔۔" اسکی آنکھوں میں دیکھتے
لطیف سا طنز کیا تھا۔ منہ ہاتھی
تھی۔



"میری چھوڑو۔۔ تمہیں مینشن
میں رہنے والی ہستی کی یاد تو
نہیں آرہی۔۔ جس کے تحفے دل
سے لگائے گھومتے ہو۔۔" اس کے
سلگتے ہوئے بے ساختہ جواب پر
براق اپنا قہقہہ ضبط نہ کر سکا اور
سر پیچھے پھینکتا ہنستا چلا گیا۔ اس
کے اس قدر عجیب ری ایکشن



پر عینا کا چہرہ شرم و غصے سے
سرخ پڑھ چکا تھا۔

"کاش تمہاری یہ غلط فہمی کبھی
دور نہ ہو اور تم نیگیٹو ہی سہی
مگر میرے بارے میں سوچتی
رہو۔" وہ یکدم ہی اس پر جھکا
تھا۔ عینا چہرہ دوسری جانب



کر گئی۔ مگر وہ اب اپنا لمس اسکی
گردن کے خم پر چھوڑ رہا تھا۔

"ہونہہ۔۔ میں کیوں سوچوں گی
تمہارے بارے میں۔۔" براق
نے اسکے رخسار پر لمس چھوڑتے
ٹھوڑی تھام لی۔



"یہی تو سوچ رہا ہوں ایسا کیا
کروں جو تمہاری ہر سوچ مجھ
سے ہو کر گزرے۔۔ میرے
علاوہ اور کوئی خیال تمہیں چھو
کر نہ۔۔" اور وہ فاصلے مزید سمیٹتا
اسکی ٹھوڑی پر جھکا تھا۔ یہ لڑکی
ایڈکشن تھی اسکی۔۔ اور وہ ساری
زندگی اس ایڈکشن میں مبتلا رہنا



چاہتا تھا۔ منہا نے اس کے کندھوں
پر ہاتھ رکھتے پرے دھکیلا
تھا۔ "سوچ لو۔۔ بڑ چکن کی
ریسپی لی ہے مس سسلی سے
ابھی۔۔" اسکی لالچ پر منہا انار
کی طرح سرخ ہو چکی تھی۔ لیکن
وہ چاہتی بھی تو اس شخص کے



سامنے مزاحمت نہیں کر سکتی
تھی۔

"کیسی ہیں مس سسیلی۔۔" اپنے
کمرے کی جانب بڑھتے اس نے
ان سے پوچھا۔ وہ دونوں پینٹ



ہاؤس میں چار دن گزارنے کے
بعد آج بلاآخر واپس مینشن لوٹ
آئے تھے۔ مس سسیلی اسے دیکھ
کر کھل اٹھیں۔ انہیں منہا بڑی
فریش فریش نظر آرہی تھی۔

Kitab Chehra Novels

"میں ٹھیک ہوں تم کیسی

ہو۔۔؟"



"میں بھی ٹھیک ہوں آنٹی کیسی
ہیں۔۔؟" مس سسیلی کی
مسکراہٹ یکدم سمٹ گئی۔ اب
چہرے وہی پروفیشنل تاثرات
تھے۔

Kitab Chehra Novels

"شی از فائن۔۔" کمرے میں
داخل ہوئی تو مس سسیلی بھی



ساتھ چلی آئیں۔

"میں کپڑے نکال رہی ہوں
جلدی سے فریش ہو جاؤ۔۔۔ پھر
ڈنر کر لینا۔" وہ بیڈ پر ٹکی تو
مس سسیلی کلوزیٹ کی سمت
بڑھ گئیں۔ مگر وہ پکارتی روک
گئی۔



"ہاں۔۔؟"

"یہ۔۔رونیکا کب تک ہے
یہاں۔۔؟" اس نے کچھ جھجھک
کر پوچھا۔ مس سسیلی اس کے
نزدیک آ گئیں۔

Kitab Chehra Novels



"براق سر نے بتایا نہیں
آپکو۔۔؟" اس نے نا سمجھی سے
سر نفی میں ہلا دیا۔ "ان کے
پیس میں آگ لگ گئی تھی۔۔
بلکہ کچھ دشمنوں نے یہ کام کیا
ہے۔۔ یہ نیوز تو اخبار تک میں
آئی ہے۔۔ لو کا سر مذاکرات کے
سلسلے میں ہی گئے ہوئے ہیں۔۔



اسی لیے مس اینٹونیو یہاں اسٹے
کر رہی ہیں۔۔۔ "ان کی تفصیل پر
منہا لب کاٹتی کسی سوچ میں گم
تھی۔

"ابھی کہاں ہے۔۔۔؟" وہ پتا نہیں
کیوں رونیکا کے بارے میں اتنے
سوال کر رہی تھی۔ "مم۔۔۔ میرا



مطلب ہے۔۔ ڈنر کر لیا یا ہمارے
ساتھ کرے گی۔۔؟" اس کے
سوالوں پر مس سسیلی نے بڑی
مشکل سے اپنی مسکراہٹ
روکی۔۔

Kitab Chehra Novels

"انہوں نے ڈنر کر لیا ہے۔۔ اور
فلحال اسٹڈی میں ہیں۔۔" منہا کی



بھنویں سکڑیں تھیں۔ براق بھی
گھر آتے ہی نجانے کہاں غائب
ہو گیا تھا۔

"اور آپ کے سر۔۔؟"

Kitab Chehra Novels "سر بھی اسٹڈی میں ہیں۔۔"

میکس بھی ساتھ ہے ان



کے۔۔"مس سسلی نے نجانے
کیوں وضاحت دینی ضروری
سمجھی تھی۔ منہا محض لب بھینچ
گئی۔ پچھلے چار دن جتنے سکون
میں گزرے تھے ایسا لگ رہا تھا
یہاں آتے ہی ان کا اثر ختم
ہونے لگا تھا۔



"ڈنر لگوار ہی ہوں میں تم جلدی
سے آ جاؤ۔۔" منہا نے چونک کر
انہیں دیکھا تھا۔

"نہیں اسکی ضرورت نہیں۔۔
ابھی بھوک نہیں مجھے۔۔"

Kitab Chehra Novels



"عینا میڈیسن بھی لینی ہیں
تمہیں۔۔"

"میں لے لوں گی مس
سسلی۔۔ مگر ابھی بالکل موڈ

نہیں۔۔" اسکے اصرار پر وہ باہر
نکل گئیں تھیں۔ پھر وہ کتنی ہی
دیر تک غیر محسوس انداز میں



براق کی منتظر رہی تھی۔ بیڈ کے
سرہانے سے ٹیک لگاتے ایک
نظر والکلک دیکھی جو رات کے
بارہ بجا رہی تھی۔ انہیں لوٹے
ڈھائی گھنٹے گزر چکے تھے۔ مگر
اُس نے اب تک کمرے کا رخ
نہ کیا تھا۔



"یہاں آتے ہی اسکی ساری کیئر
اور فکر ختم ہوگئی۔۔ ورنہ کتنے
ڈرامے کر رہا تھا۔" اس نے
ناگواری سے سوچا تھا۔ جبھی
کمرے کا دروازہ کھلا تھا اور سیاہ
ڈریس شرٹ کی سیلیوز فولڈ کیے
کوٹ ایک کلائی پر ڈالا براق
کمرے میں داخل ہوا تھا۔



"سوئیں کیوں نہیں اب
تک۔۔؟" اسے جاگتا دیکھ براق
نے ایک نظر رسٹ واچ
دیکھی۔

"کیوں۔۔؟ اب سوؤں گی بھی تم
سے پوچھ کر۔۔؟" اسکے جلے کٹے
جواب پر براق نے ایک ابرو



اچکائی۔ اور قدم بڑھاتا سائیڈ ٹیبل
کے پاس آرکا۔ رسٹ وایج اتار
کر وہیں ٹیبل پر ڈالی۔ اور کوٹ
سائیڈ میں ڈالنے سے پہلے اپنی
سیاہ رنگ کی گن اس میں سے
نکال کر رسٹ وایج کے ساتھ
ہی رکھ گیا۔ منہا کی نگاہیں اس



گن پر ٹھہر گئیں تھیں۔ دل میں
ایک بے چینی کی لہر اٹھی تھی۔

"کبھی تم نے سوچا ہے تمہاری
اولاد اس ماحول میں کیسے پلے
گی۔۔؟" براق ٹھٹھکا تھا اور رخ
موڑتا موڑتا رک گیا۔ منہا کی



سمت دیکھا جس کی نگاہیں اسکی
گن پر تھیں۔

"ان کا باپ بھی اسی ماحول میں
پلا ہے۔۔" جب بولا لہجہ برف
کی طرح سرد تھا۔ منہا نے نگاہ
اٹھا کر اسکی سمت دیکھا۔

Kitab Chehra Novels



"تو تم چاہتے ہو۔۔ وہ بھی براق
آلیار بن جائے۔۔؟" کیا سوال
تھا۔ کیا تیر تھا جو اسکی جانب
پھینکا تھا۔

"براق آلیار بننا ہر کسی کے بس
کی بات نہیں منہا سنان۔۔ جس
اندھن میں براق آلیار جلا ہے



اسکا دھواں تک اسکی اولاد پر
نہیں پہنچ سکتا۔۔ جو وقت براق
آلیار نے کاٹا ہے۔۔ اسکی اولاد پر
وہ وقت نہیں آسکتا۔۔ یہ وعدہ
آج میں تم سے کر رہا
ہوں۔۔ "اس وقت براق آلیار
کی آنکھوں میں اتنی سرخی اور
کرب تھا کہ منہا اپنی بات



بھلائی اسے دیکھتی رہی۔ وہ کس
وقت کی بات کر رہا تھا۔؟ ایسا
کیا تھا جس کے اندھن میں وہ
جلا تھا۔؟ براق اسکی نگاہوں
سے نظریں پھیرتا واپس باہر نکل
گیا تھا۔ یوں جیسے اپنی ایک پرت
اس پر ظاہر کردی تھی اور اب
اپنی بے اختیار پر پچھتاتا کہیں خود



کو چھپانا چاہتا ہو۔

جاری ہے

Kitab Chehra Novels



رفوگر

قسط ۴۳

Kitab Chehra Novels

"کبھی تم نے اتنے کم عرصے میں
کسی کو فرش سے عرش پر جاتے



دیکھا ہے۔۔"جی یونگ کے سوال
پر میکس نے اسکی سمت دیکھا۔

"تم نے دیکھا ہے۔۔؟"اسکا لہجہ
مسکراتا ہوا تھا۔

Kitab Chehra Novels

"ہاں دیکھا ہے لائیو دیکھا ہے۔۔یہ
بندی تو عرش پر پہنچ کر بھی چین



سے نہیں بیٹھی وہاں بھی پورا پورا
ہولڈ چاہیے اسے۔۔" اس کے جلے کٹے
انداز پر میکس نے اپنا قہقہہ روکتے
تنبیہی نگاہوں سے دیکھا۔

"نہیں سوچو۔۔ ہم کتنے سال سے
کام کر رہے ہیں۔۔ کبھی بوس نے
ہم سے پوچھا ناشتہ کھانے کو۔۔؟
اور یہ دیکھو جس لڑکی کے ٹوٹل



دن میں اپنی انگلیوں پر گن سکتا
ہوں اس کے لیے ناشتے بنا رہے
ہیں وہ۔۔" اسکی شکایتوں کی لسٹ
طویل تھی مگر آج ایسا لگ رہا تھا۔
وہ صحیح طور پر کان کھائے گا اسکے۔
کیونکہ براق پچھلے دو گھنٹے سے کچن
میں گھسا ناشتہ بنانے میں لگا تھا۔ اور
وہ دونوں جو کچھ فاصلے پر لاؤنج



کے پاس کاریڈور میں ہی کھڑے
تھے۔ واضح کچن کا منظر دیکھ رہے
تھے۔ جہاں براق صرف مس سسلی
سے ہیلپر کی سروسز لے رہا تھا۔

"اس لڑکی سے بوس کی شادی ہوئی
ہے گدھے۔۔ تم اس لڑکی کے بھائی
بن کر سامنے پہنچ جاؤ۔۔ شاید پوچھ



لیں۔۔"جی یونگ نے بس ایک
ناگوار نگاہ اس پر ڈالی تھی۔

"بات میری نہیں عینا کی ہے۔۔ وہ
تو آسمانوں پر رہتی ہے بھائی۔۔ ہمیں
نوکر قبول کر لے بڑی بات
ہے۔۔" میکس کے لبوں سے ہلکا سا

قہقہہ نکلا تھا۔ جسے فوراً دبا گیا۔ لیکن
اس بار اس نے غور سے براق کو



دیکھا۔ آج اس نے زندگی میں پہلی
بار اپنے بوس کا نیا اور انوکھا روپ
دیکھا تھا۔ جو اس وقت اپنی
امپورٹینٹ میٹنگز اور تمام کام پس
پشت ڈالے اس لڑکی کے لیے ناشتہ
بنارہا تھا۔ جس سے شروع سے ایک
عجیب قسم کی جنگ شروع کیا ہوا
تھا۔



"ایک بات بتاؤ۔۔؟" میکس نے جی
یونگ کی سمت دیکھا جو بوس کو ہی
دیکھ رہا تھا۔ "کیا تمہیں لگتا ہے
بوس کو عینا سے محبت
ہے۔۔؟" اس بار جی یونگ نے
اسکے سوال پر اپنا قہقہہ ضبط کیا تھا۔

"میں نے تم جیسا گھامڑ نہیں
دیکھا۔۔ آج معلوم ہوا تم اب تک



سنگل کیوں ہو۔۔"

"شٹ اپ۔۔" میکس اپنے ویک
پوائنٹ پر سلگ اٹھا۔

"یار ظاہر سی بات ہے یا تو بوس کا
اس پر دل آچکا ہے۔۔ یا عینا نے
قسم سے مصری جادو کیا ہے۔۔ ایسا
کہ اس مافیا بوس کو کچن میں گھسا



دیا۔۔"اسکے حسرت و جلن کے ملے
جلے انداز پر میکس نے محفوظ
ہوتے کچن سے آتی اشتہا انگیز
خوشبو اندر اتاری تھی۔ جی یونگ کی
دوسری بات ایک جوک سے زیادہ
نہ تھی مگر پہلی بات اتنی ہی سچی
تھی۔



"چلو ایک شرط لگاتے
ہیں۔۔" میکس نے اس بار الجھ کر
اسے دیکھا۔ "کیسی شرط۔۔؟"

"سنو تو۔۔ اگر بوس ناشتہ بنا کر
تمہارے ساتھ چلے گئے تو میری
پہلی بات سچ ہوگی۔۔ لیکن۔۔!!
اگر۔۔ بوس عینا کے ناشتہ کرنے



تک رکے تو میری دوسری بات سچ
ہوگی۔۔"

"تو یہ شرط کیسی ہوئی دونوں ہی
تمہاری باتیں ہیں۔۔"

"اگر پہلی بات سچ ہوئی میں تمہیں
آج ڈنر کرواؤں گا اور اگر دوسری



سچ ہوئی تم مجھے اگلے تین دن ڈر
کروا دینا۔"

دوسری جانب بے بی پنک ٹاپ اور
سفید ٹراؤزر میں ملبوس منہا ہاتھ
لے کر نکلی تو ایزابیل کو اپنا منتظر
پایا۔



"میڈم ناشتے پر انتظار ہو رہا ہے
آپکا۔" بالوں سے ٹاول کھولتے اس
نے ٹھہرتے اسے پھر ایک نظر
والکلک دیکھی جہاں پونے بارہ
ہو رہے تھے۔ اکثر وہ مینشن میں اسی
وقت ناشتہ کرتی تھی مگر بالکل تنہا
کیونکہ براق اس وقت تک جاچکا
ہوتا تھا۔



"براق گیا نہیں ابھی۔۔؟"

"نو میم۔۔!!" اور یہ کہتے اسکے
لبوں پر ایک دلچسپ مسکراہٹ
ابھری تھی۔ منہا نے کچھ چونک کر
اسے دیکھا تھا۔ مگر پھر سر جھٹکتی
بالوں میں کیچر لگا کر اسکے ساتھ
ہی کمرے سے باہر نکل گئی۔ نیچے
آئی تو سب کچھ روز جیسا ہی تھا۔ وہ



ڈائننگ ٹیبل کی سمت بڑھ گئی۔ مگر
اپنی مخصوص جگہ پر بیٹھنے سے پہلے
اسکی نگاہ میکس اور جی یونگ تک
جا پہنچی۔ وہ دونوں آپس میں باتوں
میں مگن تھے۔ اور نگاہیں کچن کی
سمت تھیں۔

Kitab Chehra Novels

"آپ بیٹھیں میں ناشتہ لگواتی
ہوں۔" ایزابیل نرمی سے مسکراتی



بچن کی سمت بڑھ گئی۔ اسے رونیکا
اب تک نظر نہیں آئی تھی۔ چند
لمحے انتظار کے بعد عقب سے کسی
نے ٹرے میں سجا گارلک بریڈ اور
اسکریمبل ایگ اسکے سامنے لا کر
رکھا تھا۔ اور ناشتے کے علاوہ جو
مخصوص پرفیوم کی خوشبو اسکے
نہنوں سے ٹکرائی تھی۔ اسے سر



اٹھانے پر مجبور کر گئی۔ یہ منظر
سیڑھیاں اتر کر ٹیبل کے نزدیک
آتی رونیکا نے بھی دیکھا۔ اور پھر
ٹیبل کی سمت بڑھنے کے بجائے وہ
باہر لاؤنج کے خارجی دروازے کی
سمت بڑھ گئی تھی۔

Kitab Chelra Novels

"تم۔۔ ناشتہ بنا رہے تھے۔۔؟" اسکی
مدھم مگر بے یقین آواز پر براق



نے ابرو اچکائی۔

"کوشش کر رہا تھا۔" چیئر کھسکانا
اسکے برابر میں ہی آبیٹھا۔ "اسٹارٹ
کرو جلدی۔ لیٹ ہو رہا ہوں
میں۔" خود کو دیکھتا پا کر آرڈر
دیتے ایک نظر منتظر کھڑے میکس
اور جی یونگ کو دیکھا جو اس سے
نگاہ ملتے ہی نظریں جھکا گئے تھے۔



مگر ان کے چہروں پر موجود
بے یقینی وہ دیکھ چکا تھا۔ منہا کے
چہرے پر بھی ایسے ہی کچھ تاثرات
تھے۔ مگر ان پر قابو پاتی ناشتے کی
سمت متوجہ ہو چکی تھی۔ ایزابیل اسکا
فریش جوس براہیں رکھتی پیچھے
ہٹ گئی۔ جبکہ براق اسے ناشتہ
شروع کرتا دیکھ کافی دیر سے منتظر



کالز اب اٹینڈ کر رہا تھا۔ براق نے
فون سنتے چند لمحے بعد ختمگین
نگاہوں سے بیوی کو دیکھا۔ اس نے
دو گھنٹے لگ کر اس کے لیے ناشتہ
بنایا تھا۔ اور یہ جھوٹے منہ پوچھ بھی
نہیں رہی تھی۔ یہاں تک کہ وہ
ناشتہ ختم کر چکی تھی۔



"بندہ مروت میں ہی پوچھ لیتا
ہے۔۔" منہا نے جوس لبوں سے
ہٹاتے حیرت سے اسکی خشمگین
نگاہوں میں دیکھا۔ اور اپنی بداخلاقی
کا شدت سے احساس ہوا تھا۔

Kitab Chehra Novels

"مم۔۔ میں سمجھی۔۔ شاید تم۔۔" مگر
پھر لب بھینچتے اپنا جوس اسکی
سمت بڑھا دیا۔ براق نے ایک نظر



اسکی ٹھہری ٹھہری صورت دیکھی
اور پھر جوس کے گلاس کو جس
میں سے عینا نے چند سپ ہی لیے
تھے۔

I'll take ur thanks in"

Kitab Chehra Novels
"گھمبیر" my way tonight

لہجے میں سرگوشی کرتا اسکی سمت
جھکا تھا اور گلاس سے ایک سپ



لے کر اٹھتا سیڑھیوں کی سمت بڑھ
گیا۔ ابھی اسے ریڈی بھی ہونا تھا۔
جبکہ منہا منہ کھولے گلاس تھامی
اسی ٹرانس میں بیٹھی رہی۔ اور
نظروں سے اوچھل ہونے تک اسکی
پشت دیکھتی رہی۔

Kitab Chehra Novels

"کالے عمل کام کر رہے ہیں۔۔
تگڑا ڈنر تیار رکھنا۔۔" جی یونگ



میکس کے کندھے پر ہاتھ مارتا
لاؤنچ کے خارجی دروازے کی سمت
بڑھ گیا۔

Kitab Chehra Novels

وہ اس وقت آفس میں بیٹھا اپنے
نیو اسسٹنٹ کی تیزی سے چلتی
زبان سے اگلے ملنے والے ٹینڈر کی



ڈیٹیلز عدم دلچسپی سے سن رہا تھا۔
جب سے اسکی یونی ختم ہوئی تھی۔
براق نے اسے گدی سے پکڑ کر
آفس کے کاموں میں پھنسا دیا تھا۔
پچھلے ایک ہفتے سے اس کی روٹین
لائف تباہ ہو کر رہ گئی تھی۔ نہ
رینگ۔۔ نہ آؤٹنگ۔۔ نہ کلبرز۔۔ نہ
دوست یار۔۔ نہ مستی بس دن رات



آفس کے چکروں میں پھنسا تھا۔ اور
مشال اسکی بلائیں لیتی نہیں تھک
رہی تھی۔ اسکی تو جیسے درینہ خواہش
پوری ہوگئی تھی۔ اسے آفس بھیجنے
کی نہیں بلکہ ریسنگ چھوڑوانے
کی۔۔۔ پین انگلیوں میں گھوماتے نگاہ
آفس کے دروازے کی سمت ڈالی



جہاں سے اسے وہ گزرتی نظر آئی
تھی۔

"سر یہ ڈیٹیلز دیکھ لیں براق سر کو
شام تک یہ فائل چاہیے۔"

"بعد میں ابھی ایک اہم کام
ہے۔" اسے ٹالتا تیزی سے
دروازے کی سمت لپکا تھا۔ اور باہر



نکل کر دیکھا۔ وہ اپنی ہائی ہیل کے
سبب ابھی لفٹ تک ہی پہنچی تھی۔
آدم لمبے لمبے ڈگ بھرتا عین اسکے
عقب میں جا کھڑا ہوا۔ رونیکا نے
اپنے ساتھ کسی کو لفٹ میں داخل
ہوتے دیکھ کر نگاہ اٹھائی تو ایک پل
کے لیے کھٹک گئی۔ ڈارک بلو
تھری پیس میں ملبوس ٹائی لوز کیے



شرٹ کے اوپری بٹن کھولے وہ
کھڑا تھا۔

"تم یہاں کیا کر رہے ہو۔۔؟"

"سیم کو سچن۔۔ واٹ آر یو ڈوئنگ
ہیئر۔۔؟" آنکھوں میں دلچسپی لیے
اسکی بڑی بڑی آنکھوں میں دیکھا۔
رونیکا اس پر سے نگاہ ہٹاتی براق



کے فلور کا بٹن پریس کر گئی۔ آدم
نے ایک ابرو اچکاتے اسکی سمت
دیکھا۔

"بھائی آفس میں نہیں

ہیں۔۔" حالانکہ اسے سرے سے
معلوم ہی نہ تھا۔ جبکہ رونیکا کے
چہرے پر الجھن ابھر آئی۔



"تم سے کس نے کہا۔۔ ابھی میں
نے ریسپشن پر پوچھا تھا۔۔ وہ
ہے۔۔" آدم کندھے اچکا گیا۔

"مرضی ہے تمہاری۔۔ ویسے کام کیا
ہے ان سے۔۔" لفٹ کی دیوار سے
ٹیک لگاتے اسکے ہاتھ میں موجود بلو
رنگ کی فائل کو دیکھا۔ وائٹ



شرٹ اور بلیک سیلہوٹم میں ملبوس
بالوں کو جوڑے میں جکڑی تھی۔

"نن آف یور بزنس۔۔" اسکی
نظریں خود پر محسوس کرتی اکڑ کر
بولی۔ پچھلے ٹکراؤ کا اسکا غصہ اب
تک ختم نہیں ہوا تھا۔ یعنی وہ اس
سے چھوٹا ہو کر اسے ڈرانا چاہتا تھا۔
خوفزدہ کرنا چاہتا تھا۔ نیور۔۔! اسکی



طویل خاموشی پر رونیکا نے کن
اکھیوں سے اسکی سمت دیکھا۔ جو
اس پل انتہائی حشمگین نگاہوں سے
اسے دیکھ رہا تھا۔ نہ جانے کیوں
اسے اپنا دل حلق میں آتا محسوس
ہوا جب آدم سیدھا ہوتا اسکی سمت
بڑھا تھا۔ اس نے اس بار گردن
موڑ کر اسے دیکھا تھا۔ مگر وہ فاصلہ



مٹاتا بلکل اسکے سر پر آگیا۔ اس
جیسی لمبی لڑکی جو ہیلز تک پہنی
ہوئی تھی۔ وہ ایڈیٹ پھر بھی دو
تین انچ اوپر ہی آرہا تھا۔ شاید یہی
وجہ تھی کہ وہ اسے انٹیمیڈیٹ کر
جاتا تھا۔

Kitab Chehra Novels

"تمہیں سیدھی زبان سمجھ نہیں
آتی۔۔؟"



"دیکھو آدم۔۔ آئی ڈونٹ۔۔"

"واٹ ہاں۔۔؟" اسے مزید آگے
بڑھتا دیکھ فاصلہ برقرار رکھنے کے

لیے وہ ایک قدم پیچھے ہٹ

گئی۔ "تم حد سے بڑھ رہے ہو۔۔"

"اب حدود کا تعین تم کرو گی۔۔ جو

ہر حد پار کر گئی۔۔" اس کے طنز پر



نجانے کیوں رونیکا کو اپنے چہرے پر
سرخی دوڑتی محسوس ہوئی۔ مگر جب
بولی لہجہ آگ میں ڈوبا تھا۔

"تمہیں کوئی حق نہیں میری ذات
یا فعل پر تبصرہ کرنے کا۔"

Kitab Chehra Novels

"تو تمہیں بھی حق نہیں میری
حدود کے تعین کا۔" اسکی بے تکی



بات پر رونیکا کا منہ کھل گیا۔

"ٹو ہیل ود یو۔۔ میری بلا سے کہیں
بھی جاؤ۔۔ کچھ بھی کرو۔۔ بس مجھ
سے دور۔۔" ابھی اسکا جملہ مکمل
بھی نہ ہوا تھا۔ آدم اسے بازو سے
پکڑتا لفٹ کی دیوار سے لگایا۔ رونیکا
نے شاک کے سبب پھٹی پھٹی
نگاہوں سے اسکی جانب دیکھا۔



"تم مجھے ڈکٹیٹ بھی نہیں کرو گی
سمجھ آئی۔۔!! اتنا سننے کا عادی
نہیں ہوں۔۔" اسکے سخت اور
دو ٹوک انداز پر اسے سمجھ نہ آیا وہ
اس پر چیخے۔۔ تھپڑ لگائے۔۔ یا خود
ہی اس سسکی سے فاصلہ رکھے۔ جو
خوا مخواہ ہی اسکی زندگی اجیرن کر رہا
تھا۔ جبکہ آدم اسے شاکڈ کھڑا دیکھ



بازو چھوڑتا وہیں ذرا فاصلے پر دیوار
سے ٹیک لگا گیا۔ ج بھی لفٹ کا
دروازہ کھلا تھا۔ اور جو شخص ان کے
سامنے ابھرا تھا۔ وہ آدم ضمیر کو
یکدم سیدھا ہونے پر مجبور کر گیا۔

Kitab Chehra Novels

"بگ بوس۔۔!! آپ آفس میں
تھے۔۔ میں نے تو سنا تھا نکل
گئے۔۔" رونیکا کو باہر نکلتا دیکھ وہ



خود بھی باہر آچکا تھا۔ براق نے
بغور اسے اور پھر رونیکا کو دیکھا۔

"اور یہ خبر کس نے دی
تمہیں۔۔؟" واپس نگاہیں اسکی جانب
کیں۔ جس نے اسی پل رونیکا سے
نگاہیں ہٹائیں تھیں۔

"میرے اپنے ذرا لُٹے ہیں۔۔"



"ایسے ناقص ذرائع رکھنے سے بہتر
ہے میکس سے رابطہ کرلو۔۔ اور
رونیکا کیا بنا تمہارے کام
کا۔۔" براق رونیکا کی سمت متوجہ
ہو چکا تھا۔ جبکہ آدم کان کھجا کر رہ
گیا۔

Kitab Chehra Novels

"آل موسٹ ڈن۔۔ میری ڈیل تو
فائنل ہو چکی بس ایک لوکیشن پر



آرکیٹیکٹ کا وزٹ کروانا
ہے۔۔" براق نے سر اثبات میں
ہلاتے ایک نگاہ آدم پر ڈالی جو اس
وقت خشمگین نگاہوں سے رونیکا کو
دیکھ رہا تھا۔

Kitab Chehra Novels

"آدم۔۔!!" براق کی آواز پر آدم
نے الرٹ ہوتے اسکی سمت
دیکھا۔ "رونیکا کے آؤٹ لیٹ کی



آپنگ تک اس کے مسئلے سلجھانا
تمہاری ذمہ داری ہے۔"

"آئی وانٹ مائنڈ آپ۔۔ ان صاحبہ
سے پوچھ لیں۔" اس کے طنز پر رونیکا
سلگ اٹھی۔ اور براق کی جانب
دیکھا۔



"اسکی ضرورت نہیں براق۔۔ آئی
کین ہینڈل۔"

"مجھے تمہاری قابلیت پر کوئی شبہ
نہیں بٹ لٹ ہم ہینڈل اٹ۔۔ یہ
خود ایک آرکیٹیکٹ ہے۔۔ میں بھی
اسکی اسکلز دیکھنا چاہتا ہوں۔۔" آدم
نے ابرو اچکاتے بڑے بھائی کو دیکھا
تھا۔ جو بغور اسے ہی دیکھ رہا تھا۔



اسیے وہ فوراً نظریں پھیر گیا تھا۔
جبکہ رونیکا گوگلو کی کیفیت میں مبتلا
محض سر ہلا گئی۔ لیکن اندر ہی اندر
آدم کے تاثرات اسے عجیب
بے چینی اور غصے میں مبتلا کر گئے
تھے۔

Kitab Chehra Novels



"کیا بات ہے۔۔ بار بار گھڑی کیوں
دیکھ رہا ہے۔۔" تبریز اور وہ جو آج
کافی عرصے بعد باکسنگ کلب میں
موجود تھے۔ کیونکہ آج ایک بڑی
فائٹ تھی اور زیادہ تر غیر ملکی
ڈیلرز بیٹ لگانے آئے ہوئے تھے۔
وہ کافی دیر سے براق کو اوبزرو



کر رہا تھا۔ جس کا دھیان بالکل بھی
رنگ کی سمت نہ تھا۔

"بور کر رہے ہیں دونوں۔۔" پیک
سے سگریٹ نکال کر سلگاتا بیزاری
سے بولا۔

Kitab Chehra Novels

"تیرا ان پر دھیان کب ہے۔۔"
ساری توجہ تو تیری گھڑی یا موبائل



نے حاصل کی ہوئی ہے۔۔"اسکے
تمسخر بھرے انداز پر براق نے
آنکھیں چھوٹی کر کے اسکی سمت
دیکھا۔

"اور ایسا کیوں ہے یہ بھی
بتادے۔۔"

Kitab Chehra Novels



"یہ تو تو بتائے گا۔۔ سچ بتا ٹائم دے
رکھا ہے اسے۔۔" اسکا چھیڑتا انداز
براق کو سلگا گیا۔

"بیوی کو کون ٹائم دیتا ہے۔۔؟ ہاں
اگر تو کسی باہر والی کا پوچھ رہا تو
الگ بات ہے۔۔" اسکی بے نیازی
ظاہر پر تبریز مسکراتا سر نفی میں ہلا
گیا۔



"سچ بتاؤں تیری حالت ابھی کیسی
ہو رہی ہے۔۔؟" اس بار براق نے
آنکھوں کو مزید چھوٹا کرتے اس پر
فوکس کیا۔

"نیا نیا دولہا اپنی دلہن کو میکے چھوڑ
آتا ہے اور اسے لانے کے لیے اس
طرح بے چین ہو رہا ہوتا
ہے۔۔" اسکی جانب اشارہ کرتے



تبریز نے بڑی مشکل سے اپنا قہقہہ
ضبط کیا تھا۔ براق نے ارد گرد نگاہیں
دوڑاتے بے اختیار دانت پیسے تھے۔
یہ لڑکی اس پر اس قدر اثر انداز
ہونے لگی تھی کہ وہ سب کے
سامنے کھلی کتاب بن چکا تھا۔

Kitab Chehra Novels

"رہش۔۔!! میرے پاس اسکے پاس
جانے کے علاوہ اور بھی اہم کام



ہیں۔۔"

"یعنی ہم اس فائٹ کے بعد کسینو
کا ایک چکر لگا سکتے ہیں۔۔؟" اسکے
معصومانہ سوال پر براق ایک ترش
نگاہ ڈالتا جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔

Kitab Chehra Novels

"بھاڑ میں جا۔۔ جارہا ہوں اس کے
پاس۔۔ کچھ اکھاڑ سکتا ہے تو اکھاڑ



لے۔۔" اس پر جھنجھلاہٹ نکالتا نیچے
جاتی سیڑھیوں کی جانب بڑھ گیا۔
مگر تبریز کے قہقہے نے دور تک
اسکا پیچھا کیا تھا۔ جس وقت وہ کلب
سے نکلا رات کے بارہ بج رہے
تھے۔ اسے ڈر تھا وہ سونہ گئی ہو۔
گھر پہنچنے تک ساڑھے بارہ ہو چکے
تھے۔ ابھی وہ لاؤنج میں داخل ہی



ہوا تھا۔ کہ موبائل پر آتی لوکا کی
کال نے اسے اپنی جانب متوجہ کر
لیا۔

"اور کیا حال ہیں۔۔"

"سمجھو عذاب سے آزاد ہونے والا

ہوں۔۔"



"کچھ زیادہ دن نہیں لے لیے اس
عذاب سے نجات میں۔۔" قدم آگے
بڑھتا سیڑھیوں کی سمت بڑھ گیا۔

"ارے یار بہت ڈیمانڈز اور چک
چک۔۔ روڈ سائیڈ گینگز ہیں۔۔
کھانے پینے کے لیے چوری چکاری
کرتی ہیں۔۔ اس لیے تھوڑا وقت
لے لیا۔۔ لیکن یہاں میں ڈیڈ کا



بزنس بھی دیکھ رہا تھا کافی سالوں
سے ایسے ہی پڑا تھا۔ "ان دونوں
کے درمیان اب روشن کبھی
موضوعِ گفتگو نہیں بنتا تھا۔ اسے
معلوم تھا وہ اس وقت دبئی میں
کسی شیخ کی گود میں چھپا بیٹھا تھا۔

"چلو ایک دو دن میں لوٹ رہا
ہوں۔۔ میری بہن نے تنگ تو نہیں



کیا۔۔؟"

"نہیں وہ اپنے بزنس میں لگی ہے
اور تمہیں پہلے ہی بتا رہا ہوں۔۔۔ یہ
لڑکی اب شاید اٹلی نہ

جائے۔۔۔" دوسری جانب سے لوکا کا
قہقہہ ابھرا تھا۔



"تھینک یو۔۔ تھینک یو سو مچ
براق۔۔ میرے بھائی کے اتنا گر
جانے کے باوجود بھی تم نے میرا
مان رکھا۔۔ میں یہ احسان ساری
زندگی نہیں بھولوں گا۔" اس کے
مشکور لہجے پر وہ محض گہری سانس
بھر گیا۔ اس کے اندر نیکی کے کوئی



ایسے جراثیم موجود نہ تھے جن کا
وہ ذکر رہا تھا۔

"چلو آجاؤ پھر تفصیل سے بات
ہوتی ہے۔۔" اتنا کہتا رابطہ منقطع
کر کے اپنے کمرے کی جانب بڑھ
گیا۔ مگر ادھ کھلے دروازے سے نظر
آتا منظر اسکے قدم وہیں جما گیا تھا۔
جہاں اسکی ماں بیڈ کے پاس بیٹھی



منہا کا ہاتھ تھامے بیٹھی مسکرا رہی
تھی۔ ایسا لگا اسکی آٹھ سال پہلے والی
ماں پھر پلٹ آئی ہو۔ پھر کوئی نیا
کھیل کھیلنے جارہی ہو۔ پھر ایک نئی
بربادی اسکا مقدر کرنے والی ہو۔
جبرے بھینچتا دروازہ کھول کر اندر
داخل ہوا تو دو مسکراتے چہروں نے



رخ موڑتے اسکی دیکھا تھا۔ جن میں
سے ایک کا رنگ اڑ چکا تھا۔

"آپ۔۔ یہاں۔۔ کیا۔۔ کر رہی۔۔
ہیں۔۔؟" منہا پر نگاہیں جاتے ماں
سے سوال کیا تھا۔

Kitab Chehra Novels

"میں۔۔؟ میں ملنے آئی تھی۔۔
تمہاری بیوی سے۔۔" منہا کے



ہاتھوں پر گرفت مضبوط کرتے
گردن ہلکی سی ترچھی بڑے اشتیاق
سے دیکھ رہی تھی۔

"آپ کو یہاں نہیں آنا چاہیے
تھا۔" اسکا لہجہ وہی سردی لیے ہوا
تھا جو اسکا خاصا تھی۔ منہا کے دل
کو کچھ ہوا تھا۔ یہ شخص اب بھی



اپنی ماں سے اچھا رویہ نہیں رکھ
سکتا تھا۔۔؟

"تم نے مجھے کیوں نہیں بتایا میں
گرینڈ ما بننے والی ہوں۔۔" اور اس
بار منہا نے کچھ چونک کر براق کی
جانب دیکھا۔ جس نے گردن بالکل
ماں کی طرح ہلکی سی ترچھی کی تھی



اور عجیب سی نگاہوں سے اسے دیکھ
رہا تھا۔

"آپ سے کس نے کہا آپ گرینڈ
ما بننے والی ہیں۔۔؟" منہا کو نجانے
کیوں اپنا گلا خشک پڑتا محسوس ہوا۔

"بب۔۔ براق۔۔"



"تتشش۔۔" لبوں پر انگلی رکھتا اسکی
جانب بڑھ آیا۔۔ "تم سے تو نہیں
پوچھا میں نے۔۔" کیوں موم کیا میں
نے اس سے کیا ہے
سوال۔۔؟ "بیٹے کے نزدیک بیٹھنے پر
اس نے اسکا بھی ہاتھ پکڑنا چاہا مگر
براق نے ایسا ہونے نہ دیا۔ جیولز
اداس ہوتی سر نفی میں ہلا گئی۔



"پھر آپ مجھے بتائیں یہ خوشخبری
آپکو کس نے دی۔۔؟" جیولز نے
سر اٹھاتے پیار بھری نگاہوں سے
منہا کے رنگ اڑتے چہرے کو
دیکھا تھا۔

Kitab Chehra Novels

"میری ڈاٹر نے۔۔" اور اسکا ہاتھ
لبوں تک لے جاتی بوسہ دے گئی۔



"یہ ڈاٹر نہیں ہے آپکی۔۔ آپ نے
چاہا تھا بنانا۔۔ مگر میں نے نہیں
ہونے دیا۔۔ آپ سن رہی
ہیں۔۔؟" اسکے مشتعل ہونے پر منہا
نے سہمتے جیولز کی شکل دیکھی مگر
وہ یونہی بے خیالی میں اسے دیکھ
رہی تھی۔



"تم ہوش میں ہو۔۔؟ یہ کیا باتیں
کر رہے ہو ان سے۔۔" منہا نے
اسکے کندھے پر ہاتھ رکھتے اپنی
سمت متوجہ کیا تو براق اب اسے
گھور رہا تھا۔

Kitab Chehra Novels
"تم خاموش رہو۔۔ تم سے بعد میں
بات کروں گا میں۔۔" جب جیولز



کی ہلکی سی ہنسی نے انہیں واپس
اپنی سمت متوجہ کیا تھا۔

"ارے بیٹا۔۔ ناراض نہ ہو۔۔ یہ
ایسے ہی غصہ کرتا ہے۔۔ بچپن سے
ایسا ہے۔۔" اور منہا نے براق کے
چہرے پر ایک رنگ آکر گزرتے
دیکھا تھا۔۔ "بچپن میں میں جب
بھی ملنے آتی تھی۔۔" جیولز نے



نظریں جھکاتے ماضی کو یاد کرنا چاہا
تھا۔۔ "پھر یہ ملتا ہی نہیں تھا۔۔ تم
کہاں ہوتے تھے۔۔؟" اور یہ شاید
اسکے ضبط کی انتہا ہی تھی کہ
آنکھوں میں سرخی لیے انٹر کام
اٹھاتا مس سسلی کو کال ملا گیا۔

"آپ اگر نہیں چاہتیں کہ ہمارا
سالوں کا ساتھ ختم ہو۔۔ اپنی ذمہ



داری پوری کریں آکر۔۔"

"اتنا غصہ نہیں کرتے بیٹا۔۔" اس کے
گٹھنے پر ہاتھ رکھتیں مدھم لہجے میں
بولی۔ "میرا پوتا بھی اسکی طرح غصے
والا ہوگا۔۔ تم دیکھنا لڑکی۔۔" اپنی
کمزور آواز میں ہنسی تھی۔ اس بات
سے بے خبر کہ بیٹے پر کیا قیامت
گزر رہی تھی۔ منہا کی آنکھیں اس



تخص کے رویے پر جلنے لگیں
تھیں۔ اسی پل بھاگی دوڑی مس
سسلی کمرے میں داخل ہوئیں
تھیں۔

"آئی۔۔ آئی ایم سو سوری سر۔۔
میڈم آپ یہاں کیا کر رہی
ہیں۔۔" مس سسلی آگے بڑھتیں
اسکی ویل چیئر تھام کر کمرے سے



باہر نکل گئیں۔ مگر نکلنے سے پہلے
منہا اور براق کے تنے ہوئے
چہرے دیکھنے نہ بھولیں تھیں۔

"تمہیں کس نے اجازت دی میری
اولاد کی خبر اس طرح نشر کرتی
پھرو۔۔؟" دروازہ بند ہونے پر براق
نے اسکی جانب گردن موڑی تھی۔



"وہ تمہاری ماں ہیں۔۔"

"تم نے میری اولاد کی خبر کیوں
دی انہیں۔۔؟"

"تم کیسے اپنی ماں کے ساتھ ایسا
رویہ رکھ سکتے ہو۔۔؟" اس کے اس
قدر سخت اور سفاک رویے پر منہا
کی آنکھ سے آنسو ٹوٹ کر گرا



تھا۔ "کیا تمہارے دل میں اتنی سی
بھی گنجائش نہیں۔۔ وہ ماں ہیں
تمہاری۔

انہوں نے پرورش کی ہے تمہاری
براق۔۔ کوئی کیسے اتنا سفاک ہو سکتا
ہے۔۔؟"

Kitab Chehra Novels



"تم نے اسلیے یہ خبر انہیں دی تاکہ
وہ اپنا سارا اثر تم میں ڈال دیں
تاکہ تم بھی ایک اور جیولز لورن
بن جاؤ۔۔"

"ایک براق آلیار بننے سے لاکھ
درجے بہتر ہے کہ میں جیولز لورن
بن جاؤں۔۔ سنا تم نے۔۔" آنسو اب
قطار در قطار آنکھوں سے نکل



رہے تھے۔ کمرے میں یکدم ہی
ایک عجیب سی خاموشی چھا گئی
تھی۔ براق چند پل یوں ہی اسے دیکھتا
رہا پھر لبوں پر ایک اداس
مسکراہٹ ابھری تھی۔ ایک ٹوٹی
ہوئی ویران مسکراہٹ۔

Kitab Chehra Novels

"تم بے خبر ہو۔۔ اور رہو گی تا عمر۔۔
تم وہ ہو ہی نہیں جو رفوگر بنے۔۔



جسے یہ ہنر آتا ہو۔۔ تم صرف چھلنی
کرنا جانتی ہو منہا۔۔ صرف زخم
دینا۔۔ میں ایک سراب کے پیچھے
بھاگا ہوں۔۔۔ اور اس بات کا قلق
مجھے شاید اپنے باپ کی موت سے
بھی زیادہ رہے۔۔ "اور یہ کہہ کر
وہ رکا نہیں تھا بلکہ کمرے سے نکل
گیا تھا۔



براق آلیار کے پاس اب جیسے لفظ
واقعی ختم ہو چکے تھے۔۔ جبکہ منہا
ساکت بیٹھی اسے جاتا دیکھ رہی۔ اسکا
دل و دماغ تو جیسے اسکے لفظ
'بے خبر' پر ہی اٹک گیا تھا۔ کس
بات سے بے خبر تھی وہ۔۔؟ کس
بات کا شکوہ کر گیا تھا وہ۔۔ کیا وہ



بھی کسی کی رفوگر ہو سکتی تھی جس
کا اپنا دامن چھلنی تھا۔!

ان دونوں کے بیچ گفتگو ہوئے دو
دن گزر چکے تھے۔ وہ اسے ان دو
دن میں وہ بہت کم گھر پر نظر آیا
تھا۔ ایسے میں وہ تنہا ادھر سے ادھر



اس محل نما گھر میں ویران پھر
رہی تھی۔ مشال بھی شام میں مل
کر چلی گئی تھی۔ اسکی بھی اپنی زندگی
تھی اپنا گھر اور بیٹی تھی۔ وہ کتنا
وقت دے سکتی تھی اسے۔۔ اور جو
جگہ وہ شخص اسکے دل میں بنا رہا
تھا اسکا تو کوئی رد و بدل ہی نہ تھا۔
مگر وہ اپنی ہی فیلنگز سے پریشان

۔۔



تھی۔ اسے براق کا جیولز کے ساتھ
رویہ اس قدر ہرٹ کرتا تھا اسکا
دل چاہتا وہ اسے جھنجھوڑ ڈالے۔ وہ
عورت اسکی ماں تھی کیا اسے اس
بات کا بھی احساس نہ تھا۔؟ کیا
اپنے اس قاتل باپ کی محبت میں
وہ شخص اتنا پاگل تھا کہ ماں جیسی
ہستی کو فراموش کر رہا تھا۔؟ مانا



اسکی ماں نے ایک بہت بڑا قدم
اٹھایا تھا اسے اور اسکے باپ کو چھوڑ
کر مگر ایسا بھی کیا کہ ماں کی ایسی
حالت دیکھ کر بھی دل نہ
پگھلے۔۔!!

Kitab Chehra Novels

"تم بے خبر ہو۔۔ اور رہو گی
تا عمر۔۔!!" یہ براق نے کس
بے خبری کی بات کی تھی۔۔؟ وہ اتنا



بکھرا ہوا کیوں لگا تھا اس وقت۔۔؟
وہ تو سب کچھ بکھیرنے والا تھا۔ پھر
یہ کیسے ممکن تھا کہ اس کا بھی
کوئی ماضی کو۔ سوچوں میں الجھی
اپنے کمرے کی سمت بڑھ رہی
تھی۔ جب اسکی نگاہ جیولز کے
کمرے سے نکلتی مس سسیلی پر
پڑی تھی۔ اس نے نوٹس کیا تھا۔ اس



دن کے بعد سے وہ بھی اس سے
کترائی کترائی گھوم رہیں تھیں۔

"آنٹی سو گئیں۔۔؟"

"ہاں میں نے میڈیسن دے دی
ہیں۔۔ اب نہیں اٹھیں گی

وہ۔۔۔" اس نے ایک نظر دروازے
کو دیکھا اور سر اثبات میں ہلا



گئی۔ "مس سسیلی۔۔!!" انہیں جاتا
دیکھ اس نے پکارا تھا۔

"ہاں بولو۔۔"

"کیا میں آپ سے تھوڑی دیر بات
کر سکتی ہوں۔۔" مس سسیلی نے کچھ

الچھ کر اسے دیکھا۔ "کیسی

بات۔۔؟"



"بس کچھ سوال ہیں۔۔ شاید۔۔ ان
کے جواب آپ کو معلوم
ہوں۔۔" اس بار انہوں نے غور
سے اسکا چہرہ دیکھا تھا۔ "کیوں الجھ
رہی ہو منہا۔۔ جو سوال تمہارے
دماغ میں ہیں شاید۔۔ ان کے جواب
تمہیں اور الجھا دیں۔۔"



"ایسا بھی تو ہو سکتا ہے۔۔ میری
ساری الجھنیں دور ہو جائیں۔۔ اور
میری زندگی آسان ہو جائے۔۔" وہ
دونوں اسٹڈی کی سمت بڑھ گئیں
تھیں۔ منہا نے انہیں صوفے پر
بیٹھنے کا اشارہ کیا تھا اور خود بھی
ان کے برابر میں ہی بیٹھ گئی۔

"پوچھو کیا پوچھنا ہے۔۔؟"



"مم۔۔ مجھے براق اور عائی۔۔ میرا
مطلب ہے جیولز آنٹی کے تعلق
کے بارے میں جاننا ہے۔۔ بچپن
سے لے کر آٹھ سال پہلے تک
کیسا تعلق تھا ان دونوں
کا۔۔؟" اسکے سوال پر مس سسلی
افسردگی سے مسکرا دیں۔



"ان دونوں کے بیچ بھی کوئی تعلق
نہیں رہا۔ کیا جاننا چاہتی ہو ایک
بے نام تعلق کے بارے میں۔۔؟"

"کیا مطلب انہوں نے چھبیس سال
براق کے ساتھ گزارے ہیں۔۔
آپ ایسا کیسے کہہ سکتی
ہیں۔۔؟" اسے مس سسیلی کا رویہ
کچھ عجیب لگا تھا۔
ۛ



"سچج کہہ رہی ہو گزارے ہیں۔۔

میڈم نے صرف وقت گزارا ہے

جبکہ سر نے یہ وقت کاٹا ہے۔۔

اسکی گواہ میں ہوں میری ماں تھی

جس نے انہیں اس وقت سنبھالا

تھا۔ جب وہ اندھیروں میں کہیں کھو

گئے تھے۔۔ "ان کے نم لہجے میں

کہی باتیں نجانے کیوں اسکا دل

--



بٹھانے لگیں۔ ایسا کیا تھا جو اسے
اب تک معلوم نہ ہو سکا تھا۔ یہ
براق کی شخصیت کا کونسا پہلو تھا جو
اب تک اس سے چھپا تھا۔؟ اور
پھر مس سسیلی آہستہ آہستہ ماضی
کے اوراق کھولنا شروع ہو گئیں
تھیں۔



ہاتھ میں اپنی ٹوائے گن لیے وہ
ونڈو کے پاس بیٹھا۔ پورچ کا منظر
دیکھ رہا تھا۔ جہاں گارڈز اسکی ماں کا
لگیج گاڑی میں رکھ رہے تھے۔ اور
وہ ایک ادا سے چلتی اسے کار کی
سمت بڑھتی نظر آرہی تھی۔ ساتھ
ہی اپنے ساتھ چلتی اسکی نینی کو
ہدایات بھی دے رہی تھی۔ یہ سال



میں اسکی تیسری کیئر ٹیکر تھی۔
صرف اس سال نہیں اسکی ہر سال
یا چھ ماہ بعد کیئر ٹیکرز یا تو چلی
جاتی تھیں۔ یا اسکا باپ تبدیل کر دیتا
تھا۔ اور دیکھتے ہی دیکھتے وہ کار میں
بیٹھتی اپنے گارڈز کے ساتھ نکل
گئی۔ یہ منظر دیکھتا براق اسی ونڈو
سے ٹیک لگا گیا۔ اسکی آنکھوں میں



ننھے ننھے آنسو تھے۔ جو مونسٹرز کل
رات اسکے قریب نہیں آ سکے تھے۔
آج اس پر پھر حملہ کرنے والے
تھے۔

"موم۔۔ پلیز میں بھی ساتھ چلوں
گا۔۔ مجھے ڈر لگتا ہے۔۔"



"براق۔۔!! یو آر آ بگ بوائے۔۔

ایسے کون روتا ہے۔۔؟ اور میں
تمہیں سنبھالتی پھروں گی یا ایونٹ
اٹینڈ کروں گی۔۔" اسکا لہجہ جھڑکتا
ہوا تھا۔

Kitab Chehra Novels

"میں آپ کو تنگ نہیں کروں گا
موم۔۔ آئی پرامس۔۔ بس مجھے اپنے
ساتھ لے جائیں۔۔" رندھے ہوئے



لہجہ میں کہتا اس وقت وہ بہت
قابل رحم حالت میں تھا۔

"ضد مت کرو۔۔ جب کہہ دیا نہیں
تو نہیں۔۔ اور کل تم میرے روم
میں گھسے میں خود نہیں سو سکی۔۔"

Kitab Chehra Novels

"آئی۔۔ آئی ایم سوری۔۔ میں۔۔
صوفے پر سو جاؤں گا۔۔ لیمپ بھی



آن نہیں کروں گا۔" کل رات وہ
بہت رو دھو کر جیولز کے روم میں
گھس کر سو گیا تھا۔ اور جیولز نے
اس لحاظ میں اسے سونے کی پر میشن
دے دی تھی کہ کل وہ ویسے بھی
ایک مہینے کے ٹور پر فرانس جا رہی
تھی۔ اور ساری رات براق اس سے
چپک کر پرسکون نیند سویا تھا۔ ایسے



میں اسکی ماں کا پھر اسے چھوڑ جانا
ان مونسٹرز کو اور طاقت کے ساتھ
حاوی ہونے کا موقعہ دے دیتا۔ یہی
وجہ تھی کہ وہ ہر حال میں اسکے
ساتھ جانا چاہتا تھا مگر جیولز نے
اسے نینی کے ذریعے کمرے سے
باہر کر دیا تھا۔ کیونکہ اسے تیار ہونا
تھا۔ پھر سارا وقت وہ کمرے میں



بند رہا تھا۔ ماں کو گڈ بائے کرنے
بھی نہیں گیا تھا۔ اسے سب سے
زیادہ ڈر گڈ بائی سے لگتا تھا۔ اگلے
دو دن میں اسے بخار چڑھ چکا تھا۔
نینی نے ہی اسکا خیال رکھا تھا۔ اور
جب باپ لوٹا تب تک وہ ٹھیک
ہو چکا تھا۔ حسب توقع جیولز موجود
نہ تھی۔ اسے علم تھا وہ فیشن ویک



اٹینڈ کرنے گئی تھی۔ وہ براق کو
تین دن کے لیے ڈزنی لینڈ لے کر
چلا گیا تھا۔ لیکن براق کو معلوم تھا
اسکا باپ کوئی فارغ آدمی نہ تھا۔
آلیار وہیں اسے باعتبار گارڈز کے
ساتھ چھوڑ اپنے کام سے نکل گیا
تھا۔ اور پہلی بار وہ آٹھ سال کا بچہ



گارڈز کے ہمراہ اکیلا گھر واپس آیا
تھا۔

وہ نو سال کا ہو چکا تھا۔ فائیو اسٹینڈرڈ
میں تھا۔ مگر پچھلے چھ ماہ میں براق
کے دو ٹیوٹر بدل چکے تھے۔ نجانے
انہیں کیا مسئلہ ہوتا تھا اس سے جو
چھوڑ کر بھاگ جاتے تھے۔ شاید یہ
مافیا کا ماحول انہیں خوفزدہ کر دیتا



تھا۔ اب کی بار اس کے لیے ایک
چالیس سالہ میل ٹیوٹر 'رینسم' لگایا
گیا تھا۔ وہ شام چار بجے سے چھ
بجے تک اسے پڑھانے آتا تھا۔ ابھی
اسے پڑھاتے تین سے چار ماہ ہی
ہوئے تھے جب ایک دن براق
نے ناشتے کی ٹیبل پر بیٹھی ماں سے
بڑی عجیب بات کہی تھی۔ اب ان



کے درمیان بہت کم بات ہوتی
تھی۔ وہ ماں کی مصروفیات دیکھ خود
ہی دور ہو گیا تھا۔ مگر آج اس نے
ہمت کر ہی لی تھی۔

"موم۔۔!!"
Kitab Chehra Novels

"ہمم۔۔" میگزین پر نگاہیں جمائی وہ
بس اتنا بولی۔



"مجھ۔۔ مجھے رے۔۔ ریمسم نہیں
پسند۔۔ پلیز آپ اسے ہٹا
دیں۔۔" اور یہ کہتے اسکا چہرہ ہلدی
کی طرح پیلا پڑ چکا تھا۔ جسے نوٹس
کیے بغیر جیولز نے ناگواری سے
اسے گھورا۔

"ہیو یو لوسٹ یور ماسنڈ۔۔!! اتنی
مشکل سے کوئی ٹیوٹر ٹکا ہے۔۔ اور



تم چاہتے ہو میں اسے ہٹا دوں۔۔
تاکہ پھر تمہارے ڈیڈ مجھ سے لڑیں
کہ میں تم پر توجہ نہیں دے
رہی۔۔"

"مم۔۔ موم آئی ول بی گڈ۔۔ میں
سب کچھ کر لوں گا۔۔ بس پلیز
آپ اس سے کہہ دیں اب نہ

=



آئے۔۔"اسکا کھٹنہ پکڑتا منت پر اتر
آیا۔

"میں نے کہہ دیا نا نہیں۔۔ تو اس
کا مطلب ہے نہیں۔۔ وہی تمہیں
پڑھائے گا۔۔ اینڈ ویس مائے فائنل
ڈسیجن۔۔" وہ فیصلہ سنا کر چلی گئی
تھی۔ مگر وہ بچہ جیسے اپنی آخری
امید بھی کھو گیا تھا۔ مگر اس نے



اگلے دو ہفتے بعد ماں سے پھر
روتے روتے ریکویسٹ کی۔

"موم ہی از بیڈ۔۔۔وہ۔۔وہ صحیح
نہیں ہے۔۔۔وہ۔۔وہ مجھے۔۔۔۔۔پلینز
آپ اسے ہٹا دیں۔۔" اس بچے کے
منہ سے صحیح الفاظ نہیں نکل پارہے
تھے۔ اس بار جیولز کچھ نہ بولی۔ بلکہ
شام تک رینسم کے آنے کا ویٹ



کیا۔ براق دل ہی دل میں خوش
تھا۔ اسکی ماں نے بلا آخر اسکی سن لی
تھی۔

"ہیلو مسز آلیار۔۔!!" براق جیولز
کی اوٹ میں چھپا کھڑا تھا۔

Kitab Chehra Novels

"ہیلو۔۔ کیسی چل رہی ہے براق کی
پڑھائی۔۔؟" رینسم نے ایک نظر



اس پر ڈالی اور پھر ان کی جانب
متوجہ ہو گیا۔

"ویری نائس۔۔ یور چائلڈ از
جینینس۔۔ بس تھوڑی توجہ کی
ضرورت ہے۔۔ یو نو۔۔ نیکسٹ
منتھ۔۔ ٹیسٹ اسٹارٹ ہو رہے ہیں
اب میں فور ٹو ایٹ ٹائم دوں
گا۔" براق کا رنگ لٹھے کی طرح



سفید پڑ چکا تھا۔ جبکہ جیولز نے
محض سر ہلایا تھا۔

"لک رینسم ہی از مائے اونلی
چائیلڈ۔۔ آلیار کی خواہش ہے یہ
اچھے سے اچھا پڑھے۔۔ اور تم پچھلے
کئی مہینے سے اس پر محنت کر رہے
ہو۔۔ بٹ۔۔!!"



"بٹ۔۔؟" رینسم نے صوفے کی
آرم پر گرفت مضبوط کرتے انہیں
دیکھا۔ "براق کو کچھ کمپلیمنز ہیں تم
سے۔۔ رائٹ براق۔۔" جیولز نے
پلٹ کر بیٹے کو دیکھا تھا۔ جو اس
وقت اپنا سانس بھی روک گیا تھا۔
اسکی نگاہیں صرف رینسم پر تھیں۔



"اوہ۔۔۔!! مائے بوائے کیا لمپلینز
ہیں آپکو مجھ سے۔۔؟"

"نن۔۔ نو سر۔۔ موم۔۔ آئی۔۔
آئی۔۔"

Kitab Chehra Novels
"براق بتاؤ شاباش۔۔ تاکہ یہ معاملہ
سورٹ آؤٹ کر کے جاؤں
میں۔۔" جیولز نے جھنجھلاہٹ دباتے



ضبط سے کہا تھا۔ جبکہ براق کو اسکے
لہجے سے زیادہ جملوں نے دھچکہ
پہنچایا تھا۔ وہ سن کھڑا ماں کو دیکھے
گیا۔ وہ کہیں جارہی تھی۔۔؟ پھر اسے
اکیلا چھوڑ کر۔۔!! بلکہ نہیں اس
مونسٹر کے پاس چھوڑ کر جارہی
تھی۔۔



"مائے بوائے۔۔ کیا اشو ہیں آپکو مجھ
سے۔۔" وہ چند لمحے یونہی سن کھڑا
رہا۔ اس کے ہاتھ سختی سے مٹھیوں میں
بھنچے تھے۔ وہ مونسٹرز جو ایک سال
پہلے اس کے خوابوں میں آتے تھے وہ
اس سامنے بیٹھے مونسٹر کے آگے
کچھ بھی نہیں تھے۔



"مجھے پڑھنے کا دل نہیں
چاہتا۔۔" اتنا کہتا سر جھکا گیا۔ جبکہ
جیولز اکتاتی صوفے سے اٹھ گئی۔

"اب آپ ہی ہینڈل کریں۔۔" اپنا
ہینڈ بیگ اٹھاتی۔ باہر نکل گئی۔ جبکہ
رینسم آنکھوں میں خون اور لبوں
پر عجیب مسکراہٹ لیے اسکی سمت
بڑھا تھا۔



"آؤ آپکے روم میں چلتے ہیں مائے
بوائے۔۔ اور آج میں آپ کو بتاؤں
گا دوسروں کے سیکریٹس ڈسکلوز
کرنے کی کیا پنشنمنٹ ہوتی
ہے۔۔" اسکا ٹھنڈا پڑتا ہاتھ پکڑتا
فرسٹ فلور پر بنے اسکے کمرے کی
سمت بڑھ گیا۔ براق اس وقت اتنا
خوفزدہ تھا کہ اسکی آنکھوں سے



آنسو بھی نہیں نکل رہے تھے۔ پھر
اس رات وہ صرف اس شخص کے
غلط ٹچ پر نہیں بلکہ کمر پر پڑے
بیلٹ کے نشانوں پر بھی رویا تھا۔
مگر اسکی سسکیاں سننے والا کوئی نہ
تھا۔ وہ دس سال کا ہو چکا تھا۔ رینسم
اسے اب بھی پڑھا رہا تھا۔ براق
اب بالکل خاموش ہو چکا تھا۔ اسکی



آنکھوں کی روشنیاں چھین لی گئیں
تھیں۔ اسکا باپ ویکینڈ اسکے ساتھ
گزارتا تھا۔ اور وہ بیوی سے بیٹے کی
ٹیوشن کو لے کر خاصا مطمئن تھا۔
اسکی بیوی نے ایک ذمہ دار شخص
کو بیٹے کے لیے منتخب کیا تھا۔ براق
رینسم کی اس مار سے اتنا سہم گیا



تھا کہ پھر دوبارہ اس نے کسی سے
اسکی شکایت نہ کی تھی۔

"تمہیں اپنا ٹیوٹر کیسا لگتا
ہے۔۔؟" آلیار وافی کے اچانک
سوال پر وہ بالکل گم صم ہو گیا۔ اس
سے پہلے کہ کوئی جواب دیتا جیولز
تیار ہو کر نیچے آگئی تھی۔ پھر وہ
دونوں میاں بیوی اسے تنہا چھوڑ کر



نکل گئے تھے۔ تبریز ویکینڈ پر اکثر
اسکے گھر آتا تھا۔ اور وہی اسکی زندگی
کے سب سے خوبصورت لمحے
ہوتے یا باپ کے ساتھ گزارا
وقت۔۔ مگر جب تبریز اپنے ماں
باپ کے ساتھ ہولڈیز پر نکل
جاتا۔ وہ بالکل تنہا ہو جاتا۔ جیسے کسی
بلیک ہول میں پھینک دیا گیا ہو۔



جس میں صرف وہ ہوتا اور اسکا
ماسٹر۔۔ وہ ساڑھے دس کا تھا۔ مگر
اپنی عمر کے بچوں سے تین چار
سال بڑا لگتا تھا۔ مگر اسکی سنجیدگی
اسے اپنی عمر سے بیس سال بڑا
ظاہر کرتی۔ تبریز اس سے عمر میں
محض ایک سال چھوٹا تھا۔ لیکن اسکی
طبیعت میں شوخی۔۔ شرارت۔۔ اور



بے فکری تھی۔ وہ اپنے والدین کے
ساتھ زندگی جی رہا تھا جبکہ براق
تنہائیوں اور خوف میں ہر رات
سک رہا تھا۔ دن کے وہ دو گھنٹے
کبھی نہ آنے کی روز شدت سے
دعا کرتا۔ اس درندے کی موت کی
اور شدت سے دعا کرتا مگر ہر دعا
نامراد لوٹ رہی تھی۔ وہ باقاعدگی



سے آرہا تھا۔ اور اسکی زندگی کی
روشنیاں آہستہ آہستہ بجھاتا جا رہا تھا۔

جب ایک رات اسے باپ کی
اسٹڈی کی وہ ڈرار ان لاک نظر آئی
تھی۔ جہاں ایک سیاہ رنگ کی گن
رکھی تھی۔ وہ کتنی ہی دیر اسے
دیکھتا رہا۔ وہ گارڈز کے ہاتھ میں
بچپن سے گنز دیکھتا آرہا تھا۔ اور کئی



بار چلاتے بھی دیکھی تھی۔ پتہ نہیں
اسکے دل میں کیا سمائی ابھی ہاتھ
بڑھا ہی رہا تھا۔ جب نینسی
اسٹرابیری شیک کا گلاس لیے وہیں
چلی آئی اس نے وہ ان لاک دراز
گھبراہٹ میں واپس لاک کر دی
تھی۔ جس کی چابی نہ جانے کس
کے پاس تھی۔ "براق یہ لو تمہارا



فیوریٹ شیک۔۔" یہ کئیر ٹیکر باقی
سب سے مختلف تھی۔ وہ اسے
سمجھتی تھی۔ اسے تنہا دیکھ اکثر
دھیان بٹانے کے لیے ایسی باتیں
کرتی کہ اسکا موڈ وقتی ہی سہی مگر
بہتر ہو جاتا تھا۔ اسے بھی نینسی کے
ساتھ ٹائم اسپینڈ کرنا اتنا برا نہ لگتا



تھا مگر وہ اب تنہا رہنے کا عادی
ہو چکا تھا۔

اسٹڈی کے دروازے پر ہوتی دستک
نے منہا اور مس سسیلی دونوں کو
حال میں لا کر پٹھا تھا۔ مس سسیلی
نے چونک کر دروازے کی سمت
دیکھا تھا۔ مگر منہا۔!! وہ ایک
عجیب سی کیفیت میں بیٹھی تھی اسکا



دل جیسے اپنی جگہ موجود ہی نہ تھا۔
وہ ساکت بیٹھی بس مس سسیلی کو
دیکھے جارہی تھی۔ اسکا دل۔۔ اسکا
دل اس وقت عالم وحشت میں
تھا۔ یہ کیسی دستک ہوئی تھی۔۔؟
اسے کہیں نہیں جانا تھا کسی کی
نہیں سننی تھی۔ اسے اس وقت
مس سسیلی سے آگے کی کہانی



سننی تھی۔ وہ کہانی جو اس شخص پر
بیت چکی تھی۔ آنسو کب چھلک کر
آنکھ سے گرا تھا اسے نہیں معلوم
تھا۔ مگر اسٹیڈی میں داخل ہوتے
مسٹر فلکس نے اسکی تمام توجہ کھینچ
لی تھی۔ وہ اس وقت بے حد پریشان
نظر آرہے تھے۔



"مسٹر فلکس۔۔ آپ یہاں۔۔ سب
خیریت ہے نا؟" مس سسیلی نے
حیرت سے پوچھا۔

"کچھ خیریت نہیں مس سسیلی۔۔
لوکا سر کی مرڈر ہو چکا ہے۔۔"

Kitab Chehra Novels

"واٹ۔۔!!" مس سسیلی شاکڈ
ہوتیں بے ساختہ اپنی جگہ سے اٹھ



کھڑی ہوئیں۔ منہا کی کیفیت بھی
کچھ ایسی ہی تھی۔ وہ بھی بے یقینی
سے مسٹر فلکس کو دیکھ رہی تھی۔

"براق سر کے میڈم کے لیے
آرڈرز ہیں۔۔ ان کا کہنا ہے میڈم
مس اینٹونیو کے ساتھ رہیں جب
تک وہ نہیں لوٹتے۔۔"



رفوگر

قسط ۴۴

Kitab Chehra Novels

میشن میں اس وقت سیکورٹی
سخت ہائی الرٹ تھی۔ باہر سے

ش



آنے والے ہر شخص کا داخلہ
ممنوع تھا۔ لوکا کا مرڈر ہوئے دو
دن بیت چکے تھے۔ براق، تبریز اور
آدم نے ہی اسکی باڈی اپنے شہر
لا کر تمام آخری رسومات کروائیں
تھیں جبکہ رونیکا کا برا حال تھا۔
اسے کل رات ہی ہاسپٹل سے
واپس لائے تھے۔ منہا اور مشال



دونوں اختلافات کو پسِ پشت
ڈالے اس کے ساتھ تھیں۔ سننے
میں آیا تھا اس قتل کے پیچھے
رونن کا ہاتھ تھا۔

Kitab Chehra Novels

وہ لاؤنج میں کھڑی گلاس وال
کے پار براق کو دیکھ رہی تھی۔ جو



اس وقت پول کے پاس رکھی
چیرز پر دو بندوں کے ساتھ
بیٹھا۔ کسی گھمبیر معاملے پر ڈسکشن
کر رہا تھا۔ اس نے پچھلے تین میں
اسے ایک لمحہ بھی سکون سے
کہیں نہ تکتے نہیں دیکھا تھا۔ لوکا کی
موت نے براق کو خاصا ڈسٹرب
کیا تھا جو وہ بخوبی محسوس کر رہی



تھی۔ لیکن ان دونوں کو ایک لمحہ
بھی میسر نہیں آیا تھا۔ دونوں کے
درمیان کوئی گفتگو نہ ہوئی تھی۔
کندھا شیشے سے ٹکاتی سیاہ سوٹ
میں ملبوس اس شخص کو دیکھتی
رہی۔ کتنے پردوں میں چھپا تھا یہ
شخص۔!! کتنے راز وہ اپنے اندر
دفن کر کے بیٹھا تھا۔ مس سسیلی



جب سے اس پر کھلیں تھیں منہا
سنان جیسے وہ رہی ہی نہ تھی جو
پہلے تھی۔ ابھی اس نے مس
سسلی سے پوری کہانی بھی نہ سنی
تھی۔ مگر اسکا دل اس شخص کو
پر ت در پرت پر ہنے کے لیے

ہمک رہا تھا۔ اسے جاننا تھا کہ
آگے اس شخص کے ساتھ کیا ہوا



تھا۔ اور اس درندے کا انجام کیا
ہوا تھا۔؟ آخر کب تک براق نے
اسے برداشت کیا تھا۔؟ ایسے
نجانے کتنے سوال تھے جو اسکے
ذہن میں اٹھ رہے تھے۔ اور
جیولرز۔۔؟ کیا وہ اتنی ذلیل
عورت تھی اس نے کبھی اپنے
بیٹے کو سمجھا ہی نہ تھا۔ اس پل



اسے اس عورت سے اور خود سے
شدید نفرت محسوس ہوئی تھی
کیونکہ وہ آج تک اس عورت کو
نیک سمجھتی رہی تھی۔ اسکی نظر
میں رینسم سے بھی بڑی گناہگار
یہ عورت تھی۔ اس نے دھکیلا تھا
اپنے بیٹے کو اس کوئیں میں۔۔



جب اس نے براق کو وہاں سے
اٹھ گھر کی سمت بڑھتے دیکھا تھا۔
اسکے اندر داخل ہونے سے پہلے
فوراً شال کے کنارے سے
آنکھوں کی نمی صاف کر گئی۔ اندر
داخل ہوتے براق نے موبائل پر
آئے میسجز چیک کرتے کونے میں
کھڑی منہا کی جانب دیکھا۔ وہ



اسے کافی دیر سے یہاں کھڑی
نظر آرہی تھی۔ یہی وجہ تھی کہ
وہ بات مختصر کرتا اندر آگیا تھا۔
اسے اچھی طرح یاد تھا اس رات
کے بعد سے ان دونوں کے
درمیان کوئی بات نہ ہوئی تھی۔
براق لب بھینچتا اسکی سمت بڑھ
آیا۔



"یہاں کیوں کھڑی ہو۔۔؟" اس
سے دو قدم کے فاصلے پر آکر
ٹھہر گیا۔ اسکے گلون کی مہک نے
منہا کے گرد ایک حصار باندھ دیا
تھا۔ لہجہ خاصا اکھڑا ہوا تھا جسے
اس نے محسوس نہ کیا تھا اور نگاہ
اٹھا کر اسکی سمت دیکھا۔ بڑھی



ہوئی شیو اور رتجگوں کے سبب
سرخ ہوتیں آنکھیں۔۔

"وہ۔۔ میں۔۔ بس یو نہی بے چینی
ہو رہی تھی۔" لب تر کرتی واپس
نگاہ جھکا گئی۔

Kitab Chehra Novels



"روم میں چلو مجھے کچھ اہم بات
کرنی ہے۔۔" براق نے اس کے
چہرے سے نگاہیں ہٹاتے واپس
موبائل کی جانب دیکھا تھا۔ منہا
کی بھنویں سکڑ گئیں۔

Kitab Chehra Novels

"کیسی بات۔۔؟" مگر براق نے
اسے ساتھ چلنے کا اشارہ کیا تھا۔



اور وہ خاموشی سے اسکی تقلید
میں چل پڑی۔ پلکوں کی اوٹ سے
خود سے ایک قدم آگے چلتے
شخص کو دیکھا۔ وہ پہلی بار اسے
یوں بار بار دیکھ رہی تھی۔ مگر
غضب یہ تھا کہ وہ آج اسے
نہیں دیکھ رہا تھا۔ اور جو وجہ تھی
وہ بھی پوری آب و تاب کے



ساتھ اسکے ذہن میں روشن تھی۔
آج سے پانچ دن پہلے اس نے
اس عورت کی طرفداری کی
تھی۔ جو اس شخص کا بچپن چھین
گئی تھی۔ جو اسے اندھیروں میں
دھکیل گئی تھی۔ اور اس نے وہی
جیولز لورن بننا بہتر سمجھا تھا۔
صرف اسے جھکانے کے لیے۔۔



جلال دلانے کے لیے۔۔ جسے جیولز
لورن ایک زمانے پہلے اپنی
خود غرضی میں تباہ کر چکی تھی۔
کمرے میں پہنچ کر اس نے خود
ہی دروازہ بند کر دیا تھا۔

Kitab Chehra Novels

"میں چند ہفتے یا شاید چند ماہ
یہاں نہ ہوں۔۔!!" براق کے

ط



جملے پر منہا نے کھٹک کر اسے
دیکھا۔

"کیا مطلب۔۔؟" اس نے ایک
نظر اسے دیکھا اور فوراً نظریں
بھیرتا بیڈ سائیڈ ٹیبل کی سمت
بڑھ گیا۔

..



"اٹلی جا رہا ہوں۔۔"

"لیکن وہاں تو رون ہے۔۔" وہ
بے ساختہ ہی بولتی اسکے نزدیک
آئی تھی۔ براق نے ایک نظر پلٹ
کر اسکی جانب دیکھا۔ منہا نے فوراً
خود کو قابو میں کیا تھا۔ "اسی لیے
جا رہا ہوں۔۔ میرے ساتھیوں کی



زندگی مشکل میں ہے وہاں۔۔ کئی
کو تو اپنے انتقام کی بھینٹ بھی
چڑھا چکا ہے۔۔ ایسے میں میں
آرام سے نہیں بیٹھ سکتا
یہاں۔۔ "اسکے لہجے میں یکدم
ابھرتا غیض و غضب منہا نے
بخوبی محسوس کیا تھا۔ مگر وہ اپنی
بے چینی دبا نہیں سکی۔



"لیکن۔۔ لیکن اگر تم گئے یہاں
سے۔۔ وہ دوبارہ بھی حملہ کر سکتا
ہے۔۔" اس کے گھبرائے ہوئے
تاثرات دیکھتا براق فاصلہ سمیٹتا
نزدیک آیا تھا۔ مگر ایک قدم کے
فاصلے پر رک گیا۔ جیسے یہ جان
بوجھ کر کیا ہو۔



"ایسا نہیں ہوگا اب۔۔ اس بات
کی میں یقین دہانی کروا رہا
ہوں۔۔ اور رونیکا فلحال یہیں رہے
گی جب تک اسکی مینٹل کنڈیشن
صحیح نہیں ہو جاتی۔۔"

Kitab Chehra Novels

"مجھے کوئی اعتراض نہیں۔۔" اور
اس بار براق کھٹکھٹکا تھا۔ اور بغور



اسکی جھکی پلکوں کو دیکھا۔ لیکن
اس سے پہلے کہ وہ نگاہ اٹھاتی وہ
آنکھوں میں سرد مہری لے آیا۔

"ہونا بھی نہیں چاہیے۔۔ یہ آخری
ٹھکانہ ہے اب اسکا۔ کیونکہ رونن
تمہارے خون کے ساتھ اسکے



خون کا پیاسہ بھی ہو گیا ہے
اب۔۔"

"پھر۔۔ پھر تو وہ تمہیں۔۔ میرا
کہنے کا مقصد ہے۔۔ یہاں اسکے
اٹیک کرنے کے چانسز زیادہ
ہیں۔۔ ایسے تم۔۔"

...



"وہ یہاں کا غلطی سے بھی رخ
نہیں کرے گا۔ ابھی اسے اٹلی
میں اپنی کمر مضبوط کرنی ہے لوکا
کی جگہ لینا ہے۔۔ اور میں اسکی
کمر توڑنے جا رہا ہوں۔۔" منہا کو
نہیں معلوم تھا وہ یہ باتیں اسے
کیوں بتا رہا تھا۔ اسکا دل بری طرح
دھڑک رہا تھا۔ اس جنگ میں



اسے معلوم تھا اگر رونن کا
نقصان ہونا تھا تو براق کے حصے
میں بھی نقصان آنا تھا یہ بات وہ
کیوں نہیں سمجھ رہا تھا۔؟

"اور میں صرف تم سے یہ چاہتا
ہوں۔۔ کہ میری غیر موجودگی میں
تم میری اولاد کی حفاظت



کرو۔۔"منہا نے چونک کر اسکی
سمت دیکھا۔ وہ اس وقت بے حد
سنجیدہ تھا۔ بلکہ اسکے لہجے میں
تنبیہ بھی تھی۔"اسے کچھ نہیں
ہونا چاہیے منہا۔۔ میرے پیچھے
میرے تمام ملازمین تمہارے
ہیں۔۔ یہ گھر۔۔ اسکی ہر شے۔۔ اگر
تمہیں اپنی بہن سے ملنا ہے اسے



یہاں بلانا ہے یا اسکے پاس جانا
ہے جاؤ۔۔ بد لے میں مجھے صرف
اولاد چاہیے۔۔!!" اور وہ۔۔؟ وہ
نہیں چاہیے تھی اسے۔۔؟ ایک
سوال تھا جو زبان تک آیا تھا مگر
آواز ساتھ نہ دے سکی۔ یا شاید
آنسوؤں کا ایک گولہ تھا جو اٹکنے
لگا تھا۔ مگر براق آلیار کی اولاد کی



اس قدر شدید خواہش منہا سنان
کو نجانے کیوں اس پل بہت
اچھی لگی تھی۔ وہ اتنا اپنا اپنا کیوں
لگا تھا اس پل۔۔؟

"اور تم۔۔ میرا مطلب۔۔ یہ

حالات کب تک نارمل ہوں
گے۔۔" وہ پوچھنا چاہتی تھی تم



آخر کب لوٹو گے۔۔؟ یہ دوری
کتنے دنوں پر محیط ہوگی۔۔؟

"نو آئیڈیا۔۔ ہفتے یا شاید مہینے لگ
جائیں۔۔ تبریز اور آدم یہاں سب
کچھ ہینڈل کر لیں گے۔۔ میں آج
رات کی فلائٹ سے جا رہا
ہوں۔۔" منہا کی آنکھوں میں



عجیب سی جلن ہونے لگی۔ اس
نے کبھی سوچا بھی نہ تھا وہ اس
شخص کے دور جانے پر بھی رو
سکتی تھی۔

"منہا۔!!" اس نے ایک بار پھر
نظر اٹھائی تھی۔ لیکن سامنے والا
بڑی سپاٹ نگاہوں سے اسے دیکھ



رہا تھا۔ "تمہارا موبائل ہر وقت
آن ہونا چاہیے۔۔ میں جب بھی
کال یا میسج کروں تم نے مجھے
آنسر کرنا ہے۔۔ ویسے تو میں اپنے
سارے ملازمین سے ٹچ میں
رہوں گا۔۔ مگر مجھے کوئی شکایت کا
موقع نہیں ملنا چاہیے۔۔" ابھی وہ
کہہ ہی رہا تھا کہ اس کے



موبائل پر آتی کال نے ان کی
بات بیچ میں ہی روک دی۔ ایک
نظر اس پر ڈالتا اسکی ایک سائیڈ
سے ہوتا کمرے سے باہر نکل
گیا۔ منہا سنان کو نہیں معلوم تھا
اس لمحے کے بعد وہ مہینوں اسے
نہ دیکھ سکے گی۔



"آپ یہاں ہیں۔۔ میں کب سے
 روم میں ویٹ کر رہی تھی
 آپکا۔۔" نینسی نے آج ہفتے میں
 تیسری بار اسے آلیار کی اسٹڈی
 میں دیکھا تھا۔ براق نے غیر



محسوس انداز میں اپنے اسکول بیگ
پر گرفت مضبوط کی تھی۔

"میرا موڈ نہیں پینے کا آپ لے
جائیں۔۔" اتنا کہتا اسکول بیگ لے
کر اپنے کمرے کی سمت بڑھ گیا۔
کمرے میں آکر دروازہ لاک کیا۔
اور گن کو بیگ سے نکال کر چند



لمحے یوں نہی دیکھتا رہا۔ اس وقت
اسکی سانس بہت تیز ہو رہی تھی۔
رنگ بالکل پھیکا پڑھ چکا تھا۔ اپنی
کبڈ کھولتا سب سے نیچے والے
پورشن میں دبا گیا۔

Kitab Chehra Novels

"کیا کر رہے ہو۔۔ کب سے دو
سمز نہیں کیے تم نے۔۔" رینسم



کی ناگوار آواز پر اسکی بینسل پر
گرفت مضبوط ہوئی تھی۔ اور پھر
صفحے پر گھسیٹنے لگا۔ اسکے باپ کی
گن کو کبڈ میں قید ہوئے ایک
ہفتہ ہو چکا تھا۔ اس میں اب تک
اتنی ہمت پیدا نہیں ہوئی تھی کہ
اسے دوبارہ نکالتا۔



"میں اچھی طرح جانتا ہوں یہ
کام کیوں دیر دیر سے کیا جا رہا
ہے۔۔" اسکی گھناؤنی آواز پر براق
کے جبرٹوں میں حرکت ہوئی
تھی۔ اس پل اسے خود سے۔۔ اور
اس سامنے بیٹھے درندے سے اتنی
نفرت محسوس ہو رہی تھی دونوں
کو ہی لمحے ہی تاخیر کیے بغیر ختم



کر دیتا۔ جب ریسم نے اپنے
ناپاک ہاتھوں سے اسکی ٹھوڑی
پکڑتے اپنی جانب موڑا۔ "تم
جانتے ہو نا مائے بوائے۔۔ تمہیں
تو کسی قیمت پر نہیں چھوڑوں گا
میں۔۔" لبوں پر مکروہ مسکراہٹ
لیے اسکے زرد بے داغ رخسار پر
انگوٹھا پھیر رہا تھا۔ اور یہ عمل کئی



لمحوں تک جاری رہا۔ براق کو اس
پل اپنے وجود پر سانپ رہتے
محسوس ہو رہے تھے۔ ایسا لگ رہا
تھا آہستہ آہستہ اسکا دم گھٹ رہا
ہو۔

Kitab Chehra Novels

"گیٹ اپ۔۔۔!!" براق نے
اسکے مکروہ چہرے کی جانب



دیکھا۔ کیا دنیا میں کوئی شیطان
اس سے بدتر ہو سکتا تھا۔؟ براق
کے ہاتھ سے پینسل گری تھی۔
مگر وہ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا
ہوا۔ "ٹیک آف یور شرٹ رائٹ
ناؤ۔" اسکی آنکھوں کے سامنے کا
منظر سرخ مگر دھندلا ہونے
لگا۔ "کم آن جلدی کرو۔" اسکی



بے صبری بھری آواز پر براق کے
ہاتھوں کی مٹھیاں بھنچیں تھیں۔
مگر پھر ہاتھ ٹی شرٹ کے سرے
تک گئے اور اگلے پل شرٹ اتار
گیا تھا۔

Kitab Chehra Novels

"بیوٹیفل۔۔ ناؤ کم ہمیر۔۔" اسے
غلیظ ہوس ذہ نگاہوں سے دیکھتے



اپنی ایک ٹانگ پھیلا کر اس پر
بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ مگر وہ اپنی جگہ
جما کھڑا اسے دیکھتا رہا۔ یہ سزا ختم
کیوں نہیں ہو رہی تھی۔؟ کوئی
اس شیطان سے بچانے کیوں
نہیں آرہا تھا اسے۔۔۔ کیا اسکی
آوازیں اسکی سسکیاں سننے والا
کوئی نہ تھا۔ اسکی کمر پر اس



وقت بھی جا بجا ریسیم کی سیلٹس
کے نشان تھے۔ مگر ان پر مرحم
لگانے والا کوئی اب تک کیوں
نہیں آیا تھا۔؟

Kitab Chehra Novels "براق۔۔!! کم۔۔"

ہیسر۔۔!! "رینسم کی شیطانی آواز
ایک بار پھر اسکے کانوں میں

۔



ابھری تھی۔ وہ ایک بار پھر اسے
موت کے کنوؤں میں دھکیلنے
کے لیے بلا رہا تھا۔ اپنی غلاظت کا
حصہ بنانے کے لیے بلا رہا تھا۔ یہ
آسمان ٹوٹ کر کیوں نہیں گرا
تھا۔؟ اس زمین پر زلزلہ کیوں
نہیں آیا تھا اب تک کہ وہ
دونوں غلاظت کے ڈھیر صفحہ



ہستی سے مٹ جاتے۔۔ یہ دنیا
ہمیشہ کے لیے غلاظت سے پاک
ہو جاتی۔۔

اور پھر براق بڑھا تھا۔۔!!

Kitab Chehra Novels

مگر رینسم کی نہیں اپنی کلوزیٹ
کی سمت۔۔!!

--



"براق۔۔ تم چاہتے ہو میں تمہیں
پنشن کروں۔۔" اس بار اس
شیطانی آواز میں غصہ بھی تھا۔ مگر
براق کے کانوں میں اس وقت
اپنی ہی سسکیاں گونج رہیں
تھیں۔ جو ساری ساری رات جاگ
کر وہ بھرتا تھا۔ رینسم کی آوازیں
اب قریب آتی جارہیں تھیں۔



براق اپنی کلوزیٹ میں گھسا وہ
شے ڈھونڈ رہا تھا۔ جس سے اسے
اس شیطان سے بلاخر نجات مل
سکتی تھی۔

"تم نے میری بات نہ سن کر
اپنی سزا میں خود اضافہ کیا ہے۔۔
جتنا فرمانبردار میں تمہیں بنانا چاہتا



ہوں تم اتنی ضد کرتے
ہو۔۔ "رینسم کلوزیٹ کے
دروازے پر آکر ٹھہر گیا۔ براق کو
بھی بلاآخر وہ شے مل گئی تھی۔
گن کس طرح چلائی جاتی تھی یہ
اسے ساتھ سال کی عمر سے

معلوم تھا۔ اور اب تو گیارہ کا
ہونے والا تھا وہ۔ "وہاں کیا



کر رہے ہو۔۔ یہاں آؤ۔۔ تمہیں
سنائی نہیں دے رہا۔۔ "رینسم
غصیلے لہجے میں اس پر دھاڑا تھا۔
براق دونوں ہاتھوں کی طاقت لگاتا
گن لوڈ کر کے اٹھا تھا۔ اور اسکی
سمت پلٹتے گن پشت پر چھپا گیا۔
رینسم نے موبائل نکالتے براق
کی سمت خباثت بھری نگاہوں



سے دیکھا۔ اور کچھ ٹائپ کرنے
لگا۔ پھر موبائل واپس اپنی جینز کی
پاکٹ رکھ گیا۔

"آج تمہارے گرینڈ ٹیسٹ کی
تیاری کروانی ہے مجھے۔ اس لیے
دو گھنٹے ایکسٹرا دینے پڑیں گے
مجھے اپنے بوائے کو۔" اس کے وجود



کو غلاظت بھری نظروں سے
دیکھتا اسکی سمت بڑھ رہا تھا۔ براق
کے چہرے پر ایک رنگ آرہا تھا
اور ایک جارہا تھا۔ اور اسے اپنی
سمت بڑھتا دیکھ پشت پر چھپا ہاتھ
اسکے سامنے تان گیا۔ ریسم کے
قدم ٹھٹھکے تھے۔ اور براق کے
ہاتھ میں موجود شے کو دیکھ ایک



پل کے لیے اسکے چہرے کا رنگ
بدلا تھا۔ مگر اگلے پل زوردار قہقہہ
لگا گیا۔

"مائے بوائے۔!! اب اپنی
ٹوائے گن سے اپنے ماسٹر کو
ڈرائے گا۔؟" اسکے طنز پر براق
کے معصوم زرد چہرے پر ایک



عجیب سی مسکراہٹ ابھری تھی۔
جسے دیکھ رینسم کو اپنی مسکراہٹ
غائب ہوتی اور قدم رکتے محسوس
ہوئے۔

"کاش میرے پاس تجھے موت
دینے کا اس سے بیٹر آپشن
ہوتا۔۔ ماسٹر۔۔!!" براق کے



چہرے پر موجود ایک عجیب سا
تاثر رینسم کو معاملے کی سنگینی کا
احساس دلا گیا تھا۔

"براق۔۔۔!" اس نے اس کی
سمت تیزی سے پیش رفت کرنی
چاہی تھی۔



"ریسٹ ان ہیل۔۔

ماسٹر۔۔!!" براق کی سرد آواز
کے ساتھ کمرے میں فائر کی
آواز گونجی تھی۔ جس میں رینسم
کی بھیانک کراہ بھی شامل تھی۔

مگر پھر ایک نہیں اسکے بعد

دوسری۔۔ تیسری۔۔ چوتھی۔۔

پانچویں۔۔ چھٹی فائر بھی اس

۔ . .



کلوزیٹ میں گونجی تھی۔ گن میں
گولیاں ختم ہو چکیں تھیں۔ مگر وہ
بار بار ایک ٹرانس کی کیفیت میں
ٹریگر پریس کر رہا تھا۔ کلوزیٹ کے
درو دیوار۔۔ براق کا نیم برہنہ وجود
اس وقت رینسم کے خون کی
چھٹیوں سے نہایا ہوا تھا۔ اور وہ
خود فرش پر خون میں لت پت



پڑا تڑپتا آخری سانسیں بھر رہا
تھا۔

اس نے رینسم کے سینے پر ٹھوکر
ماری۔ "اٹھ ماسٹر۔ اتنی جلدی
نہیں۔۔ اٹھ۔۔" گن پھینکتا اسکے

نزدیک بیٹھ گیا۔ جب اچانک
کمرے کے دروازے پر ایک



ساتھ کئی دستلیں ہوئیں تھیں۔ مگر
اسے کچھ سنائی دے رہا تھا۔ وہ
پاگلوں کی طرح رینسم کے مردہ
وجود کو جھنجھوڑ رہا تھا۔

"اٹھ ماسٹر۔۔ یہ گیم اتنی جلدی
ختم نہیں ہو سکتا اٹھ۔۔" آنکھوں
میں موٹے موٹے آنسو لیے وہ



چیج رہا تھا۔ اور چیخیں تو دروازہ کیز
سے ان لاک کر کے اندر داخل
ہوتے اشخاص کی بھی نکل گئیں
تھیں۔ اس بھیانک منظر کو تمام
ملازمین ششدر نگاہوں سے دیکھ
رہے تھے۔ مگر ایک صرف نینسی
تھی جو آگے بڑھی تھی۔ اس کی
نگاہیں رینسم کے مردہ وجود سے



ہوتیں براق کی جنونی حالت تک
گئیں۔ مگر اسکی ہر ہنہ کمر انہیں
اپنی جگہ سن کر گئی تھی۔ "اٹھ
ماسٹر۔۔ اتنی جلدی نہیں۔۔!!"

"میڈم کو بلاؤ جلدی۔"



آلیار وانی نے بلا سنڈز ہٹاتے
ہاسپٹل کے کمرے میں تنہا بیٹھے
بیٹے کو دیکھا۔ جو اس وقت ٹی
شرٹ اور جینز میں ملبوس تھا۔
اسکی بے نور ہوتی آنکھیں کمرے
کی کھڑکی سے باہر تھیں۔ وہ کافی
دیر سے ایک ہی پوزیشن میں
بیٹھا تھا۔ اگر وقتاً فوقتاً پلکیں نہ



جھپکاتا کوئی بھی اسے سکتے میں
سمجھ سکتا تھا۔ ان کے دل میں
ایک پشیمانی کی لہر اٹھی تھی۔

آج جس حالت میں ان کا بیٹا
بیٹھا تھا۔ اسکے ذمہ دار وہ تھے۔ ان
کی بے خبری۔ انکی غفلت میں
اتنی سی عمر میں ان کے بیٹے نے



جو کچھ سہا تھا وہ ان جیسے مضبوط
کافی حد تک پتھر دل شخص کو
بھی لرزا گیا تھا۔ ہاتھ بے بسی سے
مٹھی میں جکڑتے لبوں پر رکھ
گئے۔ کاش وہ اس شخص کو دوبارہ
زندہ کر سکتے۔۔ کاش وہ اپنے بیٹے
کا انتقام لے سکتے۔۔ کاش وہ وقت
کو پیچھے لے جاسکتے اور بیٹے سے



بیٹھ کر بھی تفصیل سے بات
کر لیتے۔۔ اس سے اسکی خاموشی۔۔
اسکے ہمیشہ اکیلے رہنے کی وجہ
پوچھ لیتے۔۔ مگر اب ہاتھ ملنے کے
سوا وہ کچھ نہیں کر سکتے تھے۔ وہ
جانتے تھے وہ اپنے بیٹے کو کھو چکے
ہیں۔۔ کیونکہ وہ پچھلے تین دن
سے جس حالت میں تھا۔ وہ ہر



پل انہیں مار رہی تھی۔ انہوں نے
اپنی غفلت میں اپنا بیٹا کھو دیا
تھا۔ جب انہیں اپنے عقب میں
کسی کی موجودگی کا ہوا تھا۔ بلا سنڈز
چھوڑتے ایک گہری سانس بھری
تھی۔ اور پلٹ کر دیکھا جہاں انکی
بیوی۔۔ اور اس بچے کی ماں کھڑی

..



تھی۔ جو اس لمحے انہیں خاصی
افسردہ نظر آئی تھی۔

"کیسی ماں ہو تم۔۔؟" جیولز جو
خود بیٹے کی حالت پر دکھی تھی
ان کے سوال پر بھنویں سکڑ
گئیں۔



"واٹ ڈو یو مین۔۔؟"

"تمہیں اب بھی سمجھ نہیں آیا۔۔"

جیولز ایک بدترین ماں ہو
تم۔۔" اسکی آنکھوں میں تیزی

سے ناگوار سی ابھری۔
Kitab Chehra Novels

"تو تم کیا ہو آئیڈیل باپ۔۔؟"



"نہیں میں بھی ایک بدترین باپ
ہوں جس کی مجھے پشیمانی ہے۔۔
مگر تمہیں تو وہ بھی
نہیں۔۔!!" ان کے سخت
اور کڑوے الفاظ پر جیولز ایک پل
کے لیے بالکل چپ ہو گئی۔ یہ کیا
کہہ رہے تھے وہ۔ اسے دکھ تھا۔
براق اسکی اولاد تھا اگر اسے پتہ
...



ہوتا وہ شاید خود اس ٹیوٹر کو قتل
کروا دیتی۔

"مم۔۔ مجھے دکھ ہے آلیار۔۔ ہی از
مائی سن۔۔ اگر تم اس طرح کہو
گے تو میں کیسے اسکا سامنا کروں
گی۔۔" اسکی آنکھوں سے گرتے
آنسوؤں پر آلیار وافی یکدم



ٹھنڈے پڑنے لگے۔ لیکن انہوں
نے اسے چپ کرانے کی کوشش
نہ کی تھی۔

”مگر کبھی تمہیں اتنی فرصت بھی
نصیب نہیں ہوئی کہ بیٹے کے
کمرے میں جا کر دیکھ لو کہ وہ
شخص کیا کر رہا ہے تمہارے بیٹے



کے ساتھ۔۔ یا بیٹے سے ہی ڈسکس
کر لو۔۔ "ان کے تیز لہجے پر جیولز
کی آنکھوں کے سامنے ایک ڈیڑھ
سال پرانا ایک منظر ابھرا تھا۔
جب اس کا بیٹا اس سے ریکویسٹ
کر رہا تھا کہ اسے اس ٹیوٹر سے
نہیں پڑھنا اور اس نے کیا کیا
تھا۔۔؟ دل کے کسی کونے میں



ملال نے شدت سے سر اٹھایا
تھا۔

"مم۔۔ میں سمجھتی تھی۔۔ وہ ایک
اچھا اور اسٹرکٹ ٹیوٹر ہے۔۔"

Kitab Chehra Novels

"لیو می لون۔۔" اسے بری طرح
جھڑکتے براق کے کمرے کی



سمت بڑھ گئے۔ وہ اب بھی اسی
پوزیشن میں بیٹھا تھا۔ آلیار وانی
اسکے برابر میں جا بیٹھے۔ براق نے
ان کے بیٹھنے پر کوئی ریسپونس نہ
دیا تھا۔ حالانکہ انہیں معلوم تھا وہ
ان کی موجودگی محسوس کر چکا تھا۔



"تبریز پوچھ رہا تھا تمہارے
بارے میں۔۔" انہوں نے اسکی
خیر خیریت نہیں پوچھی تھی۔
انہیں پہلے ہی معلوم تھا وہ کیسا
تھا۔ "دو دن سے میری ناک میں
دم کیا ہوا ہے۔۔"

Kitab Chebra Novels



"گھر چلیں۔۔؟" تین دن بعد
اسکے منہ سے پہلا جملہ نکلا تھا۔
انتہائی مدہم مگر بیٹھی ہوئی آواز
میں۔ آلیار وافی اپنے لختِ جگر کی
ویران آنکھوں میں چند لمحے یونہی
دیکھتے رہے۔ آنکھوں میں جمع ہوتی
نمی ضبط کرتے اسکے ماتھے سے



بال ہٹائے تھے اور جھک کر اپنے
لب رکھ گئے۔

"آئی ایم پراؤڈ آف یو۔۔ آئندہ
بھی ایسا ہی کرنا ہے اپنے ہر
دشمن کے ساتھ۔ کوئی تمہیں
بچانے والا نہیں تمہیں۔۔ سوائے
تمہارے۔۔" براق نے نگاہ اٹھا کر



باپ کو دیکھا تھا۔ اور جو تاثر ان
میں ابھرا تھا وہ حیرت کا تھا۔
آلیار وانی نے اسکا چہرہ اپنے
دونوں ہاتھوں میں تھام لیا۔ "مائے
مین۔۔ آئی ایم پراؤڈ آف یو۔۔ اب
تم میرے ایک بڑے بیٹے ہو جو
صرف خود کو ہی نہیں بلکہ مجھے
بھی پروٹیکٹ کر سکتا ہے۔۔ میرا



جوان۔۔ میرا جانشین۔۔ "ان کے
گھمبیر لہجے اور مضبوط الفاظ پر اس
معصوم بچے کی آنکھوں میں
بکھرے خوابوں کی کرچیاں جیسے
واپس جڑیں تھیں۔ ایک حوصلہ تھا
جو اس وجود کو سانس لینے
کے لیے دیا تھا۔



"شاباش گاڑی میں جا کر بیٹھو۔۔
میں آرہا ہوں۔۔" زوردار طریقے
سے اسکی پیٹھ تھکتے کھڑا کیا تھا۔
اور وہ خاموشی سے سر ہلاتا
دروازے کی سمت بڑھ گیا۔ مگر
دروازہ کھول کر باہر نکل ہی رہا
تھا کہ بیچ میں اس کے قدم
کھٹکے تھے۔ سامنے اسکی ماں

۔۔



کھڑی تھی جس نے اسے دیکھ کر
نرمی سے مسکرا نے کی کوشش کی
تھی۔ مگر براق اس بدروح پر
دوبارہ نگاہ ڈالے بغیر آگے بڑھ
گیا تھا۔ اگلے چند دن میں آلیا
وانی نے اسے دوسرے شہر میں
موجود اسکول میں ایڈمیشن کروا
دیا تھا۔ اس کا اس شہر اس گھر



سے دور رہنا بہت ضروری تھا۔
مگر انہیں یہ نہیں معلوم تھا وہ
اگلے چار سال تک اس شہر کو
پلٹ کر بھی نہیں دیکھے گا۔ وہ
خود ہی جیولز کے ساتھ اس سے
ملنے جاتے تھے۔ اور وہ واپس اپنے
شہر پندرہ سال کی عمر میں لوٹا تھا



مگر اپنے ماں باپ کے گھر نہیں
بلکہ اپنے علیحدہ گھر۔۔!!

حال
Kitab Chehra Novels

"سات ماہ بعد"



قبرستان میں کھڑا وہ اس وقت
سگریٹ کے گہرے گہرے کش
بھر رہا تھا۔ نگاہیں چند قدم کے
فاصلے پر کھڑے وجود پر تھیں۔
سیاہ لونگ کوٹ اور سیاہ بوٹ
پہنی بالوں کو پونی ٹیل میں جکڑی
اپنے بھائی کی قبر پر کھڑی تھی۔
اسے ایک ہی پوزیشن میں کھڑے



آدھا لھنٹا گزر چکا تھا۔ آدم کی
تیسری سگریٹ تھی جو اب ختم
ہونے والی تھی۔ ایک آخری گہرا
کش بھرتے سگریٹ کا ٹکڑا سائیڈ
میں پھینکتا قدم اسکی جانب بڑھا
گیا۔ وہ مہینے میں ایک بار ضرور
اسے یہاں لاتا تھا۔ اور پچھلے
سات ماہ سے یہ ہوتا چلا آرہا تھا۔



"چلیں۔۔؟" اسکی آواز پر رونیکا
نے نگاہ اٹھا کر اسکی سمت دیکھا
تھا اور سر اثبات میں ہلاتی ہاتھ
میں موجود پھول لوکا کی قبر پر
رکھ گئی تھی۔

Kitab Chehra Novels

"تھینکس۔۔"



"کس لیے۔۔؟" آدم نے ساتھ
چلتے اسے دیکھا۔

"مجھے یہاں لانے
کے لیے۔۔" دونوں ساتھ چلتے
کاروں کی سمت آگئے۔ جہاں گارڈز
منتظر کھڑے تھے۔ رونیکا نے کار
میں بیٹھتے ایک نظر اسکی سمت



دیکھا۔ پچھلے سات ماہ سے یہ
شخص اسکے ساتھ تھا۔ آفس۔
سائیٹ یا پھر گھر وہ کہیں نہ کہیں
اسے اپنے ارد گرد موجود پاتی
تھی۔ اکثر اس نے اسکی نگاہیں
تک خود پر موجود محسوس کیں
تھیں۔ مگر ان نگاہوں میں ہوس
یا غلاظت نہیں بلکہ عجیب سا سحر



ہوتا تھا۔ اور وہ چاہ کر بھی اسکی
آنکھوں میں نہیں دیکھتی تھی۔
بلکہ نگاہیں ہی چرا لیتی تھی۔ اسے
یہاں اس گھر۔۔ ان لوگوں کے
ساتھ نہیں رہنا تھا۔ بہت احسان
تھے ان لوگوں کے اس پر۔ وہ
مزید ان لوگوں کی زندگیوں میں
رہ کر ان پر بوجھ نہیں بن سکتی



تھی۔ یہ عارضی ٹھکانہ تھا اسکا۔
اسے معلوم تھا منہا اسے بالکل
پسند نہیں کرتی تھی۔ مگر پھر بھی
اعلیٰ ظرفی کا مظاہرہ کر کے
برداشت کر رہی تھی۔

Kitab Chehra Novels

"میری براق سے بات ہوئی
تھی۔۔" نگاہیں ونڈ اسکرین کی



جانب کرتی آہستہ سے بولی۔ آدم
کار اسٹارٹ کر گیا تھا۔

"کس سلسلے میں۔۔؟"

"میں کافی دن سے بتانا چاہ رہی
تھی۔۔" اس کے محتاط انداز پر آدم
کی آنکھوں میں الجھن ابھری

..



تھی۔ "کیا۔۔؟" رونیکا نے اپنا نچلا
لب دانتوں میں لے کر آزاد
کیا۔

"میں۔۔ آسٹریلیا جا رہی
ہوں۔۔۔" اسٹیرنگ پر گرفت
ڈھیلی پڑی تھی مگر وہ اگلے ہی
پل قابو پا گیا۔ اور واپس اسکی



جانب اسے دیکھا۔ یہ خبر اس کے
لیے بالکل نئی سے زیادہ شاکنگ
تھی۔ وہ کئی ماہ سے اسکے ساتھ تھا
اسکی روٹین اسکے تمام معاملات
کچھ بھی اس سے ڈھکا چھپا نہ
تھا۔ مگر یہ بات اسکے علم میں
نہیں آئی تھی۔ یا شاید اس نے
جان کر اس سے چھپائی تھی۔ آدم



کی اسٹیرنگ پر گرفت مضبوط
ہوئی تھی۔

"تم نے یہ بات مجھ سے تو
ڈسکس نہیں کی۔۔" رونیکا نے
اسکے لہجے میں موجود ناگواری
بخوبی محسوس کی تھی۔ اس لیے
نگاہیں ملانے کی غلطی نہ کی۔



"میں نے سوچا سب فائنل
ہو جائے۔۔ پھر بتا دوں گی۔۔"

"ہمم۔۔ ویری گڈ۔۔! اور یہ کس
لیے سوچا تم نے۔۔؟" اسکا لہجہ

مزید سرد ہوا تھا۔ یعنی اس لڑکی

نے اسے بیوقوف سمجھ رکھا تھا۔ یا



اسے سیریس لینا ہی نہیں چاہتی
تھی۔

"اب میں تمہیں ہر بات میں
پریشان تو نہیں کر۔"

Kitab Chehra Novels

"اسٹاپ دس نان سینس۔۔ آئی
ایم ٹانگ آباؤٹ یور



ڈسیجن۔۔"اس کے جھڑکنے پر
رونیکا کی بھنویں سکڑ گئیں۔

"یوکانٹ ٹاک ٹومی لائک
دس۔۔"

Kitab Chehra Novels

"آئی کین۔۔ ناؤ آنسر۔۔" کار کی
اسپیڈ بڑھاتا اس بار سنگین لہجے



میں بولا تھا۔ اور رونیکا کو بھی اس
بار اسکے لہجے میں موجود غصے کا
احساس بخوبی ہوا تھا۔

"آدم اسپیڈ کم کرو ہم انسانوں کی
طرح بھی بات کر سکتے ہیں۔"

--



"تمہیں وہ زبان سمجھ کہاں آتی
ہے۔۔؟ پچھلے ساتھ ماہ سے اسی
زبان میں بات کر رہا تھا۔ مگر
تمہارے بھوسے بھرے دماغ کو
یہی طریقہ پسند ہے۔۔" اسپید
مزید بڑھائی تھی۔ رونیکا کی
آنکھیں پھٹنے لگیں۔ مگر آدم
کے لیے یہ ایک نارمل بات تھی۔



وہ ایک کار ریسر تھا۔ اس سے کئی
گناہ زیادہ اسپیڈ سے کاریں چلانے
کا عادی تھا۔

"آدم۔۔۔!! آر یو کریزی۔۔
اسٹاپ دا کار۔" مگر وہ اسکی نہیں
سن رہا تھا۔ "آدم اگر تم نے کار
نہیں روکی آئی سوئیر میں دروازہ



کھول کر کود جاؤں گی۔۔" آدم
نے جبرے بھینچتے ایک نگاہ اس
پر ڈالی۔ ایک ہاتھ سے سیٹ
مضبوطی سے تھامے دوسرا ہاتھ
کار ڈور پر رکھی ہوئی تھی۔ اس
نے جھٹکے سے بریک پر پاؤں رکھا
تھا۔ اور کار کے ٹائرز چرچراتے
ہوئے پورے پریشور سے رکے



تھے۔ رونیکا کا سر ڈیش بارڈ سے
ٹکراتے ٹکراتے بچا تھا۔ اپنی رکی
ہوئی سانسیں بحال کرتے۔ آدم کی
سمت دیکھا جو اب بھی اسٹیرنگ
تھاما ونڈ اسکرین کے پار دیکھ رہا
تھا۔

Kitab Chehra Novels



"آر یو کریزی۔۔؟" سیٹ بیلٹ
کھولتی پوری قوت سے چیخی
تھی۔ "آنسر می۔۔ آر یو
کریزی۔۔"

"بس۔۔ آباؤٹ یو۔۔!!" آدم کی
آواز اتنی ہی سرد اور مدھم تھی۔
رونیکا کا منہ شاک سے کھلا کا کھلا

ش



رہ گیا۔ اسے اس شخص سے یوں
اظہار کی قطعاً توقع نہ تھی۔

"تمہیں نظر نہیں آ رہا یا جان کر
نظر انداز کر رہی ہو۔۔؟" اس بار

وہ پورا اسکی سمت مڑا تھا۔ وہ نہیں

جانتا تھا یہ بگڑی ہوئی لڑکی کب
اسے اچھی لگنے لگی تھی۔ اور جب



سے اس نے براق اور منہا کا
پیچھا چھوڑا تھا۔ اور دل کے قریب
لگنے لگی تھی۔ اور اب جب وہ ان
ساتھ ماہ میں اسکا بری طرح
عادی ہو چکا تھا۔ اپنی ویران زندگی
میں ایک مسلسل ساتھ رہنے والا
اسکی سننے والا۔۔۔ اسے سمجھنے والا
آگیا تھا۔ اب اس طرح اسکے ماں



باپ کی طرح چھوڑ کر بھاگ رہا
تھا۔!!

"یہ۔۔۔ یہ کیا کہہ رہے ہو
تم۔۔؟" شک سے نکلتے اپنے
تاثرات کو قابو کیا۔ اپنے دل میں
ہوتی ہلچل پر الگ بے چین ہوئی
تھی۔



"وہی جو پچھلے سات ماہ سے کہنا
چاہ رہا ہوں۔۔"

"اے۔۔ ایسا نہیں ہو سکتا۔۔ کبھی
بھی نہیں۔۔ تم سوچ بھی کیسے
رہے ہو۔؟"

Kitab Chehra Novels



"کیوں۔۔؟ کیوں نہیں ہو سکتا۔۔
یعنی تم میری محبت کو جھٹلا رہی
ہو۔۔؟" محبت۔۔! اس بار رونیکا
کی آنکھوں میں بے یقینی سی
اترنے لگی۔ یہ شخص یقیناً پاگل
ہو چکا تھا۔

Kitab Chehra Novels



"تم۔۔ تم شاید اپنے ہو اس میں
نہیں جی ایسی باتیں کر رہے
ہو۔۔ میں رونیکا ہوں رونیکا
اینٹونیو۔۔ جس سے تم۔۔ تم سب
پوری فیملی نفرت کرتے تھے۔۔
تمہارے گھر میں میں ایک بوجھ
کے سوا کچھ نہیں
ہوں۔۔!!" اسکی آنکھوں میں نمی



اترنے لگی تھی۔ وہ یہاں سے دور
بہت دور جانا چاہتی تھی۔

"مجھے معلوم ہے تم کیا ہو۔۔ مجھے

دوسروں سے مت ملاؤ۔۔ صرف

اپنی کہو ابھی۔۔" آدم کے چہرے

پر ہنوز وہی تاثرات تھے۔ رونیکا کی

آنکھوں میں غصہ ابھر آیا۔

۔



"تو سنو۔۔ میں تمہیں ہر گز یہ
بے وقوفی کرنے نہیں دوں گی۔۔
سنا تم نے۔۔"

"کیوں۔۔ کیا تمہارے دل میں
اب تک بھائی بسے ہیں۔۔ ان کی
یادوں میں رہنا تمہیں اتنا عزیز
ہے کہ میں نظر نہیں آرہا

۔۔



تمہیں۔۔" اس بار عجیب سلگتا ہوا
پر تپش لہجہ تھا اسکا۔ رونیکا سن
بیٹھی اسکی سرخ آنکھوں میں
دیکھتی رہ گئی۔

"اپنی حد میں رہو۔ میں کوئی
بیوقوف لڑکی نہیں جو ساری
زندگی ایک ہی مقام پر ایک



انسان کے لیے اٹکی رہوں۔۔ اینڈ
بائے داوے یہ سراسر میرا ذاتی
معاملہ ہے۔۔ تمہیں کوئی حق نہیں
مجھ پر یوں تبصرہ کرنے کا۔۔"

"اچھا۔۔!! پھر تو تمہیں میرے
پر وپوزل سے کوئی اعتراض نہیں
ہونا چاہیے۔۔!!"



"مجھے۔۔؟ میرے اعتراض کو تو
ایک طرف رکھو پہلے جا کر اپنی
فیملی سے میرا ذکر تو کرو۔۔ وہ
تمہیں بتائیں گے۔۔ کیا ہوں میں
ان کی نظر میں۔۔!!" آنسو رگڑتی
کار سے اتری تھی اور پیچھے کھڑی
گارڈز کی کار میں جا بیٹھی۔ جو کچھ
دیر بعد اپنی منزل پر چل پڑی



تھی۔ آدم لب بھینچے بیک ویو مرر
میں کار کو دور جانا دیکھتا رہا۔

"صحیح کہہ رہی ہو۔۔ اب بات
تب ہی ہوگی۔۔!"

Kitab Chehra Novels



موو پنک شیفون کی فراک میں
ملبوس چہرے پر ہلکا سا میک اپ
کیے ڈریسنگ کے سامنے کھڑی
بے خیالی میں بار بار اپنے کمر تک
جاتے براؤن اور بلیک بالوں میں
برش پھیر رہی تھی۔ اسکی نگاہیں

اپنے بھرے بھرے سراپے پر
تھیں۔ اس کا وجود ان بیتے سات



ماہ میں بالکل بدل چکا تھا۔ مگر یہ
تبدیلیاں اسکے ظاہر پر آئیں تھیں
اسکا باطن آج بھی اسی دن کی
طرح ویران تھا جس دن سے وہ
اسے چھوڑ کر گیا تھا۔ اور دوبارہ
پلٹ کر بھی نہ دیکھا تھا۔ وہ پچھلے
سات ماہ سے اس شخص کی۔۔
اسکی ایک کال کی۔۔ اسکے ایک



میج کی منتظر تھی۔ لیکن دوسری
جانب سے کوئی پیش رفت نہ کی
گئی تھی۔ اسے معلوم تھا وہ بہت
مصروف تھا۔ مسائل میں بہت
الجھا ہوا تھا۔ لیکن تبریز اور آدم
سے بھی تو بات کرنا تھا نا۔!!
پھر اسے اسکا خیال کیوں نہیں آتا
تھا۔؟ یا اس نے اسے اسکے حال



پر چھوڑ دیا تھا۔؟ موبائل اٹھاتے
واٹس ایپ پر براق کا لاسٹ
سین دیکھا جو کل رات کا آرہا
تھا۔ مایوس ہوتی موبائل واپس رکھ
گئی۔ اس میں اتنی ہمت نہ تھی۔

کہ خود اسے میسج کرتی۔ پچھلے

سات ماہ سے ان کے درمیان
کوئی گفتگو نہیں ہوئی تھی۔ پھر



کیسے وہ بات کرتی۔۔؟ ان گزرے
مہینوں میں اس نے اپنے اور
مشال کے گھر میں برابر کا وقت
گزارا تھا۔ جس سے براق کو قطعاً
کوئی اعتراض نہ تھا۔ کیونکہ وہ
جانتی تھی وہ اپنی اولاد کے لیے
ہی سہی ہر ایک سے اسکی



رپورٹ لے رہا تھا۔ پھر ڈائریکٹ
رابطہ کیوں نہیں کر رہا تھا۔؟

"منہا۔۔!" کریم ہلکے کام کی
شرٹ اور ٹراؤزر میں ملبوس سچی
سنوری مشال کمرے میں داخل
ہوئی تو اسکی سوچوں میں خلل پڑا
تھا۔ "کیا مرر کے سامنے کھڑی ہو



سب ویٹ کر رہے ہیں تمہارا
نیچے۔۔"

"بس ہو گیا چلیں۔۔" ہاف بالوں
کا کیچر لگا کر دوپٹہ اچھی طرح
پھیلا کر اوڑھتی اسکے ساتھ ہو
لی۔



"ماشاء اللہ بہت پیاری لگ رہی
ہو۔۔" وہ اداسی سے مسکراتی اسکے
ساتھ کمرے سے نکل گئی۔ آج
باسل اور سینڈرا کا نکاح تھا۔
سینڈرا آج سے تین ماہ قبل اسلام
قبول کر چکی تھی۔ یہ سراسر اسکا
اپنا دل سے لیا جانے والا فیصلہ
تھا۔ مگر باسل پچھلے ایک ماہ سے



اسکے ہاتھ دھو کر پیچھے پڑ چکا تھا۔
اور کچھ منہا اور مشال نے بھی
سینڈرا جو کے اب اقراء ہو چکی
تھی اسکے ہاتھ پکڑ لیے تھے کہ
ان کے نغمے بھائی کو قبول کر لے۔
مشال نے باسل کو شادی کے
تحفے میں ایک چھوٹا سا فلیٹ
گفٹ کیا تھا مگر باسل نے اپنی



خوداری کے سبب قبول کرنے
سے انکار کر دیا تھا۔ جس پر مشال
نے اسے پیسے قسطوں میں اتارنے
کو کہہ کر جان چھڑائی تھی۔ اسے
معلوم تھا اسکے بہن بھائیوں کی
ناکس کتنی اونچی تھیں۔

Kitab Chehra Novels



"تم تو اقراء کی طرف سے ہی
شریک ہوگی نا۔۔؟"

"کیا کروں ضد کر رہی ہے۔۔
آپ نے باسل کا روم ڈیکوریٹ
کروا دیا تھا۔؟"

Kitab Chehra Novels



"ہاں۔۔ سب ہو گیا۔۔ ابھی دیکھو
رونیکا کو بھی کال کرنی ہے۔۔ پتا
نہیں آئے گی بھی یا

نہیں۔۔" اسے اپنے ساتھ نیچے
لائی مشال عجلت میں بولی تھی۔

Kitab Chehra Novels

"آپی ایک بات نوٹس کی آپ
نے۔۔؟"



"کیا۔۔؟" مشال نے ابجھن بھری
نگاہوں سے بہن کو دیکھا جس
کے چہرے پر ایک پراسرار سی
مسکراہٹ ابھری تھی۔

اپنے دیور پر نظر رکھیں
Kitab Chehra Novels
بس۔۔!!" منہا کافی دنوں سے
آدم کا رونیکا کی جانب جھکاؤ

..



محسوس کر رہی تھی۔ جبکہ رونیکا کی
جانب سے اس نے ایسا کوئی
حوصلہ افزا منظر نہ دیکھا تھا۔ ان
گزرے سات ماہ میں ان کے
تعلقات بہت خوشگوار تو نہ ہوئے
تھے۔ مگر اب اکثر ساتھ بیٹھ کر
کھانا پینا کر لیتیں تھیں۔ چھوٹی
موٹی باتیں بھی کر لیتیں تھیں۔



"اندھی نہیں ہوں میں۔۔ سب
سمجھ رہی ہوں۔۔ کہاں نظریں
جمائے بیٹھا ہے وہ۔۔" اس کے
خشمگین انداز پر منہا ہنس پڑی
تھی۔ بڑی اجلی اور تروتازہ سی
ہنسی تھی۔

Kitab Chehra Novels

جاری ہے



رفوگر

قسط ۴۵

Kitab Chehra Novels

"کب واپس آرہا ہے۔۔؟"



"معلوم نہیں۔۔!"

"اور اس خود ساختہ جلاوطنی کا
سبب جان سکتا ہوں۔۔؟"

"سکون۔۔ دیکھ لے میرے جانے
کے بعد لوگوں کو سکون نصیب
ہو گیا ہے۔۔"



"تو کب سے 'لوگوں' کے
بارے میں سوچنے لگا۔۔؟" تبریز
کے چھیڑتے ہوئے انداز پر براق
لب بھینچ گیا۔ وہ کب نہیں سوچتا
تھا اس دشمنِ جاں کے بارے

میں۔۔؟
Kitab Chehra Novels

"کیا حال ہیں وہاں کے۔۔؟"



"جیسے تجھے خبر نہیں۔۔" اسکا
بات بدلنا تبریز سمجھ گیا
تھا۔ "وہاں کے حالات میں کچھ
بہتری آئی۔۔؟"

"چوہے بلی کا کھیل کھیل رہا ہے
وہ کمینہ۔۔! میں بھی بس اسکی
پہلی اور آخری کال کا منتظر



ہوں۔۔" پچھلے سات ماہ میں
براق نے انٹی کے گینگ واروں
کے دماغ ٹھکانے لگا دیے تھے۔

جس وقت وہ یہاں پہنچا تھا
رونن اپنے ساتھیوں کے ذریعے
اسکے سوسے اوپر ورکرز کو

مروا چکا تھا۔ پھر اسکے بعد جو
براق نے اپنی دہشت پھیلانی



تھی۔ رونن کے پانسے بکھیر کر
رکھ دیے تھے۔ اسکے ساتھ
کھڑیں دوسری گینگز براق کے
خوف سے خود ہی اس سے الگ
ہونے لگیں تھی۔ یہی وجہ تھی
کہ حالات کو اپنے بس میں
کرنے کے لیے اتنا وقت لگ گیا
تھا۔ اب اٹلی بھی تقریباً اس کا



تھا۔ وہ لاس اینجلس کے بعد اٹلی
کا بھی بے تاج بادشاہ کہلانے
والا تھا۔ صرف رونن کی گردن
اپنے شکنجے میں لینی تھی۔ جو ادھر
سے ادھر بلوں میں چھپتا پھر رہا

تھا۔
Kitab Chehra Novels



مگر ان مسائل میں الجھ کر وہ اپنا
سکون لاس اینجلس میں ہی کھو
آیا تھا۔ یہاں آنے کے بعد اس
نے منہا سنان کی پل پل کی خبر
رکھی تھی مگر ایک بار بھی کال
یا میسج کرنے کا نہ سوچا تھا۔ وہ
جانتا تھا جہاں اس نے بات کی



وہیں وہ دیوانہ وار سب چھوڑ
چھاڑ اسکے پیچھے بھاگ نکلے گا۔

وہ یہ تک بھول جائے گا کہ وہ
کیا چاہتی ہے۔ وہ اسکے بارے
میں کیا سوچتی ہے۔ مگر ہر گزرتا
دن اسے عجیب سی کیفیات سے
دوچار کر رہا تھا۔ اسے نہیں معلوم



تھا وہ بیٹی کا باپ بنے گا یا بیٹے
کا۔۔ اولاد کی صورت میں کونسی
نعمت اسکے سامنے آئے گی۔ اور
اس سوال پر ٹھٹھک جاتا۔۔ جب
یہ سوال ذہن میں ابھرتا دل
میں چھپا ایک خوف ایک
اضطراب سر اٹھانے لگتا۔ منہا کا
رب اسے کیوں عطا کرے گا



کچھ۔۔؟ اس نے نیکی تو دور بھی
گناہ سے بچنے کی کوشش بھی نہ
کی تھی۔ وہ تو سر سے پاؤں تک
ایک بد اعمال تھا۔ تو کیا یہ تحفہ
منہا سنان کو دیا جا رہا تھا۔؟
جس پر وہ زبردستی حق جتا رہا
تھا۔؟



"تو نے اٹلی کے سٹے کے چکر
میں سالے کے نکاح کی دعوت
مس کر دی۔۔"

"اگر میں اٹینڈ کر لیتا وہ چوزہ اپنا
ہی نکاح چھوڑ کر بہن کی
حفاظت کرنے بیٹھ جاتا۔" اسپیکر
پر ابھرتا تبریز کا قہقہہ بڑا جاندار



تھا۔ مگر براق محض سر جھٹک گیا
تھا۔

"ویسے اب تو مجھے لگ رہا
ہے۔۔ اسکی بہن بھی تجھے مس
کر رہی ہے۔۔"

Kitab Chehra Novels



"خوشی سے مر نہ جاتے اگر
اعتبار ہوتا۔۔!!"

"یعنی یہ بے اعتباری ہی تیرے
جینے کا سبب ہے فلحال۔۔'بات
ہوتی ہے تیری اس سے۔۔؟"

Kitab Chehra Novels



"ہر روز۔۔!!" یہ جھوٹ نہیں
تھا۔ وہ دن رات اس سے خیالوں
میں ہمکلام رہتا تھا۔ ضروری تو
نہیں تھا۔ اسے ان نیٹ ورکس کا
ہی استعمال کرنا پڑتا اسے دیکھنے

کے لیے۔۔
Kitab Chehra Novels



"رونیکا کے بارے میں کیا سوچا
ہے۔۔ اس سب کے بعد کیا ہوگا
اسکا۔۔؟"

"اس بارے میں سوچنے کے لیے
ایک بندہ ہے۔۔ وہی کرے گا
اس کا فیصلہ تو۔۔!" اپنی معنی خیز
بات سے تبریز کو الجھاتا کال



کاٹ گیا تھا۔ ابھی اسے مس
سسیلی اور آدم کی جانب سے
بھیجی گئیں نکاح کی تصاویر بھی
دیکھنی تھیں۔

Kitab Chehra Novels



دعا مکمل کر کے قرآن جزدان
میں رکھا اور پاؤں سیدھے کرتی
نیم دراز ہو گئی۔ کل رات گئے وہ
لوگ باسل اور اقراء کے پاس
سے آئے تھے۔ مشال صبح ہوتے
ہی پھر چلی گئی تھی۔ مگر وہ گھر
پر ہی تھی۔ کیونکہ صبح سے ہی
طبیعت عجیب سی ہو رہی تھی۔



ایک عجیب سی سوگواریت نے
اسکے دل پر ڈیرا ڈالا ہوا تھا۔
زندگی کے کسی حصے میں وہ سوچ
بھی نہیں سکتی تھی کہ اس شخص
کو یاد کرے گی۔ جس سے زندگی
میں سب سے زیادہ نفرت کی
تھی۔ اس کا دل کیسے ایسے شخص
کی جانب راغب ہوا تھا جسکی



بیڑیاں توڑنے کے لیے وہ پاگلوں
کی طرح جدوجہد کرتی رہی تھی۔

اسکے ذہن کے پردے پر مس
سسیلی کی آواز ابھری تھی۔ وہ
بھیانک اور دردناک قصہ جو کسی
بھی شخص کو جھنجھوڑ سکتا تھا۔ وہ
کسی اور کا نہیں بلکہ براق آلیار



کا قصہ تھا۔ یہ عذاب اس پر
گزرا تھا۔ آج اسے احساس ہوا تھا
ماں باپ انسان کی شخصیت میں
کتنا بڑا کردار ادا کرتے ہیں۔ کتنا
بڑا ہاتھ ہوتا ہے ان کا اپنی اولاد
کے اچھے یا برے انسان بننے
میں۔ اور جیولز لورن ایک بدترین
ماں تھی اس نے اپنی اکلوتی اولاد



کی شخصیت تباہ کر دی تھی۔ اس
سے اسکا بچپن چھین لیا تھا۔ کیا
جو براق پر اتنی کم عمری میں
گزری وہ کبھی خود پر رکھ کر
سوچ سکتی تھی۔؟

Kitab Chehra Novels

نہیں۔۔ ہر گز نہیں۔۔!!



'پھر میں کس حق سے اس شخص
کے سامنے جیولز لورن کے لیے
لڑتی تھی۔۔؟ میں کس حق سے
اسے جج کرتی تھی۔۔؟ اور
وہ۔۔!! وہ کیوں اس عورت کو
اپنے ساتھ اب تک رکھا ہوا
ہے۔۔؟' وہ اس لمحے براق کے
ظرف پر حیران تھی۔ کیا وہ اتنا



سب ہونے کے بعد بھی اپنے
دل میں اس عورت کے لیے
گنجائش رکھتا تھا۔؟

"تم بھی جیولز لورن
نکلیں۔" براق کا مہینوں پرانا کہا
کرب زدہ جملہ اسکے ذہن میں
ابھرا تھا۔ آنسو ایک قطار کی



صورت آنکھوں سے نکلے تھے۔
اب اسے سمجھ آگیا تھا۔ اس شخص
نے یہ بات کیوں کہی تھی۔ اور
اسکا دل چاہا وہ اس شخص کو
بتائے کہ وہ جیولز لورن نہیں
ہے۔ وہ مر جائے گی مگر کبھی
اپنی اولاد کے ساتھ وہ نہیں
کرے گی جو اُس نے اسکے ساتھ



کیا تھا۔ موبائل اٹھاتے براق کی
چیٹ میں گئی جہاں کچھ گھنٹے پہلے
کا لاسٹ سین آرہا تھا۔ اور جو
کام وہ کئی مہینوں سے نہیں
کر پارہی تھی اس لمحے کر گئی
تھی۔

Kitab Chehra Novels



"میں جیولز لورن نہیں ہوں
براق۔۔ میں مرجاؤں گی مگر کبھی
اپنی اولاد پر آنچ آنے نہیں دوں
گی۔۔" میسج ٹائپ کر کے سینڈ پر
کلک کر دیا تھا۔

Kitab Chehra Novels



"منہا۔۔۔!" رات کے گیارہ بج

رہے تھے۔ مشال اسکی کچھ

میڈیسنز کمرے میں لے کر

داخل ہوئی تو وہ سمن کے ساتھ

بیٹھی کوئی کارٹون فلم دیکھ رہی

تھی۔
Kitab Chehra Novels

"ہاں۔۔۔؟"



"یہ کیا تم اسکے ساتھ بیٹھیں اپنی
آنکھیں خراب کر رہی ہو۔۔ میں
تو سمجھی ریٹ کر رہی
ہوگی۔۔" اور تم اٹھو۔۔ صبح اسکول
جانا ہے اور اب تک جاگ رہی

ہو۔۔" Kitab Chehra Novels



"ماما بس اینڈ چل رہا ہے۔۔ ہے
نا آئی۔۔"

"ہاں اینڈ ہے بس۔۔" مسکراتے
سمن کے بال بکھیرے تھے۔ جو
مسلسل ایک گھنٹے سے ایک کے
بعد دوسرے کارٹون سوچ کر رہی



تھی۔ مشال اس کے برابر میں بیٹھتی
میڈیسن ٹیبل رکھ گئی۔

"میڈیسن لے لیں۔۔؟"

"ہمم ایز ایل کھلو اکر گئیں ہے
ابھی۔۔" مشال نے بغور بہن کو
دیکھا۔ جو بظاہر تو نارمل نظر آرہی



تھی مگر اسے معلوم تھا وہ اداس
تھی۔ اسے یہ بھی معلوم تھا اسکی

اور براق کی بالکل بات چیت
نہیں ہو رہی تھی۔ لیکن کیوں

نہیں ہو رہی تھی یہ اسے معلوم

نہ تھا۔ ڈاکٹرز نے اس کی ڈیوری

کی ٹیٹ دے دی تھی جو آج

سے چند دن بعد کی تھی۔ ویسے



تو رپورٹس میں سب نارمل تھا
مگر منہا کے ہارٹ ڈیز کے
سبب وہ سب ہی اندر ہی اندر
ڈرے ہوئے تھے۔ ایسی حالت
میں شوہر کا ساتھ ہونا کتنا معنی
رکھتا تھا وہ اچھی طرح جانتی
تھی۔ مگر اپنی بہن کو اس وقت



تنہا دیکھ اسے خوا مخواہ ہی براق پر
غصہ آیا تھا۔

"تمہاری بات نہیں ہو رہی اس
سے۔۔؟" منہا نے چونک کر

بہن کی جانب دیکھا۔ اور لب
بھینچتی سر نفی میں ہلا گئی۔



"کیوں اب اچانک اسے اپنی
اولاد کی فکر ختم ہو گئی۔۔؟" مشال
کے غصیلے لہجے پر منہا نے بغور
اسے دیکھا۔ پھر نظریں پھیر
گئی۔ "اچھا ہے نا۔۔ ہم یہی تو
چاہتے تھے وہ پیچھا چھوڑ دے"



"یہ اپنے چار چار جاسوس
تمہارے پیچھے لگائے ہوئے ہیں
اس خوش فہمی میں نہ رہو کہ
پیچھا چھوڑ دیا اس نے
تمہارا۔۔' ذرا دیکھو اس لڑکی کو
ابھی کارٹون دیکھ رہی تھی۔ اور
اب سو بھی گئی۔۔" منہا نے
اسکی نظروں کے تعاقب میں



دیکھا سمن کشن پر سر رکھے
سوچکی تھی۔ کتنی محبت کرتا تھا وہ
سمن سے بھی۔۔! اس بات کی
پرواہ کیے بغیر کہ اسکی ماں اس
سے بے انتہا نفرت کرتی تھی۔

پھر اپنی اولاد کا دیوانہ کیوں نہ

ہوتا۔



"لاؤ میں لے جاؤں اسے۔۔"

"نہیں رہنے دیں ابھی۔۔"

"تمہیں ایک کام دیا تھا کہ نام

سوچ لو کچھ۔۔ لڑکا لڑکی کے

ایک تو الٹرا ساؤنڈ نہیں کروانے

دیا۔۔ عجیب ہو بلکل۔۔"



"بس پتہ نہیں کیوں ہمت نہیں

ہو پائی۔ میں چاہتی ہوں میری

اولاد جب سامنے ہو میں اسی

وقت دیکھوں۔۔' اور کچھ نام

دیکھے ہیں بس فائنل نہیں کر

پائی۔" Kitab Chehra Novels



"اپنے شوہر سے پوچھ لینا ورنہ وہ
کہے گا ہم نے بچے اور تم پر
قبضہ جما لیا۔۔" اس کے انداز پر وہ
آہستہ سے ہنس پڑی۔ "ویسے میں
حیران ہوں سات مہینے تمہیں
اس نے آزاد چھوڑ کیسے

دیا۔" مشال کی نگاہوں سے
نظریں چراتی اپنی ہتھیلیاں



گھورنے لگی۔ وہ کیسے رہ لیا تھا
اتنے دن اسکے بغیر۔۔؟ وہ تو
بڑے دعوے کرتا تھا۔

"میں بھی۔۔" اور اسے احساس
بھی نہ ہوا تھا۔ کب نہی آنکھوں
میں جمع ہوئی تھی۔ "میں بھی
حیران ہوں ان گزرے سات ماہ



میں وہ مجھ سے ملنے کیوں نہیں
آیا۔۔ مجھے۔۔ مجھے ایک کال بھی
نہیں کی اس نے۔۔"

"منہا۔۔!" "مشال کا دل جیسے کسی
نے مٹھی میں جکڑ لیا تھا۔ وہ اس
شخص کے لیے رو رہی تھی۔۔؟
مگر کیوں۔۔؟؟ اور اس 'کیوں'؟



نے مشال سنان کو بہت کچھ
سمجھا دیا تھا۔ وہ دونوں ہاتھوں
سے اسکے ہاتھ تھام گئی۔ "آپی۔۔
میں۔۔" اس نے نم آنکھیں اٹھا
کر مشال کی جانب دیکھا۔ "پتہ
نہیں کیوں مجھے وہ بہت یاد آ رہا
ہے۔۔ میں نہیں جانتی تھی میں
کبھی اس شخص سے محبت بھی



کرنے لگوں گی۔۔"مشال نے
بے ساختہ اسے اپنے سینے سے
لگا لیا۔ اسکی اپنی آنکھیں نم ہونے
لگیں تھیں۔ "ہم دو الگ دنیاؤں
کے انسان ہیں آپ۔۔ اسکے باپ
کی وجہ سے ہماری فیملی بکھر
گئی۔۔ میں نے اسکے باپ کو قتل
کر دیا۔۔ کیا اسکے بعد بھی ہمارے



درمیان کچھ ممکن تھا۔۔" وہ
سک رہی تھی جبکہ مشال پتھر
ہو چکی تھی۔ ابھی ابھی کیا کہا تھا
اسکی بہن نے۔۔؟ مشال نے
اسے خود سے الگ کرتے
بے یقین نگاہوں سے دیکھا۔



"کیا کہا ابھی تم نے۔۔؟ تم۔۔ تم
نے کیا کیا۔۔؟" منہا کی سسکیاں
یکدم کھمیں تھیں۔ مثال کے
تاثرات دیکھ اسے سمجھ نہیں آیا
وہ کیا پوچھ رہی تھی۔ "تم نے
آلیار وانی کو۔۔؟" اور اسکی بات
سمجھتی وہ لب بھینچ کر نظریں
پھیر گئی۔



"سچ سنا ہے۔۔۔ مم۔۔۔ میں۔۔۔"
میرے ان ہاتھوں پر۔۔۔ "اپنے دو
ہاتھوں کی جانب دیکھا۔ "ان پر
آلیار وانی کے خون کی چھٹیٹیں
ہیں جس کے بیٹے سے محبت
ہو گئی ہے مجھے آپ۔۔۔ "اور اپنی
اس بے بسی پر وہ شدت سے رو
رہی تھی کیونکہ جانتی تھی یہ



محبت اسکے لیے روگ بننے والی
تھی وہ شخص اپنے باپ کی قاتل
کی محبت کیونکر قبول
کرتا۔؟" لیکن مجھے کوئی پچھتاوا
نہیں آپی وہ شخص اب بھی

میرے سامنے آئے تو میں اسی

طرح قتل کروں گی کیونکہ اس
نے میرے بے گناہ باپ کو مارا



تھا۔ "مثال بے یقینی کے فیز
سے نکلتی اب پھوٹ پھوٹ کر
رو رہی تھی۔ آج اسے احساس
ہوا تھا زندگی کتنی سحر تھی اس
کے لیے اور کیا عذاب اسکی بہن
پر گزرے تھے۔

Kitab Chehra Novels



"تم نے مجھے اتنے عرصے میں
یہ حقیقت کیوں نہیں بتائی
منہا۔۔؟"

"مم۔۔ میں سمجھتی تھی آپ کو
معلوم ہو گا۔"

Kitab Chehra Novels



"آج آپ جانتی ہیں اس شخص
سے محبت کا اعتراف کرتے میں
اپنے باپ کے آگے آپ سب
کے آگے کتنی شرمندہ ہوں۔۔
کیونکہ براق بھی تو ملوث تھا اس
قتل میں۔۔۔ وہ۔۔۔ وہ بھی تو وہیں
تھا آپ۔۔ پھر میرا دل کیوں
نہیں سمجھ رہا یہ بات۔۔؟" اب



اسکی آنکھوں سے اپنی ہی محبت
کے اعتراف پر آنسو نکل رہے
تھے۔ اس کے دل نے اس شخص کو
کیوں چنا تھا۔؟

"اور اگر میں کہوں تم لوگوں
کے گناہگار وہ نہیں بلکہ میں
ہوں۔۔۔؟" مشال اور منہا دونوں



نے بیک وقت دروازے کی
جانب دیکھا جس کی دہلیز پر
چہرے پر چٹانوں سی سختی لیے۔
تبریز ضمیر کھڑا تھا۔

Kitab Chehra Novels



"میں جیولز لورن نہیں ہوں
براق۔۔ میں مرجاؤں گی مگر کبھی
اپنی اولاد پر آنچ آنے نہیں دوں
گی۔۔"

یہ ایک میسج نہیں تھا۔ یہ ایک
وعدہ تھا جو منہا سنان نے اس
سے کیا تھا۔ مگر کیوں۔۔؟ اور وہ



تو جیولز لورن کو بھی اس نظر
سے نہیں دیکھتی تھی جیسا اس
میج میں لکھا تھا۔ منہا سنان کی
نظر میں تو جیولز لورن ایک
بہترین ماں تھی اور وہ بدترین
بیٹا۔ پھر اس نے یہ کیوں لکھا تھا
کہ وہ جیولز لورن نہیں بنے گی۔
اس نے یہ وعدہ کیوں کیا



تھا۔؟ ایسا کیا بدل گیا تھا اسکے
جانے کے بعد کہ منہا سنان کی
سوچوں کا رخ ہی بدل گیا تھا۔
اس کے ایک میسج نے براق کو
اس قدر ڈسٹرب کر دیا تھا کہ وہ
مرید ایک پل بھی یہاں رکنا
نہیں چاہتا تھا اور لاس اینجلس
جانے کے لیے اٹھ کھڑا ہوا تھا۔



وہ اس سے رو برو ہو کر پوچھنا
چاہتا تھا کہ وہ اس سے یہ وعدہ
کیوں کر رہی تھی۔۔؟ اسکی نظر
میں جیولز لورن یکدم کیسے بدل
گئی تھی۔؟ تو کیا اب وہ اسکی
نظر میں وہ بدترین شخص نہیں
رہا تھا۔۔؟ کیا وہ اب اپنی اولاد
دنیا میں لانے سے خوفزدہ نہیں



تھی۔۔؟ کیا اب اسے اسکے
مستقبل کی فکر نہیں تھی۔۔؟
ایسے کئی سوالات تھے جو سر اٹھا
رہے تھے۔ مگر ان کا سر پیر
نہیں مل پارہا تھا۔ وہ اپنے
پرائیویٹ جیٹ کی سمت بڑھ رہا
تھا۔ جب ایک ان نون نمبر سے



آتی کال نے اسے اپنی جانب
متوجہ کیا تھا۔

"ہیلو۔۔"

"تو نے ابھی اس کھیل میں اب
تک اپنے اپنے کا خون نہیں
دیکھا۔۔ جی اتنا مزا آرہا ہے



تجھے۔۔" دوسری جانب سے
ابھرتی رون کی سلگتی آواز پر
اسکے آگے بڑھتے قدم ٹھہر
گئے۔

"جو خود اپنے اپنوں کے خون
میں سر سے پیر تک رنگا ہو۔۔"



ایسے بے غیرت کو ہماری زبان
میں کیا کہتے ہیں۔۔؟"

"جو اپنوں سے ہی غداری کرے
ایسے بے غیرت کا مرنا ہی بہتر
ہے۔۔" اسکی پھنکار پر براق کے
جڑے بھنجے تھے۔



"بہن کا سودا کرنے والے کو کیا
کہیں گے پھر۔۔؟"

"مجھے تو نے مجبور کیا۔۔ ورنہ میں
اپنے بھائی کا کبھی قتل نہ
کرتا۔۔!!"

Kitab Chehra Novels



"اور مجھے کسی نے مجبور نہیں کیا
مگر میں کتے کی موت ماروں گا
تجھے۔۔!!"

"اور تجھے لگتا ہے میں مرنے
سے پہلے تجھے بغیر کسی نقصان
کے چھوڑ جاؤں گا۔۔؟" اس کے
لہجے سے ٹپکتی شکست اور انتقام



براق کے لبوں پر فاتحانہ
مسکراہٹ دوڑا گئے۔ مگر صرف
ایک پل کے لیے۔۔

"گیدڑ بھکیوں کے بجائے تو
مردوں کی طرح سامنے آکر
بات کیوں نہیں کرتا۔؟"



"آؤں گا سامنے تو فکر نہ کر۔۔
اتنا تو میرا بھی وعدہ ہے تجھ سے
ہم دونوں موت سے پہلے ایک
دوسرے کو ضرور دیکھیں
گے۔۔!"

Kitab Chehra Novels

"ظاہر ہے موت تو تیری آخر
میرے ہی ہاتھوں ہوگی۔۔"



"براق۔۔! میں نے سیدھی بات
کرنے کے لیے تجھے کال کی
ہے۔۔ تیرے پاس میری بہن
ہے مجھے معلوم ہے۔۔ اور آج
سے نہیں پچھلے کئی مہینوں سے
تیرے ساتھ ہے۔۔" براق کی
بھنویں سکڑیں ٹھیں۔ اس کمینے کی
بات کا مفہوم وہ بخوبی سمجھ گیا



تھا۔" مجھے کوئی اعتراض نہیں۔۔ تو
اپنے پاس رکھ اسے جب تک
دل نہیں بھر جاتا۔۔ میں ساری
جنگ بھی ختم کرنے کو تیار
ہوں۔۔ بس بدلے میں ایک چیز
چاہتا ہوں۔۔" اسکے مفاہمت
بھرے انداز پر براق اب ٹھٹھکا
تھا۔ ایک شخص اپنے بھائی کا قتل



اور بہن کا سودا کرنے کے بعد
اب ڈیل کرنے آرہا تھا وہ بھی
بس ایک شے پر۔۔!

"مجھے منہا سنان دے دے۔۔
دیکھ میں جانتا ہوں تو اسے چھوڑ
چکا ہے تیرا دل بھر گیا اس
سے۔۔ اب تو بچے بھی کروا لیے



تو نے اس سے۔۔ تیرے لیے
بیکار ہے وہ۔۔ مجھے بس وہ دے
دے۔۔ "وہ اسکے کانوں میں زہر
اندھیل رہا تھا اور براق کو لگا
ارد گرد کا ہر منظر سرخ ہو گیا
ہو۔ اگر روشن اس سے جان بخشی
یا اٹلی میں رہنے کا حق مانگتا شاید
وہ ایک لمحے کے لیے سوچ لیتا۔



شاید کے دل میں رحم آجاتا۔
مگر اس شخص نے اسکے دل پر
حملہ کر کے خود موت مانگی تھی۔

"اکاش تو ابھی میری آنکھوں کے
سامنے ہوتا اور میں تجھے بتانا تو
نے کیا مانگا ہے۔ تاکہ اسکے بعد
کبھی تو اسکا نام لینے کے لیے



زندہ نہ ہوتا۔۔ بٹ ڈونٹ وری
بڑی اپنی اس خواہش کو میں
بہت جلد پورا کروں گا۔" اس کے
سرد لہجے سے خون کی بو آرہی
تھی۔ جسے میلوں دور بیٹھے شخص
نے بھی محسوس کرتے فون بند

کر دیا تھا۔ براق نے موبائل کان
سے ہٹاتے اسکرین پر ایک سرخ



نگاہ ڈالی اور قدم جیٹ کی سمت
بڑھا گیا۔ وہ دشمن جاں تو اسکے
اختیار میں ہو کر بھی مکمل اسکی
نہ تھی۔ اسکا کیا دل بھرتا اس
لڑکی سے وہ تو کبھی دل بھر کر
بھی نہ ملی تھی اسے۔

Kitab Chehra Novels



"تبریز۔۔۔!!" وہ قدم اٹھاتا ان
دونوں کی جانب بڑھ آیا۔ کمرے
میں مشال کی غیر موجودگی دیکھ
وہ اسے لینے منہا کے کمرے کی
سمت بڑھ گیا تھا۔ لیکن کھلے

دروازے کے سبب اندر سے

آتیں آوازوں نے تبریز ضمیر کی
ہستی کو جھنجھوڑ ڈالا تھا۔ اس کا



بھائی۔۔ اسکا یار۔۔ اسکے دکھ درد کا
ساتھی جو بچپن سے سہتا اور
نگلیٹ ہوتا آیا تھا جس کا ہر
خوشی پر سب سے زیادہ اور پہلا
حق تھا۔ وہ اپنی بیوی کی محبت
تک سے محروم تھا کیونکہ وہ
اسے اپنے باپ کا مجرم سمجھتی
تھی۔!!



"ہاں منہا اگر میں کہوں تم
لوگوں کا سب سے بڑا گناہگار
میں ہوں تو کیا تم اپنی رائے
بدل دو گی۔۔۔؟" منہا نے ایک
نظر زرد پڑتی مشال کو اور پھر

اسے دیکھا۔
Kitab Chehra Novels



"یہ۔۔ یہ کیا کہہ رہے ہیں آپ
تبریز بھائی۔۔؟" اسکا دل خود بری
طرح دھڑک رہا تھا۔ تبریز کی
سرخ ہوتی نگاہیں اب بیوی پر جا
ٹھہریں تھیں۔

Kitab Chehra Novels

"تم نے کبھی اس بات پر غور
کیا کہ اس دن میں نے ہی



کیوں تمہیں بچایا تھا۔؟ میری تم
پر کیسے نظر پڑی۔؟ میں وہاں
کیوں موجود تھا۔؟"

"آپ۔۔ یہ کیسی باتیں کر رہے

ہیں تیرے۔؟"

Kitab Chehra Novels



"کیونکہ مثال اب میں تمہیں
مزید دھوکے میں نہیں رکھ
سکتا۔۔ خاص کر تب جب بات
میرے بھائی کی زندگی کے
حوالے سے ہو۔۔" تبریز کے
لبوں پر ایک اداس مسکراہٹ
ابھری تھی۔ "میں مزید یہ
خود غرضی کی زندگی نہیں گزار



سکتا لیلی۔۔" اور اس سے نظریں
چراتا واپس منہا کی جانب متوجہ
ہو گیا۔

"کیا تم نے انکل کو سنان احمد پر
گولی چلاتے دیکھا تھا
منہا۔۔؟" تبریز کے عجیب و
غریب سوال پر منہا نے بے چینی



سے بے اختیار پہلو بدلا تھا۔ اور
سرنفی میں ہلا دیا۔ "کیا تم نے
دیکھا تھا مشال۔۔؟" اسکا بھی وہی
ردِ عمل تھا۔

"پھر کیسے تم نے سب کچھ خود
اخذ کر کے گولی چلائی
منہا۔۔؟" اور منہا سنان کو لگا



کسی نے اسکے دل پر بھاری سل
رکھ دی ہو۔ وہ پھٹی پھٹی نگاہوں
سے تبریز کو دیکھ رہی تھی۔ کیا
کہہ رہا تھا وہ۔۔ آخر کیا سمجھانا
چاہ رہا تھا وہ۔۔؟ "لل۔۔ لیکن
ان۔۔ ان کے ہاتھ میں گن۔۔
گن تھی۔۔ او۔۔ اور وہ بابا اور



جیولز کے پاس کھ۔۔ کھڑے
تھے۔۔"

"لیکن تم نے انہیں شوٹ کرتے
نہیں دیکھا۔۔!!"

Kitab Chehra Novels

"آپ۔۔ ایسا کیوں کہہ رہے
ہیں۔۔؟"



"کیونکہ یہ سب میں نے کیا
تھا۔۔ اپنے ان ہاتھوں سے
منہا۔۔!!" مشال کا دل جیسے اس
لمحے پھٹ گیا تھا۔ وہ ساکت بیٹھی
اس دھوکے باز شخص کو دیکھ
رہی تھی جسکے ساتھ زندگی کے
آٹھ سال گزار دیے تھے۔ اور



آج کیا بھیانک راز کھول رہا تھا
وہ۔۔!!

"میں براق اور انکل سے پہلے
اس یاٹ پر پہنچ چکا تھا۔۔ سب
کچھ ختم کرنے۔۔!!"

Kitab Chehra Novels



"آآپ ایسا کیوں چاہیں گے تبریز
بھائی۔۔ ہم نے کیا کیا تھا
آپکا۔۔؟" منہا بے یقینی سے اسے
دیکھ رہی تھی۔ اسکی آنکھوں سے
تیزی سے آنسو گر رہے تھے۔
تبریز اداسی سے ہنس دیا۔ بڑی
کھوکھلی سی تھی یہ ہنسی۔



"تم نے نہیں منہا جیولز لورن

اس نے بہت کچھ بگاڑا تھا

ہمارا۔۔ میں جانتا تھا انکل یہاں

پہنچ کر اسے معاف کر دیں

گے۔۔ اور اسے مارنے کا موقعہ

مجھے شاید پھر زندگی میں نہ

ملتا۔۔۔" مشال یکدم اپنی جگہ

۔۔ ۔۔ ۔۔ ۔۔



سے اٹھتی اسکی جانب لپی تھی
اور گریبان تھام گئی۔

"کیوں کیا میرے ساتھ اتنا بڑا
دھوکا۔ کیوں مجھے اتنے بڑے

فریب میں رکھا۔ میں ساری
زندگی براق کو اور آلیار وانی کو
کوستی رہی۔ اور یہاں میری



آستین میں سانپ بیٹھا تھا۔" وہ
پاگلوں کی طرح سے جھنجھوڑتی
پھوٹ پھوٹ کر رو رہی
تھی۔ "میرے بابا نے کیا بگاڑا تھا
آپکا۔؟ کیوں قتل کیا انہیں۔۔
اور پھر اسی کی بیٹی کے ساتھ
شادی رچا لی۔۔ ذرا شرم نہیں



آئی۔۔؟؟"منہا احتیاط سے اٹھتی
اسکی سمت لپکی۔

"خدا کی قسم میں وہاں صرف
جیولز کو مارنے گیا تھا۔۔ تمہارے
بابا کو مارنے کا میرا کوئی ارادہ نہ
تھا۔۔" بے بس ہوتے اسے تھامنا
چاہا مگر وہ یکدم پیچھے ہٹ گئی۔



"اپنے غلیظ ہاتھوں سے مجھے ہاتھ
بھی مت لگانا۔۔ مجھے شرم آرہی
ہے یہ سوچ کر کہ تم جیسے
شخص سے شادی کی میں نے۔۔
اور تم جیسے قاتل کی اولاد کی
ماں ہوں میں۔۔"

Kitab Chehra Novels



"مشال۔۔!" تبریز نے انتہائی
صدے سے چور ہوتے اسے
پکارا تھا مگر مشال کی آنکھوں
میں اسکے لیے نفرت تھی صرف
نفرت۔۔!!

Kitab Chehra Novels

"میری ایک بار سن تو لو
مشال۔۔ میں قسم کھا رہا ہوں



میں تمہارے بابا کو نہیں مارنا
چاہتا تھا۔۔ جس وقت میں جیولز
پر گولی چلا رہا تھا وہ خود سامنے
آئے تھے۔۔"

"اور تمہیں لگتا ہے میں اب تم
جیسے شخص کا یقین کروں
گی۔۔؟"



"تمہیں یقین نہیں میری بات
کا۔۔؟" اسکی آنکھوں میں دیکھتا
قدم بڑھاتا سوئی ہوئی سمن کی
سمت بڑھ گیا۔ منہا اور مشال کی
بے اختیار نگاہیں ملیں تھیں۔

Kitab Chehra Novels

دونوں ہی اس وقت خوف کے
مارے اپنے دل تھام گئیں
تھیں۔ یہ لمحہ ہی ایسا تھا۔ یکدم ہی



اس شخص کا کردار ان کے لیے
کیا سے کیا ہو چکا تھا۔ تبریز سوئی
ہوئی بیٹی کے نزدیک بیٹھتا اسکے
سر پر ہاتھ رکھ گیا۔ "میں اپنی
بیٹی کے سر کی قسم کھا کر کہتا
ہوں مثال۔۔ تمہارے بابا کو میں
نہیں مارنا چاہتا تھا میں صرف
وہاں جیولز کو مارنے گیا تھا۔ تم



جانتی ہو میں کتنا ہی کیوں نہ گر
جاؤں کبھی اپنی بیٹی کی جھوٹی
قسم نہیں کھا سکتا۔۔ "منہا نے
اس پل تبریز کی نگاہوں میں نمی
کے ساتھ خوف بھی دیکھا تھا
مثال سنان کے چھن جانے کا۔۔

محبت کے روٹھ جانے کا۔۔!!
جبکہ اسکی بہن بغیر جواب دیے



صوفے پر گرتی پھوٹ پھوٹ
کرو رہی تھی۔ رو تو وہ بھی رہی
تھی۔ رو تو تبریز بھی رہا تھا۔ مگر
ابھی ایک سوال تھا جس کا
جواب لینا بہت ضروری تھا۔

Kitab Chehra Novels

"آپ جیولز کو کیوں مارنا چاہتے
تھے۔۔؟" مشال نے چونک کر



منہا کی سمت دیکھا تھا۔ اور
نجانے کیوں اسے کچھ عجیب لگا
منہا کے لہجے میں اس عورت
کے لیے وہ ریسپیکٹ نہ تھی جو
وہ ہمیشہ سے کرتی آئیں تھیں۔
تبریز تلخی سے مسکراتا اپنی بیٹی کو
دیکھنے لگا۔



"کیونکہ اس عورت نے صرف
تم سے ہی تمہارا باپ نہیں چھینا
ہمیں بھی عرصہ پہلے یتیم کر دیا
تھا۔ ان کی کار بلاسٹ کروا دی
تھی۔۔ ہمارے ماں باپ ایک
ساتھ چھینے تھے اس نے" یہ
کہتے تبریز ضمیر کے لبوں پر ایک
کرب بھری مسکراہٹ ابھری



تھی۔ "مگر دیکھ لو وہ عورت آج
بھی زندہ ہے۔۔ اور میں اپنے
بھائی سے کتنا بڑا راز چھپائے پھر
رہا ہوں کہ اسکی ماں کو اس
حالت میں پہنچانے والا کوئی اور
نہیں بلکہ میں ہی ہوں۔۔" وہ
دونوں ساکت نگاہوں سے اس
شخص کو دیکھ رہیں تھیں جو آج



زندگی میں پہلی بار کھلا تھا۔ اور
ہر شے کے معنی بدل گیا تھا۔ منہا
کی یکدم دل کی دھڑکن تیز ہوئی
تھی۔ اور وجود میں ٹیمیں اٹھنے
لگیں۔ "آپی۔۔!!" بے اختیار بیڈ
کے کنارے کا سہارا لیتے مثال
کو پکارا تھا۔



"منہا۔۔۔!!" اسکی رنگت بدلتی
دیکھ سب کچھ بھلائے وہ تیزی
سے اسکی سمت لپکی تھی۔ جو اس
وقت ہلدی کی طرح پیلی پڑ چکی
تھی۔

Kitab Chehra Novels

جاری ہے



رفوگر

قسط ۴۶

Kitab Chehra Novels

"مس سسلی۔۔!!" براق گھر میں
داخل ہوتا سیدھا کچن کی سمت



بڑھا تھا۔ جہاں وہ ہمیشہ پائی جاتی
تھیں۔ اسکے قدموں میں عجلت
اور بے چینی تھی۔ چہرے پر
سنگلاخ تاثرات تھے۔ وہ ایئرپورٹ
سے سیدھا مینشن آیا تھا۔ کیونکہ
جو پزل وہ سارا دن نہ سلجھا سکا
تھا۔ دماغ کے ایک کلک نے اسکا
ایک پیس اسکی نظروں کے



سامنے کر دیا تھا۔ مگر اسکا اصل
پس مس سسلی کے پاس تھا۔
کیونکہ وہ کئی سالوں سے اسکے
راز کی امین تھیں۔ وہ اسکی
کہانی۔۔ اسکی حقیقت جانتی
تھیں۔۔ انہیں معلوم تھا وہ زندگی
کے ایک بدترین فیر سے بھی
گزر چکا تھا۔



"سر۔۔!!" مسٹر فلکس اتنے ماہ
پُعد اچانک براق کو موجود دیکھ
کھٹکے تھے۔ "مس سسیلی کہاں
ہیں۔۔؟"

Kitab Chehra Novels

"وہ۔۔ وہ تو مس لورن۔۔ لیں
آگئیں۔۔۔" براق نے سیڑھیوں



سے نیچے آتیں مس سسیلی کو
دیکھ لب بھیج لیے۔ کاش جو وہ
سوچ رہا بس اسی کے ذہن کا
فتور ہو۔۔

"لیو۔۔!!" مسٹر فلکس اسکے
اشارے پر فوراً لاؤنج سے غائب
ہوئے تھے۔ جبکہ مس سسیلی



حیرت کے عالم میں اسکے نزدیک
آر کیں۔

"واٹ آ پلینزٹ سرپرائز سر۔۔
ہاؤ آر _____"

Kitab Chehra Novels

Did you tell her"

اسکے"?..something



انتہائی سرد انداز میں پوچھے گئے
سوال پر مس سسیلی نے الجھن
بھری نگاہوں سے اسکے پتھریلے
تاثرات دیکھے۔

"جواب دیں مس سسیلی۔ کیا
آپ نے منہا کو میرے متعلق
کچھ بتایا ہے۔۔؟" اور اس بار ان



کے چہرے کی رنگت متغیر ہوتی
چلی گئی۔ لیکن اب چھپانے کا کوئی
فائدہ نہ تھا۔ لب بھینچتیں سر جھکا
گئیں۔ اور براق کو لگا کسی نے
اسکے سالوں پرانے زخم پھر سے
ادھیڑ دیے ہوں۔ اسے ایک بار
پھر اس بلیک ہول میں پھینک
دیا ہو۔ وہ تمام زخم جو وقت کے



ساتھ مندر مل ہو چکے تھے۔ یکدم
ان سب کے منہ کھلے ہوں اور
درد رسنا شروع ہو گیا ہو۔

"کیوں مس سسلی۔۔؟" اسے

اپنی ہی آواز دور ویرانیوں سے
آتی محسوس ہوئی۔



"آئی۔۔ آئی ایم سوری سر۔۔" ان
کی نرم آواز اسے جیسے سنائی ہی نہ
دی تھی۔

"سوری۔۔!! آپ سوچ بھی
نہیں سکتیں کتنا بڑا نقصان پہنچا
چکیں ہیں آپ مجھے۔۔ یوہو ڈس
اپوائنڈ می۔۔!!" اسکے لہو رستے



لہجے پر انہوں نے تڑپ کر سر
اٹھایا تھا۔ وہ ہمیشہ اسے اپنے بیٹے
کی طرح چاہتی تھیں۔ ان کی ماں
نینسی تو بہت پہلے ہی مر چکی
تھی۔ یہ راز انہیں سونپ کر۔
اسکے بعد وہی تو تھیں جس نے
اس مینشن اور براق دونوں کو
اپنا سمجھا تھا۔



"ایسا مت کہیں سر۔۔ میں۔۔ میں
آپکا کبھی برا نہیں سوچ
سکتی۔۔!!" ان کے گلوگیر لہجے پر
براق تلخی سے مسکراتا پیچھے رکھے
صوفے پر ڈھیر ہو گیا۔

Kitab Chehra Novels

"آپ نے اس لڑکی کو میرا راز
دے کر صرف ترس کے قابل



چھوڑ دیا ہے مجھے۔۔!! آپ
بتائیں کیا اب کبھی سامنا کر سکیں
گا میں اسکا۔۔؟"

"ایسا مت کہیں سر۔۔" وہ قدم
اٹھائیں صوفے پر اسکے پاس
آگئیں۔ "وہ ایسی نہیں ہے۔۔ یہ
میرا دل کہتا ہے۔۔ عینا ایسی نہیں



جیسا آپ اسے سمجھتے ہیں۔۔ وہ تو
بہت محبت کرنے والی اور حساس
لڑکی ہے۔۔"

"میرے لیے وہ لڑکی شروع
سے بے حس ہے۔ اب اگر اس
نے مجھے کچھ دیا بھی تو ترس کے
سوا کچھ نہیں ہوگا۔ اور اسکی



آنکھوں میں ترس وہ آخر چیز
ہے جو مرتے وقت بھی نہیں
دیکھنا چاہتا میں۔۔"

"پلیز ایسے مت کہیں۔۔ میں نے
اسکی آنکھوں میں آپ کے لیے
جذبے دیکھے ہیں سر۔۔ میں جانتی
ہوں آپ اس کے لیے کیا



ہیں۔۔ اتنی اندھی نہیں ہوں
میں۔۔ "براق نے ایک ترس
بھری نگاہ ان پر ڈالی تھی۔ وہ
اسے تسلی دے رہیں تھیں۔!!

"میں سچ کہہ رہی ہوں سر۔۔
میں جانتی ہوں آپ کے بغیر
اس نے کیسے دن گزارے



ہیں۔۔ جیسے جذبے میں نے اس
کے لیے آپکی آنکھوں میں دیکھے
ہیں۔۔ وہی شدت اسکی آنکھوں
میں بھی ہے۔۔ ورنہ میں کیونکر
ایک ایسی لڑکی کو اتنی بڑی سچائی
بتاتی جسے آپکی قدر نہ

ہوتی۔۔ "براق سر جھکائے اپنے
جمجماتے سیاہ بوٹ گھورنے لگا۔ کیا



مذاق تھا یہ اسکی آنکھوں میں
موجود جذبے ایک غیر متعلق
شخص محسوس کر گیا تھا اور جس
کے لیے یہ جذبے تھے وہ کیوں
نہ پہچان سکی۔۔؟ اس نے کبھی
منہا سنان کے دل میں جھنکے
کی کوشش تو کی ہی نہ تھی۔ وہ
جانتا تھا وہ اول دن سے اسکی



نفرت میں گرفتار تھی۔ اسے تو
بس اپنے جذبے اس پر لٹانے
تھے۔ لیکن وہ اسے ترس کی نگاہ
سے دیکھتی اس سے زیادہ ذلت
اور موت کا مقام براق آلیار
کے لیے اس وقت بھی نہ آیا تھا
جب وہ نو سال کی عمر میں اس
افیت سے روز گزرتا تھا۔



"اکیلا چھوڑ دیں مجھے۔۔!!" مس
سسلی نے کچھ کہنے کے لیے لب
وا کیے تھے۔ مگر اسکی کنڈیشن
دیکھ اٹھ کھڑی ہوئیں۔ اسی پل
ان کا موبائل بج اٹھا تھا۔ ایزابیل
کی کال آتی دیکھ دور جاتیں فوراً
ریسو کر گئیں۔ اور جو خبر اس نے
انہیں دی تھی۔ وہ مس سسلی کو

یکدم بے چین کر گئی تھی۔ کال
کاٹتیں واپس براق کے پاس
لپکیں تھیں۔

"سر۔۔"

Kitab Chehra Novels
"آئی سیڈ لیو می۔۔ آلون۔۔"



"آئی ایم ریلی سوری سر۔۔ بٹ
نیوز مس عینا کے متعلق
ہے۔۔" ان کے گھبراہٹ بھرے
لہجے پر براق نے چونک کر سر
اٹھایا تھا۔ مس سسلی آنکھوں میں
نہی لیے سر اثبات میں ہلا گئیں۔



"مسٹر اینڈ مسز تبریز ابھی کچھ
دیر پہلے انہیں ہاسپٹل لے کر
گئے۔!!" ایسا لگا جو ابھی کچھ
دیر پہلے منفی خیالات وہ سوچ رہا
تھا یکدم ہی ہوا میں تحلیل
ہو گئے تھے۔ اس کا سینے میں قید
دل بڑے عجیب انداز میں دھڑکا
تھا۔ اور وہ ہر شے بھلاتا تیزی



سے لاؤنج کے خارجی دروازے
کی جانب لپکا تھا۔ اسے کسی کی
پرواہ نہ تھی اس وقت۔۔ وہ بس
اس دشمنِ جاں کے پاس اس
کے قریب ہونا چاہتا تھا جو اپنی
جان داؤں پر لگائے اسکی اولاد
دنیا میں لانے والی تھی۔



"براق۔۔؟" ہائی الرٹ سیکیورٹی

میں ہاسپٹل کے کاریڈور میں

داخل ہوتے براق کو دیکھ وہ

بے اختیار ٹھٹھکا تھا۔ اس سے کچھ

فاصلے پر سر سے دوپٹہ اوڑھے

بیٹھی مشال نے بھی سر اٹھاتے



لمبے لمبے ڈگ بھر کر قریب
آتے براق کو دیکھا تھا۔ جس کے
چہرے پر دور سے ہی بے چینی و
بے قراری رقم نظر آرہی
تھی۔ "تو کب لوٹا۔۔؟"

Kitab Chehra Novels

"کیسی ہے وہ۔۔؟" تبریز کا سوال
نظر انداز کرتے اسے اور پھر نم



آنکھیں لیے بیٹھی مشال کو
دیکھا۔ دل میں ایک عجیب لہر
اٹھی تھی۔

"کچھ پوچھ رہا ہوں۔۔؟"

Kitab Chehra Novels
"اندر ہے ابھی۔۔ ڈاکٹرز کے
ساتھ۔۔"



"کتنی دیر ہو گئی۔۔"

"ایک گھنٹہ ہونے والا

ہے۔۔" اس بار جواب مشال کی

جانب سے آیا تھا۔ براق نے لب

بھینچتے ایک نظر آپریشن تھیٹر

کے بند دروازے کی سمت ڈالی

تھی۔ جس کے پار اسکی بیوی

۔



ڈاکٹرز کے رحم و کرم پر تھی۔
اضطرابی کیفیت میں اپنے سیاہ
بالوں میں ہاتھ پھیر گیا۔ اسے
نہیں معلوم تھا وہ اتنا طاقتور
ہونے کے باوجود بھی زندگی کے
کسی موڑ پر خود کو اتنا بے بس
محسوس کرے گا۔



"حوصلہ رکھ۔۔" تبریز نے اس کے
کندھے پر ہاتھ رکھا تھا وہ اس کی
کیفیت بخوبی سمجھ رہا تھا۔ مگر
براق ایک بے بس نگاہ اس کی سمت
ڈالتا آپریشن ٹھیڑ کے پاس جا
کھڑا ہوا۔ اسے نہیں معلوم تھا
ایسی صورت حال میں کیا کرنا چاہیے
تھا۔ وہ یہیں رک کر انتظار کرتا یا



ڈاکٹروں کے سر پر پہنچ جاتا کہ
وہ کس طرح اسکی بیوی کو ہینڈل
کر رہے تھے۔ وقت دھیرے
دھیرے سرک رہا تھا اور ہر
گزرتا لمحہ اسے پاگل کر رہا تھا۔
کوٹ اتارتے پاس رکھی پہنچ پر
پھینکا۔ اس پل خود پر شدید غصہ
آ رہا تھا۔ اتنے ماہ جب منہا کو



سب سے زیادہ اسکی ضرورت
تھی وہ اپنے جھمیلوں میں پھنسا
رہا۔ اسے اپنے ملازمین کے رحم و
کرم پر چھوڑ دیا۔ یہ کیسی
خود غرض محبت تھی اسکی کہ اگر
وہ اسے اپنے قابل نہیں سمجھتی
تھی تو وہ بھی قدم پیچھے ہٹا گیا
تھا۔ یہ سوچے بغیر کہ وہ کس



کیفیت سے گزر رہی تھی۔ نچلا
لب سختی سے دانتوں میں بھینچتے
ایک بار پھر بند دروازے کی
سمت دیکھا۔ 'بس ایک بار اس
کیفیت سے گزر جاؤ جانم۔
تمہیں کبھی اتنی اذیت میں مبتلا
ہونے نہیں دوں گا۔'



میکس اور مس سسیلی بھی اپنے
بوس کی اس کیفیت کو بخوبی سمجھ
رہے تھے۔ وہ اچھی طرح سے
واقف تھے کہ منہا سنان کیا تھی
اس کے لیے۔ اب تو دو زندگیاں
اور ان کے بوس کی خوشیاں
جڑیں تھیں۔



"یہ اتنا وقت کیوں لگا رہے ہیں
تبریز۔۔؟" بے چین ہوتا کاریڈور
میں چکر کاٹ رہا تھا۔ تبریز اس کے
نزدیک آتا پاس رکھی بیچ پر بٹھا
گیا۔

Kitab Chehra Novels

"بیٹھ جا وہ لوگ اپنا کام کر رہے
ہیں۔۔ بس تھوڑا صبر کر۔۔"



"اور کتنا صبر مجھے اچھی طرح یاد ہے سمن کے وقت تو نے تو اتنا انتظار نہیں کیا تھا۔" اسکی غصیلے انداز میں کی گئی شکایت پر تبریز کے لبوں پر بے ساختہ مسکراہٹ ابھری تھی۔ "اس وقت مجھ پر بیت رہی تھی اس لیے وہ انتظار میں نے کانٹوں پر کیا تھا۔ اب



تیری باری ہے۔۔" اور یہ کہتے
اسکی نگاہ سامنے بیٹھی مشال سے
جا ملی جس نے اس سے نظریں
ملتے ہی موڑ لیں تھیں۔

"دعا کرو اس کے لیے۔۔ انشاء اللہ
Kitab Chehra Novels
سب بہتر ہوگا۔۔" مشال براق
سے مخاطب ہوئی تھی۔ وہ چند



لمحے اسے دیکھتا رہا پھر گردن
واپس آپریشن تھیٹر کی سمت موڑ
گیا۔

دعا۔۔؟ اسے نہیں یاد تھا نو سال
کی عمر کے بعد زندگی کے کسی
لمحے میں اس نے یہ کام کیا ہو۔
اسے کبھی چاہ ہی نہ ہوئی تھی۔



اسے ڈھنگ ہی نہیں آتا تھا دعا
مانگنے کا۔۔ اور وہ کیوں مانگتا اور
کس کے لیے مانگتا۔۔؟ جو تھا وہ
پہلے ہی چھن چکا تھا اور جو بچا
تھا اسکی حفاظت کی کوئی چاہ نہ
تھی۔۔ لیکن اب ایسا لگ رہا تھا
آسمانوں میں رہنے والے نے
اسکی آزمائش کے لیے کچھ ایسا



دے دیا تھا۔ جس کے لیے وہ
گزر گڑاتا۔۔ جس کے لیے تڑپتا۔۔!!
جس کی زندگی کے لیے اپنا آپ
وار دیتا۔

اسی لمحے آپریشن تھیٹر کا دروازہ
کھلا تھا۔ اپنی سوچوں سے نکلتا
بے اختیار جگہ سے اٹھا۔ ایسا لگ



رہا تھا اسکے اعمال کا رزلٹ آنے
والا تھا۔ اسکے گناہوں کا حساب
ہونے والا تھا۔ کیونکہ اسکے اعمال
نامے میں ہر طرح کا گناہ درج
تھا مگر کوئی نیکی نہ تھی جو اس
پر آنے والے عذاب کی راہ میں
رکاوٹ بن جاتی۔ کوئی نیکی اسکے
نامہ اعمال میں نہ تھی جس کے



بدلے وہ منہا سنان کا سودا
کر لیتا۔ اور آج اپنی چونتیس سالہ
زندگی میں پہلی بار اس شخص کو
شدت سے کوئی نیکی نہ کرنے کا
احساس ہوا تھا۔ کیونکہ اسے معلوم
تھا آسمانوں میں رہنے والا اب
اسکی پکڑ کرنے والا تھا۔ وہ جو
بڑے دھڑلے اور بے شرمی سے



ہر گناہ کو ثواب کی طرح کرتا تھا
اس وقت بالکل پتھر بنا کھڑا تھا۔
ایک ڈاکٹر اور نرس روم سے
برآمد ہوئے تھے۔

"مبارک ہو۔۔ ٹوئینس ہوئے
ہیں۔۔" سرجیکل ماسک ہٹوتے
ڈاکٹر نے یہ نیوز ان تک پہنچائی
۔۔



تھی۔ مگر براق کے وجود میں پھر
بھی کوئی حرکت نہ ہوئی۔

"او۔۔ اور میری بہن۔۔ منہا۔۔
وہ۔۔ وہ کیسی ہے۔۔" اسکے کانوں

میں مشال کی بے تاب آواز
ابھری تھی۔ اور اس پل براق کو
احساس ہوا اسے اولاد کی خبر سے



زیادہ اس دشمنِ جاں کی خیریت
کا انتظار تھا۔ یعنی یہ خوف جو اتنی
دیر سے اسکے دل میں ابھر رہا
تھا صرف اس لڑکی کے لیے
تھا۔؟

Kitab Chehra Novels

تمہارا دل اس وقت تک دھڑکتا
رہنا چاہیے جب تک میری اولاد



دنیا میں نہ آجائے۔۔"

خدا کی قسم یہ جھوٹ تھا جو
میں نے تم سے کہا تھا۔۔ میں
تمہیں ہر سانس جیتا دیکھنا چاہتا
ہوں عینا۔! کاش یہ عمر بھی تم
پر وار دوں اگر میرے بس میں
ہو۔۔'



"شی از فائُن۔۔ بٹ ان کی ہارٹ
کندیشن کے سبب ان کی ڈوز اور
کچھ سکون کی ادویات دی
ہیں۔۔" وہ مسکرا کر کہتا نرس
کے ساتھ آگے بڑھ گیا۔ براق
بے اختیار واپس بیچ پر گرا تھا۔
ایسا لگ رہا تھا وہ مسافتیں طے
کر کے آیا ہو۔ اسے نہیں معلوم



تھا اسکی بنجر آنکھوں نے کب
رونا شروع کیا تھا۔ اپنی ہتھیلیوں
میں منہ چھپاتا وہ رو رہا تھا۔ یہ
آنسو بے اختیار تھے۔ اسکی سمت
بڑھتے تبریز کے قدم ٹھٹھک
گئے تھے۔ مس سسلی اور مشال
جو خوش ہوتیں ایک دوسرے کو
مبارک باد دے رہیں تھیں۔ یہ



منظر دیکھ وہ بھی ساکت رہ گئیں
تھیں۔

"براق۔۔ میرے بھائی۔۔!" براق
نے سر اٹھاتے اپنی سرخ
آنکھوں سے تبریز کی سمت
دیکھا۔ جس کا چہرہ خوشی سے
جگمگا رہا تھا۔



"وہ اتنا مہربان کیوں ہے مجھ پر
تبریز۔۔؟ وہ چاہتا تو یہ سب مجھ
سے چھین کر میرے گناہوں کی
سزا دے سکتا تھا۔۔ پھر ایسا کیوں
کیا اس نے۔۔؟" تبریز حلق میں
اٹکتا گولہ اندر اتارتا اس سے
لیٹ گیا۔



"جب وہ مجھ جیسے کو دے سکتا
ہے۔۔ تیرا تو حق ہے میرے
یار۔۔" براق اس وقت جذبات
کی رو میں تھا اسکے جملے کا مفہوم
نہ سمجھ سکا تھا۔ اور اسکے گرد بازو
لیپیتا خود سے لپٹا گیا۔

Kitab Chelva Novels



"میرے بعد شادی کی مگر
ڈائریکٹ دو بچوں کا باپ بنا ہے
کمنے اب سنبھل جائیو۔۔" تبریز
نے الگ ہوتے اسکے روشن
چہرے کو دیکھا۔ یہ خوبصورت
رنگ اس نے زندگی میں پہلی
بار اس چہرے پر دیکھے تھے۔ اور
بے اختیار ان کے دائمی ہونے کی



دعا کی تھی۔ براق بے اختیار قہقہہ
لگا گیا۔ کاریڈور میں موجود ہر
شخص نے یہ خوبصورت منظر
بڑی حیرت و اشتیاق سے دیکھا
تھا۔

Kitab Chehra Novels



اس نے آنکھ کھولی تو کمرے میں
تہا تھی۔ پھولوں کی بھینی بھینی
خوشبو نتھنوں سے ٹکرائی تو

گردن موڑتے بائیں جانب دیکھا
جہاں پھولوں کے بکے کے ڈھیر
لگے تھے۔ جن کے بیچ دو پالنے

رکھے تھے۔ اور دو ننھے وجود
کمبلوں میں لپٹے سو رہے تھے۔ ایسا



لگا وہ کسی حسین خواب کو جی
رہی تھی۔ ایسا تو خوابوں میں ہوتا
ہے نا۔۔؟ اسکے نقاہت زدہ
چہرے پر ایک خوبصورت سی
مسکراہٹ دوڑ گئی۔ زندگی میں
اللہ اسے یہ حسین لمحہ بھی
دکھائے گا اس کا تو کبھی گمان
بھی نہ تھا۔ اور اللہ نے منہا سنان



کو اسکے گمان سے بڑھ کر دیا تھا۔
اسکی آنکھوں میں آنسو جھلملا رہے
تھے۔ دونوں ہتھیلیاں بیڈ پر
جماتے تکیے کا سہارا لے کر اٹھنے
کی کوشش کر ہی رہی تھی کہ
اسی پل باتیں کرتے باسل، اقراء
اور مشال کمرے میں داخل
ہوئے تھے۔



"ارے۔۔ارے۔۔" مشال تیزی سے اسکی سمت لپکی تھی۔ "کیوں اٹھ رہی ہو۔۔؟"

"وہ۔۔مجھے دیکھنا ہے انہیں۔۔" نم لہجے میں منمننائی تھی۔



"پہلے میں تو دیکھ لوں اپنے
شہزادوں کو۔۔" باسل اور اقراء
بچوں کی سمت لپکے تھے۔ اور
دونوں ایک ایک اپنی گود میں
اٹھا گئے۔

Kitab Chehra Novels

"او گوڈ کتنے پیارے ہیں یہ
منہا۔۔!!" اقراء نے بچے کے



رخسار پر بوسہ دیتے بے اختیار
اپنے جذبات کا اظہار کیا تھا۔

"ماشاء اللہ کہتے ہیں

لڑکی۔۔" باسل کے ٹوکنے پر وہ

نجل سی ہوتی منہا کی سمت بڑھ

گئی۔ جسے اس نے لپک کر لیا

تھا۔ گول موٹول سنہری رنگت



اور سیاہ بالوں والا یہ ننھا پھول
اسے کوئی گڈا معلوم ہوا۔ اپنے
سینے سے لگاتی کئی بوسے دے
گئی۔ اس کا بس نہیں چل رہا
تھا۔ وہ ابھی شکر کے سجدوں میں
گر جاتی۔ اللہ نے اسکے ساتھ اسکی
اولاد کو بھی محفوظ رکھا تھا۔ اس
نے اپنے دوسرے گڈے کی



جانب دیکھا جو باسل کی گود میں
تھا۔

"بس ایک ہی سنبھالو۔۔ اسے ہم
رکھ لیں گے۔۔ عجیب لڑکی ہو
نتیال پر ایک چیز نہیں گئی۔۔
دونوں بالکل باپ کی کاپی
ہیں۔۔" منہا نے سرخ پڑتے



مشال کو شکایتی نگاہوں سے دیکھا
جو مسلسل مسکرا رہی تھی۔

"آپی اسے بولیں مجھے
دکھائے۔"

Kitab Chehra Novels
"باسل تنگ نہیں کرو"



"تو یار سوچنے والی بات ہے۔۔
دنیا کی پوپولیشن بڑھتی جا رہی
ہے۔۔ ایک یہ رکھے ایک میں
رکھوں گا فیملی کمپیٹ۔۔"

"ہاں ان کے باپ نے سن لی نا
یہ بات۔۔ ہاتھ بھی لگانے نہیں
دے گا۔۔" مشال کی دھمکی پر وہ



ناک سے مکھی اڑتا منہا کی سمت
بڑھ گیا۔ اس نے لپک کر اپنے
دوسرے بیٹے کو بھی لیا تھا اسکے
منہا کی طرح بلیک اینڈ براؤن
بال تھے مگر نین نقش بالکل
باپ پر تھے۔ اسے یکدم ہی براق
کا خیال آیا تھا۔ اور سر اٹھا کر
مشال کو دیکھا۔



"آپی۔۔ب۔۔براق کو پتہ
ہے۔۔؟" مشال نے مسکراتے
اسکے بال ماتھے سے ہٹائے تھے۔

"وہ کل رات سے یہیں
ہے۔۔" اسے لگا یکدم ہی دل
تیزی سے دھڑکنے لگا ہو۔ وہ
واپس آگیا تھا۔!! کیا وہ اپنے



بیٹوں سے مل چکا تھا۔۔؟" ہاں
البتہ اپنے بیٹوں کو بس دور سے
دیکھا ہے ابھی اس نے۔۔ کیونکہ
انڈر اوپریشن تھے وہ۔۔ اور پھر
نجانے کہاں نکل گیا۔۔ "اس کا
چہرہ مرجھا گیا۔ سر جھکاتی واپس
اپنے بیٹوں کی سمت متوجہ
ہو گئی۔ اس وقت اسکا شدت سے



دل چاہ رہا تھا کہ براق اسکے
پاس اسکے سامنے موجود ہوتا اور
وہ اسکے تاثرات دیکھتی۔ اسکی
خوشی دیکھتی۔ وہ لوگ ابھی باتیں
ہی کر رہے تھے۔ کہ بلو کلر کے
لونگ کوٹ اور جینز شرٹ میں
ملبوس دروازہ ناک کرتی رونیکا
کمرے میں داخل ہوئی تھی۔



"ہیلو۔۔۔!!"

"آؤ رونیکا۔۔!" مشال نے خوش
دلی سے اسکا استقبال کیا۔ وہ بکے
تھامی منہا کی سمت بڑھ گئی۔

Kitab Chehra Novels

"کیسی ہو۔۔؟" منہا نے بغور
اسے دیکھا تھا۔ اسکے چہرے پر یا



لہجے میں ذرا بھی حسد یا جلن کی
بو نہیں آرہی تھی۔ وہ خوشدلی
سے اس کا حال پوچھ رہی تھی۔
وہ بھی نرمی سے مسکرا دی۔

"ٹھیک ہوں۔۔" رونیکا نے
مسکراتے دونوں بچوں کے سر پر



پیار سے ہاتھ پھیرا تھا۔ منہا نے
ایک اسکی جانب بڑھا دیا۔

"مجھے گود میں اٹھانا نہیں
آتا۔" نجل سی ہوتی وہ ایک بچے
کو گود میں لے گئی۔ مشال نے
مسکراتے اسے سہی طرح بچہ
پکڑایا۔ "ان کی ماں کو بھی نہیں



آتا ابھی تو۔۔" یہ جملہ اقراء کی
جانب سے آیا تھا۔ جو باسل کی
کھسر پھسر پر کب سے سرخ
پڑھ رہی تھی۔

"بہت پیارے ہیں۔۔" بچے کے
ماتھے پر بوسہ دے کر وہ مشال
کے حوالے کر گئی۔ "میں تم



لوگوں سے آخری بار ملنا چاہتی
تھی۔۔" ان لوگوں نے کچھ الجھ
کر اسے دیکھا تھا۔

"کیا مطلب۔۔؟"

Kitab Chehra Novels

"کل رات کو میری آسٹریلیا کی
فلائٹ ہے۔۔" اسکی نگاہیں منہا



کی شاگڈ نظروں سے ہوتیں بیڈ
پر رکھے اپنے بکے پر جا ٹھہری
تھیں۔ "لیکن کیوں۔۔ میرا مطلب
ہے۔۔ اس طرح اکیلے۔۔؟" منہا
کے سوال پر وہ اداسی سے مسکرا

وی۔۔
Kitab Chehra Novels



"مجھے اکیلے ہی رہنا ہے اب
منہا۔ اتنے دن تم لوگوں کے
ساتھ رہ کر بہت اچھا لگا۔ مگر
ہمیشہ تو نہیں رہ سکتی
نا۔!!" اس کے اداس لہجے پر
نجانے کیوں اس کا اپنا دل بھی
ایک ایک اداس ہونے لگا تھا۔
ایک بھائی کو کھو چکی تھی دوسرا



جان کا دشمن بنا گھوم رہا تھا۔ پھر
کسے اپنا کہتی وہ۔۔؟

"لیکن رونن کو تم ہم سے زیادہ
جانتی ہو پھر یوں اکیلے جانا۔۔؟"

Kitab Chehra Novels

"براق سے بات ہو گئی ہے
میری۔۔ آسٹریلیا بلکل سیف ہے



میرے لیے۔۔"

"تم۔۔ تم یہیں کیوں نہیں رہ
لیتیں۔۔؟ آئی مین اسی شہر میں
سیٹل ہو جاؤ۔۔" یہ الفاظ منہا کے
لبوں سے ادا ہوئے تھے۔ رونیکا
چند پل یو نہی اسے دیکھتی رہی۔
کتنی بھولی تھی یہ لڑکی وہ جو



ایک زمانے اسکے شوہر کی محبت
میں پاگل رہی اسے دور بھیجنے
کے بجائے اپنے شہر کے ساتھ
دل میں جگہ دے رہی تھی۔

”نہیں منہا۔۔۔ یہ شہر تمہارا
Kitab Chehra Novels
ہے۔۔۔ سب کچھ۔۔۔ میں ایک
آؤٹ سائیڈر ہوں ایک نہ ایک



دن تو کوچ کرنا ہے مجھے۔۔ پھر
اب ہی کیوں نہ سہی۔۔؟ "منہا
نرمی سے اسکا ہاتھ تھام
گئی۔" تمہیں جب بھی کسی
دوست کی ضرورت ہو مجھے کبھی
مت بھولنا۔ میں چاہتی ہوں تم
جہاں بھی رہو ہم سے جڑی
رہو۔۔ "رونیکا جھلملاتی آنکھوں



سے مسکراتی سر اثبات میں ہلا
گئی۔ اسی پل شور مچاتی سمن اور
آدم کمرے میں داخل ہوئے
تھے۔ سب ہی نے چونک کر
دروازے کی سمت دیکھا تھا۔
جہاں کیک اور بلونز لیے وہ
دونوں کھڑے تھے۔



"ہیلو۔۔ کیا ہم لیٹ ہو گئے۔۔"

ارے نہیں یہاں تو کوئی

ایموشنل سین چل رہا "آدم نے

ایک گہری نگاہ رونیکا پر ڈالتے

تاک کر وار کیا۔ اور وہ سٹیپاتی

رخ موڑ کر آنکھ کا کنارہ صاف

کرنے لگی۔ جبکہ منہا اور مشال

نے جن خشمگین نگاہوں سے



اسے دیکھا تھا۔ وہ آدم کو الرٹ
کرنے کے لیے کافی تھا۔

"ماما چاچو نے پنک بلونز نہیں
لیے۔۔" سارے بلو بلونز پر وہ
برسی طرح آدم کو گھور رہی
تھی۔



"چلو میں چلتی ہوں۔۔"

"جارہی ہو مگر آسٹریلیا جا کر

بھولنا مت رونیکا۔۔ ٹھیک

ہے۔۔" مشال کہہ رونیکا سے

رہی تھی مگر جتنا آدم کو رہی

تھی۔ جبکہ آدم اپنی دونوں

بھابیوں کی معنی خیز نگاہوں پر



حیران تھا۔ 'انہیں کیسے پتہ چل
گیا۔۔؟'

"سب کے کانٹیکٹ نمبرز ہیں۔۔
کسی کو نہیں بھولوں گی۔" ایک
نگاہ پلٹ کر آدم پر ڈالی تھی۔
اسے اس شخص سے اس قدر
خاموشی کی توقع نہیں تھی۔ بلکہ



یہ خاموشی تو پچھلے ایک ہفتے سے
طاری تھی۔ اس نے اسے صرف
اس لیے اپنے جانے کی خبر دی
تھی کہ شاید وہ سیریس ہو اور
اسے جانے سے روک لے۔ آدم
آنکھیں جھوٹی کیے بغور اسکے
تاثرات دیکھ رہا تھا۔ رونیکا خاموشی



سے نکلنے گی۔ مگر وہ کہنی تھامتا
روک گیا۔

"ارے ایسے کیسے۔۔ گڈ بائے کا
کیک تو کھا لیں۔۔" اس کے دل
جلانے والے انداز پر رونیکا
سمیت اس کی دونوں بھابھیاں بھی
کڑھ گئیں تھیں۔



"نہیں مجھے دیر ہو رہی
ہے۔۔" دانت پر دانت جماتے
مدھم آواز میں بولی۔

"ایسی کوئی دیر نہیں ہو رہی۔۔
کل ہے فلائٹ آج نہیں۔۔ اور
تم کیا دیکھ رہی ہو۔۔ کیک نہیں
کھانا کیا۔۔" رونیکا کے ساتھ منہا



کو بھی گھورا جو پہلے ہی یہ کام
کر رہی تھی۔ مگر پھر بھی کہہ
گئی۔

"رونیکا رک جاؤ تھوڑی
دیر۔" وہ بلاآخر ہار مان گئی تھی۔
مگر کیک کٹنگ کے بعد فوراً نکل
گئی تھی۔ باسل اور اقراء کے



جانے کے بعد اس نے اور
مشال نے آدم سے خاصی پوچھ
گچھ کی کہ جو وہ اتنے دن سے
دیکھ رہیں تھی وہ کیا تھا۔ مگر وہ
بس معنی خیزی سے مسکراتا انکی

باتوں کا انکار کرتا رہا۔
Kitab Chehra Novels



وائٹ کرسپ شرٹ اور ڈارک
گرے پینٹ میں ملبوس وہ اس
وقت ہاسپٹل کارپڈور میں کھڑا۔
بار بار اپنے سیاہ گھنے بالوں میں
ہاتھ پھیر رہا تھا۔ عجیب اضطراری
کیفیت تھی جو اس پر طاری
تھی۔ کیا وہ کنفیوز ہو رہا تھا۔؟
اپنی بیوی کا سامنا کرنے سے کترا



رہا تھا۔ اس جیسا شخص جو بڑے
بڑے ٹائٹونز اور گینگسٹرز کو
ہینڈل کر لیتا تھا اس وقت ایک
لڑکی کا سامنا کرنے سے گھبرا رہا
تھا۔ جو کوئی اور نہیں اسکی اپنی
بیوی تھی۔ اسکے بیٹوں کی ماں
تھی۔۔ اور یکدم ہی جیسے اسکی
تمام سوچیں منجمد ہو گئیں۔۔



اسکے بیٹے

اسکے جانشین

اسکے وارث

اس نے انہیں بھی تو اب تک

نہیں دیکھا تھا۔ اسے معلوم تھا

منہا صبح سے ہوش میں آئی ہوئی



تھی اور بچے اسی کے ساتھ
تھے۔ صبح وہ منہا کے ڈاکٹرز سے
اسکی کنڈیشن ڈسکس کر کے کچھ
دیر کے لیے یہاں سے دور چلا
گیا تھا۔ وہ ہر گز نہیں چاہتا تھا وہ
ہوش میں آتے ہی اسے دیکھ کر
اپنی حالت خراب کر لیتی مگر اب
اسکا صبر جواب دے چکا تھا۔



دروازے کے ہینڈل پر ہاتھ رکھتا
اندر داخل ہوا تو پھولوں کی
بھینی بھینی خوشبو نے استقبال
کیا تھا۔ سامنے ہی منہا اسکی
جانب سے رخ کیے کمبل اوڑھی
یقیناً سو رہی تھی۔ دو کاٹ اسکے
نزدیک ہی رکھے تھے۔ جس میں
اسکے ننھے شیر پر سکون نیند سو



رہے تھے۔ اور براق آلیار کو
ابھی علم نہیں تھا یہ صرف
سونے تک ہی پرسکون تھے۔
اسکے قدم بے اختیار ان کی سمت
بڑھے تھے۔ بلیںکٹس میں لپٹے
بیٹے کی نیند کی پرواہ کیے بغیر
اس نے احتیاط سے گود میں اٹھایا
تھا۔ اور سینے سے لگاتا رخسار پر



بوسہ دے گیا۔ اسے ابھی صرف
ان کا لمس محسوس کرنا تھا۔

دوسرے بیٹے کو بھی ساتھ ہی
باہوں میں لیا تھا۔ وہ کبھی تصور
بھی نہیں کر سکتا تھا۔ یہ حسین
لمحہ بھی اسکی زندگی میں آسکتا

تھا۔ کھٹکے کی آواز پر وہ مڑا تھا۔
جہاں بیڈ پر بکھرے بال لیے



خوابیدہ آنکھوں کے ساتھ بیٹھی
وہ اسے ہی دیکھ رہی تھی۔ براق
کی آنکھیں اس ساحرہ پر ساکت
ہو گئیں۔ چہرے پر نقاہت کے
باوجود بھی ایک عجیب سی کشش
تھی۔ ایک وقار تھا۔ نجانے کتنے
لمحے وہ ایک دوسرے کو یونہی
دیکھتے رہے۔ اور پھر وہ نظریں



جھکاتی اسکی باہوں میں موجود
بچوں پر جما گئی۔ براق کے قدم
خود بخود ہی اسکی سمت بڑھ گئے۔
قریب آتا اسکے برابر میں ہی
ٹک گیا۔ منہا نے بے اختیار اپنے
پاؤں سمیٹے تھے۔ آج پورے
سات ماہ بعد اسے دیکھ رہی
تھی۔ بڑھی ہوئی شیو اور سیاہ



آنکھوں کے گرد حلقے وہ جیسے
خود کو بالکل فراموش کر گیا تھا۔

"کیسی ہو۔۔؟" اسکے سوال پر
نجانے کیوں اسے غصہ آیا۔

Kitab Chehra Novels
"مل گئی فرصت تمہیں میرا حال
پوچھنے کی۔۔؟" اسکے سراسر



بیویوں والے انداز پر براق ایک
پل کے لیے ٹھٹھکا تھا۔

"تمہیں کب سے میرے پوچھنے
کا انتظار ہونے لگا۔؟" منہا لب
بھینچتی اپنے بیٹوں پر نظر جما گئی۔
وہ اس شخص سے بالکل بھی بات
نہیں کرنا چاہتی تھی۔ پچھلے سات



ماہ اس نے پوچھا تک نہیں تھا۔
تبریز اسے حقیقت نہ بھی بتاتا وہ
تب بھی اس کے خود کو نظر انداز
کرنے پر جھنجھلا ہی تھی۔

"ہاں تم کیوں پوچھو گے تمہیں
تو اولاد چاہیے کھی مل
گئی۔۔" براق کے جبرے بھنچے



تھے۔ اگرچہ وہ سچ کہہ رہی تھی
کیونکہ یہ اپنے غصے میں کہہ چکا
تھا۔

"اگر تم گزری باتوں کا حساب
کرنے بیٹھ رہی ہو تو اپنی حرکتیں
بھی یاد کر لو۔" اس کے دفاع پر



منہا طنزیہ ہنسی۔ "ہاں تو صحیح ہے
نا اب کیوں پوچھ رہے ہو پھر"

"یہ غصہ کس بات کا ہے حال
نہ پوچھنے کا یا میرے اتنے دن

دور رہنے کا مگر اصل بات یہ

ہے تمہیں تو آزادی مل گئی تھی

غصہ تو کسی صورت نہیں آنا
چاہیے تھا۔۔"

"میری آزادی کی آڑ میں یہ
کیوں نہیں کہتے تمہیں وہاں کھلی
چھوٹ ملی ہوئی تھی۔" اسکے
لڑاکا انداز کو براق چند لمحے یوں نہی
دیکھتا رہا۔ اور پھر سر پیچھے پھینکتا



قمقمہ لگا گیا۔ منہا کو یکدم ہی اپنے
رویے کا احساس ہوا تھا۔ وہ بالکل
کسی پوزیزو بیوی کی طرح ری
ایکٹ کر رہی تھی۔ اسکے چہرے کا
رنگ تیزی سے بدلا تھا۔ اس
سے پہلے کہ براق اسے شرم
سے پانی پانی کرتا اسکے دونوں
بیٹے باپ کے زوردار قمقمے پر



کسماتے جاگ گئے۔ منہا اور
براق دونوں کی توجہ بے ساختہ
انکی سمت گئی تھی۔ جو دونوں اپنی
بڑی بڑی ایلین جیسی آنکھیں
لیے باپ کو دیکھ رہے تھے۔
براق ان کی آنکھوں کے رنگ
دیکھ کر ایک پل کے لیے ٹھہر
گیا۔ کیونکہ ایک کی آنکھوں اور



بالوں کا رنگ اس پر تھا اور
ایک کا منہا پر۔۔ مگر یہ خاموش
لمحہ بس ایک لمحے کا تھا کیونکہ
اگلے لمحے دونوں اپنی باریک
آوازوں میں گلا پھاڑ کر رونے
لگے تھے۔ منہا سٹیٹاتی قریب آئی
تھی۔



"ہے۔۔ بے بی ماما از ہمیر۔۔" اس
نے دونوں کو تھپکنا چاہا مگر وہ
زور و شور سے رو رہے تھے۔

براق نے حیرت زدہ ہوتے ان
پودنوں کو دیکھا جو ایک ہاتھ کے
بھی نہیں تھے مگر unison

میں دل جمعی سے شور مچا رہے
تھے۔



"کیا کیا ہے تم نے۔۔؟" منہا کی
جھنجھلائی ہوئی آواز پر وہ چونکا
تھا۔

"میں نے کیا کیا ہے۔۔؟ خود
روئے ہیں۔۔"

Kitab Chehra Novels



"تو کس نے کہا تھا اتنی زور سے
ہنسو۔۔" وہ مسلسل دونوں کو باری
باری تھپک رہی تھی۔ براق نے
آنکھیں چھوٹی کرتے اسے دیکھا۔

"یعنی اب تمہارے موڈ سوئنگز
کے ساتھ مجھے ان کے ٹینسٹرمز
بھی برداشت کرنے ہوں



گے۔۔؟"منہا نے جواباً اس سے
زیادہ غصیلی نگاہوں سے گھورا
تھا۔ جس پر وہ کھسیاہٹ کا شکار
ہوتا اپنی جگہ سے اٹھنے لگا۔ آخر
ان باجوں کو بھی تو بند کرنا تھا۔

Kitab Chehra Novels

"لاؤ مجھے دو ایک کو۔۔"



"نہیں۔۔ زیادہ لاڈ میں رکھنے کی
ضرورت نہیں ابھی ٹھیک
ہو جائیں گے۔۔"

"وہ ابھی ایک دن کے بھی نہیں
ہیں براق۔۔" براق کے قدم تھمے
تھے۔ اور گود میں موجود بچوں کو
بھلائے ایک گہری نگاہ اسکی سمت



ڈالی۔ بہت کم ایسے لمحے اسے یاد
تھے جب اس نے اس طرح
بے اختیار اسکا نام پکارا ہو۔ مگر
اسکے باجے یہ سحر زدہ لمحہ کھا
گئے تھے۔

Kitab Chehra Novels

"شٹ اپ ایڈیٹس۔۔" بیوی کا
پہلی بار اس قدر حسین روپ



دیکھا تھا۔ اس لمحے وہ اکیلا اسکے
پاس ہوتا تو منظر ہی کچھ اور
ہوتا۔ جبکہ ذرا فاصلے پر موجود
منہا کا منہ کھل گیا۔ وہ بخوبی
براق کی بڑبڑاہٹ سن چکی تھی۔
اور ایک تیز اور ترش نگاہ اس پر
ڈالی جو اسکے شہزادوں کو ایڈیٹ
کے ساتھ شٹ اپ کہہ رہا تھا۔



مگر اس سے پہلے کہ وہ لڑتی
ایزابیل اور مس سسیلی ہاتھ میں
فیڈرز لیے عجلت میں کمرے میں
داخل ہوئیں تھیں۔

"آپ دونوں کیا پنک پر نکل
گئیں تھیں۔۔۔ رو رو کر کمرہ سر پر
اٹھا لیا ہے دونوں نے۔۔۔" ان



دونوں کو کھجرائے ہوئے تاثرات
لیے قریب آتا دیکھ وہ جھاڑے
بغیر نہ رہ سکا۔

"سوری سر۔۔ مسز تبریز کے
ساتھ تھے۔۔ وہ عینا کے ڈسچارج
کے بارے میں ڈسکس کر رہی
تھیں ڈاکٹر سے۔۔" براق کی گود



سے بچوں کو لیتے وضاحت دی۔
اور اس نے بے اختیار منہا کی
سمت دیکھا۔ مگر لب بھینچے کھڑا
رہا۔ کچھ ہی دیر میں وہ دونوں
بچوں کو فیڈرز پلا کر چپ
کروانے میں کامیاب ہو چکیں
تھیں۔ براق قدم اٹھاتا اسکے
نزدیک آگیا۔



"تم اپنی بہن کے گھر جاؤ
گی۔۔؟" اس کے سوال پر منہا
نے بچوں سے نظریں ہٹاتے
اسے دیکھا۔

"میں نے تو ایسا کچھ نہیں کہا
ہاں البتہ تم ایسا چاہ رہے تو یہ
الگ بات ہے۔۔" اس کے جلے کٹے



انداز پر براق کی بھنویں سکڑ
گئیں۔

"طبیعت ٹھیک ہے تمہاری۔۔؟"

"میں 'اپنے' گھر جاؤں
گی۔۔!!" اس نے اپنے پر زور
دیتے جیسے اعلان کیا تھا۔ اور



براق آلیار کتنے ہی لمحے اسکے
چہرے کو دیکھتا رہ گیا۔ اس دشمن
جاں نے اسکے گھر کو اپنا گھر کہا
تھا۔؟ لیکن یہ حسین تبدیلی
کیونکر آئی تھی۔؟

Kitab Chehra Novels*****

جاری ہے



رفوگر

قسط ۴۷

Kitab Chehra Novels

"مجھے بات کرنی ہے آپ
سے۔۔" وہ فون پر کسی سے بات



کر رہا تھا۔ جب آدم اسٹڈی میں
داخل ہوا۔ مگر اس نے کال نہیں
کاٹی اور بات کرتا رہا۔ آدم اسکے
سامنے موجود چیئر پر آ بیٹھا تھا۔

Kitab Chehra Novels

"ابھی تو کوئی ڈیٹ فائنل نہیں
دیکھو کب تک واپسی ہوتی



ہے۔۔ تم نے ہے صورت چو کنا
رہنا ہے۔۔ سمجھ رہے ہونا۔۔؟
ہمم۔۔ صحیح۔۔ "کچھ دیر مزید بات
کر کے کال کاٹ گیا۔" تبریز
کہاں ہے۔۔ میری کالز کیوں پک
نہیں کر رہا۔۔؟ "موبائل ٹیبل پر
رکھتے آدم کی جانب دیکھا۔ جو



اپنی ہی سوچوں میں الجھا تھا
اسکی بات پر چونکا۔

"مجھے کیا پتہ۔۔ میں تو اپنے گھر
سے آرہا ہوں۔۔"

Kitab Chehra Novels

"کل ہاسپٹل میں آخری بار دیکھا
تھا۔ اس کے بعد نہ کال اٹھائی نہ



شکل دکھائی۔۔ "اس وقت وہ
شدید جھنجھلاہٹ کا شکار ہو رہا
تھا۔ تبریز نے ایسی غیر ذمہ داری
کی حرکت کبھی نہ کی تھی۔

"ہو سکتا ہے ان کی بیوی نے پکڑ
رکھا ہو۔۔"



"کل رات سے اسکی بیوی اور
بٹی میرے گھر پر ہیں۔۔ منہا
کے ساتھ۔۔!" آدم کے چہرے
پر بے یقینی سی ابھر آئی۔

"کیا کہہ رہے ہیں۔۔ لیلیٰ یہاں
ٹکی ہیں اور آپ نے ٹکنے بھی
دیا۔۔؟" براق ٹیبل پر رکھے



سگریٹ کے پیک سے ایک
سگریٹ نکالتا سلگا گیا۔

"منہا نے روکا تھا اسے۔۔ تو کس
لیے آیا تھا۔۔؟" اس کے بات
بدلنے پر آدم فوراً سنبھل کر
بیٹھا تھا۔ براق نے اس کی جھجک



کہتے یا گھبراہٹ جو تھا بخوبی
محسوس کی تھی۔

"میں شادی کرنا چاہتا
ہوں۔۔" اس نے گہرا کش
بھرتے اب اس کے سنجیدہ ہوتے
تاثرات دیکھے۔ "تو میں یہاں تجھے



میچ میکنگ کرتا نظر آرہا
ہوں۔۔؟" آدم نے پہلو بدلا۔

"ہاں ایسا ہی ہے۔۔ آپ ہی
کریں گے میری میچ میکنگ۔۔ اور
آج ہی آپ نے لڑکی سے بات
کرنی ہے۔۔" اسکی دھونس پر



براق نے دھواں چھوڑتے ایک
ابرو اچکائی۔

"یعنی لڑکی پسند کر رکھی ہے۔۔

پھر تو آگے بھی میری ضرورت

نہیں ہونی چاہیے۔۔"



"ہے۔۔ وہ میری نہیں سن
رہی۔۔ بلکہ یہ کہنا بہتر ہے۔۔ وہ
بھاگ رہی ہے مجھ سے۔۔" اسکی
بے چینی دیکھ براق کے لبوں پر
ایک تمسخرانہ مسکراہٹ ابھری
تھی۔ "اب میں زبردستی اسے
پکڑ کر تیرے ساتھ ہر گز نہیں
باندھ سکتا۔۔ کیونکہ جہاں تیری



نگاہیں ہیں وہ لڑکی میرے
بہترین دوست کی بہن
ہے۔۔ "آدم نے ٹھٹھک کر
براق کو دیکھا۔ مگر پھر سر جھٹک
گیا۔ اس کی نگاہوں سے کوئی
بات چھی رہ جاتی۔۔ ناممکن
تھا۔!

س



"اسے اعتراض نہیں۔۔ وہ مجھتی
ہے آپ لوگ اسے ایکسیپٹ
نہیں کرو گے۔"

"پھر تو تجھ سے بڑا الو کا پٹھا
کوئی نہیں۔۔ جب زندگی تم
دونوں نے گزارنی ہے کسی
تیسرے کی مرضی پر کیوں بیٹھے



ہو۔۔ سپوز اگر ہم انکار بھی
کر دیں۔۔ تو چھوڑ دے گا
اسے۔۔؟ "اسکے سوال پر آدم
کے دل کے کسی کونے میں
ایک عجیب بے چینی سی ابھری
تھی۔ مگر لب بھینچتا سر جھکا
گیا۔



"آپ اور تبریز بھائی سب کچھ
ہو میرے لیے۔۔ آپ کی
اجازت کے بغیر کچھ نہیں کروں
گا۔" اس کے اداس لہجے پر براق کو
بے اختیار ٹوٹ کر پیار آیا تھا۔

Kitab Chehra Novels

"اٹھ کمینے ابھی کچھ دیر میں وہ
نکلنے والی ہے۔۔ پھر ہاتھ ملے



گا۔ ایک بات سن لے وہ چلی
گئی نا تو پھر قبر میں لیٹے اپنے
باپ کے کہنے پر بھی واپس نہیں
آئے گی۔ "اسکے حوصلہ افزاء
انداز پر آدم کا چہرہ جگمگا اٹھا تھا۔
مگر پھر یکدم ہی سمجھ بھی گیا۔

"مگر۔۔ تبریز بھائی۔۔؟"



"وہ میرا کام ہے۔۔ تو جا کر اپنا
کام کر۔۔!!" آدم عجلت میں
جگہ سے اٹھا تھا مگر پھر رکتا
ٹیبیل کے پار سے ہی اسکے گلے
سے لگ۔ "وعدہ رہا بوس۔۔ دیکھنا
منہا سے کتنی جھوٹی تعریفیں
کروں گا آپکی۔۔" الگ ہوتا
دروازے کی سمت بڑھ گیا جبکہ



براق کمینہ کہتا دانت پیس گیا
تھا۔ نگاہ بے اختیار ہی وال پر فریم
ہوئی لگی منہا سنان کی ڈگری
تک گئی تھی۔ اس نے چند گھنٹے
پہلے ہی اسٹڈی میں موجود اس
فیتی اٹائے کو دیکھا تھا۔ اور سمجھ
نہ سکا تھا آخر اس لڑکی نے



اسکی اسٹڈی کو یہ اعتراز بخشا
تھا۔۔؟

رات کے دو بج رہے تھے۔
براق نجانے کہاں نکلا ہوا تھا۔ وہ
کل رات گھر شفٹ ہو چکی تھی۔



مگر براق سے ایک بار بھی سامنا
نہ ہو سکا تھا۔ نجانے کن کاموں
میں مصروف تھا۔ اس نے آج
سارا دن اسکا انتظار کیا تھا۔ مگر
اس نے ایک بار بھی کمرے کا
چکر نہیں لگایا تھا۔ ایذا بیل بچوں
کے ساتھ برابر والے کمرے
میں تھی جس کا ایک دروازہ



منہا کے روم میں ہی کھلتا تھا۔
اس کے کئی بار کہنے کے باوجود
بھی وہ بچوں کو ان کے روم
میں لے گئی تھی۔ کہ براق نے
اسکی طبیعت ٹھیک ہونے تک
بچوں کو اسکے ساتھ سونے سے
سختی سے منع کر دیا ہے۔ مثال



اور سمن بھی شام میں گھر چلی
گئیں تھیں۔

اور اس وقت نیم اندھیرے
کمرے کی تنہائی میں وہ اکیلی بیڈ
کے ہیڈ بارڈ سے ٹیک لگائے
بیٹھی۔ نم آنکھوں سے کھڑکی کے
پار پھیلی دھند دیکھ رہی تھی۔



بلکہ اسکی صرف نگاہیں وہاں
تھیں ذہن تو کہیں اور ہی تھا۔
وہ کون تھی۔۔؟ وہ کیا تھی۔۔؟
ایک قاتل۔۔ وہ بھی ایک
بے قصور شخص کی۔۔؟ اور وہ
کس بات پر اکڑتی تھی۔۔؟ براق
کو کس منہ سے طعنے دیتی
تھی۔۔؟ اسکا تو اپنا دامن گناہوں



سے بھرا تھا۔ اور آج وہ اسی
شخص کے گھر میں بیٹھی
تھی۔۔!!

کتنا گر گئی تھی منہا سنان۔۔!!
وہ اسی شخص کے بیٹے سے شادی
کر کے بیٹھی تھی۔ اسی کے بیٹے
سے دھڑلے سے محبت کر رہی



تھی۔ جسے اپنے ہاتھوں سے قتل
کر چکی تھی۔ وجود میں اتری بے
تحاشہ تھکن کے باوجود اسکی
آنکھوں میں نیند نہ تھی۔ اسکا
دل اس پل غم سے پھٹ رہا
تھا۔ اپنی بے غیرتی پر۔۔ اپنی
ڈھٹائی پر۔۔ اپنی لاعلمی پر۔۔ !!



اور براق۔۔!!

اتم نے تو جیتے جی مار دیا
مجھے۔۔!! اسے جیسے ہوش تو
اب آیا تھا۔ کل کا دن تو خواب
تھا جو گزر گیا تھا۔ آج تو
احتساب کا دن تھا۔۔ آج تو سزا
کا دن تھا۔۔!! آنسو آنکھ سے



نکلتا رخسار پر بہہ آیا۔ اس شخص
نے اسے پردے میں کیوں رکھا
تھا۔۔؟ اسے مارا کیوں نہیں تھا
اب تک۔۔؟ اسکی فیملی کو ختم
کیوں نہیں کیا تھا اب تک۔۔؟
وہ چاہتا کیا تھا۔۔؟

Kitab Chehra Novels



یہ ایک سب سے بڑی وجہ تھی
اسکی یہاں واپس آنے کی۔ وہ
اس شخص سے اب واضح سننا
چاہتی تھی کہ آخر وہ چاہتا کیا
تھا۔ اس نے یہ بات اب تک
پوشیدہ کیوں رکھی۔۔؟ اور اگر
تبریز ان پر نہ کھلتا پھر کیا
ہوتا۔۔؟



امیں تو تا عمر تم سے محبت کر کے
بھی خود سے نفرت کرتی
رہتی۔۔ اور تم۔۔؟ تم اتنے
عجیب کیوں ہو براق۔۔؟ اوہ
کیوں ہمیشہ اسکی نفرت کی آگ
میں جلنا چاہتا تھا۔۔۔؟ بے اختیار
اپنا سر ہاتھوں میں تھام گئی۔ کل
سے سوچ سوچ کر اسکا سر پھٹ



رہا تھا۔ وہ ایک قاتل تھی اس
نے ایک براق آلیار کے باپ کو
صرف اپنے باپ کی لاش دیکھ
کر قتل کر دیا تھا۔ ایسا لگ رہا تھا
وہ براق کے ساتھ اپنے رب کو
بھی منہ دکھانے کے قابل نہ
رہی تھی۔ درد برداشت سے باہر



ہو رہا تھا۔ کمرے میں اب اسکی
سسکیاں گونج رہیں تھیں۔

میکس کی جانب سے ملنے والی
خبر نے اسے حیران کر دیا تھا۔
ایسا پہلی بار ہوا تھا کہ تبریز



اسے بغیر بتائے یوں اچانک
غائب ہوا ہو۔ ورنہ کہیں بھی
ہوتا ان کا رابطہ ہمیشہ قائم رہتا۔
مگر اب کل سے اسکا موبائل بند
تھا۔ اور وہ اس وقت ایک ہوٹل
میں اسٹے کر رہا تھا۔ جس کی
معلومات میکس نے ہوٹل
مینجمنٹ سے حاصل کی تھی۔



وہ اس لیے بھی حیران تھا کہ
اس نے آج تک مشال اور سمن
کو اس طرح کبھی اکیلا نہیں
چھوڑا تھا۔ اور اب اچانک وہ اُن
سے جن میں اسکی جان بستی
تھی بے پرواہ ہو کر جاچکا تھا۔ یہ
سب کیا ہوا تھا آخر۔؟ وہ اس
پزل میں الجھا اپنے کمرے کے



دروازے پر آ پہنچا۔ نجانے کیوں
اسکے قدم ٹھٹھکے تھے۔۔ ٹھہرے
تھے۔۔

میں نے اسکی آنکھوں میں آپ
کے لیے جذبے دیکھے ہیں سر۔۔
میں جانتی ہوں آپ اس کے



لیے کیا ہیں۔۔ اتنی اندھی نہیں
ہوں میں۔۔"

"میں سچ کہہ رہی ہوں سر۔۔

میں جانتی ہوں آپ کے بغیر

اس نے کیسے دن گزارے

ہیں۔۔ جیسے جذبے میں نے اس

کے لیے آپکی آنکھوں میں دیکھے



ہیں۔۔ وہی شدت اسکی آنکھوں
میں بھی ہے۔۔ ورنہ میں کیونکر
ایک ایسی لڑکی کو اتنی بڑی سچائی
بتاتی جسے آپکی قدر نہ ہوتی۔۔"

وہ کہاں جا رہا تھا۔؟ یہ اب
اپنی اولاد سے ملنے کا جذباتی لمحہ
تو نہ تھا کہ یہ بھیانک بات



اسکے ذہن سے محو جاتی۔ کہ منہا
سنان اسکے ماضی کے اس تاریک
حصے سے واقف تھی۔ جسے آج
بھی سوچ کر وہ وحشتوں کا شکار
ہو جاتا تھا۔ جو اسکی ذات پر لگے
وہ بد نما دھبے تھے جنہیں وہ خود
کو مٹا کر بھی نہیں مٹا سکتا تھا۔
مگر نجانے کیوں وہ اپنی ذات پر



یہ ظلم کرنا چاہتا تھا۔ اس لڑکی
کی آنکھوں کا تاثر دیکھنا چاہتا
تھا۔ اسکا سامنا کرنا چاہتا تھا۔ لیکن
اس نے سوچ لیا تھا اگر منہا
سنان کی آنکھوں میں اس کے
لیے رحم ابھرا وہ اس لڑکی کے
ساتھ ایک لمحہ بھی نہ جی سکے
گا۔ وہ اسے اپنے ساتھ جڑی ہر



زنجیر سے آزاد کر دے گا۔ لیکن
جو فیصلہ وہ دل میں کر رہا تھا وہ
زبان پر آنا کیا اتنا آسان تھا۔؟
کیا وہ اس لڑکی کو کبھی چھوڑ
سکتا تھا۔؟ کیا کبھی اسکے سحر
سے آزاد ہو سکتا تھا۔؟ نجانے
کتنے لمحے وہ وہیں دروازے پر
کھڑا اسے گھورتا رہا۔ پھر رسٹ



واچ میں وقت دیکھا جو رات
کے ڈھائی بجا رہی تھی۔ اور اسکے
سینے سے جیسے ایک گہری سانس
آزاد ہوئی تھی۔ یقیناً وہ سوچکی
ہوگی اس وقت تک۔۔!

Kitab Chehra Novels

دروازے کا ہینڈل گھوماتا کمرے
میں داخل ہوا تو پورے کمرے



میں نیم اندھیرا چھایا تھا۔ مگر بیڈ
کے پاس جلتے لیمپ کی روشنی
میں بیٹھے وجود کو دیکھ اسکے قدم
جہاں تھے وہیں تھم گئے۔ سائیڈ
ڈرار کھولے منہا سر جھکائے
بیٹھی تھی۔ براق نے بے اختیار
ایک لائٹ آن کی تھی۔ مگر منہا
کی پوزیشن میں کوئی فرق نہ



آیا۔ اسکے سکتے نے براق کو ایک
پل کے لیے بے چینی میں مبتلا کیا
تھا۔ اور قدم اسکی سمت بڑھا گیا۔

"کیوں جاگ رہی ہو اب

تک۔۔؟" نزدیک آتے اس سے

پوچھا تو منہا جو نجانے کتنی دیر
سے ایک ہی پوزیشن میں بیٹھی



تھی۔ اسکی آواز پر اپنی متورم
آنکھیں اٹھا کر اسکی سمت دیکھا۔
اسکی سرخ سو جھی آنکھیں دیکھ
براق کے دل نے ایک بیٹ
مس کی تھی۔ یہ کس حال میں
تھی وہ۔۔؟ اس قدر بکھری ہوئی
کیوں بیٹھی تھی وہ۔۔؟



"کیا تم نہیں جانتے نیندیں مجھ
پر حرام ہو چکی ہیں۔۔" سائیڈ
ٹیبیل کا سہارا لیتی کندھے پر
جھولتا دوپٹہ لیے اٹھ کھڑی
ہوئی۔ "بلکہ تم تو یہ بھی جانتے
ہو مجھ پر تو سانس لینا بھی حرام
ہے۔۔" براق کی بھنویں سکیں
تھیں۔



"یہ کیسی بہکی بہکی باتیں کر رہی
ہو۔۔؟ ہوش میں ہو۔۔؟"

"اب ہی تو ہوش میں آئی
ہوں۔۔۔ او۔۔۔ اور آئینہ دیکھا
ہے۔۔ کیا ہوں میں۔۔ کتنی

غلاظت ہے میرے چہرے پر۔۔
اب ہی تو دیکھی ہے۔۔ اور تم



پوچھ رہے ہو۔۔ ہوش میں
ہوں۔۔؟" اسکا بہکتا انداز براق
کو عجیب کیفیات سے دوچار کر رہا
تھا۔ باقی ماندہ فاصلہ سمیٹتا اسکے
بلکل پاس چلا آیا۔

Kitab Chehra Novels

"طبیعت ٹھیک نہیں تمہاری۔۔
لیٹو فوراً۔۔" بازو تھامتے بیڈ پر



بٹھانا چاہا مگر وہ روک
گئی۔ "تمہیں لگتا ہے اب آگاہی
کے در کھلنے کے بعد مجھے کبھی
نیند نصیب ہوگی۔۔؟"

Kitab Ghelra Novels
"منہا۔۔!!" اسکے وارنگ

بھرے لہجے کو نظر انداز کرتی
اسکے دونوں ہاتھ تھام گئی۔



"پلیز میرے لیے اللہ سے دعا
کرو۔۔ دعا کرو کہ وہ مجھے
نجات دے دے۔۔ مجھے ابدی
نیند سلا۔۔"

"منہا۔۔!!" اس بار وہ دھاڑتا
اسے بری طرح جھنجھوڑ
گیا۔ "پاگل ہو گئی ہو۔۔؟" مگر



اسکی کھوئی کھوئی آنکھیں دیکھ
فوراً نرم بھی پڑ گیا۔ "مجھ سے
کچھ ہوا ہے۔۔؟ میری کسی بات
نے ہرٹ کیا ہے
تمہیں۔۔؟" اسکے بے بس لہجے پر
وہ ضبط کھوتی پھوٹ پھوٹ کر
رو پڑی۔



"کیوں۔۔ کیوں کر رہے ہو۔۔
کیوں کر رہے ہو۔۔ یہ سب
تمہاری وجہ سے ہی ہوا۔۔ یہ
سب۔۔ تم۔۔ تم چاہتے تو بات
یہاں تک آنے سے پہلے۔۔
روک سکتے تھے۔۔" براق کی
آنکھوں میں الجھن و اضطراب
ہلکورے لے رہا تھا۔ اس لڑکی کو



کیا ہوا تھا۔ کیوں اتنا بکھر رہی
تھی آج۔۔ وہ تو اپنا احتساب
سوچ کر آیا تھا۔ یہ کس بارے
میں بات کر رہی تھی وہ۔۔؟
منہا اس سے الگ ہوتی اپنے
تکیے کی سمت بڑھی تھی۔ اور جو
چیز اسکے نیچے سے نکالی تھی وہ



ایک پل کے لیے براق کا دماغ
جھنجھنا کر رکھ گئی۔

"یہ۔۔۔ یہ پکڑو۔۔۔ یہ مجھے تمہاری
کبڈ سے ملی ہے۔۔۔ میں۔۔۔ میں
نے چیک کیا ہے۔۔۔ اس سے
میں ابھی دو بولیٹس ہیں۔۔۔" سیاہ
رنگ کی میٹل کی پسٹل اسکے



ہاتھ میں تھمائی۔۔"اس۔۔اس
میں سائینسر بھی لگا ہے
دیکھو۔۔ برابر میں بچوں کو آواز
بھی نہیں جائے گی۔۔"ہاتھ کی
پشت سے آنسو رگڑتے اسکی
آنکھوں میں دیکھا۔"مجھے مار
دو۔۔اب۔۔"گن اسکی گرفت
میں دے کر اپنے ماتھے پر رکھتی



آنکھیں بند کر گئی۔ "ہاں یہ صحیح
وقت ہے۔۔ تم۔۔ تم پلیز یہ کام
کردو آج۔۔" اسکا بڑھتا پاگل پن
دیکھ براق نے جھٹکے سے ہاتھ
چھڑاتے گن بیڈ پر پھینکی تھی۔

Kitab Chehra Novels

"پاگل ہو گئی ہو۔۔ میں کیوں
ماروں گا تمہیں۔۔" اسکا چہرہ سختی



سے اپنے ہاتھوں میں تھاما تھا۔
تمہیں مار دیا تو کیا باقی بچے گا
پھر۔۔؟"

"یہ مت سوچو۔۔ پلیز یہ مت
سوچو۔۔ بدلہ لیتے وقت کوئی
نہیں سوچتا۔۔ میں نے بھی نہیں
سوچا تھا۔۔ اور بنا سوچے سمجھے



آلیار وانی کو مار دیا تھا۔۔ بغیر
اس بات کی تصدیق کیے۔۔ کہ
انہوں نے میرے باپ کو مارا
بھی ہے یا نہیں۔۔ میں نے گناہ
کیا ہے براق ایک ناحق قتل۔۔
پلیز۔۔ مجھے مار دو۔۔ " براق کو لگا
کمرے کی چھت اسکے سر پر
آگری ہو۔۔ وہ کیا کہہ رہی



تھی۔۔؟ اسکی گرفت شاک سے
خود بخود ہی ڈھیلی پڑ گئی تھی۔
جسے دیکھ منہا کا دل بے اختیار
ڈوبا تھا۔ اسکا چہرہ اب اس شخص
کے پر حدت ہاتھوں کے لمس
سے خالی تھا۔

Kitab Chehra Novels



"تم سے۔۔ کس۔۔ نے۔۔ کہا۔۔
یہ۔۔؟" براق کو اپنی آواز کہیں
دور سے آتی محسوس ہوئی تھی۔
منہا اپنی نم آنکھیں بند کر گئی۔ وہ
مر جاتی مگر کبھی اس شخص کا
نام نہ لیتی۔۔



"تم نے مجھے کیوں نہیں
بتایا۔۔؟ کیوں مجھے فریب میں
رکھا۔۔؟ میں۔۔ میں خود کو ایک
پاک باز اور حق بجانب سمجھتی
رہی۔۔ اور تمہیں گناہوں کے
آخری درجے پر دیکھتی
رہی۔۔" اسکے سوال کا جواب
دینے کے بجائے وہ خود شکوہ



کر گئی تھی۔ مگر پھر اسکا ہاتھ
تھامتی منت بھرے لہجے میں
بولی تھی۔ "تم نے اپنے باپ کا
بدلا کیوں نہیں لیا مجھ سے
براق۔۔ پلیز مجھے بتا دو۔۔ میں
مرنے سے پہلے اس سوال کا
جواب چاہتی ہوں۔۔ ورنہ یہ
سوال مجھے پاگل کر دے گا۔



کیوں تم نے اپنے باپ کی قاتل
کو گھر میں رکھا۔۔؟"

"یہ میرے سوال کا جواب نہیں
ہے۔۔"

Kitab Chehra Novels

"تمہارا سوال میری بے چینی کم
نہیں کر سکتا۔۔ تم میرے سوال



کا جواب کیوں نہیں دے
رہے۔۔ تم اتنے مہینے سے اس
لیے دور تھے نا مجھ سے۔۔ کہ
تم اپنے اندر گلٹ ابھرتا محسوس
کر رہے تھے۔۔ اپنے باپ کی
قاتل کو اپنی اولاد کی ماں بنتے
نہیں دیکھ سکتے تھے۔۔؟" اس کے



شاکى انداز پر براق كى بھنوىں
آپس ميں جرّیں تھیں۔

"وٹ رېش۔۔!! تم جانتى هو
ميں مصروف تھا۔۔ اور اگر تم
سے دور رها هوں اس كى يه وجه
نہیں ہے۔۔"



"کیوں نہیں ہے یہ وجہ۔۔؟
کیوں تم مجھ سے نفرت نہیں
کرتے۔۔" آنکھوں میں پانی لیے
انتہائی رنج کے عالم میں بولتی
دونوں ہاتھوں سے اسکا گریبان
تھام گئی۔ "تمہاری انہی حرکتوں
کی وجہ سے تو آج میں خود سے
نظریں ملانے کے قابل نہیں



ہوں۔۔" کیا پاگل پن تھا۔۔ کیسی
بے بسی تھی ان ہری آنکھوں
میں جن کا براق آلیار بغیر کسی
سود و خسارے کا سوچے دیوانہ
تھا۔" بہت بھیانک بدلا لیا ہے
تم نے براق۔۔ تم یہی چاہتے
تھے نا کہ میں تمہاری محبت میں
گرفتار ہو کر خود ہی اس قید میں



مر جاؤں۔۔ دیکھو کتنی بے بس
ہوں میں آج۔۔ "براق کو لگا
اسکا وجود آہستہ آہستہ منجمد
ہونے لگا تھا۔ یہ کس بدترین
وقت میں کیا حسین انکشاف کیا
تھا اس نے۔" دیکھو کیا کیا تم
نے کہ آج اپنی اولاد کے بارے
میں سوچنے کے بجائے میں



تمہارے پاس کھڑی اپنے گناہوں
کی سزا مانگ رہی ہوں۔۔ "براق
نے اسے بکھرتے ناتواں وجود
کے گرد بے اختیار اپنا مضبوط
حصار باندھ دیا تھا۔ یہ وہ لڑکی
تھی جس کے لیے وہ اپنا آپ فنا
کر سکتا ہے۔ جس کے لیے اپنے
باپ کے آگے تا عمرِ شرمندہ کھڑا



رہ سکتا تھا۔ مگر اسے ابھی یوں
ہارا ہوا نہیں دیکھ سکتا تھا۔ وہ
فاتح تھی اسے یہ ہار زیب نہیں
دیتی تھی۔

"تم پر تو براق آلیار کی جان
بھی قربان ہے۔۔ تم سے کیسے
حساب کتاب۔۔؟"



"پلیز یہ مت کہو۔۔ مجھ سے
حساب لو۔۔ مجھے سزا
دو۔۔" پنچوں کے بل اونچی ہوتی
اسکے گلے کے گرد باہیں ڈال
گئی۔ براق نے بے اختیار اسے
اونچا کیا تھا۔ یہ پہلا محبت کا لمحہ
تھا۔ جو اس پل وہ دونوں محسوس
کر رہے تھے۔ وہ اس شخص کی



خوشبو کو خود میں اتارنا چاہتی۔ یہ
وہی جانتی تھی ان گزرے
مہینوں میں کتنی شدت سے یاد
کیا تھا اسے۔

"تمہیں سزا دوں یا خود کو
Kitab Onehira Novels

عذاب میں مبتلا کروں۔۔ ایک ہی
تو بات ہے۔۔ "عجب بے بسی
۔



تھی۔ منہا نے الگ ہوتے اسکا
چہرہ دیکھا۔

"حشر کے دن باپ کو کیا جواب
دو گے پھر۔۔؟"

Kitab Chehra Novels

"وہ حشر کے دن دیکھا جائے
گا۔۔ میں اس دن اگر تمہاری



صف میں کھڑا ہوا تو یقیناً میرا
باپ مجھ پر فخر کرے
گا۔ "منہا سنان کی آنکھیں ایک
بار پھر تیزی سے بہنے
لگیں۔ "مجھ سے بس تمام عمر
ساتھ رہنے کا وعدہ کر لو۔ سزا
بھی یونہی کٹ جائے
گی۔ "اسکے آنسوؤں پر لب



رکھتے براق نے جیسے بیچ کا راستہ
نکالا تھا۔ منہا آنکھیں بند کر گئی۔
یہ وہ لمس تھا جس نے اس کے
دل کے بند دروازوں کو کھولا
تھا۔ اسکا بیمار دل اس شخص کے
نام سے دھڑکا تھا۔ ورنہ زندگی
سے تو کب کی مایوس ہو چکی تھی
وہ۔۔!



"اکاش ہم کسی بہتر وقت میں
کسی اور جگہ ملے
ہوتے۔۔!" "براق نے احتیاط سے
اسے واپس فرش پر اتارا تھا۔ اور
چہرہ مضبوط ہتھیلیوں میں بھر

گیا۔
Kitab Chehra Novels



"میرا وعدہ ہے منہا۔۔! میں
تمہارے لیے اسی وقت کو
بہترین اور اسی جگہ کو سب سے
خوبصورت بنا دوں گا۔۔ بس
میرے ساتھ چلنے کا وعدہ
کر لو۔۔ میں تم پر کسی آئینے کی
طرح کھل چکا ہوں۔۔ تمہیں
میرا داغدار ماضی بھی معلوم ہے



اور میرا سیاہ حال بھی۔۔ تمہارے
علاوہ کوئی نہیں جانتا کتنا بکھرا
ہوا ہوں میں۔۔ مجھے اپنا لو بس
منہا۔۔ میں تھک چکا ہوں تنہا
جیتے جیتے۔۔ میری رفوگر بن جاؤ
بس۔۔ "اسکے تھکن زدہ لہجے پر
منہا بے اختیار ہوتی اسکا چہرہ
اپنے نازک ہاتھوں میں بھر گئی۔



بڑھی ہوئی شیوہ اسکی ہتھیلیوں
میں چبھ رہی تھی۔ اور وہ حجاب
کا پردہ چاک کرتی فاصلے سمیٹ
کر اسکے چہرے کے ہر نقش کو
چھو رہی تھی۔ آج وہ پہلی بار
خود نزدیک آئی تھی۔ آج پہلی
بار اس دشمنِ جاں نے اپنے
لمس سے اسکے وجود کو معطر



کیا تھا۔ براق اسکے پاک لمس پر
ساکت کھڑا تھا۔ یہ لمحہ اتنا حسین
اور مکمل تھا۔ کہ اسکے بعد موت
بھی آجاتی تو کوئی غم نہ ہوتا۔

Kitab ChehraNovels*****



بیڈ کراؤن سے سر اٹھاتے اپنے
سینے پر سر رکھے سوتی جاں
حیات کو دیکھا۔ اور کمبل اسے
اوپر تک اڑایا۔ وہ ساری رات
اسی طرح اسکے سینے پر سر رکھ
کر سوتی تھی۔ اور وہ ساری رات
اسی طرح جاگتا اسے دیکھتا رہا
تھا۔ صبح چھ بجے کے قریب کہیں



جا کر اسکی آنکھ لگی تھی۔ سائیڈ
ٹیبل سے موبائل اٹھاتے وقت
دیکھا۔ صبح کے گیارہ بج رہے
تھے۔ اس نے واٹس ایپ آن
کرتے تبریز کی چیٹ پر کلک
کیا۔ اسکی جانب سے بھیجے گئے
میسجز اسے اب تک ریسو نہ
ہوئے تھے۔



ایقیناً تمہارے علاوہ یہ قدم کوئی
نہیں اٹھا سکتا۔۔ اسے معلوم تھا۔
منہا کو حقیقت بتانے والا تبریز
کے علاوہ کوئی اور نہ تھا۔ اور
اسے خبر ہی نہ تھی کہ وہ وہ
بھی جانتا تھا جسے کئی سالوں سے
پردے میں رکھنا چاہتا تھا وہ۔
موبائل واپس ٹیبیل پر ڈالتا منہا



کی جانب نگاہیں موڑ گیا۔ اس
وقت اسکی کل کائنات باہوں
میں تھی باقی مسائل بعد پر ڈال
گیا تھا۔

Kitab Chahra Novels "اس قدر گہری نیند سو رہی

ہے۔۔ جیسے پوری رات جگایا ہو
میں نے۔۔" اسکی لٹیں کان کے



پیچھے اڑتے ماتھے پر بوسہ دیا
تھا۔ اور احتیاط سے اسکے تکیے پر
لٹاتا اٹھ کھڑا ہوا۔ اسکا دایاں بازو
بلکل سن ہو چکا۔ منہا نیند میں ہی
کروٹ بدلتی کمبل سر تک اوڑھ
گئی تھی۔ براق کے لبوں پر
مسکراہٹ دوڑ گئی۔ اس لڑکی کو
سر تک کمبل تان کر سونے کی



عادت تھی۔ یہی وجہ تھی کہ
براق کو اس نے ساری رات
اپنی شکل دیکھنے نہ دی تھی۔ مگر
وہ بھی اسکی نیند گہری ہوتی دیکھ
چہرے سے کنبل ہٹا دیتا تھا۔
مسکراہٹ ضبط کرتا کپڑے لے
کر واشروم کی سمت بڑھ گیا۔
تقریباً بیس منٹ بعد ہاتھ گاؤن



میں ملبوس باہر نکلا تو وہ نیند سے
بیدار اسکے دونوں بیٹوں کو بیڈ پر
لیے بیٹھی تھی۔ "بش میرا بے بی
تھولا شاویٹ۔۔ ماما ابھی فیڈر
لائیں۔۔" نینکین سے ایک کا چہرہ
صاف کرتی جان لٹاتے لہجے میں
بولی تھی۔ براق نے ابرو
اچکائی۔ "بے بیز کی ماما ان کے



بابا کو بھی دیکھ لے۔۔ ساری
رات کندھا توڑا ہے
آخر۔۔ "منہا نے اسکی آواز پر
رخ موڑ کر دیکھا۔ اور اسکی گہری
نگاہیں خود پر ٹکی دیکھ اسکے
چہرے پر سرخی دوڑ گئی۔



"بیٹا آپ کے بابا کو خود شوق
چڑھا تھا۔۔ ماما نے نہیں کہا
تھا۔۔" دوسرے بیٹے کا وولین
کیپ درست کرتی وہ بھی دو بدو
ہوئی۔ براق نے ٹاول پھینکتے دے
قدم اسکی سمت پیش رفت کی
تھی۔



"بابا کو تو اور بھی بہت سے
شوق ہیں۔۔" اسے یکدم ہی پیچھے
سے پکڑتا چیخ نکلا
گیا۔ "براق۔۔!"

"ہاں براق کی جان۔۔" اسکے
احتجاج کو خاطر میں لائے بغیر وہ
ایک ساتھ کئی گستاخیاں کر گیا



تھا۔ مگر دروازے پر ہوتی دستک
نے انہیں چونکایا
تھا۔ "براق۔۔!!" اسے پرے
دھکیلنا چاہا۔ "ہٹو دروازے پر
کوئی ہے۔۔"

Kitab Chehra Novels

"تو رہنے دو اسے وہیں۔۔" مخمور
نگاہوں سے دیکھتے اسکے سرخ



ہوتے چہرے سے بال پیچھے ہٹاتا
وہ بے اختیار جھک گیا۔ منہا سنان
تو اس شخص کی یہ وارفتگیاں یہ
لمس جیسے بھول ہی گئی تھی۔

"ارے آ جاؤ یار اپنی فیانسی سے
ملوانا ہے۔۔" اس بار منہا حواس
باختہ ہوتی مچل کر اسکی گرفت



سے نکلی تھی۔ "یہ۔۔ یہ
آدم۔۔ "وہ جو دانت پیستا آدم کو
گالیاں دینے کا سوچ رہا تھا۔ منہا
کی سرخ رنگت اور پھٹی آنکھیں
دیکھ لبوں پر دلچسپ مسکراہٹ
دوڑ گئی۔

Kitab Chehra Novels



"آدم نے کیا کہا ہے
ابھی۔۔؟" براق نے اسکا جواب
دینے کے بجائے اسکی سمت قدم
بڑھا دیے۔ "میں نے سنا ہی
نہیں۔۔" اس نے بے اختیار
تھوک نگلا۔

Kitab Chehra Novels



"تم سن نہیں رہے وہ اپنی منگیتر
کی بات کر رہا ہے۔۔"

"تو میں کیا کروں۔۔ اس وقت
دروازہ کھولا تو یقیناً دونوں کو گھر
سے نکال دوں گا۔۔ جو اتنی صبح
صبح میری خوبصورت صبح برباد
کرنے پہنچ گئے ہیں۔۔" اسے



ہاتھ پکڑتا دیکھ منہا فوراً کھینچا۔ اور
تیزی سے دروازے کی سمت
بڑھ گئی مگر اس نے راستے میں
ہی جا لیا۔ "براق چھوڑو۔۔ مجھے
اسکی منگیتر دیکھنی ہے۔۔ اسے
چھوڑوں گی نہیں میں۔۔ اتنے
دن سے رونیکا کے ساتھ کیا
ڈرامہ کر رہا تھا۔ جو اب منگنی



کر کے بیٹھ گیا۔ "اسکے عصیلی
انداز پر براق نے حیرت میں
مبتلا ہوتے اسے اپنی جانب
موڑا۔

Kitab Chehra Novels
"یعنی تمہیں معلوم تھا۔؟"



"ہاں کافی مہینوں سے۔۔ ابھی دو
دن پہلے ہاسپٹل آئی تھی ملنے۔۔
اور یہ فراڈ اسکے سامنے گھنا بنا
رہا اب جب وہ کل چلی گئی۔۔ یہ
اپنی منگیتر یہاں اٹھا لایا۔۔"

Kitab Chehra Novels

"تو تم چاہتی تھیں رونیکا۔۔ جسے
تم بالکل پسند نہیں کرتیں تھیں



وہ تمہاری دیورانی بن
جائے۔۔ "غیر محسوس انداز میں
اسکے گرد حصار باندھتے بڑی
دلچسپی سے سوال پوچھا تھا۔
حالانکہ اسے اس وقت کسی
تیسرے کو ڈسکس کرنے میں
کوئی دلچسپی نہ تھی۔ مگر وہ کسی
طرح تو ٹک رہی تھی۔ منہا اسکی



باتوں میں آتی بڑے عام سے
انداز میں کندھے اچکا گئی۔

"وہ موو آن کر سکتی ہے۔۔ تو

میں کیوں grudges

رکھوں۔۔ انفیکٹ جب تم یہاں

نہیں تھے ہماری اچھی خاصی انڈر

اسٹینڈنگ بھی ہو گئی

۔



تھی۔۔" دروازے پر اب کوئی
دستک نہ ہو رہی تھی۔ یعنی آدم
نیچے جا چکا تھا۔" اور میں نے
آدم کا اسکی طرف جھکاؤ فیل
کر لیا تھا۔ میں سمجھی یہ کنفیس
کرے گا۔۔ مگر یہ۔۔!! میں
اسے نہیں چھوڑوں گی۔"



"پہلے خود کو تو چھڑا لو۔" اپنے
نم بال اسکے چہرے پر جھٹک
گیا۔ منہا چڑتی دور ہوئی مگر یہ
ممکن نہ تھا وہ اسکے حصار میں
تھی۔

Kitab Chehra Novels

"براق۔۔ کیا مسئلہ میں فریش
بھی نہیں ہوئی۔"



"کوئی بات نہیں مجھے ایسے ہی
اچھی لگ رہی ہو۔" اس کے رخسار
پر لمس چھوڑتا سرگوشی میں بولا
تھا۔ مگر منہا کو اس پل بس آدم
اور اسکی منگیتر کو دیکھنا تھا۔

Kitab Chehra Novels

"میرے بچے انتظار کر رہے ہیں
میرا۔" اس نے بچوں کی جانب



متوجہ کیا تو براق نے آنکھیں
کھولتے ایک نظر بچوں کو دیکھتے
اسکی ٹھوڑی پکڑ لی۔ "میں بھی
تمہارا ہوں۔۔ اور وہ بھی بچوں
سے پہلے۔۔" اسے جان کر باتوں
میں الجھتا دیکھ منہا ایزابیل کو
آواز لگائی جو ان کے برابر والے
کمرے میں ہی موجود تھی۔ جس



کا دروازہ اسی کمرے میں کھل
رہا تھا۔

"ایزابیل۔۔۔!!" اور وہ اسکی
پہلی آواز پر ہی کسی جن کی
طرح کمرے میں نازل ہو چکی
تھی۔ براق نے اسے حشمگین
نگاہوں سے دیکھتے احتیاط سے



حصار سے آزاد کیا تھا۔ اور بغیر
کچھ کہے سیدھا کلوزیٹ کی سمت
بڑھ گیا۔ منہا نے ایک نظر اسکی
پشت دیکھی تھی۔ اور مسکراہٹ
ضبط کرتی بچوں کی جانب بڑھ
گئی۔ کیونکہ ایزابیل دونوں کی
فیڈرز لے آئی تھی۔



"مجھے عجیب لگ رہا ہے۔۔ اگر

براق یا عینا کو یہ سب اچھا

نہیں لگا پھر۔۔؟" آدم نے

موبائل اسکرین سے نظریں

ہٹاتے کب سے ادھر سے ادھر

مارچ کرتی رونیکا کو دیکھا۔ ہائی



نیک اور جینز میں ملبوس بالوں کو
پونی ٹیل میں جکڑی۔ انتہائی
پریشانی کے عالم میں بھی بہت
دلکش نظر آرہی تھی۔ اسکے لبوں
پر مدھم مسکراہٹ بکھر گئی۔ یہ
لڑکی کب اسے اچھی لگی تھی۔
کب اسکے حصول کے لیے یوں
دیوانہ ہوا تھا۔ خیر اسے تو یہ تک



نہیں معلوم تھا کہ وہ اسے اپنا
بنانے کے لیے کل اسکے ٹکٹس
بھی پھاڑ سکتا تھا۔ آدم اچھی
طرح جانتا تھا یہ کیوں اس سے
تعلق جوڑنے میں اتنا ہچکچا رہی
تھی جبکہ وہ اسکی آنکھوں میں
اپنے لیے جذبے بخوبی دیکھ چکا
تھا۔



"ہاں یہ ایک پوائنٹ ہے پھر کیا
کرو گی تم۔۔ یقیناً واپسی کی
فلائٹ کرواؤ گی۔۔ ہے
نا۔۔؟" رونیکا نے ٹھہر کر اسکی
سمت دیکھا۔ مگر وہ سنجیدہ تاثرات
لے بیٹھا تھا۔



"میں نے تم سے پہلے بھی کہا
تھا آدم میرے لیے تمہاری فیملی
کا راضی ہونا بہت اہمورٹنٹ
ہے۔۔ کیونکہ میں زبردستی نہیں
شامل ہونا چاہتی۔۔" آدم اسکے
نظریں چرانے پر اپنی جگہ سے
اٹھتا اسکی سمت بڑھ آیا۔



"اور میں۔۔؟ میری کیا ویلیو
ہے۔۔؟ سپوز اگر ان لوگوں کو
اعتراض ہوا۔۔ تم میری فیئلنگز
کی پرواہ بھی نہیں کرو گی۔۔؟"

"میں نے ایسا کب کہا۔۔؟"



"تو کچھ اور بھی تو نہیں کہا تم
نے۔۔"

"میں تمہاری وجہ سے یہاں اس
شہر میں موجود ہوں اب تک۔۔

کیا اس سے بھی بڑا پروف
چاہیے۔۔؟"

—



"وہ تو میں نے ٹکٹس پھاڑے
ہیں ورنہ تم تو نکل چکیں
ہو تیں۔۔" اس کے کھرے انداز پر
وہ نظریں پھیر گئی۔

"تم جانتے ہو میں تمہاری فیملی
کے لیے ایک متنازعہ شخصیت
ہوں۔۔ اور اب اس طرح مجھے



تمہارے حوالے سے کیا وہ
ایکسیپٹ کر لیں گے۔۔؟"

"آدم۔۔۔" منہا نیچے آئی تو آدم
کو کسی لڑکی کے ساتھ کھڑا پایا
تھا۔ وہ آنکھوں میں ناگواری لیے
ان کی سمت بڑھ ہی رہی تھی



کہ ان کے پلٹنے پر اس کے قدم
جہاں تھے وہیں تھم گئے۔

"رونیکا۔۔!!"

Kitab Chehra Novels
"مائی فیانسی۔۔!!" منہا کی
آنکھیں حیرت سے کھل گئیں۔
رونیکا نے بھی اس کی سمت دیکھا



تھا۔ اور منہا کے چہرے پر
موجود شاک دیکھ ایک پل
کے لیے بالکل بلینک ہو چکی
تھی۔

Kitab Chehra Novels "تم تو کل۔"



"میں نے ٹکٹس پھاڑ

دیے۔۔۔" منہا نے اب رونیکا

سے نظریں ہٹاتے خشمگین

نگاہوں سے اسکی سمت

دیکھا۔ "اور ڈائریکٹ منگنی

کر لی۔۔؟" Kitab Chehra Novels



"نہیں۔۔ ایسا کچھ نہیں ہوا
منہا۔۔"

"کیا مطلب۔۔؟" آدم نے اب
غصیلی نگاہ اس پر ڈالی تھی۔ منہا
ان کے قریب ہی چلی آئی۔



"ہاں تو ظاہر سی بات
ہے۔۔" رونیکا نے کچھ چونکتے
منہا کی جانب دیکھا۔ جو بالکل
سیریس تھی۔ اسکا دل یکدم ہی
بیٹھنے لگا۔ اب اس مقام پر آکر
جب وہ آدم سے اپنی پسندیدگی
کنفیس کر چکی تھی۔ اسکے شہر میں
موجود تھی ایسے میں پلٹنا آسان



ہوتا۔؟ مگر منہا کی اگلی بات
نے اسے ششدر کر کے رکھ
دیا۔ "گھر والوں کے بغیر کون
منگنی کرتا ہے۔۔؟ میری شادی تو
فری میں نمٹ گئی۔۔ پہلے ہی
بتا رہی ہوں۔۔ ایک ایک ایونٹ
انجوائے کروں گی تم دونوں
کا۔" منہا کے دھونس بھرے



لہجے اور لبوں پر مسکراہٹ نے
اس پر شادی مرگ کی کیفیت
طاری کردی۔ ایسا لگا دل پر سے
ایک ساتھ کئی سارا بوجھ ہٹ
گیا ہو۔ آگے بڑھتی بے ساختہ
منہا کے گلے سے لگ گئی۔

KitabChehraNovels



"آئی۔۔ آئی ایم سوری۔۔ آئی ایم
ریٹلی سوری فار ایوری تھنگ آئی
ڈو منہا۔۔ اینڈ تھینک یو۔۔ تھینک
یو سو مچ۔۔" اس کے نم لہجے پر
منہا نے بھی مسکراتے اسکے گرد
حصر باندھ دیا۔

Kitab Chehra Novels



"اگر تم چاہو تو۔۔ ہم نئے
سرے سے شادی کر سکتے
ہیں۔۔" اپنے عقب سے آتی
آواز پر منہا یکدم رونیکا سے الگ
ہوئی تھی۔ اور پلٹ کر سیاہ تھری
پیس میں ملبوس براق کو دیکھا۔
اسکا دل ایک بار پھر الگ ہی
لے پر دھڑکنے لگا۔



"ہاں کرلو بھائی۔۔ پہلی شادی
ہوگی جس میں دلہن دلہا کے
بچے بھی شامل ہوں
گے۔۔" منہا نے سرخ پڑتے
ایک غصیلی نگاہ آدم پر ڈالی۔ اور
پھر شوہر نامدار کو دیکھا۔ جو ایک
ابرو اچکائے اسے گہری نگاہوں



میں دیکھ رہا تھا۔ وہ فوراً نظریں
پھیر گئی۔

"بات ابھی تمہاری منگنی کی
ہو رہی ہے۔۔ تم چاہ رہے ہو
کینسل کروا دوں۔۔؟"



"واہ پنگا تمہارے شوہر لیں اور
بدلہ مجھ سے نکالو۔۔"

"نہیں میں سیریلی اپنی شادی
کے بارے میں سوچ رہا
ہوں۔۔ سب کو شکوہ ہے دعوت
نہیں کھلائی۔۔" اسے اپنے قریب
آتا دیکھ منہا جلدی سے رونیکا کو



لے کر ڈائمنگ ٹیبل کی سمت
برٹھ گئی۔

"لیکن میں ایسا کچھ نہیں سوچ
رہی۔۔ ایک سال بعد اپنی نہیں
اپنے بچوں کی دعوت کھلاؤ

اب۔۔" آدم قمقہ لگاتا ڈائمنگ
ٹیبل پر رونیکا کے برابر میں
خیر



آبیٹھا۔ جبکہ براق نے سملین
نگاہوں سے بیوی کو دیکھا
تھا۔ "اگر تمہاری یاداشت صحیح
کام کر رہی ہے تو ابھی ایک
سال نہیں ہوا ہماری شادی کو
اور دوسرا اگر چاہوں تو تم مجھے
روک نہیں سکتیں۔۔" اس کے برابر
میں سینٹر چیئر پر بیٹھتا اپنے



مخصوص اکھڑ انداز میں بولا تھا۔
منہا نے دانت پر دانت جاتے
گھور کر اسے دیکھا تھا۔ مگر وہ
اپنے ناشتے کی سمت متوجہ ہو چکا
تھا۔

Kitab Chehra Novels

"آپ کب بات کریں گے اب
بھائی سے۔۔؟"



"وہ الو کا پٹھا پہلے مجھ سے تو
رابطے میں آجائے۔۔" منہا نے
چونک کر اسکے تاثرات دیکھے مگر
وہ بالکل سپاٹ تھے۔ اسکا دل
یکدم ہی ناخوشگوار انداز میں
دھڑکنا شروع ہو چکا تھا۔ اسے
پہلی فرصت میں مشال سے ملنا



تھا جو اپنے مستقبل کو لے کر
نجانے کیا سوچی بیٹھی تھی۔

"گڈ ایوننگ میم۔" وہ گھر میں
داخل ہوئی تو لاؤنج میں بیٹھی
کلارا سمن کو ہوم ورک کروا



رہی تھی۔ جبکہ مشال کہیں
موجود نہ تھی۔ سمن دوڑتی ہوئی
اسکے اور بچوں کے پاس آئی
تھی۔ ایزابیل اسکے ساتھ موجود
تھی کیونکہ ابھی اکیلے بچوں کو
ہینڈل کرنا اسکے لیے ناممکن ہی
تھا۔



"کیسی ہے میری جان۔۔؟" جھک کر اسے پیار کیا تھا۔ مگر اُسکی جان تو ننھے گڈوں میں اٹکی تھی۔

"آنی دیکھیں ان کی آئیز اوپن ہو گئیں۔۔" دونوں گڈوں کو جاگتا دیکھ سمن نے چہک کر



اسے بتایا۔ اسکے لبوں پر
مسکراہٹ بکھر گئی۔

"ہاں میں نے ڈانٹا تھا دونوں
کو۔۔ کہ اپنی آپنی کو تنگ نہ
کریں۔۔ پھر دیکھیں بات مان لی
دونوں نے ماما کی۔۔" سمن نے



جھک کر دونوں کو غور سے
دیکھا۔

"میں آپنی ہوں ان کی۔۔؟"

"ہاں جیسے آپنی ماما میری اور
باسل ماموں کی آپنی ہیں۔۔ ویسے



ہی آپ ان کی آپنی ہو "سمن
کے لب اوو میں نکھل گئے۔

"یعنی یہ میری ہر بات مانیں
گے۔۔؟"

Kitab Chehra Novels

"ہاں بلکل۔۔!"



"لیکن آپ تو ماما کی بات نہیں
سنئیں۔۔!" اسکی قینچی جیسی زبان
پر منہا ایک پل کے لیے لاجواب
ہو گئی۔

Kitab Chehra Novels
"اچھا یہ بتائیں ماما کہاں
ہیں۔۔؟"



"میڈم میڈیا روم میں ہیں۔۔
آپکے بھائی بھی آئے ہوئے
ہیں۔۔" کلارا کی اطلاع پر وہ
آنکھوں میں خوشگوار حیرت لیے
اٹھ کھڑی ہوئی۔

Kitab Chehra Novels

"اچھا۔۔! کب سے آئے
ہوئے ہیں۔۔؟"



"ایک گھنٹہ ہو چکا ہے۔۔" وہ
سرہلاتی ایزابیل کی طرف مڑی
تھی۔ "ایزابیل میں آپ کے پاس
جارہی ہوں۔۔ ٹھیک ہے۔۔"

"اوکے میڈم۔۔ ایک نظر سمن
کو اپنے چھوٹے بھائیوں سے



گفت و شنید کرتے دیکھ میڈیا
روم کی سمت بڑھ گئی تھی۔

"اسلام و علیکم۔۔!" "روم کا دروازہ
وا کرتے اس نے بڑے خوشگوار

انداز میں سلام کیا تھا۔ مگر اندر

کا منظر ایک پل کے لیے اسے
ٹھٹھکا گیا۔ مشال باسل کے گلے



سے لگی رو رہی تھی۔ جبکہ وہ
خود لب بھینچے بیٹھا تھا۔ اسکی آمد
پر دونوں نے دروازے کی
جانب دیکھا۔

"آپی۔۔۔!" وہ تڑپ کر اسکے
قریب چلی آئی۔ مگر مشال کے
آنسو نہیں تھم رہے تھے۔



"میں ایسے نہیں رہ سکتی منہا۔۔

میں۔۔ میرا دم گھٹ رہا ہے۔۔

اس حقیقت کے بعد تبریز گھر

چھوڑ کر جا چکے ہیں مگر میں ان

کے گھر میں نہیں رہ

سکتی۔۔" منہا نے اسکا سرد ہاتھ

تھام لیا۔ اور باسل کو دیکھا جس

کی اپنی آنکھیں اس وقت سرخ



ہو رہی تھیں۔ یعنی یہ حقیقت
معلوم تھی اب اسے۔۔!

"کیوں نہیں رہ سکتیں آپ۔۔؟ یہ
آپکا گھر ہے۔۔ تبریز بھائی محبت
کرتے ہیں آپ سے۔۔"

Kitab Chehra Novels



"مگر جو انہوں نے کیا وہ کیسے
بھول جاؤں۔۔؟"

"انہوں نے بابا کو جان بوجھ کر
نہیں مارا آپ۔۔ وہ اپنے ماں باپ
کا انتقام لینے کے لیے ادھر گئے
تھے۔۔ مانا یہ سب غلط ہوا۔۔
بہت برا ہوا مگر آپ انہیں



انجانے میں کیے گناہ کی اس
طرح سزا نہیں دے سکتیں۔۔
اور ایسی صورت میں تو بالکل
نہیں جب وہ خود پشیمان ہوں۔۔
اپنے گناہ کا خود اعتراف کر رہے
ہوں۔۔"

Kitab Chehra Novels



"کیوں نہیں دے سکتی۔۔؟ جب
تم براق کو جس کے باپ کو تم
قاتل سمجھتیں تھیں اسکے نگاہوں
کی سزا براق کو دتیں رہیں۔۔ ہم
دونوں ہمیشہ اس سے برا رویہ
رکھے رہے۔۔ تو تبریز کیوں
نہیں۔۔؟ انہیں بھی یہ زہر پینا
ہوگا۔۔"



"نہیں۔۔ یہ غلط ہے آپ۔۔ وہ
بلکل الگ بات تھی۔۔ اور
ضروری تو نہیں جو میرے اور
براق کے درمیان ہوا آپ بھی
وہ غلطی دہرائیں۔۔ یہ جانتے
ہوئے بھی کہ تبریز بھائی اپنے
اس گناہ پر کتنے پشیمان ہیں۔۔"



"اتنا آسان نہیں ہے یہ
منہا۔۔!! میں کیسے روز اس
شخص کا چہرہ دیکھوں گی جسکی

وجہ سے میرا باپ
مرا۔۔؟" اس کے شکستہ انداز میں
کے سوال پر منہا کی آنکھوں
میں پانی بھرنے لگا۔ سامنے



صرف ایک شخص کا چہرہ گھوما
تھا۔

"کیا اس سے زیادہ مشکل ہوگا
کہ آپکی بہن نے جان بوجھ کر
ایک ایسے شخص کا قتل کر دیا
جس کا کوئی قصور ہی نہ تھا اور
اس کا بیٹا۔" اس پل پہلی بار



مشال کی نگاہیں اسکی نمر آ نکھوں
اور جگمگاتے چہرے پر کھٹکھکیں
تھیں۔ "اسکا بیٹا مجھے بغیر کسی
شرط اور بدلے کے معاف
کر گیا۔۔ بولیں کیا اس سے بھی
زیادہ مشکل ہوگا۔؟" الباسل اور
مشال بے یقین نگاہوں سے اسے
دیکھ رہے تھے۔ وہ دونوں تو خود



اس وقت سے ڈرے ہوئے
تھے کہ براق کب انکی بہن سے
اولاد چھین کر بدلا نکالتا۔۔ کب
ان کی بہن پھر درد کی دہلیز پر
آ پہنچتی۔ مگر یہ کیا کہہ رہی تھی
وہ۔۔!!



"تم۔۔ تم نے یہ بات براق
سے۔۔" اس نے سر اثبات میں
ہلایا تھا۔ حلق میں ایک گولا
پھنس رہا تھا۔ "ہاں آپ براق
مجھے اپنے باپ کے قتل پر
معاف کر چکا ہے۔۔" مشال نے
سکتے اسے مضبوطی سے گلے



سے لگا لیا۔ باسل بہنوں کے ملن
پر نم آنکھوں سے مسکرا دیا تھا۔

"صحیح کہہ رہی ہے منہا۔۔ آپنی
آپ کو تبریز بھائی کو ایک موقع
ضرور دینا چاہیے۔" دونوں

بہنوں نے الگ الگ ہوتے بھائی کو
دیکھا تھا۔ جب ہی دروازے پر



دستک دیتی ورکر روم میں داخل
ہوئی تھی۔

"میڈم نیچے براق سر آئے
ہیں۔۔" ملازمہ کے پیغام پر تینوں
نے چونک کر ایک دوسرے کو
دیکھا تھا۔ منہا سنبھلتی فوراً اپنی

۔



جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔
جاری ہے

Kitab Chehra Novels



رقم نوکر

قسط ۴۸

Kitab Chehra Novels

نیچے آئی تو براق لاؤنج میں
اپنے بیٹوں اور سمن کے ساتھ



بیٹھا تھا۔ جو اسے انکی جانب دیکھ
کر کوئی چیز پوائنٹ آؤٹ
کروا رہی تھی۔ اسکے لبوں پر نرم
مسکراہٹ تھی۔ منہا نے
بے اختیار سکون کا سانس بھرا۔
کم از کم وہ اسکے یہاں آنے پر
غصہ نہیں تھا۔ سیڑھیاں اتر کر



نیچے آنے تک اسکی نگاہیں اس
دلربا شخص پر ٹکی رہیں تھیں۔ یہ
محبت تھی یا اس سے آگے کا
کوئی جذبہ جو اسے دیکھنے اور
دیکھتے رہنے پر مجبور کر رہا تھا۔
کتنا پیارا اور اپنا اپنا لگ رہا تھا
اس وقت وہ ان پھولوں کے



ساتھ بیٹھا۔ براق نے سمن کی
کسی بات پر اپنی بھاری آواز
میں ہنستے نگاہ اٹھائی تھی۔ جو
سیدھی سامنے کھڑی منہا تک
گئی تھی۔ اور اس سے نگاہ ملتے
ہی براق کی بھنویں سمٹی تھیں
اور ماتھے پر ایک شکن آگئی۔



بیٹوں کو وہیں سمن کے ساتھ
چھوڑ وہ اسکی جانب بڑھ گیا۔
جبکہ منہا اس اچانک بدلتے موڈ
پر خود بھی کنفیوز ہو چکی تھی۔
براق نے نزدیک آتے بغور اسکا
چہرہ دیکھا اور ٹھوڑی تھامتا



قریب کر گیا۔ منہا نے سٹپتے
ارد گرد دیکھا۔

"ہے۔۔! کیا ہوا۔۔؟" اس کے
گھمبیر لہجے پر منہا چونکی تھی۔
اور واپس اس کی گہری سیاہ
آنکھوں میں دیکھا۔ "کیا



ہوا۔۔؟" اس نے بھی سوال
دہرایا تھا۔

"روئی ہو۔۔؟" اسکے نئے سوال

پر منہا جواب دینے کے بجائے
بنا پلکیں جھپکائے اسے دیکھتی
رہی۔ وہ دو دنیاؤں کے لوگ



کس طرح ملے تھے۔ وہ اپنی
قسمت کے ہیر پھیر پر ششدر
تھی۔ اور نہ صرف ملے تھے
بلکہ یہ شاندار شخص اسکی محبت
میں گرفتار تھا۔

Kitab Chehra Novels

"منہا۔۔!!"



"ہمم۔۔۔؟"

"اگر دو سیکنڈ اور اسی طرح
دیکھتی رہیں۔۔۔ آئی ایم گونگ ٹو
لو ز مائی کنٹرول۔۔۔" اسکا بھاری
لہجہ مزید گھمبیر اور سرگوشیانہ
ہوا تھا۔ اور منہا جیسے ہوش میں
لوٹی تھی۔ اور دور ہونے لگی مگر



وہ کہنی تھام کر دوبارہ اسی جگہ
لے آیا۔ ماتھے پر پھر وہی شکن
تھی۔

"کیوں رو رہیں تھیں۔۔؟" اس

بار وہ مدھم سا مسکرا دی۔ مگر

آنکھوں میں موجود نمی بڑھنے
لگی تھی۔



"زندگی میں پہلی بار یہ آنسو غم
کے نہیں ہیں۔۔۔ اور ان کا تعلق
تم سے ہے۔۔۔!" "براق کا ہاتھ
اسکی کہنی پر ٹھہرا رہ گیا تھا۔ وہ
جو سوال اس سے پوچھنے والا
تھا۔ اب جیسے بھول چکا تھا۔ جو
امرت ابھی اس پاگل لڑکی نے



کانوں میں گھولا تھا۔ اسے معلوم
ہی نہ تھا کہ وہ براق آلیار کے
ساتھ کیا کر گئی تھی۔

"میں بتا آئی ہوں براق۔۔ میں
نے جس سے محبت کی ہے۔۔ وہ
مجھ سے اس سے کئی گنا زیادہ
محبت کرتا ہے۔۔ میری بڑی سے



بڑی غلطی بھی معاف کر سکتا
ہے۔۔ بولو کیا اس اعتراف پر
تھوڑا سا رونا بھی غلط
ہے۔۔؟" اس کے خوبصورت الفاظ
پر براق نے جذبوں سے لبریز
ہوتے بے اختیار اس کا چہرہ تھام
لیا۔ مگر اس سے پہلے کہ کوئی



گستاخی کرتا منہا فوراً بدک کر
دور ہوئی تھی۔

"کیا کر رہے ہو۔۔" سرخ پڑتے
سمن کی سمت اشارہ کیا جو بچوں
میں ہی لگی تھی۔ مگر بیٹھی تو
یہیں تھی نا۔۔ براق اپنے بالوں
میں ہاتھ پھیر گیا۔



"تو تمہاری غلطی ہے نا بات ہی
غلط جگہ کر رہی ہو۔۔" اس کے
بدمزہ ہونے پر منہا اپنی بے
ساختہ امڈتی کھلکھلاہٹ نہ روک
سکی۔ براق نے ایک ابرو اچکاتے
اسکی جانب دیکھا اور ہاتھ تھامتا
قریب کر گیا۔۔ "واٹ۔۔؟ اب



ہاتھ پکڑنے میں بھی مسئلہ
ہے۔۔؟" اس کے اب بھی گھورنے
پر وہ تو ہتھ سے ہی اکھڑ گیا۔
اس کو کہاں عادت تھی اس
لحاظ اور اپنے جذبات کو یوں
چھپا چھپا کر رکھنے کی۔

Kitab Chehra Novels



"تو انسان جگہ دیکھتا ہے۔۔ یا
کہیں بھی شروع ہو جائے گا۔"

"تو انسانوں والی باتیں کرو
شیطان کی طرح بھٹکاؤ گی تو
میں تو ہوں ہی سدا کا بھٹکا
ہوا۔۔" اسکے ذو معنی انداز پر
منہا نے کسمسا کر اسکی گرفت



سے ہاتھ نکالنا چاہا مگر وہ اسے
لیے سمن کے پاس آگیا۔

"آنی میں نے ان دونوں کے نیمز

رکھ دیے۔۔ یہ براؤن آئیز والا

ہے تو یہ براؤنی ہے۔۔ اور یہ

بلیک آئیز والا ہے اس لیے

چو کو۔۔" اس کے چٹکیوں میں حل



نکالنے پر منہا کا منہ کھل گیا۔
جبکہ براق نے بے اختیار اپنی
لاڈلی کو شاباشی دی تھی۔

"زبردست۔۔ یہ آئیڈیا پہلے
کیوں نہیں آیا ہمیں۔۔" منہا
نے گھور کر براق کو دیکھا۔



"کیا زبردست۔۔ یہ کوئی نام
ہوئے۔۔ پیسٹریز ہیں میرے
بچے۔۔؟"

"تو جب تم کوئی نام نہیں رکھو
گی میری ڈول کس نام سے
بلائے گی ان ایڈیٹس کو۔۔؟"



"براق بد تمیزی نہیں کرو۔۔
سمن ہم مل کر نام رکھیں گے
ان کا۔۔ ایسے سوئٹس والے نام
تو اچھے نہیں لگیں گے نا۔۔"

"کیوں اچھے نہیں لگیں گے۔۔
میں تو تمہیں بھی کرینچ کہنے کا
سوچ رہا ہوں۔۔۔" براق کی



بات پر سمن کھلکھلا کر ہنس
پڑی۔

"اور میں۔۔"

"آپ تو میرا منچ کن
Kitab Chehra Novels
ہو۔۔" نگاہیں بیوی کی سرخ
ہوتی شکل پر جمائے سمن کو



بوسہ دیا۔ مگر منها اب سنجیدہ
تاثرات لیے قریب آگئی تھی۔

"آئی ایم سیریس۔۔ نام رکھو ان
کے۔۔"

Kitab Chehra Novels

"رکھ تو دیے۔۔ براؤنی اینڈ
چوکو۔۔ ویسے کوئی میرا مخالف یہ



نام سن لے تو ایز آ وپن یوز
کرلے۔۔" وہ اپنی ہی بات پر
لطف اندوز ہوتا ہنس رہا تھا۔ اور
منہا کو سخت زہر لگا تھا۔

"ویری فنی۔۔ تم سے اتنا نہیں
ہوا۔۔ اتنے دن میں نام ہی
سوچ لو کوئی۔۔"



"مجھے کیا پتہ تھا تم پارسل میں
دو باجے ساتھ لا رہی ہو۔۔ میں
تو اپنی ڈول ایکسپیکٹ کر رہا
تھا۔" کمبلوں میں لپٹے بچوں
کے کیپ ٹھیک کرتی سمن کی
پونی ٹائٹ کرتے صاف ہاتھ

Kitah Chehra Novels



جھاڑ گیا۔ منہا نے صوفے سے
کشن اٹھا کر اسے مارا تھا۔

"میرے بچوں کو اب کچھ مت
کہنا ورنہ اچھا نہیں
ہوگا۔" اس کے دھمکی بھرے
انداز پر براق نے بغور دشمن
جاں کی سمت دیکھا۔



"اچھا۔۔!! ورنہ۔۔؟"

"آئی۔۔ایم۔۔سیریس۔۔" سینے
پر بازو لپیٹتی چیلنجنگ انداز میں
بولی جیسے کہہ رہی ہو تم مجھے
چیلنج کرو گے۔۔؟ اور اسکے دلربا
انداز پر براق کو اپنا دل ہاتھوں
سے نکلتا محسوس ہوا۔



"اس بارے میں رات کو
تفصیل سے بات ہوگی۔۔ فلحال
چلنے کی کرو۔۔" گہری نگاہوں
سے اسے دیکھتے چلنے کا اشارہ کیا
تھا۔

Kitab Chehra Novels

"کیوں تمہیں آفس نہیں
جانا۔۔ میں تو سارے دن



کے لیے آئی تھی۔"

"میرا اپنا آفس ہے۔۔ تمہارے
اور میکس کے علاوہ کون پوچھے
گا۔۔ چلو اب۔۔" اپنے مخصوص
دھونس بھرے انداز میں کہتا

اٹھ کھڑا ہوا۔ مگر نیچے آتے
باسل اور مشال کو دیکھ ایک



پل کے لیے ٹھہرا تھا۔ اور واپس
منہا کی سمت دیکھا جس کی
نگاہیں بھی بہن بھائی پر ٹکی
تھیں۔ چند لمحے یونہی خاموشی کی
نظر ہوئے تھے۔ مگر پھر وہ بول
پڑا۔ یہ قدم بھی اسی کو اٹھانا
تھا۔



"تم ایزابیل اور گارڈز کے
ساتھ آجانا۔۔ میں پورٹ پر جا رہا
ہوں۔۔ شام تک لوٹ آؤں
گا" منہا نے چونک کر اسکی
سمت دیکھا۔ اس پل براق کی
آنکھوں میں اگر کچھ تھا تو وہ
محبت سے کچھ زیادہ تھا۔ اس نے



کچھ کہنے کے لیے لب وا کیے
مگر پھر ارادہ ملتوی کر گئی۔ اور سر
آہستہ سے اثبات میں ہلا دیا
تھا۔ براق اسے الوداعیہ نگاہوں
سے دیکھتا لاؤنچ کے خارجی
دروازے کی سمت بڑھ ہی رہا
تھا۔ کہ نیچے آتی مشال نے بے

ط



ساختم اسے پکارا تھا۔ وہ کھٹکھٹا
واپس پلٹا۔ اسکی چھٹی حس جو
سگنل دے رہی تھی وہ بہت
غلط تھی۔ کیا تبریز نے منہا
کے ساتھ اپنی بیوی کو بھی
حقیقت بتادی تھی۔؟ وہ کیوں



کھیل گیا تھا اپنی خوشیوں
سے۔۔؟

"پلیز رک جاؤ ہمیں بات کرنی
ہے تم سے۔۔" اس نے کچھ
جھجھکتے التجائیہ لہجے میں کہا
تھا۔ "دیکھو لیٹی۔۔" اس نے
مشال کو منع کرنا چاہا مگر جب



نگاہ منہا سے ملی اسکے باقی الفاظ
منہ میں ہی رہ گئے۔ لب
بھینچتا مشال کی سمت نگاہیں
موڑ گیا۔

"میں جانتی ہوں کہ تمہیں
معلوم ہے کہ اب ہم بھی اس
حقیقت سے آگاہ ہیں جسے تم



نے نجانے کیوں چھپا کر
رکھا۔ اور تمہیں یہ بھی معلوم
ہوگا کہ یہ سب کس نے ہمیں
بتایا۔ بس مجھے یہ بتادو کیا
تمہیں معلوم تھا بابا اور عائشہ
آنٹی کے ساتھ ہوئی ٹریجیڈی
کے پیچھے کون تھا۔؟"



"اس سوال کا کوئی جواز نہیں
لیا۔۔ جب میں سب پیچھے۔۔"

"نہیں براق جواز ہے۔۔!! ہم
سب ساری زندگی تمہیں غلط
قرار دیتے رہے تم سے بلاوجہ

کی نفرت کرتے رہے جبکہ
اصل تو۔۔" آنسوؤں اور گلٹ



کے سبب وہ مزید نہ کہہ سکی
تھی۔

"نہیں لیلیٰ تم اگر اس وجہ سے

تبریز سے نفرت کرو گی یا خود

سے دور کرو گی تو میں تمہیں

کہوں گا ایسا مت کرو۔۔ کیونکہ

جو ہوا وہ تو وہ بھی نہیں چاہتا



تھا۔ اور میں یہ بھی جانتا ہوں
یہ بات تبریز نے مجھے کئی بار
بتانی چاہی مگر میں نے کبھی
اسے خود پر کھلنے نہیں دیا۔ یہ
ایک واحد پردہ تھا ہمارے بیچ۔
وہ میری ماں سے کس وجہ سے
نفرت کرتا تھا۔ اس بات کا



شروع سے علم تھا مجھے۔۔ مگر
مجھے یہ نہیں معلوم تھا وہ کوئی
منصوبہ بھی بنائے بیٹھا ہے۔۔
اور سچ تو یہ ہے اسکی جگہ میں
بھی ہوتا تو اپنے ماں باپ کا
انتقام اسی طرح لیتا۔۔ "اسکی نگاہ
ایک بار پھر منہا کی نم نگاہوں



پر جا ٹھہری۔ وہ تھا تبریز کے
مقام پر مگر وہ کیسے اس دشمن
جاں سے باپ کے قتل کا بدلا
لیتا۔؟

"میں صرف اتنا کہوں گا تبریز
کو انجانے میں کیے گناہ کی سزا
مت دو۔۔ اسکی صرف میری



ماں سے دشمنی تھی تمہارے
باپ کا قتل اسکا منصوبہ نہیں
تھا۔ وہ آج تم لوگوں پر صرف
میرے لیے کھلا ہے۔۔ اسے اکیلا
مت کرو۔۔ "براق کی آواز ضبط
سے بھنپنے لگی تھی۔ مثال
آنسوؤں سے بھرہ نگاہیں جھکائے



فرش گھورتی رہی۔ منہا اور باسل
کی آنکھیں بھی نم تھیں۔ مگر
اس پل سب کی زبانیں جیسے
خاموش ہو چکیں تھیں۔

"ایک شرط پر۔" مثال نے سر
اٹھا کر اسکی جانب دیکھا تھا۔
جبکہ براق کی آنکھوں میں



ابجھن ابھر آئی۔ "اگر تم ہمیں
اپنا دل کچھ اور بڑا کر کے
معاف کر دو تو۔" مشال کی
شرط پر اس نے گہری سانس
بھرتے ایک نظر دل تھامے
کھڑی منہا کی غم آنکھوں کو
دیکھا تھا۔ اور پھر ان دونوں



بہن بھائی کو۔ لبوں پر مدھم
مسکراہٹ لیے سر اثبات میں
ہلا گیا۔

"تم لوگ کبھی غلط نہیں
تھے۔۔ حالات کسی کو بھی کچھ
بھی کرنے پر مجبور کر سکتے
ہیں۔۔ اس لیے دل پر کوئی بوجھ



مت رکھنا۔۔"مشال اپنے آنسو
پوچھتی لبوں پر تشکر بھری
مسکراہٹ لیے سر اثبات میں
ہلا گئی تھی۔ جبکہ باسل قدم
بڑھاتا اسکے نزدیک آیا تھا۔ اور
اس کا اشارہ سمجھتا براق پیٹھ
زوردار انداز میں تھپکتا گلے لگا



گیا۔ یہ بچہ تھا اسکے سامنے بالکل
آدم کی طرح۔ وہ بھلا کیا عناد
رکھتا اس سے۔۔؟ اس سے الگ
ہوتے اسکی نگاہ پھر دشمن جاں
سے ملی تھی۔ اس کے لب بے
آواز جن الفاظ کے لیے ہلے
تھے براق کو ایک پل کے لیے



ساکت کرتے۔ اس کے چہرے کو
جگمگائے تھے۔

"اب کہیں جانے کی ضرورت
نہیں۔۔ بیٹھو منہا کے ساتھ

رات کا کھانا یہیں کھاؤ گے تم
لوگ۔۔ میں باقی سب کو بھی بلا



رہی ہوں "مشال نے جیسے حتمی
انداز میں کہا تھا۔

منہا نے جب مشال کو آدم اور
رونیکا کی کہانی بتائی وہ دنگ رہ
گئی تھی۔ اسکی ناک کے نیچے وہ



اتنے بڑے کارنامے کر گیا تھا
اور خبر بھی ہونے نہ دی تھی۔
اسی لیے کان کھینچنے کے لیے
اسے بلوا لیا تھا۔ ساتھ ہی رونیکا
کو بھی انوائٹ کیا تھا۔ رات کے
کھانے کے لیے منہا اور اقراء
اسکے ساتھ لگیں تھیں۔ مشال



نے اسے آرام کرنے کو بھی کہا
مگر اس نے زبردستی ملازمین کو
کچن سے باہر کر دیا تھا۔ پھر سب
کچھ تینوں نے مل کر تیار کیا۔
تقریباً سب تیار ہی تھا۔ براق
ابھی یہیں تھا۔ مگر منہا کو بالکل
دیکھنے کی فرصت نہ ملی تھی۔ کہ



وہ کیا کر رہا تھا۔ جبکہ بچے
ایزابیل کے پاس تھے۔

"کتنی غلط بات ہے منہا تمہیں
براق بھائی کو ایک بار دیکھ کر
تو آنا چاہیے۔" سلاد بناتی اقرء
نے اسے احساس دلانا چاہا۔ جو



بڑے مصروف انداز میں اپنے
کیک پر آئسنگ کر رہی تھی۔

"مسٹر کے لیے اپنے ہاتھوں سے
کھانا بنا رہی ہوں۔ اتنا تو
برداشت کرنا پڑے گا۔"

Kitab Chehra Novels



"لیکن تمہیں دیکھ کر تو آنا
چاہیے تھا۔۔ وہ تمہاری وجہ سے
یہاں اب تک موجود
ہے۔۔" مشال نے بھی ڈپٹا۔ مگر
وہ ناک سے مکھی اڑا گئی۔

Kitab Chehra Novels

"ایزابیل کے پاس بچوں کی
فیڈر کے لیے گئی تھی تو لاؤنج



سے غائب تھا وہ۔۔ پھر کلارا نے
بتایا۔۔ کالز آرہیں تھیں اسٹڈی
میں چلا گیا۔۔ "اقراء نے سر نفی
میں ہلاتے مسکراتے ہوئے
مشال کو دیکھا۔

Kitab Chehra Novels

"ابھی تھوڑی دیر پہلے کافی کے
بہانے انہوں نے اسے بلایا



تھا۔ مگر اس نے کلارا کے ہاتھ
بھجوا دی۔۔ "مثال نے اب
لامتی نگاہوں سے اسے دیکھا
تھا۔

"زیادہ حمایت نہ لو۔۔ اور آپ
مجھے ایسے بالکل مت دیکھیں۔۔
اگر وہاں چلی جاتی نا پھر میرے



ہاتھ کا کیک مس
کردیتیں۔۔" اس کے انداز پر اقراء
اپنا قہقہہ ضبط نہ کر سکی۔ جبکہ
مشال نے اسے گھورتے ہوئے
صرف مسکرا نے پر اکتفاء کیا۔

Kitab Chehra Novels

"کس قدر بے شرم کر دیا ہے
تمہارے شوہر نے تمہیں۔۔"



"لیں اتنی سینسرشپ کے بعد تو
سمجھایا ہے۔۔ اور دیکھیں باہر
میرے بیٹوں کو ایزائیل پر
چھوڑا ہوا ہے اس نے۔۔ بتاتی
ہوں اسے بھی یہ کرے میرے
بیٹوں کو ذرا بھی اگنور "ٹیل پر
اقراء کے ساتھ بیٹھتی چیئر سے



کمر ٹکا گئی۔ دو گھنٹے سے مسلسل
لگے لگے کمر اکڑ گئی تھی۔

"تو کس نے کہا تھا سارے
ورکرز کو کچن سے نکال دو۔۔

خبر تو وہ تمہاری لے گا۔ اور

ابھی طبیعت بھی ٹھیک نہیں

ہوئی صحیح طرح تمہاری۔۔"



"سچچ ہے۔۔ اتنے دن بعد تو اتنا
اچھا فیل کر رہی ہوں۔۔ اور گھر
میں تو مس سسلی کچن میں
گھسنے نہیں دیتیں۔۔" پھر یکدم
ہی اسے کچھ خیال آیا تھا اور
کباب فرائے کرتی مشال کو
دیکھا۔ "آپ نے تبریز بھائی کو



کال کی۔۔؟" مشال کا کام کرتا
ہاتھ تھما تھا۔ مگر اگلے پل پھر
سے کام میں لگ چکی تھی۔

"انہیں خود ہماری فکر ہونی

چاہیے۔" جی بی بلو ٹینک ٹاپ

اور جینز میں ملبوس رونیکا کچن
میں داخل ہوئی تھی۔



"کیا میں کچھ مدد کر سکتی
ہوں۔۔"

"ارے رونیکا۔۔ آؤ بیٹھو۔۔ بس
سب آلموسٹ ریڈی
ہے۔۔" مشال نے اسے بیٹھنے کو
کہا۔

. . .



"آج ہم نے ایتسیس ڈشیز بنائی
ہیں۔۔ تم دونوں ٹرائے کر کے
بتانا۔" منہا نے اسے اور اقراء
کو کہا۔

"میں نے بہت تعریفیں سنی
ہیں۔۔ بٹ کبھی کھانے کا اتفاق
نہیں ہوا۔"

۔ ۔ ۔



"ہمارے دیور کو ایشیئن فوڈ ہی
پسند ہے۔۔ پھر تو کمر کس
لو۔" رونیکا جھینپ گئی تھی۔

"تم تو کئی سال سے اس شہر
میں ہو۔ ایشیئن فوڈ بنانا کب
سیکھا۔۔؟" رونیکا نے منہا سے



پوچھا تو وہ محض کندھے اچکا
گئی۔

"بس ایشیئن ریسٹورنٹس میں
جاب کی وہیں سے کچھ نہ کچھ
سبکھتی رہتی تھی۔۔ اور ایک

بات سن لو آدم اتنا فوڈی ہے
تبریز بھائی کی ڈانٹ کے باوجود



صرف آپ کے ہاتھ کے کھانے
کے لیے یہاں آتا ہے۔۔ "اقراء
نے رونیکا کی اڑتی رنگت دیکھ
کر اپنی ہنسی ضبط کرتے منہا
کے کندھے پر ہاتھ مارا تھا۔

Kitab Chehra Novels

"تم اس بیچاری کو پہلے ہی ڈرا
دو۔۔ رونیکا ٹینشن نہ لو یہ



اپنی سین لڑکے بیوی کے دو پیار
کے بول پر بھی پیٹ بھر لیتے
ہیں۔۔"

"دیکھ رہی ہیں آپ کتنا ناجائز
فلاندہ اٹھا رہی ہے یہ میرے
بھائی کی محبت کا۔ اور اسے بھی
بھڑکا رہی ہے جسے ابھی



مسالوں کی بھی پہچان نہیں
ہے۔۔"

"ایسا بھی نہیں ہے میں اٹیلیس

فوڈ بنانا جانتی ہوں۔۔"رونیکا

فوراََ صفائیوں پر اتر آئی۔ مثال

ہاتھ میں موجود وڈین اسپون

لے پٹی تھی۔



"یہ تم کس خوشی میں اسے ڈرا
رہی ہو۔۔ خود تم نے اپنے شوہر
کو کتنے کھانے بنا کر کھلا
دیے۔۔؟"

"بس ان کی سوئی مجھ پر آکر
ٹوٹ رہی ہے آج تو۔۔" اپنی
جگہ سے اٹھتے بہن کو



گھورا۔ "شاید آپ بھول رہی
ہیں مشال سنان میں نے کئی
مہینے اپنے ہی شوہر کے گھر میں
جاب کی ہے۔۔ وہ میرے ہاتھ
کا ہی کھاتا تھا۔"

Kitab Chehra Novels

"ہاں اور مس سسلی بیٹھ کر
تمہیں پنکھا جھلاتی تھیں۔۔" اس کے



اکڑنے پر مشال نے ناک سے
مکھی اڑائی تھی۔ ٹیبل پر بیٹھیں
وہ دونوں مسکرا رہیں تھیں۔
سب کے لیے یہ ماحول نیا اور
الگ تھا۔

Kitab Chehra Novels

"آپ بس بحث میں لگی
رہیں۔۔۔ سمن صحیح شکایتیں کرتی



ہے آپکی۔۔ کباب جل رہے ہیں
میڈم۔۔ "اسکے جتانے پر مشال
فوراً کبابوں کی جانب متوجہ
ہوئی تھی۔ رونیکا بھی اسکی ہیلپ
کے لیے اٹھ گئی تھی۔ جبکہ منہا
اپنے بچوں اور شوہر کو دیکھنے
باہر کی جانب بڑھ گئی تھی۔



وہ اس وقت تبریز کی اسٹڈی
میں بیٹھا۔ سامنے دیوار پر لگی
قدم آدم تصویر کو دیکھ رہا تھا۔
جہاں وہ آدم اور تبریز کھڑے
تھے۔ یہ تصویر آج سے چند ماہ
پرانی آدم کی حلف برداری کی



تقریب کی تھی۔ اس تصویر میں
ان تینوں کے چہروں پر ہی بلا
کی سنجیدگی تھا۔ براق کو یہ
تصویر اتنی پسند آئی تھی کہ اس
نے انچارج کروا کر اپنی اسٹڈی
میں بھی لگوائی اور تبریز کی
اسٹڈی میں بھی۔ جبکہ تیسرا پیس



آدم کے آپارٹمنٹ جو کہ اسکی
نظر میں دڑبہ تھا۔ وہاں بھی
بھجوائی تھی۔ اب نجانے کہاں
سمایا ہوگا یہ شاندار پیس اس
دڑبے میں۔ تصویر سے نگاہیں
ہٹاتے میکس کی جانب سے بھیجے



گئے نمبر پر کلک کرتا کال ملا
گیا۔

"ہیلو ویلکم ٹو 'وائی گرینڈس'"

"براق آلیار"

اسپیکنگ۔۔ "دوسری جانب ایک

پل کے لیے خاموشی چھائی



تھی۔" ہے۔۔ ہیلو بوس۔۔ ہاؤ
کین آئی ہیلپ یو۔۔؟"

"ٹرانسفر مائی کال ٹو تبریز
وانی۔۔" اسے معلوم تھا تبریز کا
موبائل اب بھی آف تھا۔ اور
ایک یہی طریقہ تھا فل وقت
اس سے بات کرنے۔۔" ویٹ آ



منٹ بوس۔۔" اور کچھ دیر بعد
اسکی کال ٹرانسفر کی جاچکی تھی۔
چند سیکنڈ انتظار کے بعد اسکے
کانوں میں تبریز کی آواز ابھری
تھی۔ براق کے جبرے بھنچ

گئے۔
Kitab Chehra Novels



"کب تک گھر بدری کا ارادہ
ہے۔۔؟" اس نے بغیر کسی فالتو
بات کے ڈائریکٹ اٹیک کیا تھا۔
اور اسپیکر کی دوسری طرف
موجود تبریز ایک پل کے لیے
بلکل بلینک ہو گیا۔ اس کے پاس
اپنی صفائی میں کہنے کے لیے کچھ



بھی نہ تھا۔ اور اگر ہوتا وہ یہاں
اپنی فیملی سے کٹ کر کیوں
بیٹھا ہوتا۔؟

"براق۔۔!"

Kitab Chehra Novels

"شٹ اپ۔۔!! تیرے پاس
صرف بیس منٹ ہیں اپنے گھر



پہنچنے کے لیے۔۔ صرف بیس
منٹ۔۔ کیونکہ میں یہاں موجود
ہوں پہلے ہی۔۔"

"کیا مطلب۔۔!! تو ادھر کیا
کر رہا ہے۔۔؟ لیٹی وہ۔۔ براق جو
بھی بات ہے تو پلیز انہیں سچ
میں مت لا۔۔"



"اگر تو چاہتا ہے معاملات
سنگین نوعیت اختیار نہ کریں تو
وقت سے پہلے پہنچ جا
یہاں۔۔" اس کے ہوش اڑنا کال
کاٹ گیا تھا۔ وہ جانتا تھا اسے
کس طرح لائن پر لانا تھا۔ اسی
لیے لہجے کو اتنا سخت اور سنگین



بننا پڑا تھا۔ ایک اولاد اور بیوی
کی فکر ہی تھی جو وہ پاگلوں کی
طرح بھاگا آسکتا تھا۔ اسٹڈی کا
دروازہ کھلنے پر اس نے نگاہ اٹھا
کر اس جانب دیکھا۔ مہرون
شرٹ اور ٹراؤزر میں ملبوس
گلے میں دوپٹہ ڈالی۔ بالوں کو



پونی ٹیل میں جکڑی 'وہ' کھڑی
تھی۔

"میرے بیٹوں کو اکیلا چھوڑ کر
تم یہاں بیٹھے ہو۔" براق نے
ایک ابرو اچکائی تھی۔ اور اپنا
دایاں ہاتھ اسکی سمت بڑھایا۔ کچھ
فاصلے پر ٹھہرتی منہا نے اسکا



اشارہ سمجھتے فاصلہ مزید مختصر کیا
تھا مگر اسکا ہاتھ تھامنے کے
 بجائے ٹیبل سے ٹیک لگا گئی۔

"تم نے مجھے اور میرے بیٹوں
کو یہاں اگنور کرنے کے لیے
روکا تھا۔؟" ہاتھ بڑھا کر اسکی
کلانی گرفت میں لے گیا۔



"تو فارغ تھوڑی تھی۔۔ اتنا کام
کیا ہے تمہاری فیورٹ ڈشیز
بنائیں۔۔"

"اوہ تھینک یو سو مچ۔۔ یہ
احسان کیسے کر دیا آپ نے مسز
براق۔۔" اسے خود سے قریب
کرتا گود میں بٹھا گیا۔ مگر انداز



سراسر چڑانے والا تھا۔ منہا نے
گھور کر دیکھا۔

"احسان فراموش ورنہ تو میرے
کھانوں کے پیچھے پڑے رہتے
تھے اب خود بنا دیے تو نخرے
دکھا رہے ہو۔"



"میری مجال۔۔ میں تو اس
احسان کی وجہ پوچھ رہا
ہوں۔۔" اسکے گرد حصار
باندھتے انتہائی عاجزی سے پوچھا
گیا تھا۔ منہا نے اسکی گہرے
آنکھوں میں دیکھتے اپنی
مسکراہٹ ضبط کی تھی اور اسکی



ٹھوڑی پکڑ گئی بلکل اسی طرح
جس طرح وہ پکڑتا تھا۔

"فرسٹ ٹائم ڈنر کر رہے ہو
میرے میکے میں بس اسی لیے
کیا ہے یہ احسان سمجھ آئی۔
زیادہ فری ہونے کی ضرورت
نہیں۔" براق کرسی کی پشت



سے سرٹکانا ہنس پڑا۔ بڑی گھمبیر
ہنسی تھی اس کی۔ اسٹڈی کی
خاموشی میں گو نجی منہا سنان
کی دھڑکن میں ارتعاش پیدا کر
گئی۔

Kitab Chehra Novels

"نہیں میں تو روز کھاؤں گا
اب۔۔"



"میں تو نہیں بناؤں گی۔۔"

"کیسے نہیں بناؤ گی۔۔ میں مس
سسلی کو کہہ دوں گا تمہیں ان
کے ہاتھ کے کھانے نہیں

پسند۔۔" منہا کا منہ حیرت سے
کھل گیا۔



"میں نے کب کہا۔۔۔
جھوٹے۔۔۔"

"تم بھی تو جھوٹ بولتی
ہو۔۔۔" ہاتھ اسکے بالوں تک لے
جاتا بال پونی سے آزاد کر گیا۔
مگر منہا کا دھیان ابھی اس
طرف نہ تھا۔



"کونسا جھوٹ۔۔؟"

"کیا لپسنگ کی تھی شام
میں۔۔؟" منہا نے بھنویں
سکڑیں تھیں۔ مگر جب یاد آیا
چہرے کا رنگ گلابی پڑنے لگا
جبکہ لبوں پر ایک دبی دبی
مسکراہٹ ابھری تھی۔



"تمہیں سمجھ آ گیا تھا۔۔؟" براق
نے لبوں سے اسکی مسکراہٹ
چھوتے سر نفی میں ہر ادیا۔ منہا
فوراً پیچھے ہوئی تھی۔ اور اسے
گھورنے لگی۔ "پھر تمہیں کیسے
پتہ میں نے سچ کہا تھا یا
جھوٹ۔۔؟"



"بس مجھے سننا ہے دوبارہ۔"

"نہیں کیوں جھوٹ ہے نا وہ

تو۔۔ پھر دوبارہ جھوٹ

بولوں۔۔؟" اسکی چالاکی پر وہ

بھی اکڑ کر بولی۔
Kitab Chehra Novels



"ٹھیک ہے پھر میں بھی مس
سسیلی کو کہہ دوں گا۔"

"میں بھی کہہ دوں گی انہیں
کہ تم جھوٹ بول رہے ویسے
بھی وہ مجھے زیادہ پسند کرتی
ہیں۔۔" اس کے ادا سے کہنے پر
براق کا دل جیسے مچل اٹھا۔



"اوہ یعنی میرے ہی گھر میں
میرے خلاف گروپنگ کر رہی
ہو۔۔"

"میں ہوں ہی اتنی اچھی۔۔ سب

میری سائیڈ خود ہو جاتے

ہیں۔۔"



"مجھے بھی اپنی سائیڈ کرلو
پھر۔۔" براق نے بڑے پیار
سے کہا تھا مگر وہ شانِ بے
نیازی سے گردن نفی میں
ہلا گئی۔

Kitab Chehra Novels

"سوری میری سائیڈ جگہ ختم
ہو گئی تم اتنے بڑے ہو تین



لوگوں کی جگہ لے لو
گے۔۔" مگر جب نگاہ براق کے
تاثرات پر پڑی وہ اپنی
کھلکھلاہٹ ضبط نہ کر سکی تھی۔

"تمہاری سائیڈ کی ایسی کی
تیسی۔۔ میں تمہیں اپنی سائیڈ
کرچکا ہوں۔۔" اور اس بار وہ



اپنے لمس سے اسکے ہوش
ٹھکانے لگا چکا تھا۔ سرخ چہرہ
لیے منہا نے اسکے حصار سے
نکلتے زبردست طریقے سے گھورا
تھا۔ اسکے بکھرے بال اور اڑتے
خواس براق کو بے ساختہ معنی
خیز قہقہہ لگانے پر مجبور کر گئے۔



"کیا ہوا۔؟ اچھا نہیں کر رہا
تمہیں اپنی سائیڈ۔ بیٹھ کر بات
کرو۔" اپنا زانہ تھپکتا مصنوعی
سنجیدگی لیے بولا تھا۔ مگر منہا
نے بغیر اسکی سے ٹیبیل پر پڑا
بینڈ اٹھایا اور بالوں کو پھر سے
پونی ٹیل میں جکڑ گئی۔

"تم سے تو بیٹھ کر بات کرنے
سے بہتر ہے میں ایک گھنٹہ اور
آپی کے ساتھ کچن میں گھس
جاؤں۔" اسکی گہری نگاہوں پر
مزید سلگتی دروازے کی سمت
بڑھ گئی تھی مگر دروازہ کھولنے
سے پہلے رکی تھی۔ "اگر آنا ہے



تو آجانا ورنہ میں اپنے بیٹوں
کے ساتھ گھر چلی جاؤں
گی۔۔"

"مجھے کہیں سے اٹھا کر نہیں
لائیں تھیں۔۔ میں بھی تمہارا
خسٹمکین انداز پر
وہ ہوا میں ہاتھ ہلاتی باہر نکل



گئی۔ براق بھی اسکے پیچھے ہی باہر
آیا تھا اور دو قدموں میں ہی جا
لیا۔ "کیا کہہ رہیں
تھیں۔۔؟" اسے بازو سے

پکڑتے اپنی جانب موڑا۔ منہا
نے محتاط انداز میں پہلے کاریڈور
میں ارد گرد دیکھا۔ "کچھ بھی



نہیں کہا میں نے۔۔" اسکی
خشمگین نگاہوں میں دیکھتے فوراً
وضاحت کی۔

"اچھا۔۔! ایسی بات ہے تو شام

والے ورڈز ریپیٹ کرو۔" اسے

کونے میں لے جاتا دیوار سے

لگا گیا۔ منہا سٹیٹا کر رہ گئی۔



"کیا کر رہے ہو۔۔ کوئی آجائے
گا۔۔"

"پرواہ کسے ہے۔۔ بس وہ ورڈ
بولو۔۔" اسکے بے داغ رخسار پر
ہاتھ پھیرتا لگاوٹ سے بولا۔ منہا
نے گھور کر ہاتھ دور کیا تھا۔



"ہاں تاکہ بات پھر کہیں سے
کہیں نکل جائے۔۔ نو

وے۔۔" براق اسکا معنی خیز
انداز بخوبی سمجھ گیا تھا۔ مگر

چہرے پر کوئی تاثر آنے نہ دیا۔

Kitab Chehra Novels

"کچھ نہیں کروں گا۔۔ جسٹس

ریپیٹ دوز ورڈز۔۔" وہ لب



سیتی سر نفی میں ہلا گئی۔ اسکی
حرکتیں اسٹڈی میں دیکھ چکی
تھی۔ اسکے بعد بالکل بھی کوئی
رسک نہیں لے سکتی تھی وہ
بھی ایسی کھلی جگہ پر۔ "تو تمہیں
لگتا ہے میں وہ ورڈ سنے بغیر
کچھ نہیں کر سکتا۔" اسے



جارحانہ عزائم کے ساتھ جھکتا
دیکھ وہ فوراً دور کھسکی۔۔

"ابھی۔۔ ابھی نہیں۔۔ کوئی دیکھ
لے گا براق۔۔" وہ دونوں اپنی
باتوں میں لگے تھے۔ جب نیچے
سے آتی آوازوں نے انہیں
چونکایا تھا۔ اس نے حیران ہوتے



براق کی مخمور آنکھوں میں
دیکھا۔

"تبریز بھائی آگئے۔۔!!" براق
نے اسکی لٹیں کان کے پیچھے

اڑتے سر اثبات میں ہلایا

تھا۔ "تم نے بلایا ہے

نا۔۔؟" اسکے چہرے پر یکدم ہی



جوش ابھر آیا۔ "چلو پھر نیچے
چلیں۔۔" اسکا حصار توڑنے لگی
مگر براق اپنی جگہ سے نہ ہلا۔

"ہماری بات پوری نہیں ہوئی

ابھی۔۔" Kitab Chehra Novels



"اف۔۔ کردوں گی پوری تم
چلو ابھی۔۔" اسے زبردستی
گھسیٹتی کاریڈور میں آگے
بڑھنے لگی۔ براق نے اسکی
بے تابی دیکھتے اسکا ہاتھ اپنے
ہاتھ میں لیا۔

Kitab Chehra Novels



"آرام سے چلو۔۔" اسے ڈپٹتا
اسپیڈ ہلکی کروا گیا تھا۔ اب
دونوں ساتھ ساتھ کاریڈور سے
لاؤنج تک کا فاصلہ طے کر رہے
تھے۔

Kitab Chehra Novels



تبریز جب گھر پہنچا۔ بیچ لاؤنج
میں ایک پل کے لیے شاؤڈ
کھڑا رہ گیا تھا۔ اور اسکا شاؤ
بلکل بجا تھا۔ لاؤنج کا ماحول ہی
ایسا تھا باسل اور آدم بیٹھے کوئی
لیگ بیچ دیکھ رہے تھے۔ سمن
اپنے براؤنی اور چوؤ کے ساتھ



مل کر ایزابیل کا دماغ کھا رہی
تھی۔ اور کچن سے ڈائنگ ٹیبل
تک کھانے کی ڈشیز لائیں
خواتین جن میں اسکی بیوی کے
ساتھ رونیکا بھی تھی۔ بڑا
خوشگوار اور گھریلو سا ماحول تھا۔
وہ نجانے کب تک اسی طرح



ششدر کھڑا رہتا۔ کہ اسکی بیٹی
اسے دیکھتے ہی چہک اٹھی۔

"بابا۔۔۔" دوڑ کر قریب آتی
اسکی ٹانگوں سے لپٹ گئی۔ اس
نے بھی ایک ہی جست میں
بیٹی کو اٹھایا تھا۔ اور گلے لگاتا کئی
بوسے دے گیا۔ یہ وہی جانتا تھا



دو دن اسکے اور مشال کے بغیر
کس طرح گزارے تھے۔ کچن
کے پاس کھڑی مشال کے
چہرے پر ابھرا شک بتا رہا تھا
کہ وہ اس وقت اسے بالکل
ایکسپکٹ نہیں کر رہی تھی۔

Kitab Chehra Novels



"بھائی کہاں تھے آپ۔۔؟ براق

بھائی کل سے آپکا پوچھ رہے

ہیں۔۔ موبائل بھی بند تھا

آپکا۔۔" آدم بھی اسکی سمت

متوجہ ہوا تھا۔ تبریز مشال سے

نگاہیں ہٹا گیا۔
Kitab Chehra Novels



"کچھ مصروف تھا۔" جب اسے
سامنے ونگ سے براق اور منہا
آتے نظر آئے تھے۔ براق کے
چہرے پر بلا کی سنجیدگی تھی
جبکہ منہا کے لبوں پر خیر مقدمی
مسکراہٹ تھی۔ نجانے کیوں
اسکے دل کو ڈھارس سی ہوئی

۔



تھی۔ جیسے کوئی تو تھا جو اسے
سمجھتا تھا۔ اسکا ساتھ دے سکتا
تھا۔

"لیلیٰ اگر تمہارا ارادہ بھوکا گھر
بھیجنے کا ہے تو بتا دو۔ تاکہ ہم
رات تو کالی نہ کریں یہاں بیٹھ
کر۔" تبریز کو مکمل طور پر نظر



انداز کرتا براق مشال سے
مخاطب ہوا تھا۔ جو اس وقت
سن کھڑی اپنے شوہر کو دیکھ
رہی تھی۔ اسکے مخاطب کرنے پر
فوراً چونکی تھی۔

Kitab Chehra Novels

"ایسی بات نہیں سب ریڈی
ہے۔۔ میں ابھی لگواتی



ہوں۔۔" اور اگلے پانچ منٹ
میں سارا کھانا ٹیبل پر حاضر
تھا۔ تبریز رونیکا کو دیکھ کر الگ
حیران تھا جو ایک تو یہاں
موجود تھی اور ان لوگوں میں
گھلی ملی ہوئی بھی تھی۔

Kitab Chehra Novels



"تو تو یقیناً کھا کر آیا ہوگا۔۔ ہے
نا۔۔؟" براق نے نزدیک رکے
ایک تیز نگاہ اس پر ڈالی تھی۔
تبریز نے جواباً شکایتی نگاہوں
سے اسے دیکھا۔ "میں یہ سب
ایکسپیکٹ نہیں کر رہا تھا۔"



"ایکسیکٹ تو میں نے بھی نہیں
کیا تھا کہ تو اتنا بزدل اور غیر
ہو جائے گا کہ مجھ سے ایک بار
اپنے زخم شیر بھی نہیں کرے
گا۔"

Kitab Chehra Novels

"جو زخم دیتے ہیں انہیں اپنے
زخم دکھانے کا حق



نہیں۔۔" تبریز کے لہجے میں
موجود ملال اور تلخی نے اسے
لب بھینچنے پر مجبور کر دیا۔

"مگر جو تو مجھے دے چکا ہے وہ

ہر زخم کو بھر چکا ہے۔۔" تبریز

نے بغور اسکا چہرہ دیکھا تھا۔ وہ

اسے نہیں بلکہ سامنے دیکھ رہا



تھا۔ اس نے نظروں کا تعاقب
کیا۔ منہا اپنے ایک بیٹے کو
ایزابیل سے لے رہی تھی۔ "وہ
میری ہے اب۔۔ بتا اسکے بعد
میں کس سے لڑوں۔۔؟ تجھے
کس بات کی سزا دوں۔۔؟
حالانکہ قصاص تیرا حق تھا مگر



جسے تو نے مارنا چاہا وہ میری
ماں تھی۔۔ چاہے جیسی بھی
تھی۔۔ مگر تیرے اس چھوٹے
سے راز نے میری زندگی کے
صفحے پلٹ دیے۔۔"

Kitab Chehra Novels

"تجھے شروع سے معلوم تھی نا
یہ بات۔۔؟" براق کی نگاہیں



منہا سے ہٹ کر اس سے جا
ملیں۔ "پھر کبھی مجھ سے حساب
کیوں نہیں مانگا۔؟ لیلیٰ اور منہا
کو خود کیوں نہیں بتائی یہ
حقیقت۔۔؟" براق کے لبوں پر
ایک افسردہ مسکراہٹ ابھری
تھی۔ "اپنی زندگی سنوارنے



کے لیے تیری برباد کر دیتا۔؟
اس سے بہتر تھا تا عمر اسکی
جدائی میں گزار دیتا۔ "تبریز کو
اپنی آنکھوں کے سامنے دھند
آتی محسوس ہوئی تھی۔ اسے اگر
اس شخص سے محبت تھی تو غلط
نہ تھی مگر نبھائی اس نے

۔



تھی۔۔ قربان وہ ہوا تھا اس

پر۔۔

"خدا کی قسم اگر فیملی جمع نہ
ہوتی میں گلے لگا کر چوم لیتا
تھے۔"

Kitab Chehra Novels

..



"اور مجھے بھی قسم ہے یہ لوگ
یہاں نہ ہوتے اب تک تیری
درگت بنا چکا ہوتا۔" اسکے
برجستہ جواب پر تبریز اپنی بے
ساختہ امڈ آنے والی مسکراہٹ
ضبط نہ کر سکا۔ لیکن جب نگاہ
مشال سے ملی اسکے لب آپ



ہی آپ سکڑ گئے۔ جو براق کی
زیرک نگاہوں سے مخفی نہ رہ
سکی تھی۔

"تجھے ابھی یہ چوٹی بھی سر
کرنی ہے۔" بڑبڑاتا آدم کے
پاس موجود خالی چیئر کی سمت
بڑھ چکا تھا۔ کیونکہ منہا کی ایک



جانب اقراء تھی اور دوسری
جانب رونیکا۔ جبکہ اسکی خود کی
توجہ بیٹے پر تھی۔ وہ بدمزہ ہوتا
ٹک گیا تھا۔

"بس کر دیں۔ گھر ہی لے کر

جانا ہے اسے آپ نے۔۔" آدم
اسکی نگاہیں مسلسل منہا پر جمی



دیکھ ٹوکے بغیر نہ رہ سکا۔ مگر
براق نے جن نگاہوں سے اسے
دیکھا تھا۔ وہ فوراً زبان لپیٹتا
سیدھا ہو گیا۔

"بیٹا بچے ہوا بھی تم منگنی بھی
نہیں ہوئی اور میں شادی شدہ



دو بچوں کا باپ ہوں مجھے نہ
سکھاؤ۔۔"

"کیا سیکھنا آپ تو لٹو ہو گئے ہیں
بیوی کے۔۔ میں تو یہ کام ہر گز
نہیں کروں گا۔" اس نے اکڑ
کر کہتے اقراء کی کسی بات پر
ہنستی رونیکا کو دیکھا تھا۔



"ہاں وہ تو کل دیکھ ہی چکا
ہوں۔۔ اور ٹکٹ بھی کسی اور
نے پھاڑے تھے۔۔" ملازم کو
پاستا نکالتے دیکھ اس نے پیچھے
ہٹا دیا تھا۔ آدم نجل سا ہوتا اپنے
کھانے کی جانب متوجہ



ہو گیا۔ "آپ سے ہی سیکھا
ہے۔۔"

"کیسی ہو رونیکا۔۔ میں نے تو سنا
تھا تم آسٹریلیا جا رہی ہو۔۔" چیر
پر بیٹھتے تبریز نے ایک نظر
اپنی جگہ اسٹاپ ہوتے آدم کو
دیکھتے رونیکا سے سوال کیا تھا۔



"بھائی پلیز۔۔ پلیز سنبھال
لینا۔۔" براق کے کان میں کی
گئی اسکی سرگوشی برابر میں بیٹھے
باسل کے کانوں میں بھی جا
پہنچی تھی۔ اور اپنی مسکراہٹ
روکنے کے لیے پانی کا گلاس منہ



سے لگا گیا۔ جبکہ براق نے ایسے
ایکٹ کیا تھا جیسے سنا ہی نا ہو۔

"وہ ایچو نلی میں۔۔" رونیکا نے
کچھ جھجھکتے آدم کی سمت دیکھا
تھا۔ مگر ان دونوں کی یہ مشکل
مشال آسان کر گئی تھی۔ "رونیکا
اور آدم نے شادی کا فیصلہ



کر لیا ہے۔۔۔ اس لیے اب وہ
کہیں نہیں جائے گی۔۔۔ "تبریز
نے مشال کو دیکھا جو بالکل
سپاٹ نگاہوں سے اسے دیکھ
رہی تھی۔ "آپ کو کوئی اعتراض
ہے تو ابھی کہہ دیں۔۔۔" مشال
کا انداز ایسا تھا کہ آدم کا دل



چاہا ابھی اٹھ کر گلے لگالے
جبکہ براق کو ایک غصیلی اور
جتاتی نگاہ ڈالنا نہ بھولا تھا۔

"نہیں مجھے کیوں اعتراض ہوگا۔

یہ ان کا پرسنل معاملہ

ہے۔۔" تبریز بھی بیوی کا موڈ

دیکھ فوراً سیدھا ہو گیا تھا۔ ورنہ



ابھی ان دونوں کی ٹانگ کھینچنے
کا اسکا اور ارادہ تھا۔ کیونکہ وہ
بھی کئی مہینوں سے بھائی کا
رونیکا کی جانب سے بدلا بدلا
رویہ محسوس کر چکا تھا۔ اگلے
آدھے گھنٹے تک وہ لوگ ہلکی
پھلکی گفتگو کے دوران ڈنر میں



مصرف رہے تھے۔ اور ڈنر کے
فوراً بعد براق منہا کو مزید
باتوں کا موقع دیے بغیر لے کر
نکل گیا تھا۔ کیونکہ آج اس لڑکی
کے چکر میں وہ آدھے سے
زیادہ دن برباد کر چکا تھا۔ باسل
بھی اقراء کو لے کر نکل چکا



تھا۔ جبکہ آدم نے براق کے
میشن تک رونیکا کو ڈرائیو پر
لے جانے کی اجازت زبردستی
مشال سے لے لی تھی۔ کلارا
سمن کو کمرے میں لے کر گئی
تو اب لاؤنج میں وہ دونوں ہی
بچے تھے۔ مشال خاموشی سے



کچن کی سمت بڑھ گئی۔ تبریز نے
بالوں میں ہاتھ پھیرتے رست
واچ دیکھی رات کے گیارہ بج
رہے تھے۔ وہ ابھی کچن کی
جانب قدم بڑھا ہی رہا تھا کہ
مشال وہاں سے نکلتی بغیر اسکی
جانب دیکھے اپنے کمرے کی



سمت بڑھ گئی۔ تبریز کے قدم
بھی اسکی سمت بڑھ گئے تھے۔

"مثال۔۔!" "بیڈروم میں پہنچ کر

اس نے بے اختیار اسے پکارا

تھا۔ وہ اپنی جگہ تھمی تھی مگر

پلٹی نہیں۔۔

--



"میں۔۔ جانتا ہوں تمہیں میرا
آنا برا لگا۔۔ مگر میں خود نہیں
آیا براق نے کال کر کے بلایا
تھا۔" اس کی وضاحت پر مشال
اسکی سمت پلٹی تھی۔

Kitab Chehra Novels

"اوہ۔۔ براق نے بلایا آپکو۔۔"



"ہاں ورنہ میں تمہاری اجازت
کے بغیر کبھی نہ آتا۔"

"یہ کیوں نہیں کہتے۔۔ کہ آپکا
اپنا دل بھی پلٹنے کو نہیں چاہ رہا

تھا۔۔" مثال کی بات اور

آنکھوں میں چمکتی نمی دونوں ہی
اسے بے چین کر گئیں تھیں۔ اور



فاصلہ سمیٹتا قریب آیا تھا مگر
ایک قدم کے فاصلے پر رک
گیا۔

"اتنی بڑی بات کیسے کہہ سکتی
ہو تم لیلا۔۔! کیا میری محبت پر
شک ہے تمہیں۔۔؟ کیا اتنے
سالوں میں بھی تمہیں میری



محبت ہر یقین نہیں آیا۔؟
تمہارے علاوہ کسی اور کو سوچنے
سے پہلے میں مرنا
پسند_____ "مشال فاصلہ مٹاتی
اسکے نزدیک آئی تھی اور لبوں
پر ہاتھ رکھ گئی۔

Kitab Chehra Novels



"زندگی میں میں نے صرف دو
مردوں سے محبت کی ہے۔۔
ایک بابا اور دوسرے آپ۔۔
انہیں کھو چکی ہوں مگر آپ کو
نہیں کھونا چاہتی۔۔" تبریز اس کے
نازک ہاتھ پر بوسے دیتا سر جھکا
گیا۔



"تم سے وہ شخص چھیننے والا
بھی تو میں ہی ہوں۔۔ کاش میں
وقت پلٹ سکتا۔۔ کاش میں خود
کو وہ گناہ کرنے سے روک لیتا۔
کاش میں تمہارے بابا تمہیں لوٹا
سکتا۔۔" مثال اپنے آنسو ضبط



کرنے کی کوشش کرتی اسکا چہرہ
ہاتھوں میں تھام گئی۔

"جس طرح آپ اپنے ماں باپ
نہیں لاسکتے اس طرح میرے
بابا کو بھی نہیں لاسکتے۔۔۔ یہ زخم
مندمل تو ہو جائیں گے لیکن
ساری زندگی ہمارے ساتھ رہیں



گے۔۔ مگر میں سب کچھ بھول
کر اپنی زندگی کا سفر آپ کے
ساتھ خوبصورت بنانا چاہتی ہوں
بغیر کسی غم اور تکلیف
کے۔۔ "تبریز اسکے خوبصورت
لفظوں پر اسے سینے میں چھپا
گیا۔



"میرا وعدہ ہے میری جان۔۔
زندگی میں کبھی تمہارا دامن
خوشیوں سے خالی نہیں ہونے
دوں گا۔ تمہارے ہر آنسو
ازالہ کردوں گا" اسکے گرد حصار
باندھتی مشال آنکھیں موند گئی
تھی۔ کئی راتوں سے جاگتی



آنکھوں کو بلا آخر اب سکوں کی
نیند نصیب ہونی تھی۔ ہجر کے
بعد محبوب کا قرب نصیب ہوا
تھا۔

Kitab Chehra Novels
آخری قسط آئندہ



رقم نوکر

قسط ۴۹ (آخری قسط)

Kitab Chehra Novels

اس نے تیسری بار اپنے بیٹوں
کے کمرے میں جھانکا تھا۔ جہاں



وہ اب بھی کاٹ کے پاس
کھڑی ایزابیل سے نجانے کیا
باتیں کر رہی تھی جو ختم ہونے
کا نام نہیں لے رہیں
تھیں۔ "عینا۔۔!!" اس نے یہ
دوسری آواز لگائی تھی۔ اور منہا
نے مصروف انداز میں لٹیں کان
کے پیچھے اڑتے اسے دیکھا



تھا۔ "آرہی ہوں بس دو
منٹ۔۔" اور پھر سے اسی کام
میں لگ گئی۔ "پچھلے پندرہ منٹ
سے انتظار کر رہا ہوں یہ کونسے
دو منٹ ہیں۔۔" اسکی جھلاہٹ
بھری آواز پر منہا کی آنکھیں
ابل گئیں۔ اور فوراً انگلی سے
خاموش ہونے کا اشارہ کیا تھا۔



اتنی مشکل سے تو سلایا تھا
دونوں کو۔ اگر ایک بھی اٹھتا تو
دوسرے کو بھی رو کر اپنے
ساتھ اٹھا دیتا۔ براق نے حشمگین
نگاہوں سے اسے اور اپنی

اولادوں کو دیکھا۔
Kitab Chehra Novels



"رہو اب یہیں۔۔ مت
آنا۔۔" وہ چلا گیا تھا۔ ایزابیل نے
اپنی مسکراہٹ ضبط کرتے عینا
کی جانب دیکھا جو ناک سے
مکھی اڑا گئی تھی۔

Kitab Chehra Novels



"آپ مجھے بتائیں کتنی کوانٹیٹی
میں فیڈر دینی ہے۔۔"

"میڈم آپ کیوں فکر کر رہی
ہیں۔ میں ہوں نا یہاں سب
سنجھال لوں گی۔"

Kitab Chehra Novels



"آئی نو سب سنبھال لیں گی
آپ مگر مجھے پتہ تو پھر بھی ہونا
چاہیے نا۔" پھر ایزابیل نے اسے
بچوں کا پورا اسکیمجوئل سمجھا دیا
تھا۔ کیونکہ ڈاکٹر کا چارٹ اسی
کے پاس تھا۔ پانچ منٹ بعد
کمرے میں آئی تو تمام لائٹس
آن تھیں۔ سیاہ ٹی شرٹ اور



ٹراؤز میں ملبوس وہ بیڈ پر نیم
دراز کسی فائل کی ورق گردانی
کر رہا تھا۔ منہا کو ایک نظر بھی
اٹھا کر نہیں دیکھا۔ مسکراہٹ
ضبط کرتی چینج کرنے چلی گئی۔
واپس آئی تو ڈارک بوپی جیز
میں ملبوس تھی جس پر چھوٹے
چھوٹے فلورز بنے تھے۔ جبکہ



ہاتھ میں ایک نوٹ پیڈ اور پین
تھا۔ اسے برابر میں ٹکٹا دیکھ
براق نے ذرا کی ذرا نگاہ اٹھائی
تھی۔ اور واپس اپنی فائل کی
سمت متوجہ ہو گیا۔

Kitab Chehra Novels

"براق۔۔ مجھے ایک امپورٹینٹ
بات کرنی ہے بند کرو



فائل۔۔"کافی دیر انتظار کے بعد
بھی جب اس نے فائل بند
نہیں کی تو وہ جھنجھلا اٹھی تھی۔

"اب ٹائم نہیں میرے
پاس۔۔"منہا کے ماتھے پر بل
پڑنے لگے۔"کیوں ابھی تو بڑا بلا
رہے تھے۔۔"



"ہاں لیکن اب میں مصروف
ہوں۔۔" ٹانگیں بیڈ کے نیچے کرتا
اٹھنے لگا مگر وہ بازو تھامتی واپس
بٹھا گئی۔ "رکھو یہ فائل۔۔ کہیں
نہیں جارہے سمجھ آئی۔۔" اس کے
ہاتھ سے فائل لیتی اپنی سائیڈ
رکھی ٹیبل پر رکھ گئی۔ براق نے
خشمگین نگاہوں سے اسے پھر



اپنے کسرتی بازو پر موجود ہاتھ کو
دیکھا۔ اور تھامتا اسے خود پر گرا
گیا۔

"حکم تو ایسے چلا رہی ہو جیسے
میری بڑی سنتی ہو۔" منہا نے
اٹھنا چاہا مگر وہ اسکے گرد حصار
باندھ گیا۔ "تو نہیں سنتی کیا۔؟"



"کیوں ابھی میں کب سے بلا رہا
تھا اپنے سارے کام جب ختم
ہوئے تب آئیں۔۔ اپنی بہن کے
گھر میں میری ایک بات جو مانی
ہو۔۔" منہا نظریں گھوما گئی۔

Kitab Chehra Novels

"لسٹ بناؤ اور جب پوری
ہو جائیں مجھے دے دینا۔۔ لیکن



پہلے میری بات سنو۔۔ چھوڑو تو
سہی۔۔ "اسکی گرفت میں کسمائی
تھی۔ براق نے جیسے سنا ہی
نہیں۔ وہ اس من موہنی کو اتنا
قریب کر کے اتنی آسانی سے
کیسے دور کر سکتا تھا۔؟ اس کے
براؤن اور بلیک بال ایک جھٹکے
سے پونی سے آزاد کیے



تھے۔ "تم نے کہا تھا گھر چل کر
کہو گی۔۔ اب کہو جلدی۔۔ اسکے
بعد ہی کوئی بات ہو گی۔۔" اسکے
چیری شیمپو کی مسحور کن مہک
خود میں اتارتا بالوں میں منہ چھپا
گیا۔ منہا کے ہوش اڑنے لگے
تھے۔



"میں تو بھول بھی گئی۔۔ کیا کہا
تھا۔۔" براق کی آنکھیں پٹ سے
کھلیں تھیں۔ اور اب اسکی سرخ
ہوتی شکل کو گھورنے لگا۔

"میرا دماغ خراب نہیں کرو۔۔
جلدی بولو۔۔"



"واہ عجیب دھونس ہے نہیں یاد
آ رہا۔۔ اچھا اچھا ویٹ۔۔ یاد کرنے
دو۔۔" اسے جارحانہ انداز میں
اپنے سمیت رخ پلٹتا دیکھ اسکی
ساری چالاکی ہوا ہونے
لگی۔ "ہاں جلدی۔۔" منہا نے
سوچنے کی ایکٹنگ کی۔۔ "اچھا چلو



میں پھر سے لپسنگ کرتی
ہوں۔۔ شاید۔۔"

"ڈرامے بند کرو۔۔" اس کے سلگنے
پر منہا کھلکھلا کر ہنس پڑی۔ مگر
براق بے ساختہ جھکتا اس کے لبوں
پر قفل چڑھوا گیا۔ چند ساعتوں
بعد منہا کے پرے دھکیلنے پر



جدا ہوتا اسکے اڑے ہوئے
حواس دیکھ اپنی مسکراہٹ نہ
ضبط کر سکا۔

"یہ سزا ہے 'لو یو' جیسا ایک
معمولی ورڈ کہنے کے لیے مجھے اتنا
ترسانے کی۔۔" منہا نے اسکی
موٹی چھڑی پر زوردار چٹکی لی



تھی۔ "اب ہٹو۔۔ مجھے ایک
ضروری کام ڈسکس کرنا ہے۔۔"

"کل کرنا ابھی نہیں۔۔"

"نہیں ابھی۔۔ میں اپنے بچوں
کے نام مزید ڈیلے نہیں
کر سکتی۔۔" براق جو اسکے سرخ



ہوتے رخسار پر بہکی بہکی نظریں
جمائے ایک بار پھر جھک رہا تھا۔
چونک کر اسکی آنکھوں میں
دیکھا۔ "یہ ضروری کام ہے۔۔؟"
یہ تو میری پرنس نے حل
کر دیا تھا۔ "منہا اسے گھورتی
خود پر سے اسکا بازو کھسکاتی اٹھ
بیٹھی۔ "میں تمہاری پرنس اور



تمہارا دماغ سیٹ کردوں گی اگر
میرے بیٹوں کو اب ان ناموں
سے پکارا۔۔"

"کن سے۔۔؟ براؤنی اور چوکوں

سے۔۔" کہنی بیڈ پر ٹکنا سر

ہتھیلی پر ٹکا گیا۔ "بد تمیزی نہیں

کرو۔۔ یہ دیکھو میں نے کچھ



لڑکے لڑکیوں کے نام سوچ
رکھے تھے۔۔" اور اسکی نوٹ پیڈ
میں لکھے چار صفحات کے 'کچھ'
ناموں کو دیکھ براق ایک پل
کے لیے حیران رہ گیا تھا۔ پھر
مسلسل آدھے گھنٹے تک منہا

اپنے پسندیدہ نام اور ان کے
معنی اسے بتاتی رہی تھی۔ وہ بس



اپنی بولتی چڑیا کو کہنی کے بل
لیٹا دیکھ رہا تھا۔ آج کتنے زمانے
بعد اسکے کمرے کی۔۔ اسکے دل
کی ویرانی میں ارتعاش پیدا ہوا
تھا۔ اسے نہیں پتہ تھا اسکا محبوب
بولنے کا اتنا شوقین تھا مگر جو
بھی تھا منہا سنان کی آواز۔۔ اسکا



لمس۔۔ اسکا پورا کا پورا وہ اسکے
لیے ٹانگ تھا۔

"تم سے محبت کے علاوہ میں
نے زندگی میں کوئی نیکی نہیں
کی منہا۔۔" وہ جو خود ہی اپنی
رائے دیتی نام کاٹتی جا رہی تھی۔
اسکے کھوئے کھوئے لہجے پر چونکی



تھی اور صفحے سے نگاہ اٹھاتے
اسے دیکھا۔ براق کی مخمور نگاہیں
اسی پر ٹکیں تھیں۔ اور جو ان
آنکھوں کا تاثر تھا اس سے یہی
لگ رہا تھا وہ صرف اسے دیکھ
رہا تھا مگر سن نہیں رہا تھا۔



"تم نے ایک نام بھی نہیں سنا
نا۔؟" اسکی اظہار پر کوئی تاثر
دینے کے بجائے منہا نے

مشکوک انداز میں پوچھا۔ براق کی
گھنی مونچھوں تلے عنابی لبوں پر
دلکش مسکراہٹ ابھر آئی۔

Kitab Chehra Novels



"کہو تو ایک ایک نام ریمیٹ
کر سکتا ہوں تمہارے چار سو
ناموں میں سے۔۔" اسکے چار سو
پر زور دینے پر منہا نجل سی
ہو گئی۔

Kitab Chehra Novels

"تو ظاہر ہے فرسٹ بی بی ہے
ہمارا اور زیادہ طنز کرنے کی



ضرورت نہیں۔۔ لڑکیوں کے نام
تو بتا بھی نہیں رہی۔۔ "براق
نے بے اختیار شکر کا سانس لیا۔

"پھر تو شکر ہے دونوں لڑکے
ہیں ورنہ تم آٹھ سو تک لے
جاتیں لسٹ۔۔" منہا نے کھینچ کر
نوٹ پیڈ اسے مارا۔ اور اٹھنے



لگی۔۔"میں خود ہی رکھ لوں گی
اپنے بیٹوں کا نام۔۔"براق قہقہہ
لگاتا اسے بازو سے پکڑ کر روکتا
حصار میں لے گیا۔

"واہ جب سے وہ دونوں آئے
ہیں۔۔تم میری تو بات ہی نہیں
کر رہیں۔۔"



"تو تمہارا نام بھی رکھ
دوں۔۔؟" اسکی شکایت پر وہ بھی
جل گئی۔ براق نے گھور کر اسے
دیکھا اور برابر میں پڑی نوٹ
پیڈ اور پین اٹھایا اور دو ناموں
پر سرکل کر دیا۔

Kitab Chehra Novels



"بس یہ فائنل کرو۔۔ اور اب
میں تمہارے منہ سے یہ بہانا نہ
سنوں۔۔" منہا نے جلدی سے
اسکے ہاتھ سے نوٹ بک لی۔

"یچی! اور موسیٰ۔۔! واؤ۔۔" اسکی
باچھیں کھل اٹھیں تھیں۔ "میں
آپی کو بتاتی ہوں۔۔"



"کوئی ضرورت نہیں۔۔ سونے
لیٹو بس۔۔"

"ایک کال کروں گی
بس۔۔" اسکے اٹل انداز پر لجاجت
سے بولی۔ "کہہ دیا نا نہیں۔۔"

میڈیسن لیے دو گھنٹے ہونے
والے ہیں۔۔ سو فوراً۔۔" اسکے



سخت لہجے پر وہ منہ بسورتی اپنی
جگہ لیٹ گئی۔ مگر براق نے
لائٹس آف کرتے اسے اپنے
حصار میں لے لیا تھا۔

"اب یہیں سونے کی عادت
ڈالو۔۔" اپنے سینے پر سر رکھواتا
بڑبڑایا تھا۔ منہا اندھیرے میں



اسے گھورتی آنکھیں موند گئی۔ مگر
اسکی زبان نہیں رکی تھی۔ بچوں
کے حوالے سے ابھی بہت
ساری چیزیں تھیں جو اسے
ڈسکس کرنی تھیں۔ لیکن اگلے چند
منٹ بعد وہ نیند کی وادیوں میں
اتر چکی تھی۔ براق نے سر اٹھا
کر ہلکا سا منہ کھولے سوتی دشمن



جاں کو دیکھا۔ لبوں پر مسکراہٹ
لیے ماتھے پر بوسہ دیتا واپس
تکیے میں سر دے گیا۔ منہا سنان
وہ نشہ تھی جس کے بعد اسے
کسی نیند کی دوا کی ضرورت نہ
تھی۔

Kitab Chehra Novis



"براق۔۔" بلیک سلک کی لونگ
شرٹ اور پلارزو میں ملبوس
بالوں کو میسی بن میں لپیٹی
کمرے میں داخل ہوئی تو اندھیرا
چھایا تھا۔ رات کے بارہ بج رہے
تھے۔ وہ لوگ ابھی منال کے
گھر سے لوٹے تھے۔ آج آدم اور
رونیکا کی دن تاریخ تھی۔ ایک ماہ



بعد نکاح کی ڈیٹ فکس کی گئی
تھی۔ وہ نیچے مس سسیلی کے
پاس کسی کام سے رک گئی تھی
جبکہ براق اپنے سپوتوں کو لیے
اوپر چلا گیا تھا۔

Kitab Chehra Novels

نیم اندھیرے کمرے میں بالکنی
سے چھن کر آتی روشنیوں پر وہ
.....



سہکی تھی۔ اور قدم خود بخود
اسی سمت بڑھ گئے۔ "بر۔۔ او۔۔
واو۔۔" باہر آئی تو کنڈلز اور روز
سے سچی بالکنی کو دیکھ ایک پل
کے لیے مسمرائز ہو گئی۔ "ہیپی
برتھ ڈے والفی۔۔" جب کسی
نے عقب سے حصار میں لیتے
ایسکے کان میں گھمبیر سرگوشی کی



تھی۔ عینا اکسائیٹڈ ہوتی
پلی۔ "تمہیں کیسے پتہ میری
برتھ ڈے ہے آج۔۔"

"تمہارا شجرہ نسب میرے پاس
ہے۔۔" منہا کا منہ اوو کی شکل
میں کھلا۔ "اچھا۔۔! تمہاری برتھ
ڈے کب آتی ہے۔۔؟" واہ کیا



معصومیت تھی۔ براق نے لبوں
پر گہری مسکراہٹ لیے انگلیوں
کی پشت اسکے رخسار پر
پھیری۔ "دو مہینے پہلے گزر چکی
ہے جانم۔۔" پینٹ کی پاکٹ سے
ڈائمنڈ کی نازک سی بریسلیٹ
نکال کر پہناتا ہاتھ پر بوسہ دے
گیا۔



"کیا۔۔!! تمہاری برتھ ڈے
میرے بیٹوں کے ساتھ آتی
ہے۔۔؟" براق کی آنکھیں چھوٹی
ہوئیں۔ "وہ گھسے ہیں میرے
منتھ میں۔۔ اور میری برتھ ڈے
ان کے دو دن بعد آتی ہے۔"



"تو تم نے بتایا کیوں نہیں ہم
سیلیبریٹ کرتے۔۔" اسکے تنگ
ہوتے حصار کو توڑنا چاہا۔ "ہاں
کتنا اچھا لگتا یہ کہتا ہوا کہ آؤ
کیک کاٹتے ہیں آج برتھ ڈے
ہے میرا۔۔" اسکے خفگی بھرے
لہجے پر وہ کھلکھلا کر ہنس پڑی۔



براق نے بے اختیار جھکتے گستاخی
کی تھی۔

"کینڈلز جلاؤ۔۔۔ بجھ گئیں ہیں
وہ۔۔۔" سرخ پڑتے اسے دور کیا۔
براق مسکراہٹ و باتا کیک کی
سمت بڑھ گیا۔



"ویسے تمہاری اتج کیا ہے
براق۔۔؟" براق نے اپنا لائٹ
نکالتے اسکی سمت دیکھا۔

"انوکھی بیوی ہوگی تم جسے اب
تک شوہر کی اتج ہی معلوم
نہیں۔۔"



"اچھا بتاؤ اب پوچھ رہی ہوں
نا۔" سرد ہوا سے اڑتے بال
چہرے سے ہٹاتی اسی جانب بڑھ
آئی۔

"تھرٹی فائیو کا ہینڈ سم ہنک ہے
تمہارا شوہر میڈم۔" لائینٹر واپس
پاکٹ میں ڈالتے کینڈلز کی



بھڑکتی روشنیوں میں اسکا چہرہ
دیکھا جو اس وقت شک سے
کھل چکا تھا۔

"کیا۔۔!! تم۔۔ تم مجھ سے۔۔

گیارہ سال بڑے ہو۔۔ او مائی
گاڈ۔۔۔!!! اتنا بڑا دھوکا دے
کر شادی کی تم نے مجھ



سے۔۔"اسکی ایکٹنگ پر براق کی
آنکھیں اس پر فوکس ہوتیں
چھوٹی ہوںیں۔"جیسے تمہارے
پاس کوئی آپشن تھا میرے
علاوہ۔۔"اسکی تمسخرانہ مسکراہٹ
پر منہا نے گھورا۔"تو بندہ
یٹلیسٹ بتاتا تو ہے۔۔ یہ تو میں



نے ایک بڑھے سے شادی
کر لی۔۔"

"کیا کہا۔۔؟" چہرے پر سنگین
تاثرات لیے اسکی سمت بڑھا تھا۔
اس سے پہلے کہ وہ واپس
کمرے میں بھاگتی براق لمبے لمبے
ڈگ بھرتا پکڑ گیا۔ اس کے غصیلی



تاثرات پر عینا سے اپنی ہنسی ضبط
نہ ہو سکی۔

"اس بڈھے پر تم سمیت آدھا
لاس اینجلس عاشق ہے شاید یہ
بھول رہی ہو۔" اس بار براق
کا انداز بھی مغرور تھا۔ عینا نے
تیکھے چتون کیے اسکی گھنٹی



داڑھی سے بھری ٹھوڑی جکڑ
لی۔ "یہ آدھا لاس اینجلس جو
عاشق ہو رہا ہے نا پھر اس بڑھے
کی بیوی سے آنکھیں نکلوانے
کے لیے بھی تیار رہے۔"

Kitab Chehra Novels

"اوہو۔۔ بڑھے کے لیے
پوزیزو۔۔" قہقہہ لگاتے اسے چھیڑتا



کیک کے پاس لے آیا۔ منہا نے
اسے نظر انداز کرتے کیک کاٹا
کیونکہ کینڈلز ایک بار پھر بجھ
چکی تھیں۔ مگر اسے کھلانے کے
 بجائے خود کھا گئی۔ "بوڑھے
لوگ زیادہ میٹھا نہیں کھاتے
شوگر ہو جاتی ہے۔" اسے کھلے



منہ کو دیکھتے معصومیت سے بولی
تھی۔

"تمہاری تو ایسی کی تیسی۔۔ اب
دیکھنا یہ بوڑھا تمہارے ساتھ کیا
کرے گا۔" ایک جھٹکے میں
اسے کندھے پر ڈالتا کمرے کی
سمت لے کر بڑھ گیا۔ وہ اپنی



ہنسی دباتی احتجاج کرتی رہی مگر
براق کو ٹریگرڈ کر چکی تھی وہ۔۔

دن تیزی سے گزر رہے تھے۔
یچی اور موسیٰ تین ماہ کے
ہو چکے تھے۔ اور اس عرصے میں



براق ایک بار بھی اٹلی نہ جاسکا
تھا۔ اسے فرصت ہی نہ تھی۔ وہ
اپنی ازدواجی زندگی میں اتنا مگن
ہو چکا تھا۔ کہ دل کہیں اور لگ
ہی نہیں رہا تھا۔ کجا کہ وہ اسے
اور بچوں کو چھوڑ کر اتنی دور

جاتا۔ منہا کی طبیعت بظاہر تو
ٹھیک تھی مگر اسے معلوم تھا



اسکے اندر دل میں کیا چل رہا
تھا۔ براق اسکی ڈائٹ کا مکمل
خیال رکھتا تھا وہ اپنی میڈیسن
بھی لے رہی تھی۔ مگر اس اٹل
حقیقت کو تو کوئی نہیں بدل سکتا
تھا نہ کہ وہ ہارٹ اریتھمیا جیسے
موذی مرض میں مبتلا تھی۔
ڈاکٹرز بھرپور کاپریٹ کر رہے



تھے۔ اسکی کنڈیشن دیکھ کر پرامید
تھے۔ بلکہ حیران تھے کہ وہ
گزرے مہینوں کے مقابلے میں
بہتر کنڈیشن میں تھی۔ مگر براق
آلیار کے دل میں ایک خوف
کنڈلی مارے بیٹھا تھا۔ جس سے
منہا بھی بخوبی آگاہ تھی۔ اور
ہمیشہ اس سے یہی کہتی۔



"زندگی اور موت تو اللہ کے
ہاتھ میں ہے۔۔ اس نے جتنی
میری زندگی لکھی ہوگی اتنی ہی
ملے گی۔۔" اور وہ اسکی ایسی
باتوں پر خاصا خفا ہو جاتا۔ اسکا
منہا کے رب سے کوئی رابطہ نہ
تھا نہ وہ اسکی باتیں جانتا تھا۔
لیکن وہ اسے خود سے کسی قیمت



پر دور نہیں کر سکتا تھا۔ "تو تمہارا
رب تمہاری یہ بیماری بھی تو ختم
کر سکتا ہے۔"

"ہاں بالکل اگر تم دعا کرو
تو۔۔" اور وہ بالکل چپ رہ جاتا۔
جیولز کو وہ اکثر بچوں کے پاس
دیکھتا تھا۔ جو بڑے اشتیاق اور



محبت سے لبریز نگاہوں سے
انہیں دیکھتی تھی۔ جیسے کوئی نئی
مخلوق ہوں۔ منہا کا رویہ جیولز
سے پہلے جیسا ہی تھا۔ وہ اس
عورت پر کیا غصہ نکالتی کیا
حساب مانگتی۔ جو پہلے ہی سزا
کاٹ رہی تھی۔ جو اپنے آپ
میں ہی نہیں تھی۔ مس سسلی



اکثر انہیں بتاتیں تھیں جیولز
دوائیوں کے نشے کے باوجود بیچ
رات میں اٹھ کر براق اور آلیار
صاحب کو پکارتی پھوٹ پھوٹ
کر روتی تھی۔ براق ایسے لمحات
میں کئی بار اسکے پاس بھی جا چکا
تھا۔ وہ جو بھی تھی جیسی بھی
تھی اسکی ماں تھی۔ جو سزا اس



نے دینے کا بھی تصور نہیں کیا
تھا قدرت اسے دے رہی تھی۔
اس سے زیادہ رنج کی بات کیا
ہو سکتی تھی۔۔؟

شام کے پانچ بج رہے تھے جس
وقت وہ گھر میں داخل ہوا۔ مس
سسلی کو جیولز کے ساتھ گارڈن



میں بیٹھے دیکھ وہ سیدھا اپنے
کمرے کی سمت بڑھ گیا۔ جہاں
اسکی دشمن جاں سفید دوپٹہ
چہرے کے گرد لپیٹے اپنے سوئے
ہوئے بیٹوں کے پاس بیٹھی
تھی۔ اور اس قدر گہری سوچ
میں گم تھی کہ براق کی آمد
بھی محسوس نہ کر سکی۔ اسکی سمت



بڑھتا جھک کر آہستہ سے رخسار
پر لمس چھوڑ گیا۔

"کہاں گم ہو جانم۔۔" منہا بری
طرح چونکی تھی۔ اور اپنے برابر
میں نیم دراز ہوتے براق کو
دیکھا۔



"اتنی جلدی آگئے آج۔۔؟"

"ہاں یار آدم زبردستی کل کے
ایونٹ کی تیاریاں دکھانے لے
گیا تھا۔۔ پھر تمہارے فرینڈ کے

کیفے میں آرڈر دیا۔۔ بس وہیں
سے آرہا ہوں۔۔" براق نے کل
ہونے والی تقریب کے لیے
ک



سپسیشن کے طور پر ایلیکس کے
کیفے کو بھی آرڈر دلوایا تھا۔
گزرے تین ماہ کے عرصے میں
منہا نے مشال وغیرہ کے ساتھ
ایک دو چکر بھی لگائے تھے
وہاں کے۔ براق کی جانب سے
اب ایسی کوئی پابندی نہ تھی۔



آنکھیں بند کرتا انگلیوں سے ماتھا
دبانے لگا تو منہا بے اختیار آگے
بڑھی تھی اور اپنا ہاتھ اسکی
کشادہ پیشانی پر رکھ گئی۔ براق
نے آنکھیں کھولتے نرم نگاہوں
سے اسے دیکھا تھا اور واپس

موندتا اسکی گود میں سر رکھ گیا۔
کل آدم کا نکاح تھا ان لوگوں



نے پوری شادی ایتسین طریقے
سے کرنے کی تجویز دی تھی۔
جس پر رونیکا کو کوئی اعتراض نہ
تھا۔ بلکہ اب وہ اکثر اقراء کے
پاس پائی جاتی تھی۔ کیونکہ وہ
نومسلم تھی اور رونیکا خود بخود
دلچسپی لے رہی تھی۔ اس نے
اسلام تو قبول نہ کیا تھا مگر جس



طرح اسکا رجحان اسلام کی جانب
ہوتا دیکھ رہی تھی۔ اسے اللہ پر
یقین تھا وہ بہت جلد اسلام قبول
کر لے گی۔

"کیا سوچ رہیں تھیں۔؟" براق
نے دوبارہ آنکھیں کھولتے اسکا
ہاتھ تھام کر لبوں سے لگا لیا۔



منہا چند پل اسکی آنکھوں میں
دیکھتی رہی پھر نجانے کیوں
پھیر گئی تھی۔ براق کی تیوری پر
بل آئے تھے۔ اور بے چین سا
ہوتا اٹھ بیٹھا۔

Kitab Chehra Novels

"منہا۔۔؟" منہا نے لب کاٹتے
اپنے بچوں کو اور پھر اسے



دیکھا۔ "میں۔۔ میں کافی دنوں
سے تم سے یہ بات کرنا چاہ
رہی ہوں۔۔ مگر"

"کیا بات۔۔ کھل کر کہو
جانم۔۔" اسے قریب کرتا چہرہ
تھام گیا۔



"پہلے وعدہ کرو جو میں مانگوں
گی مجھے دو گے۔۔؟" براق کی
چھٹی حس نجانے کیوں اسے
الٹ کر رہی تھی۔ مگر سامنے
دشمنِ جاں تھی اسے کیسے انکار
کر سکتا تھا۔

Kitab Chehra Novels



"میری جان بھی حاضر ہے۔۔

بولو کیا چاہیے۔۔؟ ساری دنیا

تمہارے قدموں میں لاسکتا

ہوں۔۔" منہا اپنے چہرے کے

گرد موجود اسکے دونوں ہاتھ

تھامتی سر نفی میں ہلا گئی۔ "نہ

دنیا چاہیے نہ تمہاری جان۔۔ بس

یہ جرم کی دنیا چھوڑ



دو۔۔ "کمرے کی خاموشی میں
منہا کی نم التجائیہ آواز ابھری
تھی۔ اور براق۔۔!! وہ شاک
بیٹھا اسے دیکھتا رہ گیا۔ اس کے
چہرے کے گرد موجود ہاتھ خود
بخود ڈھیلے پڑ گئے تھے۔ اور منہا
کو لگا اس کا دل کسی گہری کھائی
میں گرنے لگا



ہو۔ "براق۔۔!" اسے اپنی ہی
آواز پر رائی لگی تھی۔ وہ اپنے ہاتھ
کھینچتا نفی میں سر ہلا گیا۔

"یہ۔۔ یہ نہیں ہو سکتا منہا۔۔!"

Kitab Chehra Novels
"کیوں۔۔؟ کیوں نہیں

ہو سکتا۔۔؟ کیا تم ساری زندگی



یو نہی ایک کے بعد ایک گناہ
کرنے میں گزار دو
گے۔۔؟" براق نے تڑپ کر
اسکی نم آنکھوں میں دیکھا مگر
اگلے ہی پل پھیر بھی گیا۔

Kitab Chehra Novels

"یہ۔۔ ناممکن ہے۔۔ ایسا کبھی
نہیں ہو سکتا منہا۔۔ اور میں۔۔



میں تو سر سے پیر تک گناہوں
میں لتھڑا ہوا ہوں کوئی نئی بات
کرو۔۔"

"تم پلٹ تو سکتے ہو نا۔۔ ترک
تو کر سکتے ہو۔۔ گناہوں کی معافی
تو مانگ سکتے ہو نا۔۔؟"



"بچگانہ باتیں مت کرو منہا۔۔
جس دلدل میں میں دھنسا ہوں
وہاں سے کوئی واپسی نہیں۔۔ اس
اندھیری دنیا میں ایک بار جو چلا
جائے واپس نہیں آسکتا۔۔" اس کے
کھر دے اور سخت انداز پر وہ
تڑپتی اٹھ کر سامنے آگئی۔



"یعنی تم چاہتے ہو تمہاری یہ
اولادیں۔۔ ذرا چہرے دیکھو ان
معصوم پھولوں کے۔۔ کیا تم
چاہتے ہو کل کو ان کے ہاتھوں
میں بھی اسلحہ ہو وہ بھی شراہیں
ہیں گناہ کریں۔۔ اور قتل
کریں۔۔؟" براق نے سرخ ہوتی
نگاہوں سے ایک نظر اولاد کو



اور واپس اسے دیکھا۔ "بولو مجھے
جواب دو اگر میں اللہ نے
کرے آج مر گئی۔ کیا منہ
دکھاؤں گی اللہ کو کہ تین گناہ
گار دنیا میں چھوڑ آئی۔"

Kitab Chehra Novels

"منہا۔۔!" "براق نے تنبیہی لہجے
میں اسے پکارا تھا۔ وہ اتنی بڑی



بات کتنے آرام سے کر گئی
تھی۔ "نہیں براق۔۔ مجھے بتاؤ۔۔
میں کب تک حرام کھاؤں گی۔۔
کب تک لوگوں کی آہوں میں
ڈوبے لقمے حلق میں اتاروں
گی۔۔" براق کا چہرہ ضبط و
توہین سے سرخ پڑنے لگا۔ وہ

س



یعنی صرف اسے ظالم سمجھتی
تھی۔

"میں کسی مظلوم کا قتل کر کے
یا اس کے حلق کا نوالہ چھین کر
تمہارے لیے نہیں لاتا۔"

Kitab Chehra Novels



"مگر ہوتا تو حرام ہی ہے نا۔۔
آج میں کھا رہی ہوں کل
میرے بچے کھائیں گے۔۔ اس
ماحول میں رہ کر وہ انسان نہیں
بلکہ درندے بڑے ہوں گے۔۔
کیا تم چاہتے ہو وہ کل کو قتل و
غارت کرتے پھریں۔۔؟" براق
آگے بڑھتا بری طرح اسے



جھنجھوڑ گیا۔ "شٹ اپ۔۔ جسٹ
شٹ اپ۔۔ یہ جو تم چاہ رہی ہو
میں چھوڑ دوں۔۔ اتنا آسان نہیں
ہے یہ منہا میڈم۔۔!! جس دن
میں نے اپنی جگہ چھوڑی میرے
آس پاس بیٹھے گدھ جو ابھی
تصور بھی نہیں کر سکتے مجھے
چھونے کا۔۔ اگلے ہی پل مجھ



سمیت تم سب کو نوچ کھائیں
گے۔۔"

"ایسا۔۔ ایسا کچھ نہیں ہوگا۔۔
تم۔۔ تم بس یہ۔۔"

Kitab Chehra Novels

"ایسا ہی ہوگا منہا بی بی۔۔
میرے سارے دشمن مجھ پر مل



کر اٹیک کریں گے۔۔ اور پھر
میں خود سمیت تم سب کی
زندگیوں کو بھی گنوا دوں گا۔
اس سے بہتر ہے میں گناہوں
کے دلدل میں دھنس کر مر
جاؤں۔۔" اسے حقیقت کا آئینہ
دکھاتا کمرے سے باہر نکل رہا



تھا۔ جب منہا کی آواز نے اس کے
قدم تھموا دیے۔

"اس حرام بھری زندگی سے
مجھے تمہارے ساتھ شہید ہونا
عزیز ہے۔۔ میں قیامت والے
دن اپنا اور تمہارا سر جھکا نہیں
دیکھنا چاہتی۔۔ اگر آج تمہیں نہ



روک سکی۔۔ اپنے رب کے
سامنے کبھی سر نہیں اٹھا سکوں
گی۔۔ "براق نے پلٹ کر اسکی
دگرگوں ہوتی حالت دیکھی۔
اسکے دل پر گھونسا سا پڑا تھا۔ مگر
جو وہ مانگ رہی تھی وہ اسکے
بس میں تھا ہی نہیں تو کہاں
سے دیتا۔۔؟



"مجھے اللہ کے سامنے سرخرو
کردو براق۔۔ میں ساری زندگی
تم سے کچھ نہیں مانگوں گی۔۔
بس مجھ پر یہ احسان
کردو۔۔" منہا سسکتی اسکے سامنے
بے بسی سے التجا کر رہی تھی۔ مگر
وہ اندھا اور بیسرا ہوتا پلٹ گیا
تھا۔



سورج غروب ہو چکا تھا۔ رات
 چہار سو اپنی سیاہی پھیلا چکی
 تھی۔ مگر وہ قبرستان میں موجود
 اس مقام سے نہ ہلا تھا۔ جہاں
 پچھلے تین چار گھنٹوں سے بیٹھا
 تھا۔ دور کھڑا میکس دو تین بار



اسکے پاس جا کر چلنے کو کہہ چکا
تھا۔ مگر وہ ہر بار 'کچھ دیر اور'
کہہ کر ٹال دیتا۔ ایسا لگ رہا تھا
آج وہ ساری رات اس تنخ بستہ
ٹھنڈ کے باوجود اس قبرستان میں
رہنے کا ارادہ رکھتا تھا۔

Kitab Chehra Novels



آج یہاں آکر اس نے اپنے
باپ سے ایک بات بھی نہ کی
تھی۔ وہ خاموش بیٹھا کچی قبر کو
گھور رہا تھا۔ اسکے پاس کہنے کو
کچھ نہ تھا۔ کتنا بدنصیب تھا وہ
اور اسکا باپ کہ اسکے پاس اپنے
مرے ہوئے باپ کی مغفرت
کے لیے کوئی نیک اعمال نہ تھے



کوئی آیت کوئی دعا اسے نہ آتی
تھی۔ وہ ایک فاتحہ تک نہیں پڑھ
سکتا تھا۔ کتنا بدنصیب تھا وہ۔۔!
گہری سانس بھرتے آنکھوں میں
جمع ہونے والی نمی واپس اندر
اتاری تھی۔ اس خالی پن کا
احساس اسے آج ہی کیوں
ہو رہا۔۔؟



اور آج تو وہ اپنی بیوی جس سے
عشق کرنے کا دعویٰ وہ کرتا تھا۔
اسے بھی تہی داماں چھوڑ آیا
تھا۔ اس کے پاس تو اسے دینے
کے لیے بھی کچھ نہ تھا۔ وہ
مرے ہوئے باپ کے لیے کیا
دعا کرتا۔! قبر کی مٹی پر ہاتھ
پھیرتا کتبے کو دیکھ رہا تھا۔ اسکا



دل و دماغ اس وقت جنگ کی
کیفیت میں تھا۔

"مجھے اللہ کے سامنے سرخرو
کردو براق۔"

Kitab Chehra Novels
تمہیں کیا ضرورت اس خوف کی
جانم۔۔ تم تو اتنی پاک ہو کہ

--



تمہیں چھو کر میں خود کو خوش
بخت تصور کرنے لگتا ہوں۔۔ تم
کیوں اتنی خوفزدہ ہو اپنے رب
سے۔۔؟ یہ فکر تو میری ہونی
چاہیے۔۔! اور اب میں گناہ
چھوڑ بھی دوں تو وہ کونسا میرا
پچھلا گناہوں سے بھرا رجسٹر مٹا
دے گا۔۔؟



سفید شیفون کی فراک میں
 ملبوس چہرے پر لائٹ پنک میک
 اپ کیے۔ اپنے لمبے بالوں میں
 برش پھیر رہی تھی۔ جب اس
 نے مرر سے ہی سیاہ شرٹ اور
 پینٹ میں ملبوس کلائی پر کوٹ



ڈالے۔ تھکے تھکے براق کو اندر
داخل ہوتے دیکھا تھا۔ وہ کل
شام کا گیا اب لوٹ رہا تھا۔
پورے ایک دن بعد۔! کل سے
اب تک دونوں کے درمیان
کوئی گفتگو نہ ہوئی تھی۔ اسے
میکس سے پتہ چلا تھا وہ باپ
کی قبر کے بعد کروڑ پر چلا گیا



تھا اور ساری رات وہیں تنہائی
میں گزاری تھی۔

براق کی نگاہ بھی اس پل اس پر
اٹھی تھی۔ اور پھر جیسے پلٹنا

بھول گئی۔ چہرے پر زردی گھلی

ہونے کے باوجود بھی وہ اتنی
مکمل اور پاک لگ رہی تھی کہ



براق چند پل اسے دیکھتا رہا۔ اور
اسکے سحر میں جکڑا بلکل عقب
میں آکھڑا ہوا۔ سرخ ڈروے
لیے آنکھوں سے وہ ڈریسنگ
مرر میں سے اسے دیکھ رہی
تھی۔ آج آنکھوں میں کل والی
التجا اور گزارش نہ تھی۔ جیسے
ایک لمحہ اس پر آیا تھا اور پھر



گزر گیا تھا۔ منہا اس پر سے
نگاہیں ہٹاتی ڈریسنگ پر پڑے
ڈائمنڈ ایرنگ اٹھا کر پہننے لگی۔
براق ہاتھ آگے بڑھاتا خود
پہنانے لگا منہا نے مزاحمت نہ
کی۔ اور اسکی بکھری ہوئی حالت
کو بغور دیکھنے لگی۔



"کل سوئے نہیں ساری
رات۔۔؟" براق نگاہ اٹھاتے
آئینے میں اسکی سمت دیکھا۔

"تم سے کس نے کہا۔۔؟ پوری
رات سویا ہوں۔۔ وہ بھی
Kitab Chehra Novels
پر سکون نیند۔۔!!" دوسرا ایئرنگ
اٹھاتا اسے اپنی جانب موڑ کر



پہنانے لگا۔ اب دونوں براہ
راست ایک دوسرے کی آنکھوں
میں دیکھ رہے تھے۔ "میں مان
ہی نہیں سکتی کہ میں جاگوں اور
تم سو جاؤ۔" براق نے اسکی
پر اعتماد نگاہوں میں دیکھتے چہرہ
دونوں ہاتھوں میں بھر لیا۔



"پھر کیوں حرام کر رہی ہو
دونوں کی نیندیں۔۔" ذرا سا جھکتا
اسکی پیشانی پر اپنی پیشانی ٹکا گیا۔
منہا آنکھیں موند گئی۔

"مجھے اس جہاں کی بے سکونی
قبول ہے۔۔ اُس جہان کا عذاب



نہیں جو ہمارے حصے میں آئے
گا۔۔"

"ہمارے نہیں صرف
میرے۔۔! تم تو جنت کی
کھڑکیوں سے مجھے جلتا دیکھ رہی
ہو گی۔۔" منہا نے تڑپ کر



آنکھیں کھولیں تھیں۔ اور انتہائی
خفگی سے اسے دیکھا۔

"میں جنت کا ٹکٹ لے کر نہیں
آئی۔۔ کیا پتہ تم مجھ سے آگے
ہو۔"

Kitab Chehra Novels



"ایک زانی۔۔ قاتل۔۔ اور بدکار
تمہارے ساتھ نہیں چل سکتا تم
آگے ہونے کی بات کر رہی
ہو۔۔!" آنکھیں موندتا اسکی
پیشانی سے رخسار اور پھر ٹھوڑی
تک اپنا لمس چھوڑ رہا تھا۔ اپنی
محبت اپنا عشق اس پر ظاہر کر رہا



تھا۔ اور وہ تھی اسے بس ایک
ہی طرح ثبوت چاہیے تھا۔

"یہ تو نیت کا کھیل ہے تم آج

توبہ کر لو اللہ اپنے نیک بندوں

میں تمہیں شامل کر لے گا۔

ورنہ تو اللہ نیکوں اور

پرہیزگاروں کو بھی ان کے غرور



پر جہنمی بنا سکتا ہے۔۔" براق
آنکھیں کھول گیا تھا۔ وہ اجلی
پاکیزہ لڑکی بڑی محبت سے اسے
دیکھ رہی تھی۔ براق ذرا جھکتا
اسکی دونوں آنکھیں چوم گیا۔

Kitab Chehra Novels

"تم جانتی ہو تمہاری ان ہری
آنکھوں سے مجھے عشق



ہے۔۔"منہا کے لبوں پر
مسکراہٹ بکھر گئی تھی۔"اور تم
جانتے ہو مجھے سب سے زیادہ
کیا پسند ہے تمہارا۔۔"براق نے
ایک ابرو اچکائی مگر اس سے
پہلے کہ وہ بتاتی اسکا ڈریسنگ پر
پڑا موبائل بج اٹھا۔ اس نے پلٹ



کر دیکھا۔ مشال کانگ لکھا آرہا
تھا۔

"جواب دو پہلے۔۔" اسے کال
ریسو کرنے سے روک گیا۔ "چھ
بچ رہے ہیں۔۔ سب ویٹ
کر رہے ہوں گے وہاں ہمارا۔۔
جا کر ریڈی ہو پہلے۔۔" اسکی



گرفت سے نکلتی کال ریسو
کر گئی۔ براق چند پل یو نہی اسے
دیکھتا نگاہوں کے ذریعے دل
میں اتارتا رہا۔ یہ لمحے اتنے قیمتی
کیوں لگ رہے تھے۔؟ منہا نے
فون پر بات کرتے اسے جانے
کا اشارہ کیا تھا۔ اور پھر وہ پلٹ
گیا تھا۔ دس منٹ میں وہ تیار ہوا



تو منہا بچوں کے ساتھ نیچے اسکا
انتظار کر رہی تھی۔ کمرے سے
باہر نکلتے اس نے دائیں جانب
دیکھا جہاں جیولز ویل چیئر پر
خاموش بیٹھی نیچے گارڈن کو دیکھ
رہی تھی۔ اسکے قدم خود بخود ہی
اسکی سمت بڑھ گئے۔



"موم۔۔!" جیولز نے چونکتے
گردن موڑ کر اسے دیکھا۔ اور
نرمی سے مسکرا دی۔ "یہ رنگ
تو تم نہیں پہنتے۔۔" اسے بے داغ
کلف لگے سفید کرتا شلور میں
ملبوس دیکھ وہ اشتیاق بھرے
انداز میں بولی۔ "اچھے لگ رہے
ہو۔۔ تمہارے بیٹے بھی یہ رنگ



پہنتے ہیں۔۔ بیوی نے بھی پہنا
ہے۔۔۔" کہتے کہتے وہ سوچوں
میں گم ہو گئی۔۔" میں بھی پہنتی
ہوں۔۔ اور۔۔ اور آلیار
بھی۔۔" پھر نظر اٹھا کر دوبارہ
اسے دیکھا۔" کل اس نے بھی
یہی رنگ پہنا تھا۔۔" براق اسکی
باتوں پر توجہ دیے بغیر نزدیک



آیا تھا۔ اور اسکے قریب پہنچتا
جھک کر سر پر بوسہ دے گیا۔
جیولز ایک لمحے کے لیے ساکت
ہوئی تھی۔ اسکی بوڑھی ویران
آنکھوں میں بچوں جیسا اشتیاق
ابھرا تھا۔ اور پھر اسکا مضبوط ہاتھ
تھامتی جا بجا بوسے دینے لگی۔ اوپر
آتیں مس سسیلی ایک لمحے



کے لیے رکیں تھیں۔ مگر پھر
قریب چلی آئیں۔

"خیال رکھیے گا انکا۔" اسے اپنی
آنکھوں کے گرد نجانے کیوں
دھند محسوس ہوئی تھی۔ اتنا کہتا
وہ نیچے جاتی سیڑھیوں کی سمت
بڑھ گیا۔ جہاں وہ دشمن جاں



اسکے شہزادوں کو لیے کھڑی
تھی۔ وہ دونوں بھی چھوٹے
چھوٹے قمیض شلوار میں ملبوس
تھے۔ براق اپنی مسکراہٹ ضبط
کرتا دونوں کے بوسے لے گیا۔

Kitab Chehra Novels

"بلکل جونیر براق لگ رہے
ہیں۔۔" منہا نے اسے چھیڑا تھا۔



براق بے ساختہ ہنس پڑا۔ اور
جھک کر اسے بوسہ دیا تھا۔

"مگر میں انہیں کبھی براق نہیں
بننے دوں گا۔" منہا ایک پل
کے لیے تھمی تھی۔ اور نگاہ اٹھا
کر اسے دیکھا۔



"میرے براق جیسا کوئی ہو بھی
نہیں سکتا چاہے اسکے بیٹے ہی
کیوں نہ ہوں۔۔" اور براق کی
مسکراہٹ سمٹ گئی تھی۔ وہ اپنے
عشق کو دیکھتا رہا۔ یہ ایک بڑا
عجیب سالح تھا جو براق آلیار
پر آیا تھا۔ بہت کچھ ایسا تھا جو وہ



اس کے لیے آسان کر رہی
تھی۔

"چلیں۔۔؟" منہا سر ہلاتی اسکے
ساتھ باہر نکل گئی۔ دونوں بچوں
کے ساتھ ایک ہی کار میں بیٹھے
تھے۔ ایک پیٹا منہا کی گود میں
تھا اور ایک اسکی۔ مگر براق نے



دوسرے ہاتھ سے اسکا ہاتھ تھاما
ہوا تھا۔ جب کار میں موبائل کی
رنگ ٹون گونجی تھی۔

"کب تک پہنچ رہے ہو تم
لوگ۔۔۔ حد ہو گئی ہے
یار۔۔۔" براق کے کال ریسو
کرنے پر تبریز کی جھنجھلائی ہوئی



آواز ابھری تھی۔ "آرہے ہیں
راستے میں ہیں۔۔" ایک نظر
منہا کو دیکھتے اسکے ہاتھ پر بوسہ
دیا جواباً اس نے گھورا تھا۔

"کب سے راستے میں ہو تم
لوگ۔۔۔ بیس منٹ پہلے کال کی

۔۔



تھی تب بھی منہا یہی جھوٹ
بول رہی تھی۔۔ "براق مسکرا دیا۔

"ہمارا پہنچنا اتنا ضروری نہیں
آج۔۔ اپنے دولہا کو تیار رکھ
بس۔۔"

Kitab Chehra Novels



"وہ تیرے کندھے پر چڑھے
بغیر گھوڑی نہیں چڑے گا۔
جلدی پہنچ۔" اتنا کہتا رابطہ
منقطع کر گیا تھا۔ جب براق کے
موبائل پر ایک اور کال آنے
لگی۔ اسکی تیوری پر بل آئے
تھے۔ منہا یحییٰ کی جانب متوجہ



ہو گئی تھی۔ اس لیے یہ تاثرات
دیکھ نہ سکی تھی۔

"ہیلو۔۔!"

"سر رون سمندر کے ذریعے
شہر میں داخل ہو رہا تھا۔"

ہمارے ہاتھ لگ چکا



ہے۔۔"اسکے وفادار کی جانب
سے دی گئی اطلاع نے اسے
چونکا کر رکھ دیا۔

"میں پہنچ رہا ہوں۔۔"منہا نے
رخ موڑتے الجھی نگاہوں سے
اسے دیکھا۔"کہاں جارہے ہو
تم۔۔؟"براق نے موبائل واپس



کوٹ کی جیب میں ڈالا تھا۔ اور
براہ راست اسکی آنکھوں میں
دیکھنے لگا۔

"تم چاہتی ہو نا تم اللہ کے

سامنے سرخرو ہو جاؤ۔؟"

Kitab Chelra Novels

"تم کہاں جا رہے ہو۔؟"



"تم چاہتی ہو نا میں یہ جرائم کی
دنیا چھوڑ دوں۔۔"

"یہ میرا سوال نہیں ہے۔۔؟"

"تم چاہتی ہو نا میں تائب ہو
جاؤں۔۔!"



"میرے سوال کا جواب کیوں
نہیں دے رہے۔۔؟"

"میں یہ سب چھوڑنے جا رہا
ہوں منہا۔۔ اس کے بعد کچھ نہیں
ہوگا ہم دونوں کے بیچ ایسا۔۔ جو
تمہارا سانس لینا مشکل
کر دے۔۔ اب کوئی حرام کا نوالہ



تمہارے حلق سے اترنے نہیں
دوں گا۔" اس کے رخسار پر ہاتھ
رکھتا یقین دلا رہا تھا۔ منہا
بے چین ہوئی۔

"تم کہاں جا رہے ہو۔؟"

Kitab Chehra Novels



"تمہارا رب میرا بھی رب ہے
نا منہا۔۔؟" منہا کی آنکھوں میں
نجانے کیوں نمی ابھرنے لگی۔ سر
آہستہ سے اثبات میں ہلا دیا۔ "تو
بس ایک موقع مانگنے جا رہا

ہوں۔ تاکہ اُس جہان میں میں

تمہیں شرمندہ نہ کروں۔۔ اور
تمہارے ساتھ کھڑا ہوں۔۔" نمی



آنکھوں سے باہر آنے لگی تھی
اب۔۔

"میں اس جہاں اور اُس جہاں
میں تمہارا ساتھ چاہتا ہوں۔۔

بولو وہاں مجھے ہی چنو گی

نا۔۔؟" اسکی عجیب و غریب

باتوں پر یکدم ہی شدت سے



روتی سر اثبات میں ہلا گئی۔ براق
نے آگے جھک کر اسکا ماتھا چوما
تھا۔ اور پھر ڈرائیور کو گاڑی
روکنے کا حکم دے گیا۔

"تمہیں ابھی فنکشن میں اکیلے
جانا ہوگا۔" منہا کے ماتھے پر



بل پڑھے تھے۔۔" نہیں میں
تمہارے بغیر نہیں جاؤں گی۔۔"

"ضد نہیں کرو منہا میں ایک
گھنٹے تک آ جاؤں گا۔۔"

Kitab Chehra Novels
"لی۔۔ لیکن۔۔ تم کہاں جا رہے
ہو۔۔؟"



"بتایا تو ہے جانم۔۔ اس سیاہ دنیا
سے باہر نکلنے۔۔" جھک کر اپنے
دونوں بیٹوں کو خود میں بھینچتا
پیار کرنے لگا۔ کار کا دروازہ کھلنے
پر براق نے باہر کھڑے میکس
کو دونوں بیٹے پچھلی کار میں
شفٹ کرنے کا اشارہ کیا تھا
جہاں ایزابیل بیٹھی تھی۔



"منہا۔۔!" اسے وہیں جما دیکھ
براق نے ایک بار پھر پکارا تھا۔
وہ بالکل زرد پڑ رہی تھی اس
وقت۔۔ رخسار آنسوؤں سے
بھیک رہے تھے۔ نم نگاہیں اٹھا
کر اسے دیکھا تھا۔ اور اسکے
قریب ہوتی دونوں ہاتھوں سے
چہرہ تھام گئی۔ براق اپنی جگہ



ٹھہرتا اسکی نم آنکھوں میں
نظریں جمائے پیش رفت دیکھ رہا
تھا بس۔

"تم جانتے ہو مجھے تمہاری یہ
واڑھی۔۔۔ یہ مسکراہٹ سب سے
زیادہ پسند ہے۔۔۔ جب یہ لب
میرے لیے مسکراتے



ہیں۔۔" اس کا ایک ایک نقش
اپنی لرزتی انگلیوں سے چھو رہی
تھی۔۔" یہ آنکھیں جب۔۔ جب
یہ صرف مجھے دیکھتی ہیں۔۔
تمہاری ہنسی۔۔ جو صرف میری
وجہ سے تمہارے لبوں پر آتی
ہے۔۔ یہ بال۔۔ جب مجھے دیکھتے
ان میں بلا وجہ ہاتھ پھیرتے



ہو۔۔ مجھے پورے کے پورے
پسند ہو تم۔۔ اس لیے میرے
براق کی حفاظت کرنا۔۔ "اسکے

چہرے پر بوسے دیتی تنبیہ
کر رہی تھی۔ اور براق مسکرا رہا
تھا۔ اسے کمر سے تھامنا سینے لگا
گیا۔



"اللہ حافظ۔۔" براق آلیار نے
زندگی میں پہلی بار یہ لفظ ادا کیا
تھا۔ منہا نم آنکھوں سے مسکراتی
اسکے ماتھے پر بوسہ دے کر باہر
نکل گئی۔ "اللہ حافظ۔۔!" براق

نے اسے کار میں بیٹھتے اور پھر

اسکی کار کے ساتھ دو کاروں کو
منزل کی جانب بڑھتے دیکھا تھا



جب تک وہ نظروں سے اوجھل
نہ ہو گئیں۔ پھر کوٹ سے
موبائل نکالتا کسی کا نمبر ملا گیا۔

"انسپیکٹر خضر طارق۔۔!"

Kitab Chehra Novels
"یس اسپینگ۔۔!"



"براق آلیار بات کر رہا
ہوں۔۔" دوسری جانب بالکل
خاموشی چھا چکی تھی۔ "پورٹ پر
پہنچو۔۔ ایک اہم کام انجام دینا
ہے۔۔"

Kitab Chehra Novels

"براق کہاں ہے۔۔" نکاح کا
سیٹ اپ ایک | پارک میں کیا گیا



تھا۔ تبریز نے منہا کو میکس اور
ایزابیل کے ساتھ آتے دیکھ
اسکے بارے میں استفسار کیا۔ منہا
نے نم آنکھوں اور ڈوبتے دل
کے ساتھ اسے دیکھا تھا۔ اور
ساری بات اسکے گوش گزار کر دیا
گئی۔ تبریز چند لمحوں کے لیے اپنی
جگہ فریز ہو چکا تھا۔ اسکی نگاہیں



میکانگی انداز میں میکس تک گئیں
تھیں۔ اور وہ لب بھینچے کھڑا
محض سر اثبات میں ہلا گیا۔ وہ
اپنے بوس کے ساتھ جانا چاہتا
تھا۔ مگر اسکے سخت آرڈر تھے
منہا کے ساتھ رہنے کے۔ اسکی
حفاظت کرنے کے۔۔ اسکے بعد
وہ کوئی بحث کیسے کر سکتا تھا۔؟



"تم اندر جاؤ میں آرہا
ہوں۔۔" اسکا سر تھپکتا باہر نکلنے
لگا مگر وہ اسکی آستین تھامتی
روک گئی۔

"ساتھ آئیے گا دونوں۔۔" اسکے
آس بھرے برائے ہوئے لہجے
پر تبریز کے دل پر گھونسا سا پڑا



تھا۔ سر اثبات میں ہلاتا تیزی
سے وہاں سے نکل گیا۔ اس
وقت اسے صرف اپنے بھائی کا
بازو بنانا تھا۔

Kitab Chenra Novels



جس وقت براق اپنے ساتھیوں
کے ساتھ پورٹ پہنچا وہاں کا
منظر ہی الگ تھا۔ رونن اپنے
ساتھیوں کے ساتھ چھریاں تیز
کیے میدان میں اترا تھا۔ یعنی
اسے اسی کے ساتھیوں کے
ذریعے ٹریپ کیا گیا تھا۔ مگر
براق کے گارڈز رونن کے



ساتھیوں سے کئی زیادہ طاقتور
تھے۔ اور سب سے بڑی بات یہ
اسکا علاقہ تھا۔ اور بلاآخر اسکے
وفادار رومن کو زخمی حالت میں
گھٹنوں پر لے آئے تھے۔

Kitab Chehra Novels

"ہم۔۔ اب بول۔۔" سگریٹ
سلاگتے تین گارڈز کی گرفت



میں زخمی حالت میں موجود
رون کو دیکھا۔ جو اس وقت
گہری گہری سانسیں لے رہا تھا۔
ماتھے اور ہونٹوں سے خون رس
رہا تھا۔ اور براق کو اس پل خون
آشام نگاہوں سے دیکھ رہا تھا۔ جو

بے داغ سفید کرتا شلوار میں
ملبوس کسی کنگ کی طرح کھڑا



تھا۔ "میں نے تجھے truce کا
آپشن دیا تھا مگر تو نے قبول
نہیں کیا۔" رونن جنونی انداز
میں چیخا تھا۔ براق نے کش
بھرتے ناگواری سے اسے دیکھا۔

Kitab Chehra Novels

"Truce...!! تجھ جیسا کتا اپنی
بہن بیچ کر مجھ سے میری



عورت کا سودا کرے گا تو تجھے
لگتا ہے میں تیری طرح دلال
ہوں۔۔؟

"وہ تیری عورت نہیں تھی۔۔ تو
تو سب سے بڑا مکینہ ہے۔۔ اپنے
باپ کی قاتل کو اپنے کمرے
میں لے جا کر _____" رونن اپنا



غلیظ جملہ مکمل نہیں کر پایا تھا۔
براق نے بائیں ہاتھ کا تیج بناتے
اسکے جبرے سے ٹکرا دیا۔ روشن
کے منہ سے بے اختیار خون کی
کلی ہوئی تھی۔

Kitab Chehra Novels

"اپنے بھائی کا گوشت کھانے
والے کو دوسروں کے معاملات



میں بولنا زیب نہیں
دیتا۔۔ "تکلیف سے تڑپتا وہ ادھ
موا ہو رہا تھا۔ "وہ۔۔ وہ کمینہ
بھی۔۔ غد۔۔ غدار تھا۔۔ تجھ۔۔
جیسے سانپ۔۔ کی گود میں جا
بیٹھا۔۔ "اپنی خون میں لتھڑی
شکل اٹھاتا لال دانتوں سے عجیب
انداز میں مسکرایا۔ "پھر بتا۔۔ کس



کام کا تھا وہ میرے
لیے۔۔ "براق نے ارد گرد دیکھتے
سر اثبات میں ہلایا تھا۔

"صحیح کہہ رہا ہے۔۔ اب دیکھ
نیک ہو گیا ہوں اور پہلی نیکی تجھ
جیسی گند کو صاف کر کے کروں
گا۔" اس نے عجیب سے لہجے



میں کہتے کرتے کی جیب سے
گن نکال کر لوڈ کی تھی۔ اور
اب وہ واضح رون کی آنکھوں
میں موت کا خوف دیکھ سکتا
تھا۔ کتنے پسندیدہ رنگ ہوا کرتے
تھے کبھی یہ۔۔

Kitab Chehra Novels



"براق آلیار۔۔!!" اس سے پہلے
کہ وہ ٹریگر دباتا اسکے نام کی
پکار نے ایسا کرنے سے روک
دیا۔ اس نے اور رونن نے بیک
وقت دائیں جانب دیکھا جہاں
پولیس وردی میں ملبوس خضر
طارق تقریباً بھاگتا ہوا اوپر آرہا
تھا۔ یقیناً اسکے ساتھیوں نے باقی



پولیس اہلکاروں کو ان کی اوقات
پر روک دیا تھا۔

"ارے آفیسر۔۔ آؤ آؤ۔۔" براق
کا موڈ یکدم ہی خوشگوار ہو گیا۔
جبکہ خضر تیوری پر بل ڈالا یہ
سارا منظر دیکھ رہا تھا۔



"کیا ہے یہ سب۔۔؟" اسکے مندر

و بے خوف انداز پر براق کے
لبوں پر مسکراہٹ دوڑ گئی تھی۔
مگر وہ اسے نہیں اسکے پیچھے زخمی
حالت میں پڑے روشن کو دیکھ

رہا تھا۔ جسے وہ بخوبی جانتا تھا۔

براق کے ساتھ روشن اور لوکا
دونوں ہی نام بدنامِ زمانہ تھے۔



"میری ٹیریٹری میں لھس کر
مجھے مارنے آیا تھا۔" گن سے
اپنی کنپٹی کھجائی۔ مگر خضر کے
تاثرات میں کوئی تبدیلی نہ آئی۔

"پھر مجھے کیوں بلایا ہے۔؟ یہ
تو تمہارا اور تمہاری گینگ کا
معاملہ ہے۔" اس کے بھنچے ہوئے



لہجے پر براق گہری سانس
بھرتا۔۔ اپنے تمام ساتھیوں کو
جانے کا اشارہ کر گیا۔ جس پر
سب کے ساتھ روشن اور خضر
نے بھی بے یقینی سے اسے

دیکھا تھا۔
Kitab Chehra Novels



"کیا کہہ رہا ہوں میں سمجھ نہیں
آئی۔۔؟" اسکے رعب دار لہجے پر
سب کے سب چوکنے ہوتے
پیچھے ہٹ گئے۔ رون منہ کے
بل ڈیک پر گرا تھا۔ مگر اسکی
آنکھوں میں نا سمجھی تھی۔ وہ اب
تک براق کی چال نہ سمجھ سکا
تھا۔ "جاؤ یہاں سے سب۔۔ ایک



بھی نظر نہ آئے مجھے۔۔"خضر
نے انتہائی حیران کن نگاہوں
سے ان سب کو وہاں سے نکلتے
دیکھا تھا اور واپس اسے دیکھا۔

"اب یہ میرا اور میری گینگ کا
معاملہ نہیں رہا۔۔!" اس بار وہ

ط



تھٹھکا تھا۔ وہ کیا کہنا چاہ رہا
تھا۔؟

"میں یہ جرائم کی دنیا چھوڑنا
چاہتا ہوں۔۔" خضر کے بے یقین
تاثرات سے نگاہ ہٹاتے رونن کو
دیکھا جو اپنے زخمی وجود کے
ساتھ اٹھنے کی کوششوں میں تھا۔



اس نے زوردار ٹھوکر کے ساتھ
اسے ایک بار پھر وہیں لٹا دیا۔

"تم نے مجھے یہاں مذاق کرنے
کے لیے بلایا ہے۔۔؟" اس کے

غصیلے لہجے پر براق مسکراتا سر
جھٹک گیا۔



"اپنی بیوی سے وعدہ لے کر آیا
ہوں کم از کم اسکے معاملے میں
تو مذاق نہیں کر

سکتا۔۔!" دونوں چند پل ایک
دوسرے کو یونہی دیکھتے رہے۔

خضر بغور اس وجہہ شخص کو

دیکھ رہا تھا۔ جس کے چہرے پر



اس وقت بلا کی سنجیدگی تھی۔۔
کوئی طنز یا تمسخر نہ تھا۔

"مجھے ثبوت دو۔۔ میں کیسے مان
لوں تم اتنا بڑا اسٹیپ لے رہے
ہو۔۔ وہ بھی صرف بیوی کے
کہنے پر۔۔" اسکی آنکھوں میں
چیلنج ابھر آیا تھا۔ براق یونہی



اسے دیکھتا رہا۔ "اور مجھے کیوں
گواہ کرنا چاہتے ہو۔؟ اگر ایسا
کر بھی رہے ہو تو خاموشی سے
ترک کر سکتے تھے۔ اس سب کا
کیا مقصد ہے۔؟" خضر نے
تینوں کی سمت اشارہ کیا۔ براق
بڑے اطمینان سے کندھے اچکا
گیا۔ "شاید تمہاری وردی کے بیچ



بڑھوانا چاہتا ہوں۔۔ یا شاید تم
مجھے بھاگئے۔۔ آج سینئر کو
نہیں لائے۔۔؟" اپنے جملے کے
آخر میں براق نے خضر کے
جبرے بھینچتے دیکھے تھے۔ چہرے
پر توہین کے رنگ بڑے واضح
ابھرے تھے۔



"میرے تمام نائٹ کلبرز،
کسینوز، انڈر گراؤنڈ کلبرز، اسلحے کی
فیکٹریز، پورٹ پر آنے جانے والا
تمام الیگل کام دوسرے ملکوں
میں جاری تمام کام۔۔ سب
گورنمنٹ کے حوالے سوائے۔۔
ریسل اسٹیٹ کے وہ حصہ
میرے بیوی بچوں اور بھائیوں کا



ہے۔۔" اور یہ کہتا براق اپنی گن
اسکی سمت بڑھا گیا تھا۔ خضر
ساکت کھڑا اس بادشاہ کو دیکھ
رہا تھا جو اپنے عروج پر تخت کو
لات مار رہا تھا۔ کس لیے۔۔؟
کیونکہ اسکی بیوی ایسا چاہتی
تھی۔۔؟



"صرف بیوی کے لیے سالوں کی
پونجی چھوڑ رہے ہو۔۔؟" براق
کی چوڑی ہتھیلی پر رکھی گن اس
نے نہیں اٹھائی تھی۔ اور رون
جو ان دونوں کو باتوں میں لگا
دیکھ موقع کی تاک میں تھا۔
دائیں جوتے کے سول سے
چھوٹی پسٹ نکال کر براق کو



شوٹ کر ہی رہا تھا۔ کہ خضر کی
نگاہ لمحے کے ہزارویں حصے میں
اس تک پہنچی تھی۔ پھر بس پلک
جھپکتے ہی منظر بدلا تھا۔ اور وہ
براق کی ہتھیلی سے گن جھپٹتا
روشن کے وجود میں ایک ساتھ
کئی گولیاں داغ گیا۔ براق نے
گردن موڑتے خون میں لت



پت آخری سانسیں بھرتے رون
کو اور پھر خضر کو دیکھا۔ جو اسی
پوزیشن میں گن تانے بے یقین
کھڑا تھا۔

Kitab Chehra Novels



شیشے کی کھڑکیوں سے چھن کر
آتی روشنیوں میں کھڑی وہ باہر
پھیلی رونقیں دیکھ رہی تھی۔ آدم
کے نکاح کا فنکشن جاری تھا۔
اس نے تبریز کے علاوہ کسی کو
نہیں بتایا تھا کہ براق کہاں تھا۔
لیکن یہ تو اسے بھی معلوم نہ
تھا۔ جبکہ باہر نکاح کی رسم ہو چکی



تھی۔ میکس نے نجانے ان
لوگوں کو کیا کہہ کر تسلی دی
تھی کہ تبریز اور براق کے بغیر
نکاح کی رسومات ہو چکیں
تھیں۔ اسٹیج پر موجود آدم اور
رونیکا کریم کلر کی تھیم کیے
ہوئے تھے۔ آدم نے قمیض شلوار
پر پرنس کوٹ جبکہ رونیکا نے



فراک زیب تن کر رکھی تھی۔
گلے میں بڑی خوبصورت اور
سلیقے سے دوپٹہ بھی ڈالا ہوا تھا۔
پھر اسکی نگاہ کچھ فاصلے پر بیٹھی
مشال پر گئی تھی۔ اسکے دونوں
بیٹوں کو گود میں لیے بیٹھی۔
سمن کو شاید بڑی بہن ہونے کا
کوئی لیکچر دے رہی تھی۔ اسکے



زرد چہرے پر ایک تھکی تھکی
مسکراہٹ ابھری تھی۔ اس وقت
اسکا چہرہ اس قدر پیلا پڑ رہا تھا
کہ میک اپ کی تہہ بھی نہ چھپا
سکی تھی۔ ہاتھ میں موجود
موبائل مضبوطی سے تھامی ہوئی
تھی۔ اس نے پچھلے ڈیڑھ گھنٹے
میں براق کو دو سے تین کالز



کیں تھیں مگر وہ کال پک نہیں
کر رہا تھا۔ اور ہر گزرتا لمحہ منہا
سنان کے وجود سے جان کھینچتا
جا رہا تھا۔ مگر وہ تیار کھڑی تھی۔
ایک بیمار دل ہونے کے باوجود
بھی وہ خود کو مضبوطی سے
قدموں پر کھڑا کی ہوئی تھی۔ اور
پھر ڈریسنگ روم کے سناٹے میں



اسکے موبائل کی ٹون بجی تھی۔
اس نے لمحے کے ہزارویں حصے
میں اسکرین کی جانب دیکھا۔ اسکا
دل دھڑک اٹھا۔ کیونکہ کال کسی
اور کی نہیں بلکہ براق کی ہی
تھی۔

Kitab Chehra Novels



"براق۔۔۔۔!" "موبائل کان سے

لگاتے اسے بے تابی سے پکارا

تھا۔ دوسری جانب موجود براق

کے لبوں پر دلنشین مسکراہٹ

ابھر آئی۔ خضر جو ساکت اسکی

گن تھامے کھڑا روشن کی لاش

دیکھ رہا تھا۔ براق اس پر سے

نظر ہٹاتا قدم آگے بڑھا



گیا۔ "میری جان۔۔ میں آرہا
ہوں۔۔!" اور دوسری جانب سے
اسے یکدم ہی منہا کی سسکیاں
ابھرتی سنائی دیں تھیں۔ مگر یہ
سسکیاں شکر کی تھیں وہ جانتا
تھا۔ نجانے کیوں اسے اپنی
آنکھوں میں بھی نمی جمع ہوتی
محسوس ہوئی تھی۔ "یہ سیاہ دنیا



چھوڑ دی میں نے منہا۔۔ کیا اللہ
اب مجھے معاف کر دے گا۔۔؟
بولو کیا وہ میری توبہ قبول
کر لے گا۔۔؟ "اسکے لہجے میں
موجود بے بسی منہا کو بھی بھی
بے چین کر گئی۔ "کیوں نہیں
کرے گا۔۔ تم اس کے لیے
راستہ بدل رہے ہو۔۔ دل سے



اپنے گناہوں کی معافی مانگ
رہے ہو۔۔ وہ تو غفور الرحیم ہے
براق۔۔ "براق نم آنکھیں لیے
مسکراتا سر اثبات میں ہلا
گیا۔" صحیح کہہ رہی ہو میں اللہ
سے "براق کا جملہ ابھی

مکمل بھی نہ ہوا تھا۔ کہ فضاء
میں بندوق کے چلنے کی آواز



کے ساتھ حلق سے اسکی کراہ
بھی منہا کو سنائی دی تھی۔ اور
اسے لگا اسکا دل کسی نے چیر
ڈالا ہو۔۔

"براق۔۔!!" وہ اسپیکر پر حلق
کے بل چینی تھی۔



"گناہوں کی معافی تو مانگ لی تم
نے مگر دنیا میں اپنے گناہوں کی
سزا کاٹ کر نہیں گئے تو اللہ
بھی ایسی معافی قبول نہیں کرے
گا براق آلیار۔۔۔" گن تانے
کھڑے خضر نے ایک اور فائر
کی تھی جو اس بار پشت پر نہیں
بلکہ سینے پر لگی تھی۔ براق



لڑکھڑاتا زمین پر گرا تھا۔ مگر
موبائل ہاتھ سے نہ چھوڑا۔

"نہیں۔۔۔ نہیں۔۔۔ اسے چھوڑ
دو۔۔ وہ توبہ کر چکا ہے۔۔"

Kitab Chehra Novels

"تمہارے گناہ عام نہ تھے
جنہیں میں صرف تخت چھوڑنے



پر معاف کر دیتا۔۔ "اور براق
نے درد سے لہو چھلکاتی آنکھوں
سے خضر کے چہرے پر موجود
رنج و ملال واضح دیکھا تھا۔ "تم
پر ان کی سزا واجب تھی میرے
دوست۔۔۔" براق کے لبوں پر
مسکراہٹ ابھری تھی۔ جب خضر



نے ایک اور فائر کرنی چاہی مگر
وہ ہاتھ اٹھاتا روک گیا۔

"بیوی۔۔ بیوی سے بات۔۔
کرنے۔۔ کرنے دے پہلے۔۔ بے
فکر رہ۔۔ نہیں بچوں گا۔۔" خضر
سرخ آنکھیں لیے جبرے
بھینچتا پلٹ گیا۔ ورنہ شاید وہ



آج اپنی وردی سے دغا کر دیتا۔
انصاف سے دغا کر دیتا۔

"منہا۔۔!"

"بر۔۔ براق۔۔ نہ۔۔ نہیں پلیز
نہیں۔۔" اسپیکر کی دوسری جانب
وہ پاگل ہو رہی تھی۔



"مجھے۔۔مجھے کلمہ۔۔"

پڑھاؤ۔۔"دوسری جانب منہا
سنان کو لگا کسی نے اسکے جسم
سے روح کھینچ لی ہو۔ یہ کیا کہہ
رہا تھا وہ۔۔!!"منہا۔۔!!

برداشت نہیں ہو رہا۔ جلدی۔۔

جلدی کرو۔۔"کیا ظلم کر رہا تھا
وہ اس پر کھڑکی کا سہارا لیتی وہ



کسی بوسیدہ دیوار کی طرح گر رہی
تھی۔

"منہا۔۔" براق کی درد بھری
پکار ایک بار پھر اسکے کان میں
ابھری تھی۔

Kitab Chehra Novels

"اشھد ان لا الہ۔۔"



"اشھد۔۔۔ ان۔۔۔ لا اہ" براق
کی سانسیں ٹوٹ رہیں تھیں۔۔
جبکہ منہا سنان کا تنفس تیز
ہونے لگا تھا۔ اس نے سختی سے
اپنے دل کا مقام جکڑ لیا۔ بازو
میں شدید درد اٹھا تھا اچانک۔

"الا اللہ۔۔"



"الا۔۔اللہ۔۔" براق کی آنکھوں
کے سامنے دھندلا آسمان تھا جو
دور بہت دور ہوتا جا رہا تھا۔

"واُشہد۔۔ ان" اور اس بار منہا
کے لہجے میں موجود تکلیف براق
پر کچھ اور بھی ادراک کروا گئی
تھی۔ یہ ظالم لڑکی بھی اسی کی



طرح عشق میں مبتلا تھی۔ وہ اس
داستان کو ساتھ ختم کر رہی
تھی۔ وہ کیوں نہیں جی سکتی تھی
اسکے بغیر۔۔؟

"واشہد۔۔ ان۔۔"

Kitab Chehra Novels



"محمد۔۔۔ عبدہ۔۔۔ ورسوہ۔۔۔" اور

منہا سنان کو یہ نہیں معلوم تھا

صرف وہ براق کو موت سے

پہلے شہادت نہیں دلوارہی تھی

بلکہ اپنے آخری وقت کی بھی

شہادت دے رہی تھی۔



اپنے دل کے درد کو برداشت
کرتی آخری سانس بھی سینے سے
نکال گئی تھی۔

وہ دل جو بہن کی جدائی اور
باپ کی موت سہ گیا تھا۔ براق
آلیار کی موت پر بند ہو چکا تھا۔
اسکی وہ حسین ہری آنکھیں جن



کا وہ شخص دیوانہ تھا۔ آج بند
ہو چکیں تھیں۔ وہ آہستہ آہستہ
زمین سے جا لگی تھی۔

اسی پل دروازہ کھولیں مشال اور
اقراء کمرے میں داخل ہوئیں
تھیں۔ اور یہ منظر دیکھ دیوانوں
کی طرح اسکی سمت بڑھیں



تھیں۔ مگر اب دیر ہو چکی تھی۔۔
بہت دیر۔۔۔

وہیں تبریز گارڈز اور پولیس
اہلکاروں کے ہجوم کو چیرتا اپنے
بھائی تک پہنچا تھا۔

Kitab Chehra Novels



"براق۔۔۔ میرے
بھائی۔۔" گھٹنوں کے بل بیٹھتا
چیخا تھا۔ اور اسکے خون میں لت
پت وجود کو باہوں میں بھر گیا۔
مگر براق کی حرکتِ قلب بند
ہو چکی تھی۔ وہ جا چکا تھا اس نے
یہ دنیا دے کر وہ دنیا خرید لی

-



تھی۔ وہ منہا اور اپنے رب کے
سامنے سرخرو ہو گیا تھا۔

نہ گنواؤ ناوکِ نیم کش، دلِ
ریزہ ریزہ گنوا دیا

جونسچے ہیں سنگِ سمیٹ لو، تن
داغ داغ لٹا دیا

مرے چارہ گر کو نوید ہو، صفِ



دشمنوں کو خبر کرو
وہ جو قرض رکھتے تھے جان پر
وہ حساب آج چکا دیا

ختم شد

Kitab Chehra Novels

